

سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرتِ طیبہ سے متعلّق کم و بیش
215 کتب سے ماخوذ 23 بیانات پر مشتمل حسین گلدستہ

فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ صحابیات

سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا

کی سیرتِ طیّبہ سے متعلّق کم و بیش 215 کتب سے ماخوذ 23 بیانات پر مشتمل حسین گلدستہ

فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابیات

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : **فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ**

پیش کش : شعبہ فیضانِ صحابیات (مجلس المدینۃ العلمیہ)

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء

تعداد : 25000 (پچیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ شوال المکرم ۱۴۳۴ھ   حوالہ نمبر: ۱۸۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

06 - 09 - 2013

E.mail:ilmia@dawateislami.net
(021-34921389-93) EXT:1268

یاد داشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے انیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 19 نیّتیں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔"
(المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/١٨٥، الحدیث:٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿٢﴾ جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿١﴾ ہر بار حمد و ﴿٢﴾ صلوٰۃ اور ﴿٣﴾ تعوُّذ و ﴿٤﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گی (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿٥﴾ رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گی۔ ﴿٦﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿٧﴾ قبلہ رُو مطالَعہ کروں گی ﴿٨﴾ قراٰنی آیات اور ﴿٩﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زیارت کروں گی ﴿١٠﴾ جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿١١﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گی اور ﴿١٢﴾ جہاں جہاں کسی صحابی کا نام مبارک آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پڑھوں گی ﴿١٣﴾ اس کتاب کا مُطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلّفین کو اِیصالِ ثواب کروں گی ﴿١٤﴾ اپنی اِصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گی ﴿١٥﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گی ﴿١٦﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی ﴿١٧، ١٨﴾ اس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطا امام مالک، ٢/٤٠٧، الحدیث:١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گی ﴿١٩﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گی (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینة العلمیه"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ درسی کُتُب (۳) شعبہ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبہ تراجمِ کتب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج

"المدینة العلمیة" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اَشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول **"المدینة العلمیة"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھئے!

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** معاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد کو سُدھارنے اور سنّتوں کا پیکر بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ بلاشبہ مُعاشَرے کی اِصلاح سنّتوں کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اِصلاحِ اُمّت کے جذبے سے سرشار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں پر منحصر ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے اِسلامی نہج پر اَولاد کی دُرُست تربِیَت ضروری ہے۔ اولاد کی دُرُست تربیت ایسی مائیں ہی کر سکتی ہیں جن کی سیرت و کردار میں اَسلافِ اُمّت کا طرزِ عمل جھلکتا ہو۔ لہٰذا اسلامی بہنوں کا صحابیات وصالحات کی سیرتِ طیبہ سے آگاہ و مزیَّن ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کی اِصلاح کے لئے صحابیات وصالحاتِ اُمّت کا کردار مَشْعَلِ راہ ہے۔ اس سلسلے میں صحابیات وصالحات کے حالات و معمولات اور سیرت وکردار پر مشتمل مستند مواد (Literature) بہُت ضروری ہے مگر **افسوس!** اس موضوع پر موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق مُثبت اور مستند اُردو کُتُب کم یاب ہیں۔ بلاشبہ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح"** کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں اور اکثر اسلامی بہنیں اس حوالے سے کمی محسوس کرتی ہیں چنانچہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے چینل **"مدَنی چینل"** پر ایک سلسلہ بنام **"فیضانِ صحابیات"** شروع کیا گیا، جس میں مُبلّغِ دعوتِ اِسلامی ورُکنِ شُوریٰ، حاجی ابورَجَب **محمد شاہد عطّاری** مَدَّظِلُّہُ العَالِی اپنے ایمان افروز انداز میں صحابیاتِ طیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرتِ طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں کو اُجاگر فرماتے ہیں اور مدَنی چینل کے ناظرین کیلئے نصیحت آمیز مدَنی پھول ارشاد فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی چہیتی مجلس **المدینۃ العلمیۃ** (شعبہ فیضانِ صحابیات، سردار آباد (فیصل آباد)) اس اہم ترین سلسلے کو اسلامی بہنوں کے وسیع مفاد کے پیشِ نظر ضروری ترمیم واِضافے اور تخریج کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کاوِش **"شانِ خاتونِ جنّت"** شائع ہو کر دادو تحسین وصول کر چکی ہے۔

اب شعبہ فیضانِ صحابیات کی دوسری کاوِش **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ"** پوری آن بان کے ساتھ شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو آپ تک پہنچانے میں اس شعبے کے مدَنی علما کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اَنتھک کوشش کی ہے۔ اس میں موجود خوبیاں یقیناً **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے حبیب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی پُرخلوص دُعاؤں کی بدولت

ہیں اور خامیوں میں ہماری لاشعوری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ اور فیضانِ عائشہ صِدّیقہ

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی ہر نئی کتاب کم وبیش16 مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچتی ہے۔ جن میں جمع مواد، ترتیب وتالیف، تخریج، تقابل آیات وترجمہ، فارمیٹنگ، پروف ریڈنگ، تفتیشِ تخریج، مفید و ناگزیر حواشی، آیاتِ قرآنیہ کی پیسٹنگ، شرعی تفتیش اور مشکل الفاظ کی تسہیل واعراب، فائنل پروف ریڈنگ وغیرہ ایسے کٹھن مراحل شامل ہیں۔ پیشِ نظر کتاب میں مذکورہ مراحل کے ساتھ ساتھ درج ذیل اُمور کا بھی اِلتزام کیا گیا ہے:

﴿1﴾......اس کتاب میں سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مقام ومرتبے، علمی شان وشوکت، شانِ فقاہت، محدِّثانہ و مفسِّرانہ بصیرت، عشقِ رسول، اُمورِ خانہ داری، اُمُّ المؤمنین اور حضور کا تعلُّق، وصالِ پُر ملال، منقول تفسیر ومروی احادیث، خصوصیات، اَفضلیت، حیات وسیرت اور دیگر کئی موضوعات پر مشتمل23 بیانات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

﴿2﴾......آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل پر مشتمل اَحادیثِ مقدَّسہ بیان کی گئی ہیں اگرچہ ان میں ضمناً کسی اور کی فضیلت بھی مذکور ہو، نیز صحابہ وسلف صالحین سے منقول آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل بھی درج کئے گئے ہیں۔

﴿3﴾......اَحادیث واَقوال اور دیگر مواد کی کم وبیش 1283 تخارج، 142 قرآنی آیات، 592 احادیثِ مبارکہ، 161 فرامینِ عائشہ، سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے متعلق 114 فرامین، 29 حیرت انگیز حکایات، 26 مدنی بہاروں اور سینکڑوں مدنی پھولوں کے ساتھ اس کتاب کو مزیَّن کیا گیا ہے۔

﴿4﴾......مختلف مقامات پر اَحادیث وغیرہ میں مخصوص عربی جملے مع مفہوم ذِکر کر دیئے گئے ہیں۔

﴿5﴾......اس کتاب کو مرتَّب کرنے کے لئے عربی، اُردو اور فارسی کی کم وبیش 215 کتب سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔ جن میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کم وبیش24 اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے 41 کتب ورسائل شامل ہیں۔

﴿6﴾......حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں میں حتَّی المقدور اَحادیث کو ترجیح دی گئی ہے بصورتِ دیگر تفسیر، تاریخ، سیرت وغیرہ کتب کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿7﴾......آیاتِ مبارکہ قرآنی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں نیز آیات کے حوالوں کے اِہتمام کے ساتھ ساتھ "ترجمۂ کنزالایمان" کا

التزام کیا گیا ہے۔

﴿8﴾......احادیثِ مبارکہ کی تخریج اصل ماخذ سے کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور باقی حوالہ جات میں جو کتب دستیاب ہو سکیں ان سے تخریج کی گئی ہے۔

﴿9﴾......حتی الامکان آسان اور عام فہم الفاظ استعمال کیے گئے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بہنیں مستفید ہو سکیں۔

﴿10﴾......اگر کہیں مشکل اور غیر معروف الفاظ ضروری تھے تو ان پر اعراب لگا کر ہلالین میں معانی و مطالب لکھ دیئے ہیں۔

﴿11﴾......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اَوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور بطورِ وضاحت مفید و ضروری حواشی بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

﴿12﴾...... ترغیب و تحریص کے لئے کئی مقامات پر احادیث، واقعات اور اَقوال سے حاصل شدہ درس کو مدنی پھولوں کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

﴿13﴾......اس کتاب کو دارالافتاء اہلسنّت کے مدنی اسلامی بھائی محمد کفیل رضا العطاری المدنی سَلَّمَہُ الغَنِی نے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحظہ کر لیا ہے۔

﴿14﴾...... کتاب کی تین فہرستیں بنائی گئی ہیں: (۱)......ضمنی (۲)......تفصیلی (۳)......حکایات۔ ضمنی فہرست آغازِ کتاب میں اور تفصیلی و حکایات آخر میں دی گئی ہے۔

کتاب ''فیضانِ عائشہ صدیقہ'' کو خود بھی مکمّل پڑھیے اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کے مطالعہ کی تَرغیب دلا کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمائیے۔ نیز ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ فیضان صحابیات سردار آباد (فیصل آباد)

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۲ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ بمطابق 08 اکتوبر 2013ء



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿1﴾ سیرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ

برکاتِ دُرُود وسلام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" صفحہ 610 پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: "میں وقتِ سحر کچھ سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سُوئی گرگئی اور چراغ بجھ گیا۔ اِتنے میں حُضُورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ ضیا بار کے اَنوار سے سارا کمرہ جگمگا اُٹھا اور سُوئی مِل گئی۔

میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! ہلاکت ہے اُس کے لئے جو بروزِ قیامت مجھے نہ دیکھے گا۔ میں نے عرض کی: بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے کون (بدنصیب) محروم رہے گا؟ اِرشاد فرمایا: بخیل۔ میں نے پوچھا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بخیل کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: "جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔"

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثالث فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص۳۰۱، مفہومًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سخن، اُستاذِ زمن مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے مایہ ناز نعتیہ کلام "ذوقِ نعت" میں فرماتے ہیں:

سوزَن(1) گم شدہ ملتی ہے تبسّم سے ترے

شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت، ص۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُصوصی رَفاقت وقُربَتِ مُصطفٰے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (محبوبِ ربُّ الارض وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَیّامِ دُنیا کے آخری لمحات کی کیفیّات بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شدّتِ مَرَض کی وجہ سے گرانی محسوس کر رہا تھا اس وقت) ''میرے پاس میرے بھائی حضرتِ عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے، ان کے ہاتھ میں مِسواک تھی۔ میرے سرتاج، صاحبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ آپ مِسواک پسند فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی: ''کیا آپ کے لئے مِسواک لوں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سرِ مُبارَک سے ہاں کا اِشارہ فرمایا، تو میں نے حضرتِ عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مِسواک لے لی وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سخت محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کی: ''کیا میں اسے نَرْم کر دوں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَر کے اِشارہ سے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے مِسواک (چبا کر) نَرْم کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ انور پر مَس کرتے اور فرماتے: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔'' پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کر کے عرض کرتے لگے: ''فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی رفیقِ اعلیٰ میں۔'' یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہو گیا۔''

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ص۱۱۰۳، الحدیث:۴۴۴۹)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر، میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان وِصال فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے موت کے وَقْت میرا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعابِ اَقدس ملا دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ص۱۱۰۴، الحدیث:۴۴۵۱)

---

(1)...سُوئی

شمعِ تابانِ عرشِ آستانِ نبی
غم گسارِ نبی طبعِ دانِ نبی

راحتِ قلب و رُوحِ رَوانِ نبی
جنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی

اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام (شرح کلام رضا،ص۱۰۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعد از خدا بُزرگ ترین ہستی نبیِ اُمّی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے وَقت بلکہ ظاہری حیات میں بھی خُصوصی قُربت ورَفاقت پانے کا شرَف جس حریمِ نبوّت کو حاصل ہوا وہ محبوبۂ محبوبِ خدا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھا نے حرمِ نبُوّت میں قَبولیّت پانے پر ساری زندگی اس اِحسان وشکر کو یاد رکھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت اپنی اس عزّت وعَظَمت کو بیان بھی فرمایا۔ چُنانچہ،

''سرائے سلامت'' کے دَس حروف کی نسبت سے 10 خصائصِ عائشہ بزبانِ عائشہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ 862 صفحات پر مشتمل کتاب ''سیرتِ مصطفٰے'' صفحہ 659 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ابن سعد نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھا سے نقل کیا ہے کہ خود حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر ایسی 10 فضیلتیں حاصل ہیں جو دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات کو حاصل نہیں ہوئیں:

﴿1﴾...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سوا کسی دوسری کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا۔

﴿2﴾...... میرے سوا اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس کے ماں باپ دونوں مُہاجر ہوں۔

﴿3﴾...... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری براءت اور پاک دامَنی کا بیان آسمان سے قرآن میں نازِل فرمایا۔

﴿4﴾...... نِکاح سے قبل حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت لاکر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھلادی تھی اور آپ تین راتیں خواب میں مجھے دیکھتے رہے۔

﴿5﴾...... میں اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی برتن میں سے پانی لے لے کر غُسل کیا کرتے تھے یہ شرَف

میرے سوا اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

﴿6﴾......حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ تہجُّد پڑھتے تھے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے سوئی رہتی تھی، اُمّہاتُ الْمُؤْمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کوئی بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس کریمانہ مَحَبَّت سے سرفراز نہیں ہوئی۔

﴿7﴾......میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک لحاف میں سوتی رہتی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی وَحی نازِل ہوا کرتی تھی یہ وہ اعزازِ خداوندی ہے جو میرے سوا حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کسی زَوجۂ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا کو حاصل نہیں ہوا۔

﴿8﴾......وفاتِ اَقدس کے وَقت میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لئے ہوئے بیٹھی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سرِ اَنْوَر میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور اسی حالت میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوا۔

﴿9﴾......حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری باری کے دِن وَفات پائی۔

﴿10﴾......حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَنور خاص میرے گھر میں بنی۔

عظمتِ حسنِ مُطَہَّر جن کی گواہ عِفَّتِ ذاتِ مُنَوَّر جن کی گواہ
شانِ ربِّ چشم بد دُور جن کی گواہ یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (شرح کلامِ رضا،ص۱۰۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر مسلمان بتقاضائے اِیمان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور دِین ودُنیا کی سعادتوں سے بَہرہ مَنْد ہوتا ہے اور اِس سے بھی بڑھ کر یقیناً سعادت مند وہ ہے جس کو اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں اور اس پر طُرَّہ یہ کہ اِن کی عِفَّت وعزّت کو آیاتِ قرآنیہ تحفُّظ دیں۔ اِن کا سینۂ بے کینہ جسمِ سرکارِ مدینہ کے لئے رِحَل بنے۔ اِن کے مسکن کو شاہِ بحر وبرسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی حیاتِ دُنیا اور حیاتِ قبر کے لئے مُنْتَخَب فرمائیں۔ ایسی اَبدی سعادتیں اور لازوال عزّتیں جس کا تاج بنیں وہ زوجۂ رسول، بنتِ صِدِّیق حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا کی ذاتِ والاصفات ہے۔

تعارُفِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 679 صَفحات پر مُشتمل کتاب ''جنّتی زیور'' صفحہ 483 پر ہے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی ہیں اِن کی ماں کا نام ''اُمِّ رُومان'' ہے اِن کا نِکاح حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قبل ہجرت مکّۂ مکرَّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نُبوّت میں یہ مدینۂ منوّرہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں یہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوبہ اور بہُت ہی چہیتی بیوی ہیں۔ (شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات ...الخ، عائشة اُمّ المؤمنین، ٤/٣٨١-٣٨٢-٣٨٥، ملتقطًا)

حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں اِرشاد فرمایا: اے اُمِّ سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مجھے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے بارے میں کوئی تکلیف نہ دو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ پر عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے سِوا تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں وحی نازِل نہیں ہوئی۔

(صحيح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، ص٩٥٢، الحديث:٣٧٧٥)

اُن کے بستر میں وحی آئے رسولُ اللہ پر
اور سلامِ خادِمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں (دیوانِ سالک، ص۳۱)

فقہ و حدیث کے عُلوم میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج کے درمیان سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا دَرَجہ بہُت اُونچا ہے۔ بڑے بڑے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

سیِّدَتُنا عائشہ کی شانِ عبادت وسَخاوت

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: عبادت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مرتبہ بہُت ہی بُلند ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ اِمام قاسم بن محمد بن ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا بیان ہے کہ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزانہ بلا ناغہ نمازِ تہجُّد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار بھی رہا کرتی تھیں۔ سَخاوت اور صدقات وخیرات کے مُعامَلہ میں بھی تمام اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں خاص طور پر بہُت ممتاز تھیں۔ اُمِّ دُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہتی ہیں کہ میں حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھی اُس وَقْت ایک لاکھ دِرْہم کہیں

سے آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے پاس آئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اسی وَقت ان سب دِرْہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک دِرْہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔ اُس دن وہ روزہ دار تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سب دِرْہموں کو بانٹ دیا اور ایک دِرْہم بھی باقی نہیں رکھا تاکہ آپ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کرتیں، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا کہ تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک دِرْہم کا گوشت منگا لیتی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ومناقب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ١٧ رَمَضانُ المُبارَک شب سہ شنبہ (منگل کی رات) ٥٧ ھ یا ٥٨ ھ میں مدینۂ منوّرہ کے اندر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی وفات ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی وصیّت کے مُطابق رات میں لوگوں نے آپ کو جنّتُ البَقِیع کے قبرستان میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات کی قبروں کے پہلو میں دفن کیا۔ (سیرتِ مصطفٰی ، ص٦٦٠ تا ٦٦٢، ملتقطا)

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا
سب تو ہیں مؤمن مگر ہیں آپ اُمُّ المؤمنین (دیوانِ سالک، ص١٣)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"بنتِ صِدّیق" کے سات حُروف کی نسبت سے فضائلِ عائشہ پر مُشتَمِل 7 روایات

﴿1﴾......ایک روز رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! یہ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ص٨٧٢، الحدیث: ٣٨٨٠)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام سبز ریشمی کپڑے میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی تصویر لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "یہ دُنیا وآخرت میں آپ کی زَوجہ ہیں۔" (المرجع السابق، الحدیث: ٣٨٧٩)

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نزدیک سب سے پیارا انسان کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)۔ میں نے پھر پوچھا: اور مردوں میں سے؟ فرمایا: اُن کے والد (یعنی حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔ (المرجع السابق، ص٤٧٣، الحدیث: ٣٨٨٤)

﴿4﴾......نبیِ اَکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو مخاطَب کر کے اِرشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والِد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بَہُت زِیادہ محبوب ہیں۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ص۷۶۸، الحدیث:۴۸۹۸)

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں رہنے والا ایک اِیرانی جو شوربا بَہُت اچّھا بناتا تھا، ایک دن اُس نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بنایا اور آپ کو دعوت دینے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: اور کیا عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بھی (مدعُو ہے)؟ عرض کی: نہیں۔ اِس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی دعوت قبول کرنے سے اِنکار کر دیا، اِس نے دوبارہ دعوت دی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر دریافت فرمایا: اور کیا عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بھی؟ اس نے اِنکار کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی (دعوت قبول کرنے سے) اِنکار فرما دیا۔ اِس نے تیسری دفعہ دعوت دی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر پوچھا: کیا عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بھی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! (ان کی بھی دعوت ہے) تب آپ دونوں (رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اُٹھے اور اُس کے گھر تشریف لے گئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب ما یفعل الضیف اذا تبعه...الخ، ص۸۰۸، الحدیث:۲۰۳۷)

﴿6﴾......اُمُّ المؤمنین بنتِ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے سرتاج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے دُعا فرمایئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خدا میں یوں اِلتجا کی: اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے اگلے پچھلے ظاہری باطنی گناہ معاف فرما دے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اس قدر مسکرائیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا سر اپنی گود میں چلا گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میری دُعا پر خوش ہوتی ہو؟ عرض کی: میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا پر کیوں نہ خوش ہوں؟ تو رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بے شک ہر نماز میں یہ دُعا میری اُمّت کے لئے ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب اخباره عن مناقب الصحابة، ذکر مغفرة اللّٰہ جل وعلا ذنوب عائشة...الخ، ص۱۹۰۱، الحدیث:۷۱۱۱)

﴿7﴾......عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی سب کھانوں پر۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشۃ، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان کی ہوئی بہترین غذا ہے ساری غذاؤں سے **افضل** کہ وہ زُود ہضم، نہایت ہی مُقَوِّی (مُ۔قَو۔وِی)، بہُت مزے دار، چبانے سے بے نیاز بہُت صِفات کی جامع غذا ہے ایسے ہی حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) صورت، سیرت، علم، عمل، فصاحت فطانت، ذکاوت، عقل، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبوبیت وغیرہ ہزارہا صفات کی جامع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بھی **افضل** ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہُت اَحادیث کی جامع، علومِ قرآنیہ کی ماہر بی بی ہیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا۔ (مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۱)

مزید فرماتے ہیں: جنابِ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں، آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ربّ تعالیٰ کا تحفہ ہیں جو حضورِ انور کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِصْمَت وعِفَّت کی گواہی خود ربّ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں سورۂ نور میں دی حالانکہ جنابِ مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی عِصْمَت کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔

بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۱۱)

اُمَّت کو تَیَمُّم کی آسانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سینہ پر ہوا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آخری آرام گاہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حُجرہ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لُعاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعاب کے ساتھ وِصال کے وقت جمع ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بستر میں وَحی آتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا خود صِدّیقہ ہیں اور صِدّیق کی بیٹی ہیں۔ (المرجع السابق، ص۵۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کراماتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدُنا روحُ الامین عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو سلام کہنا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بستر پر رسولِ خدا، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی اُترنا اِن دو رِوایات کو شیخُ الحدیث مفتی عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کرامات میں شمار کیا ہے اور اس کے علاوہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ایک تیسری کرامت بھی بیان فرمائی ہے۔ چُنانچہ

سیِّدَتُنا عائشہ کی رہنمائی سے بارِش

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 346 صَفحات پر مشتمل کتاب ''کراماتِ صحابہ'' صفحہ 334 پر ہے: ایک مرتبہ مدینۂ منوَّرہ میں بارِش نہیں ہوئی اور لوگ شدید قَحط میں مُبتَلا ہو کر بلبلا اُٹھے۔ جب لوگ قَحط کی شِکایت لے کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ المؤمنین عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خدمتِ اَقدس میں پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا کہ میرے حُجرہ میں جہاں حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور ہے، اس حُجرۂ مبارکہ کی چھت میں ایک سوراخ کر دو تاکہ حُجرۂ منوَّرہ سے آسمان نظر آنے لگے۔ چُنانچہ جیسے ہی لوگوں نے چھت میں ایک سوراخ بنایا فوراً ہی بارش شروع ہوگئی اور اَطرافِ مدینۂ منوَّرہ کی زمین سرسبز و شاداب ہوگئی اور اس سال گھاس اور جانوروں کا چارا بھی اس قدر زیادہ ہوا کہ کثرتِ خوراک سے اُونٹ فَربہ ہوگئے اور چربی کی زیادتی سے اُن کے بدن پھول گئے۔

(سنن الدارمی، المقدمة، باب ما اکرم الله تعالٰی نبیه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعد موته، ص۵۸، الحدیث:۹۳)

نہ ہو مایوس میرے دُکھ دَرد والے　　دَرِ شہ پر آ، ہر مَرَض کی دوا لے
خُدا کا کرم دستگیری کو آئے　　ترا نام لے لیں اگر گرنے والے
دَرِ شہ پر اے دِل مُرادیں ملیں گی　　یہاں بیٹھ کر ہاتھ سب سے اُٹھا لے　　(ذوقِ نعت، ص۱۶۰،۱۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی اِس حدیثِ پاک کے تحت ''**مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح**'' میں فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ آسمانی آفات کی شِکایت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں سے کرسکتے ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیات شریف میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَسُّل سے دُعائیں مانگتے تھے۔ بعدِ وفات (حضورِ اقدس) جنابِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور بلکہ اِس کی خاک کی بَرَکت سے دُعا کرائی، یہ بھی دَرْحقیقت حُضُور ہی کے وَسیلہ سے دُعا ہے۔ یہ طریقہ بہُت مُبارَک ہے، اِس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ وفات یافتہ بُزُرگوں کے وَسیلہ سے دُعائیں کرنا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اُن کے تبرُّکات کے وَسیلہ سے دُعائیں کرنا جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔ تیسرے یہ کہ بُزُرگوں کی قبریں بِاِذنِ الٰہی دافِعِ البَلا اور مشکل کُشا ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب احوال القیامۃ۔۔۔الخ، باب الکرامۃ، ۸/۲۷۶۔۲۷۷، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے محبوبۂ رسول اور بنتِ صِدِّیقِ اکبر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کتنے فضائل وخَصائل سے نوازا تھا، اِس قدر رفیعُ الشّان مقام رکھنے کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُبِّ جاہ سے نفُور اور گمنامی کی خواہش مند تھیں، جیسا کہ

گمنامی کی خواہاں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قبل اَز وِصال حضرتِ سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف لائے اُنہوں نے میری تعریف کی تو میں نے خواہش کی ''کاش! میں گمنام ہوتی۔''

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ۔الخ، ص۱۲۰۵، الحدیث:۴۷۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہ ہستی ہیں، جن کی عزّت وعَظَمت اور شہرت کے ڈنکے عالَمِ اسلام میں بج رہے ہیں، جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسان ہیں۔ لیکن دِل اپنی تعریف سن کر خوش نہیں ہو رہا بلکہ گمنامی کا خواہاں ہے۔

کاش! ہم سب کو حُبِّ جاہ سے بچنے اور گمنام رہنے کا جذبہ عطا ہو جائے، ورنہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض بظاہر نیک

اور اچھائیوں پر کاربند اَشخاص بھی حُبِّ جاہ کے مَرَض میں گرفتار ہو جاتے ہیں، گمنامی کی تہمت کی طلب نہیں رکھتے، اچھائی وبھلائی کے عِوَض تعریف وحوصلہ اَفزائی کی خواہش میں ان کا دِل مچلتا ہے۔ صاحبِ مرقاۃ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: **"شُہرت پسندی کے مَرَض میں عُلَما وعِبادت گزار زِیادہ مُبتَلا ہوتے ہیں۔"**

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، ۹/۱۵۰، تحت الحدیث: ۵۳۲۶)

اِس امر کی مزید وضاحت اور اس پر وارِد وعید کا تذکرہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمِل کتاب "علم وحِکمت کے 125 مدَنی پھول" صفحہ 53 پر کچھ یوں کیا گیا ہے: جب کوئی علمی نکتہ بیان کرتا ہے، تحقیقی کارنامہ اَنجام دیتا ہے، مَقالہ لکھتا یا کہتا یا کوئی تصنیف کرتا ہے تو عُمُوماً دِل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ **کاش!** کوئی تعریف کرے بلکہ تعریفی کلمات لکھ کر دے، اِسی طرح نعت شریف پڑھنے والے، سنّتوں بھرے بیان کرنے والے اور مختلف نیکیاں بجالانے والے بھی اکثر حوصلہ اَفزائی کے نام پر اپنی تعریف کئے جانے کے مُنتظر رہتے ہیں یعنی ان کی آرزو ہوتی ہے کہ **کاش!** کوئی حوصلہ اَفزائی کرے اور ظاہر ہے کہ اکثر حوصلہ اَفزائی تعریف ہی پر مبنی ہوتی ہے۔ ان سب تعریف اور حوصلہ اَفزائی کے طلب گاروں کے لئے ایک مدَنی پھول حاضر ہے۔ صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بوقتِ وَفات فرمایا: "اِس اُمّت کے حق میں مجھے سب سے زیادہ خوف ریاکاری اور خفی (یعنی چُھپی ہوئی) شہوت کا ہے"۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہاں خفی شہوت کے معنٰی یہ اِرشاد فرمائے ہیں: **یعنی نیکی پر تعریف کی خواہش ہونا۔** (جامع بیان العلم وفضلہ، باب ما جاء فی مسائلۃ اللہ عزوجل العلماء یوم القیامۃ...الخ، ص۲۴۸، ۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں پر طلبِ شُہرت قابلِ مَذَمَّت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی پر تعریف کی خواہش اور شہرت کی چاہت بہت بُرا عمل ہے، یہی چاہت وخواہش ریاکاری کی بنیاد ہے جو اَعمالِ صالحہ کی روحانیت اور اس پر ملنے والے اَجر کو ختم کرتی اور ربّ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لینے کا

سبب بنتی ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''جاہ ومَنصَب کا مُتلاشی ہمیشہ رنج اٹھاتا ہے اور اگر بالفرض عزّت وشہرت اس قدر کثرت سے ملے کہ تمام مخلوق اس کی حد درجہ تعظیم کرے، تو پھر بھی کیا فائدہ؟ اِسے دَوام (یعنی ہمیشگی) تو ہے نہیں کیونکہ ایک دن موت آکر سب کچھ ختم کردے گی۔'' (ملخص از کیمیائے سعادت، اصل ہفتم درعلاج دوستی جاہ وحشمت وآفات آن، فصل بدانکہ جاہ...الخ پیدا کردن علاج دوستی جاہ، ص ۲۶۳)

خاکِ پائے عائشہ کا صدقہ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں ہر قلبی مَرَض سے نجات عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہم جاں کر دیا گناہوں نے

مَرَضِ عِصیاں سے دے شِفا یاربّ! (وسائلِ بخشش، ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر دَور میں کچھ ایسے اَفراد پائے جاتے ہیں جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عظیم بندوں اور نیک لوگوں کی قدر ومنزلت جانتے مانتے نہیں، لائقِ صد تحسین ہیں ہمارے وہ اَسلاف اور لائقِ تقلید ہے ان کا کردار جنہوں نے مقرّبین بارگاہِ الٰہی کی بدگوئی کرنے والوں سے نمٹنے کا طریقہ بتایا اور اپنے عمل سے واضح کیا کہ کسی بھی مسلمان اور بالخصوص سردارانِ ملّت کی بدگوئی وبدخواہی ناقابلِ برداشت ہے ایسوں سے خود کو دور رکھنا اور ان سے اپنی مجالس کو پاک رکھنا تعلیماتِ اسلامیہ میں سے ہے، ابھی آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظمتوں اور رفعتوں پر مشتمل بیان سنا اور یہ بھی کہ جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی مقبولیت واہمیّت کے مُعترف تھے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ اِعتراف دِل سے تھا، منافقوں کی طرح سامنے سامنے خوشامد کرنے والے اور پیٹھ پیچھے سازشوں کے جال بچھانے والے اور گلے لگا کر پیٹھ میں خنجر اگھونپنے والے نہیں تھے۔ اِن خالص وصادق مؤمنین اور نفوسِ قُدسیہ نے عظمتِ عائشہ کا اِقرار واعتراف کیا اور اس کا ہر وقت پاس بھی رکھا، ماحول واَحوال کی تبدیلی نے اِن کے قلوب واَذہان سے عظمت ورفعتِ عائشہ کو محو نہ ہونے دیا اور اگر کسی نے زبان درازی کی تو فوراً اس کی زبان کو لگام دی، جیسا کہ

سیِّدَتُنا عائشہ کا مُخالِف اور سیِّدُنا عمّار بن یاسر

ایک شخص حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آکر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ

تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں نامناسب گفتگو کرنے لگا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: او، مردود اور بدترین آدمی! نکل جا، کیا تو محبوبۂ رسول کی تکلیف کا سبب بنتا ہے؟ (سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشۃ، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ طرزِ عمل ہم سب کے لئے لائقِ تقلید ہے اگر ہمارے سامنے کوئی شخص کسی کی برائی کرے، چغلی کھائے تو اسے فوراً روک دیا جائے اور اگر وہ کسی **اللّٰہ** والے کا بدگو ہو تو اُسے اپنے سے فوراً دُور کر دیا جائے کہ حُسنِ اَخلاق، حُسنِ اِعتقاد اور حُسنِ عقیدت کا یہی تقاضا ہے۔ **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے پارہ **7**، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر **68** میں بدمذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام:۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ بُرا یار بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ:۶۸، ص۱۶۴)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدبی ہو (وسائلِ بخشش، ص۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ کا نیکی کی دعوت کا جَذبہ

حضرتِ سیِّدَتُنا بُنانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ وہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تھیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خدمت میں ایک بچی لائی گئی جس پر **جھانجھن** تھے جو آواز کر رہے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے **جھانجن** توڑ دیئے جائیں میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ اُس گھر میں فِرشتے نہیں آتے جس میں **جھانجھ** ہو۔

(سُنَنِ اَبوداود، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، ص۶۶۲، الحدیث:۴۲۳۱)

مذکورہ حدیثِ پاک میں "جَرَس" کالفظ استعمال ہوا ہے،لفظِ "اَجْرَاس" کی تحقیق کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "اَجْرَاس جمع جَرَس کی، بمعنی جَلاجَل یعنی گھنگرو اور اُس جیسی آواز دینے والی چیز، اُونٹ کے گلے کے گھنگرو اور باز (نامی پرندے) کے پاؤں کے چَھلّوں کو بھی اَجراس یا جَلاجَل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورتوں میں جھانجن کارواج تھا۔"

نیز حدیث پاک میں جھانجن توڑ دینے کا ذکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "یا اس طرح (توڑدیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اس کے گھنگرو الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجن ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ اِن میں آواز نہ رہے۔ (مرٰاۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۶/۱۳۵-۱۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! عورتوں کو زیورات کی آوازیں چھپانے کا بھی حکم ہے، انہیں گھر میں چلنے پھرنے میں بھی اس قدر زور سے پاؤں رکھنا کہ زیور کی جھنکار کی آواز غیر محرموں تک پہنچے، منع ہے، چُنانچِہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ (پ۱۸، النور:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مفتی سیِّد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت مُبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے۔"

مزید فرماتے ہیں: "اِسی لئے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دُعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجبِ غضبِ الٰہی ہوگی؛ پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۳۱، ص۶۵۶)

میرے آقا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اِرشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اِس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۲۸، ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذِکر کردہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی رِوایت سے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا کے جذبۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پتا چلتا اور اس بات کی ترغیب ملتی ہے کہ شَرعی اُمور کی پاسداری کرتے ہوئے جہاں جہاں نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا موقع ملے اس سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اس سلسلے میں آپ تمام اسلامی بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اس عظیم مدنی مَقصد کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں لگ جایئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکیوں کو عام کرنے اور بُرائیوں کو مٹانے کا مدنی ذِہن دیتا ہے، اِس ماحول کو اپنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی، ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار مُلاحَظہ فرمایئے:

چل مدینہ کی سعادت مل گئی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطبوعہ 32 صَفحات پر مُشتَمِل رِسالے **"چل مدینہ[1] کی سعادت مل گئی"** صَفحہ 3 پر ہے: بابُ المدینہ کراچی کی ایک اِسلامی بہن کے حَلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! ہمارا گھرانہ آقائے نعمت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک عظیمُ المرتبت خلیفہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الوَرٰی کی اولاد سے ہے، سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ العِزَّت کے یہ خلیفۂ مکرّم میری والدۂ مُحترمہ کے نانا جان تھے اور ہمارے تمام اَہلِ خانہ اِنہی کے دستِ مبارَک پر بیعت تھے، اِن سے بیعت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ العِزَّت کی مَحبّت وعقیدت رَگ رَگ میں سرایت کئے ہوئے تھی لیکن عَمَلی زندگی میں میری مثال کورے کاغذ کی سی تھی بالخصوص نمازوں کی پابندی سے محرومی، فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نحوست چھائی ہوئی تھی تیز غصہ اور چڑچڑاپن بھی میری عادت میں شامل تھا میرے پھوپھی زاد بھائی (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ تھے) نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بھائی جان کو بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی نہ صرف دعوت

(1)......شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں حج وزیارتِ مدینہ سے مشرّف ہونا مدنی ماحول میں چل مدینہ کی سعادت پانا کہلاتا ہے۔

دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔ بھائی جان سنّتوں بھرے اجتماع سے واپس آکر اجتماع میں ہونے والے بیان کے متعلِّق گفتگو کرتے جس میں سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ذکرِ خیر سننے کو ملتا جس کی وجہ سے مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! اِسی احساس نے مجھے پہلی بار ۱٤۰۵ھ بمطابق 1985ء کے سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصوصی نشست میں شرکت پر اُبھارا۔ چُنانچہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں میں نے پردے میں رہ کر سنّتوں بھرا بیان سنا اور دُعا مانگی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! اس اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور فکرِ آخرت کا جذبہ ملا جس پر اِستِقامت پانے کے لئے میں نے مدنی اِنعامات پر عمل کرنا شروع کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! مدنی اِنعامات کی بَرَکت سے مجھے اپنے مَحرم کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔

اے بیمارِ عصیاں تو آجا یہاں پر　　گناہوں کی دے گا دوا مدنی ماحول
عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول　　ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِن شآءَ اللہ　　تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول　(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳-۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



غُصّہ دُور کرنے کا طریقہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقال عند الغضب، ص۷۵۳، الحدیث۴۷۸۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿2﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کی عِلمی شان وشوکت

نیکیاں بڑھانے اور گناہ مٹانے کا نسخہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" صَفْحہ 163 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوبُرْدَہ بن نِیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُکَرَّم ہے: "میری اُمّت میں سے جس نے صِدْقِ دِل سے ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا، اُس کے 10 درجات بلند فرمائے گا اور اُس کے 10 گناہ مٹا دے گا۔" (المعجم الکبیر، باب الھاء، من اسمه هانی......الخ، ما اسنده ابوبردة بن نیار، ۲۴۷/۹، الحدیث: ۱۷۹۶۱)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار دُرود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرود (ذوقِ نعت، ص۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کی مرکزی درسگاہ بارگاہِ عائشہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم اَصحابِ رسول کو کسی بات میں اِشکال ہوتا تو ہم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں سُوال کرتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس سے ہی اس بات کا علم پاتے۔ (سُنَنُ التِّرمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشة رضی اللّٰہ عنها، ص۸۷۳، الحدیث: ۳۸۸۲)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کردہ روایت کے تحت "مِراٰۃُ المناجیح" میں تحریر فرماتے ہیں: اَصحابِ رسولُ اللّٰہ کو کسی مسئلہ میں کوئی اِشکال ہوتا اور وہ مشکل کہیں حل نہ ہوتی تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ

صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس حاضر ہوتے، اِن کے پاس یا تو اس کے مُتعلِّق حدیث مل جاتی یا کسی حدیث سے اِس مسئلہ کا اِستِنْباط مل جاتا۔ اَزْ آدم تا اِیں دَم (حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام سے لے کر آج تک) کوئی بی بی ایسی عالمہ فَقیہہ پیدا نہ ہوئیں جیسی جنابِ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا علومِ قرآنیہ، علومِ حدیث کی جامع، بڑی محدِّثہ، بڑی فَقیہہ تھیں۔ صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں: کسی نے عرض کیا کہ اے اُمُّ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا! قرآن سے مَعْلوم ہوتا ہے کہ حج وعُمْرہ میں صفاومَرْوَہ کی سعی واجب نہیں، صرف جائز ہے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا** (1) کہ ان کے سعی میں گناہ نہیں آپ نے جواب دیا: اگر یہ سعی واجب نہ ہوتی تو یوں اِرشاد ہوتا: لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا (کہ ان کے سعی نہ کرنے میں گناہ نہیں)۔ دیکھو! اس ایک جواب میں اُصولِ فقہ کا کتنا دَقیق مسئلہ حل فرمادیا کہ واجب کی پہچان یہ ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب، نہ کرنے میں گناہ، جائز کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔ یہاں آیت میں پہلی بات فرمائی گئی ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس بارگاہِ عالیہ کی جلالتِ عِلْمی کا کیا عالَم ہوگا جہاں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اپنے عِلْمی اِشکالات کا حل پاتے، عِلْمی مَنافِع اُٹھاتے اور اس کا اِقرار کرتے نظر آتے ہیں۔ اِس رِوایت سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طبائع (ط۔با۔اِع۔طبیعت کی جمع) عِلْمی مَشاغِل کی طرف حد دَرَجہ مائل تھیں اور وہ حُصولِ عِلْمِ دین کی کوشش میں سمجھ نہ آنے والی باتوں کو نظر اَنداز یا مُؤخَّر کرنے کے عادی نہ تھے بلکہ اِسے سمجھنے کی تگ ودَو میں مصروف رہتے حتّٰی کہ مرکزِ علومِ نَبَوِیَّہ، بارگاہِ عائشہ میں بھی رُجوع کرتے۔ یہ اِن نُفوسِ قُدسیہ کے شوقِ عِلْمِ دین کی علامت اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِلْمی شان وشوکت پر دلالت ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا وہ بلند رُتبہ خاتون ہیں جنہیں **اللہ** رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ نے دیگر بیش بہا خُصوصیات کے ساتھ ساتھ علومِ دینیات سے وافر حصّہ عطا فرمایا اور ظاہری وِصالِ نَبَوِی کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو شائقینِ عِلْمِ دین کا مرجع بنایا اور قرآنی اَسرار ورُمُوز اور شرعی قوانین واُصول کو سمجھنے کی ایسی بے مثال ذِہنیت وخداداد صلاحیّت سے نوازا کہ ان کے سامنے بڑے بڑے اہلِ عِلْم وفن کی عقلیں دَنگ اور زبانیں گُنگ نظر آتی ہیں۔

(1)......ترجمۂ کنزُ الایمان: اِس پر کچھ گناہ نہیں کہ اِن دونوں کے پھیرے کرے۔ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایک طُرَّۂ اِمتیاز آیاتِ قرآنیہ اور شریعتِ اسلامیہ کے اُصولوں اور رازوں پر گہری نظر ہے جس کی ایک مثال ابھی بیان کی گئی ہے، جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حج وعمرہ میں صفا ومَروہ کی سعی کا دُرُست حکمِ شرعی، اصل ودلیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ یہ صلاحیّت اللّٰہ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی عَطِیَّہ ہے وہ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اِسے اِس نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور پھر یہ علما ومُفسِّرین ربّ تعالیٰ کی عطا کردہ فہم وفراست سے اُمّت کی دُرُست رَہنُمائی میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ ایسے عُلَمائے حق قرآن وحدیث کی روشنی میں جو کچھ بیان کرتے ہیں، اِس میں اُن کی ذاتی رائے کو دخل نہیں ہوتا بلکہ شریعت کے رہنما اُصول کارفرما ہوتے ہیں۔ اِس لئے ان کی بیان کردہ تفسیر کو تعلیماتِ اسلامیہ کا آئینہ دار کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین عالمہ حضرتِ عائشہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین زوجۂ سیِّدُ المرسلین سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جلالتِ علمی کے بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید کچھ روایات بیان کی جاتی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہترین عالمہ اور زبردست فقیہہ تھیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عطار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتعلِّق فرماتے ہیں: کَانَتْ عَائِشَۃُ اَفْقَہَ النَّاسِ وَاَعْلَمَ النَّاسِ وَاَحْسَنَ النَّاسِ رَاْیًا فِی الْعَامَّۃِ یعنی حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ (صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عالمہ اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔ (المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، كانت عائشة افقه الناس، ۱۸/۵، الحديث:۶۸۰۸)

معلوم ہوا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے علم وفَقاہت کی نعمتوں اور بھرپور ذہنی صلاحیتوں سے اتنا نوازا کہ اِس حوالے سے سب سے مُمتاز کردیا۔ اپنی امّی جان عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ طیِّبہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ اپنے دِل میں جذبۂ علمِ دین بیدار کریں، حصولِ علمِ دین کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات، مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ ہیں۔ چُنانچہ،

اسلامی بہنوں کیلئے حُصُولِ علمِ دِین کے مَواقع

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشرے میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دَلدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی شرم وحیا کے صدقے وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقَع اُن کے لباس کا جُزْوِ لَا یَنْفَک بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارِسُ المدینہ اور عالمہ بنانے کیلئے مُتَعَدَّد "جامِعاتُ المدینہ" قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں "حافِظات" اور "مَدَنِیّہ عالِمات" کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کی ایک جھلک بمطابق (مُحَرَّمُ الحَرام ۱۴۳۴ھ / دِسمبر 2012ء) صِرف پاکستان میں برائے حفظ و ناظرہ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کے تقریباً 294 مدارِسُ المدینہ چلائے جارہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کی کُل تعداد تقریباً 22091 ہے اور اسلامی بہنوں کے مَدرَسۃُ المدینہ بالغات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً 3495، مدرِّسات کی تعداد تقریباً 3994 مَدرَسۃُ المدینۃ (بالغات) کی شُرکا کی تعداد تقریباً 39162 ہے۔ جامِعاتُ المدینہ کی تعداد تقریباً 134 ہے جامِعاتُ المدینہ کی مُعلِّمات و ناظمات کی تعداد تقریباً 387 اور طالبات کی تعداد تقریباً 5634 ہے۔ مدنی اِنعامات کی عامِل کی تعداد تقریباً 80707 ہے۔

(مُحَرَّمُ الحَرام ۱۴۳۴ھ / دِسمبر 2012ء) کُل مُعلِّمات کی تعداد تقریباً 26019 کُل مُبلِّغات کی تعداد تقریباً 18993 کُل مُدرِّسات کی تعداد تقریباً 7323 کُل گھر درس دینے والیوں کی تعداد تقریباً 64141، روزانہ بیان یا مدنی مذاکرہ سُننے والیوں کی تعداد تقریباً 134206 کُل ہفتہ وار اِجتماعات کی تعداد تقریباً 182175، اِجتماعات کی شُرکائے حلقہ بعد اِجتماع کی تعداد تقریباً 158536، علاقائی دَورہ کی شرکا کی تعداد تقریباً 17847، علاقائی دورہ میں بیان کی شرکا کی تعداد تقریباً 16415، ہفتہ وار تربیّتی حلقے کی شرکا کی تعداد تقریباً 26739 ہے۔

بُری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی برقع پہنیں

ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے! (وسائل بخشش، ص۲۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے متعلق سماعت فرمایا کہ اِس مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں میں عِلم وعَمَل کا جذبہ پیدا کرنے کی کس قدر کوششیں کی جارہی ہیں! یہ قابلِ قدر کوششیں مرحبا! لیکن ان کوششوں میں اِضافہ کرنا اور اسلامی بہنوں میں جذبۂ علم وعَمَل فُزوں سے فُزوں تر کرنا ہم سب کی ذِمّہ داری ہے، ہماری اُکثریت علمِ دِین سے دُور ہوتی جارہی ہے۔ اِس گُوشے کو بیان کرتے اور حصولِ علمِ دِین کی رَغبت دِلاتے ہوئے شیخ الحدیث مفتی عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی رقم طراز ہیں: آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علمِ دین سیکھنے سکھانے اور دِین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذَوق وشوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینی اور لا مذہبیت کا سیلاب بڑھتا جارہا ہے، ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین ومذہب سے آزاد اور خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیزار ہوکر جانوروں کی طرح بے لگام ہورہے ہیں بلکہ بہت سے تو خدا ہی کا اِنکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا موجود ہے اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی دین کا علم پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علمِ دین نہیں پڑھایا اِس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد وعورت خود بھی فرصت نِکال کر دِین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچوں کو علمِ دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم اِن کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔ (جنتی زیور، ص۴۵۷)

علم ہے نہ جذبۂ حُسنِ عمل!

ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم (وسائل بخشش، ص۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عائشہ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے علمِ عائشہ کے متعلق 5 فرامینِ مبارکہ

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ بِفِقْهٍ وَلَا بِطِبٍّ وَلَا بِشِعْرٍ مِنْ عَائِشَةَ یعنی میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر شعر، طِب اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں پایا۔“

(الاصابة فی تمییز الصحابة، العین المهملة، عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ۲۰۸/۸)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک اور روایت میں تو مذکورہ علوم سمیت دیگر علوم کا بھی تذکرہ ہے، چُنانچہ فرماتے ہیں: ”مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَعْلَمَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا فَرِیْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِحَرَامٍ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِیْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ یعنی میں نے لوگوں میں صِدِّیقہ بنت صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال وحرام، شعر، اَقوالِ عرب اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔“(حلیة الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشة زوج رسول اللّٰه، ۶۰/۲، الرقم:۱۴۸۲)

﴿3﴾......مشہور مُحَدِّث وتابعی اِمام شہابُ الدّین زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا ارشادِ عظیم ہے: ”لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِیْهِنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ کَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ اَکْثَرَ مِنْ عِلْمِهِنَّ یعنی اس اُمّت کی تمام عورتوں بشمول اَزواجِ نبی کے علم کو اگر جمع کرلیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہوگا۔“

(مَجْمَعُ الزوائد، ۲۸۵/۹، الحدیث:۱۵۳۱۸)

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ خَطِیْبًا قَطُّ اَبْلَغَ وَلَا اَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ یعنی حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر میں نے کسی بھی خطیب کو بلیغ وذہین نہیں دیکھا۔“

(مَجْمَعُ الزوائد، ۲۸۵/۹، الحدیث:۱۵۳۱۹)

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ یعنی میں نے حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح وبلیغ نہیں دیکھا۔(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰه، باب فضل عائشة رضی اللّٰه عنها، ص۸۷۲، الحدیث:۳۸۸۴)

قابلِ فخر اُمِّ مُحترمہ

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی ”مراۃُ المناجیح“ میں اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا علاوہ قرآن وحدیث وفقہ کی عالمہ ہونے کے بڑی شاعرہ،

علم وانساب میں بڑی کامل ، فصاحت وبلاغت میں بے مثال عالمہ تھیں کیوں نہ ہوتیں کہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العٰلمین تھیں ، حضرتِ ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لختِ جگر اور نورِ نظر تھیں ، ہم سب کی باعثِ ناز ، قابلِ فخر اُمِّ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جن کے گیت قرآن گاتا ہے ۔ (مراۃ المناجیح ، کتاب المناقب ، باب مناقب ازواج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ... الخ ، ۸/۵۰۵)

شمعِ تابانِ عرشِ آستانِ نبی غم گسارِ نبی طبع دانِ نبی

راحتِ قلب وروحِ روانِ نبی بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی

اس حریم براءت پہ لاکھوں سلام (شرح کلام رضا ، ص ۱۰۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین محبوبہ محبوبِ ربُّ العٰلمین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وُسعتِ وشانِ علمی مرحبا! قرآن ، علمُ القرآن اور دیگر علومِ اسلامیہ کی ماہر ، کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُعَلِّمہ اور علمی مُشکلات کی مُشکِل کُشا ۔ اللہ غنی عَزَّوَجَلَّ ان کی جلالتِ علمی کا صدقہ ہمیں بھی علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ طیبہ کا یہ روشن پہلو اُن اسلامی بہنوں کی توجُّہ کا طالب ہے جو دینی علوم کی طرف کَمَا حَقُّہٗ توجُّہ دینے کی بجائے ناولوں اور ڈائجسٹوں کے مُطالَعے پر زور دیتی ہیں جس میں کسی قسم کا فائدہ تو کُجا اُلٹا نقصان کا خدشہ رہتا ہے ۔ اِس نقصان دہ مُطالَعہ کی ترہیب اور مفید مطالعہ کی ترغیب دِلاتی ہوئی ایک مُفید تحریر مُلاحظہ فرمایئے ، چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 179 تا 182 پر شیخِ طریقت ، امیرِ اَہلسنت ، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عورت کے ڈائجسٹ اور ناول پڑھنے کے مُتَعَلِّق سُوالاً جواباً تحریر فرماتے ہیں:

ناولیں پڑھنا کیسا؟

سُوال: عورتیں آج کل ڈائجسٹ اور ناولیں وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتایئے ۔

جواب: اخباری مضمونوں ، ڈائجسٹوں اور ناولوں میں بارہا **کُفریات** دیکھے جاتے ہیں ۔ ان میں بدمذہبوں کے مَضامین بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے سے دین وایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے ۔ شریعت کی رُو سے بدمذہبوں کی مذہبی کتاب اور ان کا لکھا

ہوا نام نہاد اسلامی مضمون پڑھنا مرد وعورت دونوں کیلئے حرام ہے، ہاں! مُتَصَلِّب سُنّی عالم عِندَ الضَّرورت (یعنی بوقتِ ضرورت) بقدرِ ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ بہر حال عورت کا مُعاملہ بہُت ہی نازُک ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سُوْرَۃُ یُوْسُف شریف کا ترجَمہ (وتفسیر) نہ پڑھایا جائے اس میں مَکرِ زَناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکر فرمایا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ،۲۴/۴۵۵)

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ

عطا اُن کو حیا شاہِ اُمَم ہو (وسائلِ بخشش،ص۳۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ غور ہے، لڑکیوں کو قرآنِ مجید کی ایک سُورَت سُوْرَۃُ یُوْسُف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے منع کر دیا گیا ہے کہ کہیں یہ مَنفی (یعنی اُلٹ) اَثر نہ لے لیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگا لیجئے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیا سوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناولوں اور ڈائجسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے۔

یاد رہے! ان جَرائد کا مُطالَعہ مردوں کی آخرت کیلئے بھی کم تباہ کُن نہیں۔

سُوال: بچیوں کو کس سورت کی تعلیم دی جائے؟

جواب: بچیوں کو سُوْرَۃُ النُّوْر کی تعلیم دی جائے اور اس سورت کا ترجمہ وتفسیر پڑھایا جائے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی کہ حُضُور، مُفیضُ النُّور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نُور ہے: اپنی عورَتوں کو کاتنا (پرانے زمانے میں کپڑا گھروں میں بُنا جاتا تھا اسے کاتنا کہتے ہیں اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ انہیں سینا، پِرونا وغیرہ خانگی اُمور سکھاؤ) سکھاؤ اور انہیں ''سُوْرَۃُ النُّوْر'' کی تعلیم دو۔

(اَلْمُسْتَدرَك، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ النور، النھی عن تعلیم الکتابۃ للنساء، ۳/۱۰۸، الحدیث:۳۵۴۶)

منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے سُوْرَۃُ النُّوْر کو موسمِ حج میں منبر پر تلاوت فرمایا اور اس کی ایسے نفیس پیرائے میں تشریح فرمائی کہ اگر رُومی اسے سُن لیتے تو مسلمان ہوجاتے۔

(تفسیر مدارک التنزیل، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۶۴، ۲/۵۲۳)

سُوْرَۃُ نُوْر اٹھارہویں پارے میں ہے، اِس میں 9 رُکوع اور 64 آیاتِ مُبارَکہ ہیں۔ لڑکیوں کو اِس کی ضَرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اِس کا ترجَمہ و تفسیر پڑھنا چاہئے۔

سُوال: سُوْرَۃُ نُوْر کی تفسیر کون سی پڑھیں؟

جواب: خزائنُ العِرفان یا نورُالعِرفان سے پڑھ لیجئے۔ مزید مُفَصَّل تفسیر پڑھنا چاہیں تو خلیلُ العُلَماء حضرتِ خلیلِ ملّت مفتی محمد خلیل خان قادِری بَرَکاتی مارَہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی "سُوْرَۃُ النُّوْر" کی تفسیر "چادر اور چاردیواری" کا مُطالَعہ فرمایئے۔ اِس تفسیر کی خاص خوبی یہ ہے کہ اِس میں ترجَمہ کَنْزُ الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

سارے اُردو ترجموں میں کنزُ الایماں لاجواب
ترجَمہ قراٰں وہ کر دکھایا آپ نے (مناقبِ رضا، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ کی شانِ فَقاہت وطَبابَت

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عُمر میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام بیبیوں میں سب سے چھوٹی تھیں مگر علم و فضل، زُہد و تقویٰ، سَخاوت و شُجاعت اور عبادت و رِیاضت میں سب سے بڑھ کر ہوئیں اس کو فضلِ خداوندی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھانجے تھے، اِن کا بیان ہے کہ فقہ وحدیث کے علاوہ میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے بڑھ کر کسی کو اَشعارِ عرب کا جاننے والا نہیں پایا وہ دورانِ گفتگو میں ہر موقع پر کوئی نہ کوئی شعر پڑھ دیا کرتی تھیں جو بَہُت ہی برمحل ہوا کرتا تھا۔ علمِ طِب اور مریضوں کے عِلاج مُعالجہ میں بھی اُنہیں کافی بَہُت مَہارت تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شاگردوں میں صحابہ اور تابعین کی ایک بَہُت بڑی جماعت ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل و مناقب میں بَہُت سی حدیثیں بھی وارِد ہوئی ہیں۔

(سیرتِ مصطفٰے، ص۶۶۱ تا ۶۶۲، ملتقطاً)

عَلّامہ زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک دن حیران ہو کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عرض کیا کہ اے امّاں جان! مجھے آپ کے علمِ فقہ پر کوئی تعجب نہیں

کیونکہ آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہونے کا شرف پایا ہے اسی طرح مجھے اس پر بھی کوئی تعجب اور حیرانی نہیں ہے کہ آپ کو اس قدر زیادہ عرب کے اَشعار کیوں اور کس طرح یاد ہوگئے؟ اِس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نورِ نظر ہیں مگر میں اس بات پر بہت ہی حیران ہوں کہ آخر یہ طبّی مَعْلومات آپ کو کہاں سے اور کیسے حاصل ہوگئیں؟ یہ سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان (یعنی اپنے بھانجے سیِّدُنا عُروَہ) کے کندھوں پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا: اے عُروَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! اللہ کے حبیب طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی آخری عمر شریف میں اکثر علیل ہوجایا کرتے تھے اور عرب وعجم کے اَطِبّا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دوائیں تجویز کرتے تھے اور میں ان دواؤں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علاج کیا کرتی تھی (اس لئے مجھے طِبّی مَعْلومات بھی حاصل ہوگئیں)۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات، عائشۃ اُمّ المؤمنین، ۳۸۹/۴ تا۳۹۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نظرِ عمیق کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاج مُعالجہ کے لئے تجویز کردہ دواؤں کو یاد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فنِ طب میں ماہِر ہوگئیں، بلاشبہ اِس میں رحمتِ الٰہی کے شاملِ حال ہونے کے ساتھ ساتھ بھرپور توجّہ اور باکمال حافظہ کارفرما ہے۔ ہم اگر اپنے گردوپیش میں دیکھیں تو روزانہ کئی اُمور سر اَنجام پاتے اور اَحوال پیش آتے ہیں لیکن ان میں ہمیں کتنا یاد رہ پاتا ہے یہ سب پر عیاں ہے۔ جس کا ایک سبب ہم میں بڑھتا ہوا مرضِ عصیاں ہے جس کی وجہ سے مرضِ نسیاں زور پکڑتا جا رہا ہے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبوعہ 120 صفحات پر مشتمل کتاب "راہِ علم" صفحہ 98 پر امام بُرہانُ الدِّین زرنوجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا شعر نقل فرماتے ہیں:

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ

فَاَرْشَدَنِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

ترجمہ: میں نے اپنے اُستاذ حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّمِیْع کو ضُعفِ حافظہ کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے گناہوں سے اِجتِناب کی ہدایت کی۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقَ التَّعَلُّم، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بے شمار بَرَکات ہیں اور اس مدنی ماحول میں ایمان افروز مدنی بہاروں کا ظہور ہوتا رہتا ہے آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے، چُنانچہ

میں پینٹ شرٹ پہنا کرتی تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مغربی تہذیب کی جُنون کی حد تک دِلدادہ تھی حتّٰی کہ لڑکوں کی طرح پینٹ شرٹ پہنا کرتی، نامحرم مَردوں کے ساتھ بلاجھجک **گفتگو** کرتی اور بدتمیز قسم کے دوستوں کی **صُحبت** میں رہا کرتی تھی۔ میرے والد صاحِب ہوٹل چلاتے تھے، میں اتنی بے باک تھی کہ والِد صاحب کے منع کرنے کے باوُجود ہوٹل کے کاؤنٹر پر بیٹھ جایا کرتی تھی! میں ایک اسکول میں پڑھتی تھی، **اللہ** کی شان کہ اچانک میرے دل میں دینی مدرَسے میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا! میں نے جب والِد صاحِب سے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے موقع غنیمت جانا اور مجھے ہاتھوں ہاتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مدرسۃُ المدینہ** (للبنات) میں داخل کروادیا۔ میں نے وہاں قرآنِ پاک پڑھنا شروع کردیا۔ چند دن بعد ہماری مُعلِّمہ نے ہمیں صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیا ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سالانہ بینَ الاقوامی **سنّتوں بھرے اجتماع** کے بارے میں بتایا اور گھر گھر جاکر **نیکی کی دعوت کے** ذَرِیعے اسلامی بہنوں میں اجتماع کی دعوت عام کرنے کی ترغیب دی۔ ہم خوب جوش وخروش کے ساتھ اس سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہوگئیں۔ مجھے اجتماع کے آخری دن کی **خُصوصی نشست** کا بڑی بے چینی سے اِنتظار تھا کیونکہ میں نے پہلے کبھی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کی تھی۔ بالآخر اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور وہ دن بھی آہی گیا! میں نے بڑے جذبے کے ساتھ سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصوصی نشست میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جس میں **"گناہوں کا علاج"** کے موضوع پر ہونے والا ٹیلیفونک بیان سننے کا شرف حاصل ہوا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سے تھرّا اُٹھی، مجھے ایک دم اِحساس ہوگیا کہ ہائے ہائے! میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کیسی نافرمانیوں میں مبتلا

ہوں! آخِر میں رِقّت انگیز دُعا ہوئی، دَورانِ دُعا اِجتماع میں شریک بے شُمار اسلامی بہنوں کی گِریہ وزاری دیکھ کرمیری آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے، میرا دل ندامت کے سَمُندر میں غوطے کھانے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے ہر گناہ سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کا عزمِ مُصَمَّم کرلیا۔ مدرسۃُ المدینہ کے ذَرِیعے اجتماع میں حاضِری اور وہاں لگی ہوئی مَدَنی چوٹ کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے شَرعی پردہ شروع کردیا اور نَمازوں کی بھی پابند ہوگئی۔ آج میرے والِدَین مجھ سے بَہُت خوش اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی بَرَکت سے ان کی فیشن زدہ بیٹی سنّتوں بھری زندگی کی شاہ راہ پر گامزن ہوگئی۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص۳۰۰)

سنّتیں مُصطَفٰے کی تُو اپنائے جا دین کو خوب محنت سے پھیلائے جا
یہ وصیّت تو عطّار پہنچائے جا اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے (وسائلِ بخشش، ص۳۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



آخری لمحاتِ حیات میں بہترین عمل

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی کہ اس صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقتِ عَصر تھا۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات اس صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو بتائی تو انہوں نے مُضطَرِب ہوکر اِلتجا کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عَمَل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''علمِ دِین سیکھنے میں مَشغول ہوجاؤ۔'' چنانچہ وہ صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) علمِ دِین سیکھنے میں مَشغول ہوگئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا اِنتقال ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر عِلم سے اَفضل کوئی شے ہوتی تو رَسولِ مَقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی کا حکم اِرشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، سُوْرَۃُ البقرۃ، تحت الآیۃ:۳۱، ۱/۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿3﴾......سیِّدَتُنا عائشہ اور واقعۂ اِفک

دُرودِ پاک ذریعۂ دیدار و پہچان و شفاعت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 680 صفحات پر مُشتمل کتاب "مُکاشَفَۃُ القُلُوب" صفحہ 78 پر حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: ایک آدمی حُضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف نہیں بھیجتا تھا، ایک رات وہ خواب میں رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ عظیم سے مُشرَّف ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی طرف توجُّہ نہ فرمائی، اُس نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں اِس لئے توجُّہ نہیں فرما رہے؟ فرمایا: نہیں، میں تمہیں پہچانتا ہی نہیں۔ اُس نے عرض کی: میں نے تو عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے سنا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کو تو ماں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عُلَما نے سچ کہا ہے لیکن تُو نے مجھے دُرُود شریف بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی۔ **"میرا کوئی اُمّتی مجھ پر جتنا دُرُود بھیجتا ہے میں اُسے اُتنا ہی پہچانتا ہوں۔"** پھر اُس شخص نے روزانہ 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا شروع کر دیا، کچھ مدّت کے بعد دوبارہ خواب میں میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفٰے، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کا شَرف حاصِل ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور قیامت کے روز تیری شفاعت بھی کروں گا۔"** یعنی اِس لئے کہ وہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُحِبّ (یعنی محبت کرنے والا) بن گیا تھا۔ (مُکَاشَفَۃُ القُلوب، الباب التاسع فی المحبۃ، ص ٤٠)

مولانا کِفایت علی کافؔی شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَحِید فرماتے ہیں:

دُرُود و رحمت وصَلَوات حضرت پر پڑھا کیجئے ۔۔۔ جنابِ مصطفٰے پر رات دن صَلِّ علیٰ کیجئے!

جہاں تک ہو سکے اُس مُوجِبِ ایجادِ عالَم کی ۔۔۔ صِفات ونعت وحمد ومدح وتحسین وثنا کیجئے! (کافی کی نعت، ص۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ اِفک کیا ہے؟

یہ واقعہ غزوۂ بنی مُصْطَلِق [1] سے واپسی پر ہوا۔ اِس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں: سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی سَفَر کا اِرادہ فرماتے تو اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات کے درمیان قرعہ اَندازی فرماتے ان میں سے جس کا نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: آپ نے غزوہ میں شرکت کے لئے ہمارے درمیان قُرعہ اَندازی فرمائی تو اس میں میرا نام نکل آیا، آیتِ حجاب کے نُزُول کے بعد میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نکلی۔ میں کَجاوہ میں سوار رہتی اور اِسی میں سَفَر کرتی ہم چلے حتّٰی کہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس غزوہ سے فارِغ ہو کر واپس ہوئے، ہم واپسی پر جب مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رات وہاں سے کُوچ کا اِعلان فرمایا۔

جب لوگوں نے کُوچ کا اِعلان کیا تو میں کھڑی ہوئی (اور قضائے حاجت کے لئے) لشکر سے دُور چلی گئی، جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنے کَجاوہ کی طرف واپس آئی تو میں نے اپنے سینہ کو مَس کیا، کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار گُم ہو گیا ہے میں واپس اپنے ہار کی تلاش میں گئی تو اس کی تلاش نے مجھے روک لیا (یعنی دیر ہو گئی) اور وہ لوگ جو میرا ہَودَج (کَجاوہ) اُٹھاتے تھے آئے اُنہوں نے میرا کَجاوہ اُٹھایا اور جس اونٹ پر سوار تھی اِس پر رکھ دیا اُن کا خیال تھا کہ میں ہَودَج میں ہوں۔ لوگوں کو

(1)......غزوۂ بنی مُصْطَلِق کا دوسرا نام غَزْوَۃ مُرَیْسِیْع ہے، یہ شعبان ۵ ہجری میں پیش آیا، اِس غزوہ کے مشہور واقعات میں اَنصار و مُہاجرین کو لڑانے کی ناکام مُنافِقانہ سازِش، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نِکاح اور عِفّت مآب حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لگنے والا بے بُنیاد اور جھوٹا اِلزام ہے جو واقعۂ اِفک کے نام سے مشہور ہے۔ اِفک کا معنی ہے: کذب، بہت بڑا جھوٹ، بہتان۔ (مُلَخَّص از سیرتِ مصطفٰے، ص۳۰۶- مدارج النبوۃ (فارسی)، ۲/۱۵۸)

ہَودَج کے اُٹھاتے اور اُس کو اونٹ پر رکھتے وقت ہَودَج کے ہلکا پن کا اِحساس نہ ہوا میں اُس وَقت نوعُمر تھی لوگوں نے اونٹوں کو اُٹھایا اور چل دیئے، لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا میں لشکر کی جگہ پر آئی وہاں کوئی بھی نہیں تھا تو میں نے اُس جگہ کا اِرادہ کیا جہاں میں تھی اور میرا خیال تھا کہ وہ مجھے گُم پا کر میری طرف واپس آئیں گے اِسی اَثنا میں بیٹھے بیٹھے مجھ پر نیند غالب ہوئی اور میں سَو گئی۔

حضرتِ صَفوان بن مُعَطَّل سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لشکر کے پیچھے آ رہے تھے، وہ صُبْح کے وَقت میری جگہ کے قریب آئے اور دُور سے کسی سَوئے ہوئے اِنسان کا وجود دیکھا جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور (اِس سے پہلے) اُنہوں نے آیۂ حِجاب (پردے کا حکم) نازِل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا تھا، اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو میں جاگ گئی میں نے دوپٹے سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے نہ تو کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کے عِلاوہ ان سے کوئی بات سُنی۔ اُنہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور اُس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اٹھی اور اُس پر سوار ہوگئی اور وہ اُونٹ پکڑ کر آگے آگے پیدل چلنے لگے حتّٰی کہ ہم دوپہر کی سخت گرمی میں لشکر کے پاس آئے اور وہ آرام کرنے کے لئے اُترے ہوئے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ہلاک ہوا جو شخص ہلاک ہوا۔ جس نے بُہتان باندھنے میں بَہُت زِیادہ حصّہ لیا تھا وہ مُنافقین کا سردار عبدُ اللّٰہ بِن اُبَیّ بِن سَلُوْل تھا۔ عُرْوہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ عبدُ اللّٰہ بِن اُبَیّ بن سلول کے پاس اِفک کے مُتَعَلِّق باتیں کی جاتیں اور اِنہیں پھیلایا جاتا وہ اِن کی توثیق کرتا، کان لگا کر اِنہیں سنتا اور آگے بیان کرتا۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: پھر ہم مدینہ منورہ آگئے۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد میں ایک مہینہ بیمار رہی اور لوگ بُہتان لگانے والوں کی گفتگو میں مَشغول تھے مجھے اِس کے مُتَعَلِّق کچھ مَعلوم نہ تھا۔

حتّٰی کہ جب میں کمزور ہوگئی تو اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے ساتھ مَناصِع کی طرف نکلی، وہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی، ہم رات کو ہی باہر جایا کرتے تھے اور یہ ہمارے گھروں کے قریب بیتُ الخلا بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ قضائے حاجت سے فارِغ ہونے کے بعد جب میں اور اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) اپنے گھر کی طرف واپس آ رہی تھیں تو اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اپنی چادر کے باعِث پھسل کر گر پڑیں اور کہا: مِسْطَح ہلاک ہو جائے۔ میں نے کہا: تم نے بَہُت بُری بات کی

ہے کیا تم ایسے شخص کو برا بھلا کہتی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ تو انہوں نے مجھے اہلِ اِفک کے متعلق بتایا، اِس بات نے میری بیماری میں اور اضافہ کر دیا جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے، سلام کہنے کے بعد میرا حال دریافت فرمایا، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے والِدَین کے گھر جانے کی اِجازت طَلَب کی۔ میں چاہتی تھی کہ اپنے والدین سے اِس خبر کی تَصْدِیق کروں۔

فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے والدین کے پاس جانے کی اِجازت مَرْحَمَت فرمادی (جب میں وہاں گئی) تو میں نے اپنی والِدہ سے کہا: اے میری پیاری والِدہ! لوگ کیا باتیں کررہے ہیں؟ میری والدہ نے کہا: اس کی پرواہ نہ کرو، بخدا! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو، اس کے خاوند کو اس سے مَحَبَّت ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اِس کے حق میں باتیں بناتی ہیں اور عیب لگاتی ہیں۔ اُمُّ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے (تَعَجُّب سے) کہا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فرماتی ہیں: میں اِس رات صبح تک روتی رہی کہ میرے آنسو نہیں رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آئی پھر میں صبح کے وقت بھی روتی رہی۔

اِس دوران شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن اَبو طالِب اور اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو طَلَب فرمایا، جب وَحی کا سلسلہ رُکا ہوا تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیوی کے فِراق کے متعلّق اِن دونوں سے دریافت فرمایا اور مَشْورہ لیا۔ اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ہم تو اُن میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تنگی نہیں فرمائی، اُمُّ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عِلاوہ اور بھی بہت عورتیں ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کرلیجئے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچ بولیں گی۔ تو رَسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طَلَب فرمایا اور فرمایا: اے بَرِیرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! تم نے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) میں کچھ دیکھا ہے جس سے تجھے کچھ شک ہوتا ہے؟ حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! میں نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں کچھ نہیں دیکھا، میں نے ان میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جسے میں مَعْیُوب خیال کروں، ہاں! یہ کہ وہ ایک کم سن لڑکی ہیں آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں گھریلو بکری آتی

ہے اور آٹا کھا جاتی ہے۔

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں اِس روز بھی روتی رہی میرے آنسو نہ رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: میرے والدین صبح کے وقت میرے پاس آئے حالانکہ (اس طرح) میں مسلسل دو راتیں اور ایک دن روتی رہی تھی میرے آنسو نہیں رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آتی تھی حتّٰی کہ میں نے خیال کیا کہ میرا رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ ایک دَفعہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی اِسی اَثنا میں ایک اَنصاریہ عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اِسے اِجازت دی تو اِس نے بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔ ہم اِسی حال میں تھے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، سلام کرنے کے بعد تشریف فرما ہوئے، اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: حالانکہ جب سے میرے متعلّق قیل وقال ہوتی رہی اِس سے قبل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف نہیں لائے تھے۔ ایک مہینہ اِنتظار کیا لیکن میرے مُعامَلہ کے متعلّق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی نازِل نہیں ہوئی۔

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تشریف فرما ہوئے تشہّد پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! مجھے تمہاری طرف سے اَیسی اَیسی باتیں پہنچی ہیں اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بَری کر دے گا اور اگر تم گناہ میں مُلوَّث ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستِغفار کرو اور اُس کے حضور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اِعتراف جرم کرنے کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

فرماتی ہیں: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا کلام پورا فرمایا میرے آنسو رُک گئے حتّٰی کہ میں ایک قطرہ آنسو بھی محسوس نہ کرتی تھی۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرا گمان بھی نہ تھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے مُعامَلہ میں وَحی نازِل فرمائے گا جس کی تِلاوت کی جائے گی مجھے اِس بات کی امید تھی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند کی حالت میں خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بَری فرما دے گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نبیوں کے سالار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس مجلس سے علیحدہ (عَ ۔لا ۔حِ ۔دَہ) نہ ہوئے اور نہ ہی گھر والوں سے کوئی باہر نکلا تھا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی کا نُزول ہونے لگا، وَحی کی شِدّت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی وہی حالت ہونے لگی جو ہوتی تھی حالانکہ سخت سردی کے دِن میں کلام کی ثقالت کے باعث جو آپ پر نازِل کیا گیا، موتیوں کی مثل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پسینے کے قطرے گر رہے تھے۔

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وحی کی شِدَّت زائل ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہنس رہے تھے اور پہلا کلمہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا یہ تھا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بُہتان سے تجھے بَری کر دیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ص۱۰۳۷، الحدیث:۴۱۴۱، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَئیسُ الْمُنافِقِین کی ناپاک سازش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُنافِقوں کے سردار عبدُ اللّٰہ بن اُبَی نے اِس واقعہ کو حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر تُہمت لگانے کا ذَرِیعہ بنالیا اور خوب خوب اِس تہمت کا چرچا کیا یہاں تک کہ اُس منافق نے اِس شرمناک تہمت کو اِس قدر اُچھالا اور اتنا شوروغوغا مچایا کہ مدینہ میں ہر طرف اِس اِفترا اور تہمت کا چرچا ہونے لگا اور بعض مسلمان مثلاً ثنا خوانِ مصطفےٰ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ثابت اور حضرتِ سیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا حَمْنَہ بنت جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی اِس بدلگام کے دام میں آگئے اور ان صاحِبان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزَد ہوا، حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس شر انگیز تہمت سے بے حد رَنج وصدمہ پہنچا اور مُخْلِص مسلمانوں کو بھی اِنتہائی رَنج وغم ہوا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا مدینہ پہنچتے ہی سخت بیمار ہوگئیں، پردہ نشین تو تھیں ہی صاحبِ فراش بھی ہوگئیں اور اُنہیں اس تہمت تراشی کی بالکل خبر ہی نہیں ہوئی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی براءت اور پاکدامنی کا اِعلان کرنا مناسب نہ سمجھا اور وحیِ الٰہی کا اِنتِظار فرمانے لگے اس دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مُعامَلہ میں اپنے مُخْلِص اَصحاب سے مشورہ فرماتے رہے تا کہ ان لوگوں کے خیالات کا پتا چل سکے۔ (مدارج النبوۃ (فارسی)، ۱۵۹/۲-۱۶۰، مُلْتَقِطًا وَمُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بد مذہبوں کے جہنمی کرتوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعہ صرف اتنا ہی ہے، اس پر ہی اُس دَور کے منافقین نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طیبہ طاہرہ عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاک وصاف دامن بے داغ کو داغدار بنانے کی ناکام سازشیں کر کے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا پہنچائی اور یہی کام آج کل کے بعض بدمذہب کر رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اُن کے شر سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بہر حال اس سازش کو بے نقاب کرنے والے اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاکبازی کو ثابت کرنے والے فرامینِ الٰہیہ اور احادیثِ نبویہ، اس بیان کا حصہ ہیں، جو مختصر وضاحت کے ساتھ ذکر کیے جائیں گے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ اِفک کے تناظر میں شانِ عائشہ بزبانِ صحابہ

﴿1﴾...امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

محبوبِ ربُّ العٰلمین، نبیُّ الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُتَمِّمُ الاَرْبَعِین، غَیْظُ الْمُنَافِقِین، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے جب اس تُہمت کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب اللہ رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کو یہ گوارا نہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر پر ایک مکھی بھی بیٹھ جائے کیونکہ مکھی نجاستوں پر بیٹھتی ہے تو بھلا جو عورت ایسی بُرائی کی مرتکب ہو خداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کب اور کیسے پسند فرمائے گا کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں رہ سکے۔ (مدارج النبوۃ (فارسی)، ۲/۱۶۱)

﴿2﴾...امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

کَامِلُ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے واقعۂ اِفک کے متعلق بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب اللہ رَبُّ العُلٰی عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے سایہ کو زمین پر نہیں پڑنے دیا کہ کہیں زمین پر نجاست نہ ہو حق تعالیٰ جب آپ کے سائے کی اتنی حفاظت فرماتا ہے تو آپ کے حرمِ محترم کی

ناشائستگی سے کیوں حفاظت نہ فرمائے گا۔(المرجع السابق)

﴿3﴾...امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم:

امیرُ المؤمنین، مولیٰ مُشکِل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شانِ رسالت اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِفّت بیان کرتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک مرتبہ آپ کی نعلینِ اَقدس میں غیر طاہر چیز لگ گئی تھی تو ربِّ جلیل عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیج کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر دی کہ آپ اپنی نعلینِ اَقدس کو اُتار دیں۔ اِس لئے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مَعَاذَ اللہ اگر ایسی ہوتیں تو ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازِل فرمادیتا کہ"آپ اِن کو اپنی زَوجیّت سے نکال دیں۔"(مدارک التنزیل، سورۃ النور، تحت الاٰیۃ:١١، ٢/٤٩٢، مفهومًا)

﴿4﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

میزبانِ نبی حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب اِس تُہمت کی خبر سُنی تو اُنہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جو کچھ کہا جارہا ہے کیا تمہیں علم نہیں؟ وہ فرمانے لگیں: اگر آپ حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن مُعَطَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جگہ ہوتے تو کیا رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حرمِ پاک کے ساتھ ایسا کرتے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! پھر وہ فرمانے لگیں: اگر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی جگہ میں ہوتی تو کبھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ یہ خیانت نہ کرتی، جبکہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مجھ سے بہتر اور حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن مُعَطَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تم سے بہتر ہیں۔

(مدارک التنزیل، سورۃ النور، تحت الاٰیۃ:١١، ٢/٤٩٢)

﴿5﴾...حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا:

واقعۂ اِفک کی حقیقت کے متعلّق ربُّ العزّت کی جانب سے ابھی تک وحی کا نُزول نہیں ہوا تھا کہ رحمتِ عالَمیان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس واقعہ کی بابت حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مشورہ طلب فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بَرجَستہ عرض کی: وہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیوی ہیں اور ہم انہیں اچھا ہی جانتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافك، ص۱۰۳۷، الحدیث:٤١٤١)

﴿6﴾.....اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

آقائے دوجہاں، سیّاحِ لامکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعۂ اِفک کے متعلّق جب اپنی زوجۂ مُطَہَّرہ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا یعنی میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں، خدا کی قسم! میں تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اچھا ہی جانتی ہوں۔ (المرجع السابق، ص۱۰۴۰)

﴿7﴾.....حضرتِ سیِّدَتُنا بَریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

خادمۂ عائشہ حضرتِ سیِّدَتُنا بَریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے جب محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا تو حضرتِ سیِّدَتُنا بَریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں کچھ نہیں دیکھا، میں نے اُن میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جسے میں مَعیوب خیال کروں، ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ابھی کمسن لڑکی ہیں وہ گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر کھا جاتی ہے۔ (المرجع السابق)

﴿8﴾.....رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنا موقف:

ایک دن رسولِ اَنور، شاہِ بحروبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برسرِ منبر (یعنی منبر پر کھڑے ہوکر) ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! اس شخص (عبد اللہ بن اُبَی منافق) کی طرف سے کون میری مدد کرے گا جس سے مجھے میرے گھر والوں کے معاملہ میں اَذِیت پہنچی ہے، وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْرًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنی بیوی کو ہر طرح سے اچھا ہی جانتا ہوں اور منافقین نے (اس بہتان میں) ایک ایسے مرد (صَفوان بن مُعَطَّل) کا ذِکر کیا ہے جس کو میں بالکل اچھا ہی جانتا ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی حدیث الافك وقبول توبة القاذف، ص۱۰٦٧، الحدیث: ٢٧٧٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسولِ رحمت کی شان وعظمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایات وواقعات سے مَعلوم ہوا کہ صحابہ وصحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے قُلُوب واَذہان محبتِ رسول سے مَعْمور تھے، اِن کے دلوں میں موجزن بے پناہ عشقِ رسول کا تقاضا تھا جو کہ حق اور شریعت کا حکم ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف معمولی سی ناپسندیدہ چیز کی نسبت کا تصوُّر بھی نہ کیا جائے، بعض اَوقات ایسے اِتفاقات رُونُما ہوجاتے ہیں جو اِمتحانات کا کام دیتے ہیں، اِس سے کھوٹے کھرے، اچھے بُرے اور اپنے پرائے کا اِمتیاز ہوجاتا ہے، واقعۂ اِفک بھی اِن واقعات میں سے ایک ہے، جس نے مُنافقین کو سچے مسلمانوں سے باہر نکال دیا۔ (یہاں اِن مسلمانوں کی بات نہیں ہورہی جو اس واقعہ کے وقت تھوڑی دیر کے لئے بات کو صحیح سمجھ نہ پائے، لیکن جب بعد میں بات واضح ہوکر سامنے آگئی تو اپنے قصور سے تائب ہوگئے) بہرکیف اِس واقعہ سے مُنافقین کی پہچان ہوگئی اور پتا چل گیا کہ بعض نام کے مسلمانوں کا مَنشور ومَقصود ہی یہی ہوتا ہے کہ محبوبِ ربُّ العزّت، غمخوارِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت کو اپنے ناپاک نشانے پر لیا جائے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو سب سے بلند ہے:

وہ خُدا نے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم (حدائقِ بخشش، ص۸۰)

کسی کو یہ وسوسہ نہ آئے کہ مُنافق وبدمذہب شانِ رِسالت میں تنقیص کرتے ہیں تو اِس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت وعظمت میں فرق آجاتا ہے، اَیسا نہیں بلکہ اِس کا تصوُّر بھی نہیں کہ جسے ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ (پ۳۰، الم نشرح:۴) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا۔“ کا تاجِ رِفعت نصیب ہو، جس کے سر ”وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ (پ۳۰، الضحٰی:۴) ترجمۂ کنزُالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔“ جیسا روز اَفزوں پھلتا پھولتا سہرا سجا ہو، جس کی بلند وبالا شان پر قرآن ”وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۵۳) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔“ کے الفاظ سے گواہ ہو، جس کی عزّت وتوقیر کے اَحکام، ”وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ۲۶، الفتح:۹) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔“ جیسے الفاظ کے ساتھ آسمان سے نازِل اور تا قیامت قرآن میں ثابت ہوں، اِس کی رِفعت وعظمت میں کمی کا کیا وَہم، وہ وَہم (یعنی گمان) ہی فاسِد ہے وہ ذہن ہی پلید ہے وہ قلب

ہی ناپاک ہے وہ وَسْوَسَہ ہی شیطانی ہے وہ مجلس ہی مَبْغُوض ہے جو سب سے اَولیٰ واَعلیٰ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ذرّہ برابر کمی کو یا کمی کرنے والے کو اپنے پاس پھٹکنے دے۔ ابھی میرا مقصود یہاں عقیدے کے مُنافقوں اور ادب سے عاریوں کے سازشی اور مُنافقانہ رویوں کو بے نِقاب کرنا ہے، یہ مُنافق و بے ادب ہمیشہ اِس تاک میں رہتے ہیں کہ ماہِ نُبُوَّت یا مُتَعلِّقِینِ بارگاہِ نبوت پر کیچڑ اُچھالنے اور ان نُفُوسِ قُدسیہ کو اپنے ناپاک نشانے پر لینے کا موقع مل جائے، لیکن یاد رکھئے! چاند پر تھوکنے کی سَعی دراصل اپنا منہ گندا کرنے کی کوشش ہے، چاند تو اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمکتا رہتا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُنافقین نے اِس واقعۂ اِفک کو دلیل بنا کر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طیبہ، طاہرہ، عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی دامنِ عِفَّت کو داغدار ثابت کرنا تھا اور مقصودِ اصلی نبیِ اُمّی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کو قَدْغَن (یعنی عیب) لگانے کی ناپاک جسارت تھا لیکن اِن بدنصیبوں کو منہ کی کھانا پڑی، جب حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ہر بُرائی سے براءت کی سَنَد پر مشتمل 10 آیاتِ قرآنیہ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے، جب یہ آیات لوگوں میں تلاوت ہوئیں تو ہر مسلمان کے ہاں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی قدر و منزلت پہلے سے دوچند ہوگئی اور مُنافقین کی مُنافقت مزید واضح ہوگئی، زوجۂ رسولُ اللّٰہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان میں نازِل ہونے والی وہ آیاتِ بیِّنات یہ ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿ۚۖ۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوْ لَاۤ

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ﳓ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝۱۶ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱۷ وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝۱۸ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ-فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۲۰ (پ۱۸، النور:۱۱تا۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی **اللّٰہ** کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر **اللّٰہ** کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ **اللّٰہ** کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے **اللّٰہ** تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور **اللّٰہ** تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور **اللّٰہ** علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور **اللّٰہ** جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر **اللّٰہ** کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ **اللّٰہ** تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے۔

صدرُ الافاضل حضرت علّامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی آیت نمبر 12 کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔ بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مَعَاذَ اللّٰہ** اس مُعامَلہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے **اللّٰہ** تعالیٰ مؤمنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا، تو کیسے ممکن تھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر اُیسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں۔

مسئلہ: اِس سے مَعلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اِس کی مُوافقت اور تصدِیق کرنا روا نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۱۲، ص۶۵۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گزشتہ آیات میں "بڑے بہتان" کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں مفسّرِ شہیر، حکیم الامت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اِرشاد فرماتے ہیں: یہاں بڑے بہتان سے مراد اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگانا ہے۔ چونکہ وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اور ماں کو تہمت لگانا بیٹے کی اِنتہائی بدنصیبی ہے اِسی لئے اسے بڑا بہتان فرمایا گیا۔ (تفسیر نور العرفان، پ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۵۶۲)

نزولِ آیات کے بعد سیِّدَتُنا عائشہ کا طرزِ عمل

نزولِ آیات کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیبہ، طاہرہ، عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ربّ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائیں، چنانچہ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی نقل فرماتے ہیں: سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی والدۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ رُومان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی براءت نازِل فرمائی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: "بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا شکر ادا کرتی ہوں، آپ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کسی اور کا۔" (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ص۱۰۴۱، الحدیث: ۴۱۴۳، ملتقطًا)

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد ... مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ نبی عرشِ آستانِ نبی ... غم گسارِ نبی طبع دانِ نبی

راحتِ قلب و رُوحِ روانِ نبی ... بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی

اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

عظمتِ حُسنِ معمور جن کی گواہ ... عفّتِ ذاتِ مَسْتُور جن کی گواہ

شانِ ربّ، چشمِ بد دُور جن کی گواہ ... یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ

اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (شرح کلام رضا، ص۱۰۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُنافقوں کی روش اِختیار کرتے ہوئے بے بنیاد اِلزام لگانے والوں اور والیوں، بہتان تراشی کے مُرتکب ہونے والوں اور والیوں اور مسلمانوں کی عزّت و آبرو کو پامال کرنے والوں اور والیوں کی تعداد کچھ کم نہیں لیکن ایک تعداد اُن صابرین و صابرات کی بھی ہے جو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیبہ، عفیفہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت کو

اپناتے ہوئے ایسے کٹھن مَراحِل کو صبر و شکیبائی (ش۔کے۔با۔ای) سے سر کر لیتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کئی پاکدامنوں کو طَعْن و تَشْنِیْع کے تیر اپنے قلبِ نازنین پر سہنا پڑے، مثلاً حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر زُلیخہ کا اِلزام لگا، حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اسی اِلزام کے تحت بعض لوگوں نے ستایا، بنی اسرائیل کے ایک عابد و زاہد حضرتِ سیِّدُنا جُرَیْج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بہتان باندھا گیا۔ لیکن ان سب نُفوسِ قُدسیہ نے اس پر صَبْر کیا جس کا اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انہیں جیتے جی دنیا میں میٹھا پھل مل گیا۔ بے حد و بے شُمار اُخروی اِنعامات اس سے فُزُوں۔ بہر حال اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا جھوٹے اِلزام و بہتان سے باعزّت بَرِی ہوگئیں اور اپنی شان کا بیان بزبانِ قرآن پا کر دونوں جہاں میں سُرخرو اور حقیقی مسلمانوں کی نِگاہوں میں مزید معزّز ہوگئیں۔

کس زباں سے ہو بیانِ عزّ و شانِ اہلِ بیت　　مدح گوئے مصطفےٰ ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں　　آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت　　(ذوقِ نعت، ص۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب جو سیِّدہ پر تہمت لگائے وہ کافر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر لگایا جانے والا اِلزام و بُہتان جب قرآنی آیات، فرامینِ مُصطفٰے اور اُقوالِ صحابہ کی رُو سے سراسر جھوٹا ثابت ہے تو ہر مسلمان پر لازِم ہے کہ وہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اس تہمت سے پاک اور اس اِلزام سے بری جانے، اب آیاتِ قرآنیہ سے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے عفیفہ و طیِّبہ ہونا واضح طور پر ثابت ہے مَعَاذَ اللّٰہ اب بھی اگر کوئی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو پاک وصاف نہ جانے تو وہ بے شک اپنے آپ کو مؤمن اور خادِمِ اہلِ بیت سمجھتا رہے، شریعتِ اسلامیہ اُسے کافر جانتی ہے۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جُویاں رہے
پھر کہے مَردَک کہ ہوں اُمّت رسولُ اللّٰہ کی　　(حدائقِ بخشش، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ العزت "فتاویٰ رضویہ" میں اِرشاد فرماتے ہیں: اُمُّ الْمؤمنین صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قذف (یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تہمت لگانا) کفرِ خالص ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۲۴۵)

ایک مقام پر چند اُن اَقوال واَفعال کی طرف توجُّہ دلائی جن کے مُرتکِب پر حُکمِ کُفر لگتا ہے، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (جو) دامنِ عفّت مآمنِ طَیِّبِ اَطْیَب، اَعْطَرِ اَطْہَر (پاک وخوشبودار) کنیزانِ بارگاہِ طہارت پناہ حضرت اُمُّ الْمؤمنین صِدِّیقہ بنتِ الصِّدِّیق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی زَوْجِھَا الْکَرِیْمِ وَاَبِیْھَا وَعَلَیْھَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ (یعنی اللہ تَعَالٰی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہرِ نامدار، والدِ کریم اور خود آپ پر دُرُود وسلام اور برکتیں نازل فرمائے) کے بارے میں اس اِفکِ مَبْغُوض مَغْضُوب مَلْعُوْن (جھوٹے، لعنتی، قابلِ نفرت اور لائقِ غضب بہتان) کے ساتھ اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے۔ (المرجع السابق، ص ۱۲٤)

اس لئے اہلِ بیتِ نُبُوَّت سے مَحَبَّت کا یہ مطلب نہیں کہ چند اَفراد کو چھوڑ کر بقیہ پر لَعن طَعن شروع کردو، بلکہ گلستانِ مُصطفٰے کا ہر پھول خواہ اَزواجِ مُطَہَّرات ہوں، یا اَولادِ رسول یا صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سب کے سب نیک ومقبولِ بارگاہ اور ہمارے سروں کے تاج ولائقِ صد احترام، اِن میں سے کسی ایک کے بارے میں زبانِ بد دراز کرنا، گستاخی وبے ادبی اور جہنَّم میں لے جانے والا عمل ہے۔ اہلِ بیت سے حقیقی مَحَبَّت یہ ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھرانے کے ہر فرد خواہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج ہوں یا اَولاد سب کو محبوب جانا اور مانا جائے اور اس دَرِ دولت کے وابستگان یعنی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مُعَظَّم ومُکَرَّم کہا اور سمجھا جائے۔ یہ ہے اہلِ بیتِ نُبُوَّت سے حقیقی مَحَبَّت جو کہ صرف اور صرف اہلِ سنّت کو نصیب ہوئی ہے، جس کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے واصِفِ اہلِ بیتِ نُبُوَّت، برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسنؔ!
یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلِ بیت (ذوقِ نعت، ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِفَّتِ عائشہ پر ایک اور دلیل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسا کہ تمام اہلِ حق کا موقف ہے اور اس بات کو مُفَسِّرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت،

صدرُ الافاضل حافظ مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے اپنی تفسیر "خزائنُ العرفان" کے اندر نقل فرمایا ہے کہ آیتِ براءت نازِل ہونے سے قَبْل ہی حضرتِ اُمُّ المؤمنین کی طرف سے قُلُوب مطمئن تھے، آیت کے نُزول نے ان کا عِزّ و شرَف اور زِیادہ کردیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۶۵۱)

اگر بالفرض حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکدامنی پر قرآن وحدیث خاموش بھی رہتے تو ایک دلیل ایسی بھی تھی جو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس جھوٹے اِلزام سے بَری کرنے کے لئے کافی تھی اور وہ یہ ہے کہ جس مرد یعنی حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن مُعطّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر اِلزام لگایا گیا تھا وہ مخصوص نقص کی وجہ سے کسی عورت سے صُحبت کرنے کے قابل ہی نہیں تھے، چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن مُعَطّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

شارِحِ بخاری، خلیفۂ صدرُ الشریعہ، مُحِبِّ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد شریفُ الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی "نُزْھَۃُ الْقَارِی شَرْح صَحِیْحُ الْبُخَارِی" میں رقم طراز ہیں: حضرتِ سیِّدُنا صفوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب اس اَفواہ (یعنی واقعۂ اِفک) کی اِطلاع ہوئی تو فرمایا: بخدا میں نے اب تک کسی عورت سے صُحبت نہیں کی ہے نہ حلال طور پر نہ حَرام طور پر۔ اِبنِ اسحٰق (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ "وہ حَصُور تھے۔ یعنی عورتوں کے لائق نہ تھے۔" خود اُمُّ المؤمنین (حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے ان کا یہ قول نقل فرمایا ہے: سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کسی عورت کا سَتر نہیں کھولا ہے۔ (نُزھۃُ القاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۸۲۱/۳)

حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارُف

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن مُعطّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارُف بھی پیش کیا جاتا ہے مُلاحظہ فرمایئے: آپ کی کُنْیَت ابوعَمرو ہے، سُلَمی ہیں، تمام غَزوات میں شریک ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑے مُتَّقی اور صاحبِ خیر، شُجاع تھے۔ غَزوہ آرْمینیا میں شہید ہوئے، 60 سال سے زیادہ عُمر پائی مشہور صحابی ہیں۔ (الاکمال (مُتَرجَم)، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر نبی کی بیوی پاک دامن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ وہ دلائلِ قاہرہ تھے جو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ عَفِیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِفَّت وعِصْمَت کو ثابت کرتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شانِ عظمت نشان کو مزید بُلند کرتے ہیں اور ان دلائل میں مَضْبوط ترین دَلیل قرآنِ پاک کی آیات ہیں، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے کِردار سے بالکل مطمئن تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یقین تھا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پاک وصاف ہیں، صِرف یہی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعطائے اِلٰہی اَزرُوئے علمِ غیب ہر نبی کی بیوی کا پاکدامن ہونا بیان فرمایا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَشرس خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ نبیِّ اَکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: **کسی نبی کی بیوی بدکاری میں مُبتلا نہیں ہوئی۔**

(تاریخ دمشق، لوط بن هاران، ويقال: بن اهرن، ٣١٨/٥٠)

تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اَزواج اَزرُوئے حدیثِ پاک کِردار میں صاف تھیں، یہ غیبی خبر اللہ کے محبوب دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعطائے خداوندی اِرشاد فرمائی۔

ایک شُبہ کا اِزالہ

یہاں یہ شیطانی وَسْوَسہ پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب تھا تو حُضُور نے براءتِ عائشہ کا اِظہار کیوں نہ فرمایا؟

دراصل رحمتِ عالَمِیان، نبیِّ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حقیقتِ حال سے باخبر تھے، لیکن وحیِ الٰہی نازِل ہونے تک خاموشی میں کئی دیگر حِکمتوں کے عِلاوہ ایک مَصْلَحت یہ بھی تھی کہ اپنے گھر کی خود صَفائی دینے سے لوگ کہہ سکتے تھے کہ اپنے گھر اور اپنی عزّت کا مُعامَلہ تھا اِس لئے ایسا بیان دے دیا، وگرنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اَزواج کی پاکدامنی کی تو خبر دے رہے ہوں اور اپنی بیوی کا پتا نہ ہو؟ بمطابقِ قرآن وحدیث ہر صَحِیحُ الْعَقِیْدہ مسلمان کا ایمان ہے کہ محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعطائے رحمٰن نبیِّ غیب دان ہیں۔ پہلے نبی سے آخری نبی تک کی اَزواج کی عِفَّت کا علمِ غیب، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب فقط یہیں تک موقوف نہیں بلکہ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کے تمام واقعات وحادثات سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باخبر ہیں، جیسا کہ

علمِ غیبِ مُصْطَفٰے کا ثبوت قرآن سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پ۳۰، التکویر:۲۴) ترجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اِس آیتِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتاتے ہیں اور ظاہر (یعنی UNDERSTOOD) ہے کہ بتائے گا وُہی جس کو علم ہوگا۔ تو بلاشبہ ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علمِ غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بارگاہِ رسالت میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، عاشقِ ماہِ رسالت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تُم پہ کروروں دُرُود (حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی شانِ عظمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارَک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غَیبُ الْغَیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہوگیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نِہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بعض گمراہوں اور بد عقیدہ لوگوں کے گندے ذہنوں کو شانِ حبیبِ کبریا اور علمِ غیبِ مصطَفٰے کی خوشبو پسند نہیں، مُردار خور گِدھ کی مانند ان کی نظر و فکر حضرات انبیائے و مُقَرَّبینِ بارگاہِ اِلٰہ کے نقائص و عیوب تلاش کرنے کی سعیِ نامشکور میں سرگرداں رہتی ہے۔ علمِ غیب کی بات چلی ہے تو عرض کردوں کہ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو عطا ہونے والے علومِ غیبیہ کا اِنکار مُوجِبِ کُفر ہے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' صفحہ 244 تا 248 پر ہے:

نبی کے علمِ غیب کا مُنکِر مسلمان ہے یا کافر؟

سُوال: نبی کے علمِ غیب کا مُنکِر مسلمان ہے یا کافر؟

جواب: علمِ غیب کا اِنکار کرنا بعض صورتوں میں کُفر ہے بعض صورتوں میں گمراہی، بعض صورتوں میں نہ کُفر، نہ گمراہی، نہ فِسق

یعنی کچھ بھی حکم نہیں اِن تمام صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے، چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے رسالہ "خَالِصُ الاِعتِقاد" کی تمہید میں لکھا ہے:

﴿1﴾..... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی عالِم بِالذّات ہے۔بے اُس کے بتائے ایک حَرف کوئی نہیں جان سکتا۔

﴿2﴾..... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور دیگر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **بعض غُیُوب** کا علم دیا۔

﴿3﴾..... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عِلْم اَوروں سے زائد ہے (جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے)، اِبلیس کا علم مَعَاذَاللہ علمِ اَقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (بلکہ اُس کا علمِ اَقدس کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں)۔

﴿4﴾..... جو علمِ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی صِفتِ خاصّہ (یعنی مخصوص صفت) ہے جس میں اُس کے حبیب محمدٌ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز اِبلیس کے لئے نہیں ہوسکتا جو ایسا مانے قطعاً مُشرِک **کافر** مَلعُون بندۂ اِبلیس ہے۔

﴿5﴾..... زید وعَمر وہر بچّے ، پاگل ، ہر چوپائے کو **علمِ غیب** میں محمدٌ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مُماثِل (برابر) کہنا حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صَریح (کھلی) توہین اور **کُھلا کُفر** ہے۔ یہ (یعنی اوپر بیان کردہ پانچوں نمبروں کے) سب مسائل ضَروریاتِ دین سے ہیں اور اُن کا منکر (انکار کرنے والا)، ان میں ادنیٰ (معمولی) شک لانے والا **قطعاً** کافر۔ یہ **قسمِ اوّل** ہوئی۔

﴿6﴾..... اَولیائے کِرام نَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِبَرَکَاتِہِمْ فِی الدَّارَیْن (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں ان کی برکتوں سے ہمیں مالا مال کرے) کو بھی کچھ عُلُومِ غیب ملتے ہیں مگر بوَساطتِ رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (یعنی رسولوں کے ذریعے)۔ مُعتَزِلہ (نامی باطل فرقہ) خَذَلَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو غارت کرے) کہ صرف رسولوں کے لئے **اِطّلاعِ غیب** مانتے اور اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا **عُلُومِ غیب** کا اصلاً (بالکل) حصّہ نہیں مانتے گمراہ و مُبتَدِع (بدعتی) ہیں۔

﴿7﴾..... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوبوں خُصُوصاً سَیِّدُ الْمَحْبُوبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَّم کو **غُیُوبِ خَمسہ** (پانچ عُلُومِ غیبیہ) سے بہُت جُزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خَمس (یعنی پانچ) میں سے کسی فرد (حصّے) کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزار ہا اَحادیثِ **مُتَوَاتِرَۃُ المعنیٰ** کا منکر (انکار کرنے والا) اور بد مذہب خاسر (نقصان اُٹھانے والا) ہے۔ یہ **قسمِ دُوُم** ہوئی۔

﴿8﴾..... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تَعیینِ **وقتِ قِیامت** (یعنی قیامت کب آئے گی اس) کا بھی عِلْم ملا۔

﴿9﴾..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بِلااِستِثناء **جمیع جُزئیاتِ خَمس** (یعنی کسی استثناء کے بغیر پانچوں علوم کے تمام حصّوں) کا علم ہے۔

﴿10﴾...... جملہ مَکْنُوناتِ قلم و مکتوباتِ لَوح بالجملہ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک تمام مَا کَانَ وَمَا یَکُون مُندَرَجۂ لوحِ محفوظ اوراس سے بہُت زائد کاعلم ہے جس میں ماوَرائے قیامت تو جملہ اَفرادِ خُمس داخل اور در بارۂ قِیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تَعیِین وَقت بھی دَرجِ لَوح ہے تو اسے بھی شامل۔ (خُلاصہ: لوحِ محفوظ پر درج کردہ جو کچھ چھپا اور ظاہر اور جو کچھ ہو چکا اور آئندہ ہونے والا ہے اس کا بھی اور اس سے بہُت زیادہ چیزوں کا علم ہے اور اس میں قِیامت کے علاوہ دیگر پانچ علوم کے تو تمام اَفراد کا علم داخل ہے اور اگر قِیامت آنے کا وقت بھی لوحِ محفوظ پہ لکھا ہوا ہے تو اس کا بھی علم اس میں آگیا ہے)۔

﴿11﴾...... حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حقیقتِ رُوح کا بھی علم ہے۔

﴿12﴾...... جملہ مُتَشابِہاتِ قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسمِ سِوُم سے ہیں کہ ان میں خود علماء و ائمۂ اہلِ سنّت مختلف (ایک دوسرے سے اختلاف کرنے والے) رہے ہیں جس کا بیان بِعَونہٖ تعالیٰ واضح ہوگا ان میں مُثبت و نافی (یعنی تسلیم کرنے والے اور انکار کرنے والے) کسی پر مَعَاذَ اللّٰہ کُفر کیا معنیٰ ضَلال (گمراہی) یا فسق کا بھی حکم نہیں ہوسکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۹/ ۴۱۴ـ۴۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قرآنِ مجید سے ثابت شُدہ شانِ عظمت نشان کا بیان مُلاحَظہ فرمایا، ان نامُساعِد حالات میں جبکہ مُنافقین آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دامنِ عِصمت پر کیچڑ اُچھالنے کی کوشش کررہے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس قرآنی آیت کو سہارا بنایا:

فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہنا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔ (پ۱۲، یوسف:۱۸)

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/ ۳۸۴، الحدیث: ۷۰۲۸)

اور اسی سہارے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر اُمّید باندھے، صبر و شکیبائی کے تلخ گھونٹ پی کر حالات کی سازگاری کا انتظار کرنے لگیں اور جب حالات نے پلٹا کھایا تو زمانے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ عفّت و عِصمت کے ڈنکے بجنے لگے جو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاقیامت بجتے رہیں گے، ہمیں فخر ہے کہ ہم اِس پاکیزہ ماں کی بیٹیاں ہیں جن کی شان و عزّت خود اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے قرآن میں ثبت فرمادی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام پاک

بلندو مُمتاز فرمادیا۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ہماری اَمّاں محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فیضان سے فیض یاب فرمائے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی پوری زندگی باحیاو باعزت طور پر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اٰمین)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعۂ اِفک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر بہتان تراشی سے اِجتناب کریں، لہٰذا یہاں پر قذف کی تعریف، اس کا حکم اور اس کی حد کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے:

قَذف کی تعریف، حکم اورقاذِف پر حدِّ شرعی کا بیان

کسی کو زِنا کی تہمت لگانے کو قَذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زِنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حدِ قَذف آزاد پر اَسّی (80) کوڑے ہے اور غلام پر چالیس (40)۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۳۹۴)

جو اسلامی بہنیں آپس میں ایک دوسرے کی عزت اُچھالتی، سُنی سُنائی باتوں پر کسی کو بدکارہ جانتی یا کہتی ہیں ان کو ربِّ قہار و جبّار کی پکڑ سے ڈر جانا چاہئے۔ وَاللّٰہ! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا قذف کی وعیدات پر مشتمل آیات واحادیث مُلاحظہ کیجئے اور لرز یئے:

قَذف کی وَعِیدوں پر مُشتَمِل چند آیات واحادِیث

﴿1﴾...... وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو ایمان والے مَردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کُھلا گناہ اپنے سر لیا۔

﴿2﴾...... وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۸، النور: ۴، ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے مملوک پر زِنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اُس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب التغلیظ علی من قذف......إلخ، ص ۹۰۵، الحدیث: ۱۶۶۰)

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک عورت یا مرد نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: تو نے زِنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اِس کی وجہ سے تجھے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔

(مصنّف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب قذف الرجل مملوکہ، ۹/ ۳۲۰، الحدیث: ۱۸۲۹۱)

گناہ کے اِلزام کا عذاب

لوگوں پر گناہوں کی تہمت لگانے والوں کے عذاب کی ایک دِل ہلا دینے والی رِوایت مُلاحَظہ ہو، چُنانچہ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مَناظِر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زَبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مومن مردوں اور عورتوں پر بلا وجہ اِلزامِ گناہ لگاتے ہیں۔ (شرح الصدور، باب من ینجی من عذاب القبر، ص ۱۸۳)

شکّی مزاجوں کو تنبیہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 504 صفحات پر مُشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفحہ 295 پر امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شکّی مزاجوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو شکّی مزاج عورتیں اپنے مردوں پر تہمتیں دھرتیں اور اِس طرح کی باتیں کرتی ہیں کہ کسی عورت کے چکّر میں ہے، سب پیسے اُسی کو دے آتا ہے وغیرہ یوں ہی جو بھی مَرد اپنی عورتوں پر اِس طرح گناہ کی تہمتیں لگاتے ہیں کہ اِس کی کسی کے ساتھ ''آشنائی'' ہے، اپنے آشنا کو فون کرتی ہے، اُس سے ملتی ہے، گندے کام کرواتی ہے وغیرہ۔ اِن کو بیان کردہ اِلزامِ گناہ کے عذاب کی رِوایت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اِس ضمن میں ایک عبرت انگیز حکایت مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ

عورت پر تہمت لگانے کے سبب ہلاکت

حضرتِ علامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی "شرحُ الصُّدور" میں نَقل کرتے ہیں: ایک شخص نے خواب میں جَرِیر خَطفی کو دیکھا تو پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟" تو اُنہوں نے کہا: میری مَغْفِرت کردی۔ میں نے پوچھا: مَغْفِرت کا کیا سبب بنا؟ کہا: اِس تکبیر کہنے پر جو میں نے ایک جنگل میں کہی تھی۔ میں نے پوچھا: فَرَزْدَق کا کیا ہوا؟ تو اُنہوں نے کہا: افسوس پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کے باعِث وہ ہلاکت میں گرِفتار ہوا۔

(شَرحُ الصُّدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتٰی......الخ، ص۲۸۵)

ہائے......! ہائے......! ہائے......! ہم نے نہ جانے زندگی میں کتنوں پر بُہتان باندھے ہوں گے! آہ......!

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
شیطان مُسلَّط ہے افسوس! کسی صورت اب صَبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش، ص۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موجودہ دَور میں حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی سَعْیِ مَشکور اوران کی سیرتِ طَیِّبہ کو اپنی زِندگی پر لازِم کرنے کی قابلِ قدر کوشش کو پروان چڑھانے کے لئے خود کو اچھے اور مدَنی ماحول میں ڈھالنے کی اَزحد ضرورت ہے ورنہ اگر مدَنی ذِہن بن بھی جائے تب بھی اِس پر اِستِقامت کی سعادت مُشکل ہوجاتی ہے اور اس اِستِقامت کا حُصول اُس وقت آسان ہوجاتا ہے جب ایک اِسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کو اِختیار کرتی اور اپنے علاقے میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت پاتی ہے۔ اگر اس کوشش میں اپنے مَحرم کا ساتھ بھی مل جائے تو سونے پر سُہاگہ، ایسے ہی ایک اسلامی بھائی جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول اِختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اُن اسلامی بھائی کی بَرَکت سے اُس گھر کی اسلامی بہن بھی مدَنی ماحول میں آگئیں، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 220 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "دعوتِ اسلامی کی مدَنی بہاریں" حصّہ اوّل، صَفحہ 142 پر ہے:

اِعتِکاف کا فیض انگلینڈ پہنچا

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: **رَمَضانُ الْمُبارَک** (١٤١٠ھ۔1990ء) میں میرے بہنوئی کی **انگلینڈ** سے **سکھر** (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجُّہ دِلانے پر میں نے اُن پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُنہیں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** کی بَرَکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ ہامی بھرلی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مُعتَکِف** ہوگئے۔ ایک خالص اَنگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعتِکاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اور ضَروری اَحکام سیکھے، **قَبْر و آخِرت** کے اَحوال سنے تو مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اجتماعی اعتِکاف** کی بَرَکت سے اُنہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں آگئے۔ چہرے پر داڑھی سجالی، **عمامہ شریف** سے سر سرسبز کرلیا، **فیضانِ سنّت** کا درس اور بیان سیکھ کر دورانِ اِعتِکاف ہی **سنّتوں بھرا بیان** کرنے لگے! **انگلینڈ** میں جاکر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی نیّت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر وہ **انگلینڈ** میں مبلِّغ دعوتِ اسلامی اور **بارہ مَدَنی کاموں** کے ذِمّہ دار ہیں، ان کے بچّوں کی امّی (یعنی میری بہن) بھی **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوکر **انگلینڈ** جیسے حیا سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی **مَدَنی بُرقع** اَوڑھتی ہیں، خود دُرُست **قرآنِ پاک** سیکھ کر اب مدرَسۃُ المدینہ بالغات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی **تنظیمی ذِمّہ دار** ہیں۔

کر کے ہمت مسلمانو آجاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (وسائلِ بخشش، ص٦٢٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان «4»...... سیِّدَتُنا عائشہ کے فرامین

مجالس کی زِینت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: "زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر اپنی مجالس آراستہ کرو۔"

(تاریخ مدینة دمشق، حرف الخاء فی ابلہ من اسمه عمر، عمر بن الخطاب، ۳۸۰/۴۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مذکورہ فرمانِ عالیشان سے معلوم ہوا کہ پیکرِ انوار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا رَبّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رضا پانے، شفاعتِ مُصطفٰے کا حقدار بننے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب پانے کا باعث ہے نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا باعثِ نزولِ رحمت اور مجالس کے لئے زینت ہے۔

اے کاش! فُضول گوئی سے ہماری جان چھوٹ جائے اور ہر وقت زبان پر دُرُودِ پاک جاری رہنے کی عادت بن جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِرْدِ زَباں رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش، ص۲۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلَمین ہونا، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فِراق کی وجہ سے مُضطرب ہونا، پیچیدہ لَا یَنْحَل (یعنی حل نہ ہونے والے) مسائل میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف رُجوع کرنا، قرآنِ کریم کا آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی براءَت بیان کرنا، محبوبِ ربِّ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حجرہ میں وَفات پانا اور قیامت تک کے لئے یہیں آرام فرما ہونا وغیرہ جیسی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی لاتعداد خُصُوصِیّات ہیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و دیگر اَزواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں ایک مُنفرد و ممتاز مقام پر فائز کرتی ہیں، انہیں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو ایک شَرَف یہ عطا فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت بڑی عالمہ و مُفتیہ تھیں، [(1)] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِرشاد فرماتے ہیں: از آدم تا ایں دَم (یعنی تخلیقِ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام سے آج تک) کوئی بی بی ایسی عالمہ فقیہہ پیدا نہ ہوئیں جیسی جنابِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عُلومِ قرانیہ، عُلومِ حدیث کی جامع تھیں، بڑی مُحَدِّثہ اور بڑی فقیہہ۔ (مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۵)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ شمسُ الدِّین ابو عبد اللہ محمد بن اَحمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: "اَفْقَهُ نِسَاءِ الْاُمَّةِ عَلَى الْاِطْلَاقِ یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مطلقاً اُمّت کی تمام عورتوں سے زیادہ فقیہہ ہیں۔" (سير اعلام النبلاء، عائشة امّ المؤمنين، ۲/۱۳۵)

بلکہ خود سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الارض والسَّمٰوات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حکم فرمایا: تم اپنا دو تہائی دِین اس حُمیرا (یعنی حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے حاصل کرو۔

(التفسير الكبير، سورة القدر، تحت الاٰية:۳، الجزء الثانى والثلاثون، ۱۱/۲۳۲)

یہی وجہ ہے کہ اَجِلّہ اَصحابِ سیِّدُ المرسلین اور تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پیش آمدہ پیچیدہ مسائلِ دین کے حلِ مبین کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف رُجوع کرتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھول اِرشاد فرماتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی زبانِ گوہر بار سے نکلنے والے یہ مَدَنی پھول و نصائح دَرحقیقت گوہرِ شب تاب کی طرح آسمانِ ہدایت کے درخشندہ ستارے ہیں جو اپنے اندر گُم گشتہ راہوں کے لئے ہدایت اور تشنگانِ عِلْم کے لئے سیرابی کا

(1)... اُمّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بعض خُصُوصیات جاننے کے لئے اِسی سلسلہ کے بیان "سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ کی اِنفرادیت" اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عالمانہ، فقیہانہ، مفسرانہ، محدثانہ، فصیحانہ وادیبانہ شان کے چند گوشوں سے مُتعارف ہونے کے لئے اس سلسلے کے درج ذیل 3 بیانات مُلاحظہ فرمایئے: (۱)...سیِّدَتُنا عائشہ بطور مُحدِّثہ و مُفتیہ۔ (۲)...سیِّدَتُنا عائشہ بطور مُفسِّرہ۔ (۳)...سیِّدَتُنا عائشہ کی فصاحت۔

سامان سموئے ہوئے ہیں، نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُمُّ المؤمنین ہونے کی وجہ سے نصیحت کرنے کا حق بھی حاصل ہے جیسا کہ ایک موقع پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے تم پر ماں ہونے کی وجہ سے نصیحت کرنے کا حق اور عزّت وعظمت حاصل ہے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، فصل فی تفضیلهم فضل الصدیق، الجزء الثانی عشر، ٦/٢٢٤، الحدیث:٣٥٦٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”حُروفِ تہجّی“ کے اُنتیس حُروف کی نِسبت سے 29 فرامینِ عائشہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے 29 فرامینِ مبارَکہ کا گلدستہ پیش کیا جاتا ہے اس کے رنگ برنگے مدَنی پھولوں سے فیض یاب ہونے کی سعی کیجئے۔

﴿1﴾ حُضور کا خُلق قراٰن ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اس فرمانِ عالیشان، ”اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ“ (پ٢٤، المؤمن:٦٠) (ترجمۂ کنزُ الایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا) کو پورا کرتے ہوئے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کو قبول فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قراٰنِ پاک نازِل فرمایا اور اس کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَخلاقِ حَسَنہ کی تعلیم فرمائی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قراٰن تھا، حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن ہشام بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا میں نے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے متعلِّق خبر دیجئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قراٰن تھا، کیا تم قراٰن نہیں پڑھتے ؟

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ٢٩، القلم :٤) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بیشک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، باب بیان تادیب اللّٰه تعالٰی...الخ، ٢/ ٤٣٨۔ مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ١٠/ ١٦٧، الحدیث:٢٥٣٣٨، ملتقطًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکارِمِ اَخلاق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَحمدِ مُجتبیٰ محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”اِنَّ اللّٰـہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَخلاق کے دَرَجات مکمل کرنے اور اچھے اَعمال کے کمالات پورے کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے۔“(شرح السنۃ للبغوی، کتاب الفضائل، باب سیّد الاوّلین وآخرین محمد صلوات اللّٰہ وسلامہ۔۔۔الخ ۲۰۲/۱۳، الحدیث:۳۶۲۱)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ”اِحْیَاءُ الْعُلُوْم“ میں پیکرِ حُسنِ اَخلاق، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے سلسلے میں اِرشاد فرماتے ہیں: نبیوں کے سالار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں بہت تَضَرُّع وعاجزی فرمایا کرتے اور اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ سُوال کیا کرتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَحاسِنِ آداب ومَکارِمِ اَخلاق سے مُزَیَّن فرمائے۔

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، باب بیان تادیب اللّٰہ تعالٰی ۔۔۔الخ، ۴۳۷/۲تا ۴۳۸)

چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی دُعا میں عرض کیا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری صورت اچھی کی میری سیرت کو بھی اچھا کردے۔“

(مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۵۴۵/۲، الحدیث:۳۹۰۰)

اور عرض کرتے: ”اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بُرے اَخلاق سے دُور رکھ۔“

(الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، ذکر ما یستحب للمرء ان یسال اللّٰہ جل وعلا۔۔۔الخ، ص۳۶۳، الحدیث: ۹۶۰)

”مُحَمَّد“ کے چار حروف کی نسبت سے حُسنِ اَخلاق کی فضیلت میں 4 رِوایات

اِخلاص کے ساتھ بہ نیّتِ سنّت اچھے اَخلاق اپنانے کے بے شُمار فضائل ہیں، اِختِصار کے ساتھ صرف 4 اَقوال ذکر کئے جاتے ہیں، چُنانچہ

(۱)......حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیوں کے سالار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا: ”مَکَارِمُ الْاَخْلَاقِ مِنْ اَعْمَالِ الْجَنَّۃِ یعنی حُسنِ اَخلاق جنّت کے اَعمال میں سے ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، الترغیب فی الضیافۃ واکرام الضیف ۔۔۔الخ، ص۸۳۲، الحدیث: ۱۶)

(۲)......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، اِمامُ الْعَابِدِیْن، سیِّدُ السَّاجِدِین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بندہ اپنے حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے رات کو عِبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی حسن الخلق، ٦/ ٢٣٧، الحدیث: ٧٩٩٨)

(۳)......حضرتِ سیِّدُنا سَعِید بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اگر مَکارِمِ اَخلاق (اختیار کرنے) آسان ہوتے تو انہیں اِختیار کرنے میں گھٹیا لوگ تم پر سبقت لے جاتے لیکن یہ تلخ وکڑوے ہیں، ان پر وہی شخص صَبْر کرسکتا ہے جو ان کی فضیلت سے واقِف ہے اور جو ان کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، حرف السین، ذکر من اسمہ سعید بن العاص، ١٣٦/٢١)

(۴)......حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''حُسْنُ الْخُلُقِ هُوَ الْاِيْمَانُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ هُوَ النِّفَاقُ یعنی حسنِ اَخلاق ایمان ہے اور بُرے اَخلاق نِفاق۔''

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب ریاضۃ النفس-----الخ، بیان علامات حسن الخلق، ٣/ ٨٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُسنِ اَخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے، حُسنِ اَخلاق میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں، ان میں سے چند ایک کو ذِکر کیا جاتا ہے مُلاحظہ فرمائیے:

حُسنِ اَخلاق کی 10 باتیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِّ اَکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَکارِمِ اَخلاق کے متعلِّق ارشاد فرمایا: ''10 باتیں حُسنِ اَخلاق میں سے ہیں اور وہ کسی شخص میں ہوتی ہیں مگر اس کے بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوں تو باپ میں نہیں ہوتیں، غلام میں ہوں تو آقا میں نہیں ہوتیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے سعادت مندی کا اِرادہ فرماتا ہے اسے ان میں سے حصّہ عطا فرماتا ہے (وہ 10 باتیں یہ ہیں): (۱)......صِدقِ مقال (یعنی سچ بولنا) (۲)......جنگ میں ثابت قدمی (۳)......سائلین کی حاجت روائی (۴)......اِحسان کا بدلہ دینا (۵)......امانت کی حِفاظت (۶)......صلۂ رحمی (۷) پڑوسی اور (۸)......اپنے دوست کے ساتھ حُسنِ سُلوک (۹)......مہمان نوازی اور (۱۰)......ان سب کی اصل ''حیا'' ہے۔

(شُعَبُ الایمان، باب الحیاء، ١٣٧/٦، الحدیث: ٧٧٢٠)

”حیا“ رُوح کی پاک دامنی کا نام ہے

ذکر کردہ حدیث شریف کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد عبدُالرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے 9 اَخلاق کے متعلّق فرماتے ہیں: ”یہ ظاہری مَکارِمِ اَخلاق ہیں جو باطنی مَکارِمِ اَخلاق سے پیدا ہوتے ہیں (مزید فرماتے ہیں:) ان سب کی اصل حیا (اس لئے) ہے کہ یہ ”رُوح کی پاک دامنی کا نام ہے“۔ مزید فرماتے ہیں: ”جس کو ان اَخلاق میں سے جو خُلْق دیا گیا وہ اس کو پاک کرنے والا ہے اور وہ اس ایک کے ذریعے سعادت پالیتا ہے تو جس میں یہ تمام مکارمِ اَخلاق جمع ہوں اس کی سعادت مندی کا کیا عالَم ہوگا“ اور فرماتے ہیں: ”اَخلاقِ حَسَنہ (ان کے علاوہ بھی) بہت سارے ہیں اور ہر خُلْقِ حسن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَخلاق میں سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اخلاق سے مُزَیَّن ہونے کو پسند فرمایا ہے پس اَخلاقِ حَسَنہ میں سے جس بندے کو جو خُلْق بھی دیا گیا وہ اس کے لئے دارین میں شَرَف وفضیلت اور بُلَندی پانے کا سبب ہے۔“

(فیض القدیر، حرف المیم، ۳/۶، تحت الحدیث: ۸۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ حُسنِ اَخلاق کی اصل

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: ”رَأْسُ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ الْحَیَاءُ یعنی مَکارِمِ اَخلاق کی اصل ”حیا“ ہے۔ (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق لابن ابی الدنیا، باب ذکر الحیاء وما جاء فیه، ص ٦٢)

”حیا“ کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان مُلاحَظہ فرمایا کہ ”مَکارِمِ اَخلاق کی اصل حیا ہے“ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 64 صَفحات پر مُشتَمِل رِسالے ”باحیا نوجوان“ صفحہ 7 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ”حیا“ کا معنٰی بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں حیا کے معنٰی ہیں: ”عیب لگائے جانے کے خوف سے جھینپنا“ اس سے مُراد ”وہ وَصْف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ تعالٰی اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔“

لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچھا نہ ہو ”مخلوق سے حیا“ کہلاتا ہے، یہ بھی اچھی

بات ہے کہ عام لوگوں سے حیا کرنا دُنیاوی برائیوں سے بچائے گا اور عُلما و صُلَحا سے حیا کرنا دینی بُرائیوں سے باز رکھے گا مگر حَیا کے اچھا ہونے کے لئے ضَروری ہے کہ مخلوق سے شرمانے میں خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ ہی وہ حیا کسی کے حُقُوق کی ادائیگی میں رُکاوٹ بن رہی ہو۔

"اللہ تعالٰی سے حیا" یہ ہے کہ اُس کی ہَیبت وجلال اور اس کا خوف دِل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا شِہابُ الدِّین سُہروردی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عظمت وجلال کی تعظیم کے لئے روح کو جُھکانا حیا ہے۔" اور اسی قَبِیل (قسم) سے حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیا ہے جیسا کہ وارِد ہوا ہے کہ "وہ اللہ تعالٰی سے حیا کی وجہ سے اپنے پَروں میں چُھپے ہوئے ہیں۔"

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب الرفق والحیاء وحسن الخلق، ۹/۲۷۰، تحت الحدیث:۵۰۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موجودہ دَور کی حالتِ زار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کل کی فیشن ایبل نوجوان لڑکیوں میں حیا کا دُور دُور تک کوئی نشان نظر نہیں آتا، آہ! کیسا دَور آگیا ہے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے نکل کر مخلوط تعلیم کی نُحُوست میں گرفتار، "بوائے فرینڈ" کے چکّر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر و چار دیواری میں ہوگی وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! باحیا ہی ہوگی۔ افسوس! حالات بالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر کنواری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی و مائیوں کی رَسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مظاہرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رَواج ہے کہ دولہا نکاح کے بعد رُخصتی سے قبل نامَحرمات کہ جن سے پردہ ضروری ہے اُن جوان لڑکیوں کے جُھرمَٹ میں جاتا ہے اور وہ دولہا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ الغرض! آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں اَفعال و اَقوال ہر لحاظ سے چادرِ حیا کو تار تار کر رہی ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے سے نہیں سنبھالتے اور پھر جب کوئی لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ "منسوب" ہو جاتی ہے تو اب ماں باپ سر پکڑ کر روتے ہیں، جو باپ لڑکی کو کالج بھیجتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نہیں

روکتے غالباً ان کی یہ دُنیوی سزا ہوتی ہے۔(باحیا نوجوان، ص۱۶تا۲۰)

بُہر تَجَنُّب بے حیائی کا شُعُور — خاتمہ ہو خاتمہ فریاد ہے

اُمّتِ نانا کی بہنوں کو بنا — پیکرِ شرم و حیا فریاد ہے (وسائلِ بخشش، ص۵۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4.3﴾...... تواضُع افضل عِبادت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 853 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''جہنم میں لیجانے والے اَعمال'' جلد اوّل، صفحہ 261 پر شیخ الاسلام، شیخ شہابُ الدّین امام احمد بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی امُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان نقل کرتے ہیں: ''تَواضُع افضل عِبادت ہے۔''

(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، الکبیرۃ الرابعۃ الکبر والعجب والخیلاء، ۱/ ۱۴۰)

ایک جگہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: ''لَا تُشَوِّهُوْا فِی الْعِبَادَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالتَّوَاضُعِ فَاِنَّ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ اَلتَّوَاضُعُ یعنی تم عِبادت میں شکلیں مت بگاڑو، تم پر تَواضُع اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ تَواضُع افضل عِبادت ہے۔''

(الزھد للمعافی بن عمران موصلی، باب فی فضل التواضع والتشدید، ص۲۴۹، الحدیث:۱۱۳)

ایک اور مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے: ''اِنَّكُمْ لَتَغْفُلُوْنَ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ: اَلتَّوَاضُعُ تم ضرور افضل عِبادت یعنی تَواضُع سے غافل ہو۔'' (کِتَابُ الزُّھْد لعبد اللّٰہ بن مبارک، باب فی التواضع، ص۱۴۳، الحدیث:۳۹۳)

ایک مقام پر فرمایا: ''اِنَّكُمْ لَتَدَعُوْنَ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ: اَلتَّوَاضُعُ یعنی بے شک تم ضرور افضل عبادت یعنی تَواضُع کو ترک کرتے ہو۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/ ۲۷۸، الحدیث:۸۱۴۸)

دیکھو! دو دو تاکیدوں کے ساتھ ہماری امّی جان، حبیبہ حبیبِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرما رہی ہیں کہ ''بے شک تم ضرور افضل عِبادت یعنی تَواضُع کو ترک کرتے ہو''، ایک تاکید ''بے شک'' اور دوسری ''ضرور''۔

تَواضُع کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سابقہ سُطُور میں آپ نے تَواضُع کے بارے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے فرامین مُلاحظہ فرمائے اب تَواضُع کی تعریف بھی مُلاحظہ فرمائیے، چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی "مِنْہاجُ العابدین" میں تَواضُع کی تعریف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: "اپنے آپ کو حقیر اور کمتر سمجھنے کو تَواضُع کہتے ہے۔" (مِنۡهَاجُ الۡعَابِدِیۡن، ص ۸۱)

تَواضُع کا اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اَلواح (یعنی تختیوں) کو پکڑ کر ان پر نظر ڈالی تو عرض کیا: "یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے ایسی بزرگی سے سرفراز فرمایا ہے جس سے مجھ سے پہلے کسی کو سرفراز نہ فرمایا تھا۔" تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: "کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟" عرض کیا: "میں نہیں جانتا"۔ فرمایا: "اس لئے کہ میں نے اپنے بندوں کے دِلوں پر نظر فرمائی تو تمہارے دِل سے زیادہ کسی کو تَواضُع کرنے والا نہیں پایا لہٰذا

اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام)! جو میری عظمت کے سامنے جھک جائے، میری مخلوق پر بڑائی نہ چاہے، اپنے دِل پر میرے خوف کو لازم کرلے، اپنا دِن میرے ذِکر میں گزارے اور میری خاطر اپنی زبان کو نفسانی خواہشات سے روک لے تو میں بھی اس کی طرف تَوَجُّہ فرماتا ہوں۔" (بَحۡرُ الدُّمُوع، الفصل الحادی والثلاثون: صون الانسان من عثرات اللسان والعجب، ص ۲۰۱)

تَواضُع و اِنکساری کے فضائل پر مبنی 4 فرامینِ مُصطفٰے

(۱)......حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ایک درجہ اِنکساری کرے گا تو اللّٰہ سُبۡحَانَہٗ عَزَّوَجَلَّ اس کو ایک درجہ بلند کردے گا اور جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ایک درجہ تکبُّر کرے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ایک درجہ پست کردے گا یہاں تک کہ اس کو اَسۡفَلُ السَّافِلِیۡن میں ڈال دے گا۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب البراءة من الکبر والتواضع، ص۶۷۸، الحدیث:۴۱۷۶)

(۲)......حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اِنکساری کرتے ہوئے کسی

لباس پر قدرت رکھتے ہوئے اسے چھوڑ دے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بُلا کر یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حُلّوں میں سے جس کو چاہے پہن لے۔ (سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع، ص۵۸۸، الحدیث:۲۴۸۱)

(۳)......حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ بے شک رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مال کو نہیں گھٹاتا اور جو آدمی کسی کو مُعاف کردے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عزّت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اِنکِساری کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بُلند فرمادے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی التواضع، ص۴۹۱، الحدیث:۲۰۲۹)

(۴)......حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے بادشاہوں کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ کمزور وناتواں جنہیں لوگ کچھ نہ سمجھتے ہوں، پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہوں اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور ان کی قسم پوری فرمادے گا (یہ لوگ اہلِ جنّت کے بادشاہ ہیں)۔

(سُنَن اِبنِ مَاجَه، کتاب الزهد، باب من لایؤبه له، ص۶۶۹، الحدیث:۴۱۱۵)

بکھرے بال، آزردہ صورت ہوتے ہیں کچھ اہلِ مَحبّت
بدتر گر یہ شان ہے اُن کی بات نہ ٹالے رَبُّ الْعِزَّت (بزمِ اولیاء، ص۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تواضع محض لِوَجْہِ اللّٰہ ہو......!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تواضع خالص لِوَجْہِ اللّٰہ یعنی محض رضائے الٰہی پانے کی نیّت سے ہونی چاہئے تبھی یہ عظیم اَجر وثواب کمانے اور بلندیٔ درجات کا باعِث ہوگی ورنہ دُنیادار غنی کے لئے اس کے مال کے سبب تواضع کرنا دین کی بربادی اور جہنّم میں داخلے کا باعِث ہوسکتی ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مُشتمل کتاب مُستطاب ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صفحہ 497 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: اَربابِ اِقتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے، ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تحائف قبول کرنے میں آخرت کیلئے شدید خطرات ہیں کہ ان کی دعوتیں

کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خوشامد کرنے اور خواہ مخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بَہُت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں اِرشاد ہوا: جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تَواضُع کرے اُس کا دوتہائی دین جاتا رہا۔

(کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۵، الحدیث:۲۴۴۲)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''مالِ دنیا کیلئے تواضُع رُو بخُدا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر تواضُع کرنا) نہیں (لہٰذا) یہ حرام ہوئی۔ (ذیل المدعا لاحسن الوعاء، ص۱۲)

خوشامد کی مَذَمَّت

مزید فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ کسی دنیادار مالدار آدمی کی بلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب تواضُع کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گناہ آج کل بَہُت ہی زیادہ عام ہے۔ ''مالدار آدمی'' عام لوگوں کیلئے باعِثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رعب ہوتا ہے اگرچہ وہ ایک ''پھوٹی بادام'' تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مغلوب ہوکر خواہ مخواہ اُس کے ساتھ خاشِعانہ وخوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی رئیسُ المُتکلّمین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنّان نقل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے: ''مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔'' اور جھوٹی جھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تملُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذب (یعنی جھوٹ) تیسرے اس شخص کا نقصان کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا: ''مدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے منہ میں خاک جھونک دو'' خُصُوصاً اگر مَمدُوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسق ہو، کہ حدیث میں فرمایا: ''جب فاسق کی مَدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، ربِّ تبارَکَ وَتعَالٰی غضب فرماتا ہے اور عرشُ الرحمٰن ہل جاتا ہے۔'' (احسن الوعاء لادب الدعاء، ص۱۰۴)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جائز اور ناجائز تَواضُع کی وجہ بیان کرتے ہوئے **''فتاویٰ رضویہ شریف''** جلد 7 میں اِرشاد فرماتے ہیں: ''اے عزیز! اصل کار یہ ہے کہ محبوبانِ خدا کے لئے جو تَواضُع کی جاتی ہے وہ دَرحقیقت خدا ہی کے لئے تَواضُع ہے والہٰذا بکثرت احادیث میں اُستاذ وشاگرد وعلماء وعام مسلمین کے لئے تَواضُع کا حکم ہوا۔ (یہ تَواضُع لِوَجْہِ اللہ ہے) تَواضُع لِغَیرِ اللہ کی شکل یہ ہے کہ عِیاذًا باللہ کسی کافر یا دُنیادار غنی کے لئے اس کے سبب تَواضُع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود ہی نہیں یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۷/۵۹۵، ۵۹۷)

اپنے کپڑے خود دھو لینا نعل پاک بھی خود سی لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6,5﴾ ”وَرَع“ افضل عبادت

وَرَع (یعنی تقویٰ و پرہیزگاری) کی فضیلت کے بارے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان ہے: ”تم لوگ وَرَع سے غافل ہو حالانکہ یہ افضل عبادت ہے۔“

(تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن، الباب الرابع فی جملة اخری، ومنها محبة المال للانفاق...الخ، ص۲۳۹)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ”بے شک لوگوں نے اپنے دین کا بڑا حصّہ ضائع کر دیا ہے اور وہ ”وَرَع“ ہے۔“

(المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الزهد،کلام عائشة رضی اللّٰه عنها، ۱۹۲/۸، الحدیث:۸)

وَرَع کے 4 دَرَجات

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ”وَرَع“ کے چار دَرَجات بیان فرمائے ہیں اُن کا خُلاصہ یہ ہے: حرام سے بچ کر وَرَع اِختیار کرنا دِین سے ہے اور اِس کے 4 دَرَجات ہیں:

(۱)......عوام کا وَرَع:

یہ ظاہری حرام سے بچنے کا نام ہے۔

(۲)......صالحین کا وَرَع:

یہ اِحتمالات والے شُبہات سے بچنے کا نام ہے۔ جیسا کہ حُضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جو تجھے شک میں ڈالے اُس کو چھوڑ کر اُسے اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔“

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، ابواب صفة القیامة...الخ، ۶۰ باب، ص۵۹۴، الحدیث:۲۵۱۸)

ایک روایت میں ہے کہ ”گناہ دِلوں میں کھٹکتا ہے۔“

(۳)......مُتَّقِین کا وَرَع:

یہ خالص حلال کو ترک کر دینے کا نام ہے جس کے متعلّق حرام کی طرف لے جانے کا خوف ہو جیسا کہ حُضورِ نبیِّ کریم، رءُوف

رَّحیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشادِ عظیم ہے: ''آدمی اس وقت تک پرہیز گاروں کا درجہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ اس کام کو جس میں برائی نہ ہو چھوڑ دے اور اس کام سے ڈرے جس میں برائی ہو۔''

(سنن الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۱۷-باب، ص ۵۸۲، الحدیث: ۲۴۵۱)

(۴)......صِدِّیقین کا وَرَع:

یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز سے کنارہ کش ہو جانے کا نام ہے اِس خوف سے کہ کہیں زِندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں اِضافے کا فائدہ نہ دے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ اسے حرام کی طرف نہیں لے جائے گا۔

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود.....الخ، بیان العلم الذی ھو فرض کفایۃ، ۱/ ۳۳، مُلَخَّصًا)

مُتَّقِین (پرہیزگاروں) کی بے حساب مَغْفِرَت

جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر تقویٰ و پرہیز گاری اِختیار کرتے ہیں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اپنے فضل و کرم سے انہیں ڈھیروں اَجر و ثواب اور بے شمار اِنعامات سے نوازتا ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''قُوْتُ الْقُلُوْب'' میں نقل فرماتے ہیں: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اوّلین و آخرین کو ایک مُقَرَّرہ دِن میں (حساب کتاب کیلئے) جمع فرمائے گا تو انہیں ایک آواز سے نِدا دے گا جس طرح قریب والا سُنے گا اسی طرح دُور والا بھی سُنے گا۔ چُنانچہ فرمائے گا:

اے لوگو! جب سے میں نے تمہیں پیدا کیا تب سے آج تک میں خاموش رہا (اور تمہاری باتیں سُنتا اور تمہارے اعمال دیکھتا رہا) اب تم خاموش رہو اور سُنو: یہ تمہارے اَعمال ہی ہیں جو تم پر پیش کئے جائیں گے۔ اے لوگو! میں نے ایک نسب بنایا اور تم نے ایک نسب بنایا مگر میرے نسب کو تم نے گرا دیا اور اپنے نسب کو بلند کیا، میں نے کہا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (پ۲۶، الحجرٰت: ۱۳)　ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مگر تم نے اِنکار کیا (اور کہا:) فلاں بن فلاں، فلاں سے زِیادہ دولت مند ہے۔ آج میں تمہارا نسب گراؤں گا اور اپنا نسب بُلند کروں گا۔ (پھر ارشاد فرمائے گا:) کہاں ہیں مُتَّقی (یعنی پرہیز گار لوگ)؟ تو ایک جماعت کے لئے پرچم نَصب کیا جائے گا۔ آخر وہ (اہلِ تقویٰ کی) جماعت اس پرچم کے پیچھے پیچھے چلے گی اور انہیں جنّت میں بغیر حساب داخل کر دیا جائے گا۔''

(قُوْتُ الْقُلُوْب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین، شرح مقام الخوف ووصف الخائفین ۔الخ، ۱/ ۳۷۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُصِیبَت پر صَبْر کیجئے......!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی کوئی مُصیبت پہنچے مثلاً سَر میں دَرْد ہو، بخار ہو، ایکسیڈنٹ (Accident) ہو جائے یا کسی عزیز کا اِنْتِقال ہو جائے۔ اَلغَرَض کیسا ہی کٹھن مَرْحلہ ہو زبان پر حرفِ شکایت نہیں لانا چاہئے بلکہ صبر کرتے ہوئے اجرِ عظیم کا حقدار بننا چاہئے کیونکہ یہ مَصائب وآلام بعض دَفعہ گناہوں کی بخشش اور بلندیٔ دَرَجات کا سبب ہوا کرتے ہیں جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جب بندے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبۂ کمال مُقدَّر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مُصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صَبْر عطا فرماتا ہے یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدّر ہو چکا ہے۔“

(سُنَن اَبِی داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة للذنوب، ص۴۹۹، الحدیث:۳۰۹۰)

20 غموں کی حِکایت

اِسی ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچِہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ”مثنوی شریف“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ”ایک عورت کے 20 بیٹے تھے، قضائے الٰہی سے ہر سال ایک ایک بیٹا 18،18 سال کی عُمر میں فوت ہونا شروع ہوا، 19 تک یہ صابرہ رہی جب 20 ویں بچے کو وہ ہی بیماری ہوئی تو یہ گھبرا گئی، بہت کچھ عِلاج مُعالجہ کیا، لڑکا جانبر (شِفایاب) نہ ہو سکا اور مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ماں دیوانی ہو گئی۔ ایک رات اِسی جنون کی حالت میں خواب میں ایک نہایت دِلکش باغ دیکھا جس کی سر سبزی، نہروں کی روانی، زیبائش بیان نہیں ہو سکتی، اس میں بے شمار بنگلے؟ بنے ہوئے تھے ہر ایک پر مالِک کا نام کندہ (یعنی لکھا ہوا) تھا، ایک نہایت نفیس بنگلے؟ پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا۔ بہت ہی خوش ہو کر اندر چلی گئی اندر کی رونق اور بہار دیکھ کر دنگ رہ گئی، اس کے باغ میں ٹہلنے لگی اور مکان کے کمروں میں گھومنے پھرنے لگی، ایک کمرے میں دیکھا کہ اس کے بیسوں لڑکے نہایت عیش وآرام سے بیٹھے ہیں، اسے دیکھ کر بولے کہ اماں! ہم اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس نہایت آرام سے ہیں۔

پکارنے والے نے پکارا: اے مؤمنہ! تیرا مقام یہ ہے مگر تیرے اَعمال تجھے یہاں تک نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے تجھے 20 غم دیئے گئے یہ 20 غم اس منزل کی 20 سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے کرم سے طے کرلیا! اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ جب وہ یہ خواب دیکھ کر چونکی تو چیخی کہ خدایا! تو مجھے 100 بیٹے دے اور 100 ہی کو جوانی کی موت دے، مجھے کیا خبر تھی کہ تیرے قہر میں مہر پوشیدہ ہے۔" (رسائلِ نعیمیہ، ص۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ مُصیبت زدہ کی خطائیں مُعاف

اِسی لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: "جب مومن کو کانٹا چُبھتا ہے یا اس سے بھی کم تکلیف ہوتی ہے تو اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی (اس کے سبب) اس سے ایک خطا مِٹاتا اور اس کے لیے ایک درجہ بلند سے فرمادیتا ہے۔"

(شُعَبُ الإیمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر مافی الاوجاع۔الخ، ۷/۱۰۶، الحدیث:۹۸۲۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے اللّٰہُ الرَّحْمٰن وَالرَّحِیْم عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان جایئے اُس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے بھی کیا کہنے کہ بندوں کو چھوٹی یا بڑی جو کوئی بھی مُصیبت پہنچتی ہے وہ رحیم و کریم عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی اپنے بندوں کو اَجر وثواب سے نوازتا ہے، لہٰذا عقلمند کو مُصیبت پر واویلا مچاتے ہوئے بے صبری کا مُظاہرہ کرنے کی بجائے رِضائے ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کے لئے صَبر کرتے ہوئے ثوابِ آخرت کا حقدار بننا چاہئے۔

اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے صابرین کا واسطہ! ہمیں بھی مصائب پر صَبر کرنے کی لازوال دولت سے مالامال فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ آگ سے رکاوٹ

آیئے! اولاد کے فوت ہوجانے پر صَبر کرنے کے اَجر کے سلسلے میں سیّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمانِ عالیشان مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: "جس کے تین بچے فوت ہوگئے اور وہ ثواب کی اُمید

رکھتے ہوئے صابر رہا تو وہ (فوت شُدگان) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذْن سے اس کے لیے آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔"

(مصنف ابن أبی شیبة، کتاب الجنائز، فی ثواب الولد یقدمه الرجل، ۳/ ۲۳۳، الحدیث:۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اولاد فوت ہونے پر صَبْر کرنا بہت ہی مُشکل ہوتا ہے لیکن یاد رکھئے! جو کام جس قدر دُشوار ہوتا ہے اُس پر صَبْر کرنے کا اَجر و ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے، اولاد فوت ہونے کی مُصیبت بہُت بڑی ہوتی ہے اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر اَجر بھی بے شُمار رکھا ہے، چُنانچہ اس پر صَبْر کی فضیلت میں مزید روایات مُلاحَظہ فرمائیے اور اپنے پیارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر جھومئے......!

اِنتقالِ اولاد پر فضیلتِ صَبْر پر مُشتَمِل 4 فرامینِ مُصطَفٰے

(۱)......جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مر جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فَضْل سے اس مُسلمان کو جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ایک روایت میں ہے کہ "جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے وہ شخص جنّت میں داخِل ہوگا۔"

(صحیحُ البُخاری شریف، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المسلمین، ص۳۸۶، الحدیث:۱۳۸۱)

(۲)......حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک عورت سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مرد حضرات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات سُن لیتے ہیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بھی ایک دن عطا فرما دیں جس میں ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام سکھائیں۔تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

""تم فُلاں دن فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔"

چُنانچہ وہ عورتیں جمع ہو گئیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات میں سے کچھ سکھایا۔پھر فرمایا: **"تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے گی وہ اس کے لئے آگ سے حجاب ہو جائیں گے"** ایک عورت نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور دو بچے؟ حضرت ابوسعید خدری نے کہا: اس عورت نے اس (اور دو بچے) کا دوبارہ اعادہ کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اور دو بچے (بھی)

اور دو بچے (بھی) اور دو بچے (بھی)۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب تعلیم النبی أمّته...الخ، ص۱۷٦۹، الحدیث: ۷۳۱۰)

(۳)......حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللّٰہ کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)! اس بچے کے لیے دُعا فرما دیں کیونکہ میں اپنے تین بچوں کو دَفنا چکی ہوں۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تو تین بچوں کو دفنا چکی ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: بے شک تو نے اپنے لیے آگ سے حفاظت کیلئے ایک مَضبُوط دیوار تیار کر لی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة والآداب، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه، ص۱۰۱٦، الحدیث: ۲٦۳٦)

(۴)......حضرتِ سیِّدُنا ابو حسّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: "میرے دو بچے مر چکے ہیں کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو ہمیں اپنے مُردوں کے بارے میں مطمئن کر دے؟" فرمایا: ہاں! چھوٹے بچے جنّتی ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بچہ اپنے والِد یا والِدَین سے ملے گا تو ان کے کپڑے یا ہاتھ کو ایسے پکڑے گا جیسے میں نے تمہارے کپڑے کا دامن پکڑا ہے اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اور اس کے والِد کو جنّت میں داخل نہ فرما دے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من یموت له...الخ، ص۱۰۱۵، الحدیث: ۲٦۳۵)

اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے نبی حضرتِ سیِّدُنا ایّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واسطہ! ہمیں ہر قسم کی چھوٹی بڑی مُصیبت پر صَبْر کرنے کی لازوال دولت سے مالا مال فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾...... مُردوں کو بھلائی سے یاد کرو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا ارشاد فرماتی ہیں: "اپنے مُردوں کو بھلائی کے ساتھ ہی یاد کرو۔" (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، ما قالوا فی سب الموتی...الخ، ۲۴۵/۳، الحدیث: ۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ سراپا عظمت ہے: "اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔" (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، ۳۴-باب آخر، ص۲٦٦، الحدیث: ۱۰۱۹)

مزید فرمایا: مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اَعمال کو پہنچ چکے ہیں۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الجنائز، باب ما ینھی من سب الاموات، ص۳۸۹، الحدیث:۱۳۹۳)

یاد رکھئے! فوت شُدگان کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَاعِز اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب رَجْم کیا گیا تھا، (یعنی زِنا کی "حَد" میں اتنے پتھر مارے گئے کہ وَفات پا چکے تھے) دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْب یعنی کُتّے کی طرح رَجْم کیا گیا۔ حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سن کر سُکُوت فرمایا (یعنی خاموش رہے) کچھ دیر تک چلتے رہے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک مردہ گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ زیادہ پھُولنے کے سبب اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ! اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: یا نبیَّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعِز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس وقت جنّت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب رجم ماعِز بن مالك، ص۶۹۶، الحدیث:۴۴۲۸)

حضرتِ علّامہ محمد عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی لکھتے ہیں: "مُردہ کی غیبت زِندہ کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زِندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔"

(فیض القدیر للمناوی، حرف الھمزۃ، ۱/۵۶۲، تحت الحدیث:۸۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا فوت شُدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا صَبر آزما مُعامَلہ ہوتا ہے مثلاً ڈاکو، دَہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو لوگ غیبت کے گُناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اِسی طرح خودکُشی کرنے والے مسلمان کے بارے میں بلا اجازتِ شَرعی یہ کہہ دینا کہ "فُلاں نے خودکُشی کی" یہ غیبت ہے، یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خودکُشی کی اَخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اِس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل وعیال کی عزّت پر بھی بٹّا لگتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خودکُشی کرنے

سے اِسلام سے خارِج نہیں ہو جاتا اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اس کے لئے دُعائے مَغفِرت بھی کریں گے، مرنے والے مسلمان کو برائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اِجازت نہیں۔ (ماخوذ از غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ جنّت سخیوں کا گھر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سخاوت جہنَّم سے بچانے اور جنت میں لے جانے والے اَعمال میں سے ہے، جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرمایا کرتی تھیں: **"جنّت سخیوں کا گھر اور جہنَّم بخیلوں کا گھر ہے۔"** (تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن، الباب الثالث، ومنها كثرة الفتوة والمروة ومنها كثرة السخاء والجود...الخ، ص ۱۷۰)

سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے......!

سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے، جو سخی ہے اُس نے اُس کی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اُس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنّت میں داخل نہ کرلے اور بُخل جہنَّم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑلی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنَّم میں داخل کئے بغیر نہ چھوڑے گی۔"

(شُعَبُ الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/ ۴۳۵، الحدیث: ۱۰۸۷۷)

لوگوں میں سب سے بڑا سخی

کہا گیا ہے کہ "لوگوں میں سب سے بڑا سخی وہ ہے جو حقوقُ اللّٰہ کو عُمدہ طریقے پر ادا کرے اگرچہ اس کے علاوہ دیگر کاموں میں لوگ اسے بخیل ہی کہتے ہوں اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق کی ادائیگی میں بخل کرے اگرچہ دوسرے کاموں میں لوگ اسے سخی ہی کہتے ہوں۔" (الزُّھْدُ وَقَصَرُ الْاَمَل، ازهد الناس واجود الناس، ص ۶۰)

فوائدِ صدقہ پر مشتمل 25 مدنی پھول

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فضائلِ صدقات کی اَحادیث ذِکر فرما کر ان فضائل کا 25 مدنی پھولوں میں اِس طرح اِحاطہ فرماتے ہیں: "ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل

میں نیک نیت، پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تعالیٰ ربہ وتکرّم و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے 25 فائدے ملنے کی اُمید ہے: (۱)...... بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی بُری موت سے بچیں گے، 70 دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲)...... عُمریں زِیادہ ہوں گی۔ (۳)...... ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴)...... رِزق کی وُسعت مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵)...... خیر وبَرَکت پائیں گے۔ (۶)...... آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، 70 دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، 70 قسم کی بَلا دُور ہوگی۔ (۷)...... ان کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸)...... شکستہ حالی دُور ہوگی۔ (۹)...... خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (۱۰)...... مددِ الٰہی شاملِ ہوگی۔ (۱۱)...... رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۲)...... ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ (۱۳)...... رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (۱۴)...... غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا۔ (۱۵)...... ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مَغفِرت ان کے لئے واجب ہوگی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (۱۶)...... خدمتِ اَہلِ دین میں صدَقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ (۱۷)...... غلام آزاد کرنے سے زِیادہ اَجر لیں گے۔ (۱۸)...... ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔ (۱۹)...... آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر وخوبی کی مَنبع ہیں۔ (۲۰)...... تھوڑے صَرف میں بہُت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اُٹھتا۔ (۲۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور دَرَجے بلند ہوں گے۔ (۲۲)...... مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مُباہات (یعنی فخر) فرمائے گا۔ (۲۳)...... روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہوگی۔ (۲۴)...... آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد وغایتِ مُرادات ہے۔ (۲۵)...... خدا نے چاہا تو اس مبارَک گروہ میں ہوں گے جو حُضُور پُرنور سیّدِ عالَم، سروَرِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعلِ اَقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخِلِ جنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ۲۳/۱۵۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سخاوت کے کثیر فضائل اور بُخل کی عبرتناک وعیدات کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ سخاوت کرتے ہوئے اور بُخل سے اِجتناب کرتے ہوئے کثرت سے صدَقہ وخیرات کرتے رہا کریں۔

کیا اللہ کو سخی کہہ سکتے ہیں؟

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے لفظِ "سخی" اِستعمال نہیں کرسکتے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ 692 صفحات پر مُشتمِل کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کے صفحہ 130 پر شیخِ طریقت،

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخی نہیں جَوّاد کہنا چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 27، صَفْحہ 165 پر فرماتے ہیں: "اَسمائے اِلٰہیّہ تَوقِیفیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام قرآن وحدیث کی طرف سے اسی کے ٹھہرائے ہوئے) ہیں، یہاں تک کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا جَوّاد ہونا اپنا ایمان مگر اُسے سخی نہیں کہہ سکتے کہ شَرع میں وارِد نہیں۔"

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "مُحاوَرَہ عَرَب میں عُمُوماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اَوروں کو بھی کھلائے۔ جَوّاد وہ جو خود نہ کھائے اَوروں کو کھلائے۔ اِسی لیے اللہ تعالٰی کو سخی نہیں کہا جاتا ہے۔ سخی کے مقابل (Opposite) بخیل ہے (اور بخیل وہ ہے) جو خود کھائے اَوروں کو نہ کھلائے۔ جَوّاد کا مقابل مُمْسِک ہے (اور مُمْسِک وہ ہے) جو نہ کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالٰی کی تمام دُنْیوی اُخْرَوی نعمتیں دُنیا کے لیے ہیں اُس (کی اپنی ذات) کے لئے نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۲۲۱)

﴿11﴾...... صدَقہ کو حقیر نہ جانو......!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر زیادہ مقدار میں صدَقہ دینے کی قدرت نہ ہو تو تھوڑے صدَقہ کو حقیر جانتے ہوئے صدَقہ کرنے سے باز نہیں رہنا چاہئے اِسی طرح جس کو صدَقہ دیا جا رہا ہے اس کو بھی چاہئے کہ کم مقدار میں صدَقہ ہونے کی صورت میں اس کو حقیر نہ جانے کہ قِیامت والے دن ایک ایک دانے کا ثواب پہاڑ کے برابر ہوگا، چُنانچِہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرمایا کرتی تھیں: "صدَقہ میں سے کسی چیز کو حقیر نہ جانو کیونکہ اس میں سے ایک دانہ قِیامت کے دِن ثواب کے پہاڑ کے ساتھ تولا جائے گا۔"

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک فقیر کو انگور کا ایک دانہ دیا تو اس نے واپس کر دیا گویا اس کی نِگاہ میں وہ کم تھا اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ اِرشاد نہیں پڑھا: " فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ (پ۳۰، الزلزال:۷) ترجمۂ کنزُ الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔" انگور کے اس دانے میں کتنے ذرّات ہیں؟ (یہ سُن کر) اُس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش طلب کی۔

(تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن، الباب الثالث، ومنها كثرة الصدقة بكل ما...الخ، ص۱۸٤)

مذکورہ اور اس سے اگلی آیتِ مبارکہ کے تحت مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''ہر مؤمن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کُفر کے سبب اَکارت (یعنی ضائع) ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ محمد بن کعب قرظی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ کافر نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دُنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دُنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دُنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی۔ اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پ۳۰، سورۃ الزلزال، تحت الآیۃ: ۷، ص۱۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾ صدقہ عِوض سے بچا رہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ والیوں کی یہ شان ہے کہ ان کے اَعمال خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہوتے ہیں، کسی مخلوق سے اس کا کوئی عِوض طلب نہیں کرتیں بلکہ اگر کوئی خود دینا چاہے تو بھی نہیں لیتیں اور کمالِ تقویٰ یہ کہ اگر کوئی انہیں اِحسان کے بدلے دُعا بھی دے دیتا تو بھی دُعا کے بدلے دُعا دیتیں کہ کہیں اس کا دُعائیں دینا اس اِحسان کا عِوض ہو کر آخرت کے اَجر و ثواب سے محروم نہ کر دے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بھی یہی شان تھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جب کوئی سائل دُعائیں دیتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پہلے اُسے دعائیں دیتیں پھر بھیک عطا فرماتیں، کسی نے پوچھا: ''(آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) عطا سے پہلے دُعا کیوں دیتی ہیں؟'' فرمایا: ''تاکہ میرا صدقہ عِوض سے بچا رہے۔''

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الزکوۃ، باب افضل الصدقۃ، ۳/ ۱۲۳)

صدقہ دینے کے آداب

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی صدقہ دینے کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صدقہ کرنے والے کو چاہئے کہ سُوال کرنے سے پہلے صدقہ دے، خُفیہ طور پر صدقہ دے اور دینے کے بعد بھی اُسے چھپائے، سُوال کرنے والے کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اس کے مانگنے سے پہلے اسے جواب نہ دے، اس

کے متعلق وسوسوں کا شکار نہ ہو (کہ نہ جانے کیوں مانگ رہا ہے؟ کیا مجبوری ہے؟ وغیرہ وغیرہ)، اپنے نفس کو بخل سے روکے، سائل نے جس چیز کا سوال کیا ہے اسے وہ چیز عطا کردے یا اچھے طریقے سے اسے لوٹا دے، اگر اَزلی دشمن ابلیس لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کے دل میں وسوسہ اندازی کرے کہ سائل اس چیز کا حق دار نہیں تو اس کی مخالفت کرتے ہوئے سائل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتیں دیئے بغیر نہ لوٹائے کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔ (مجموعة رسائل الامام الغزالی، الادب فی الدین، آداب المتصدق، ص ۴۰۹) ہاں! اگر سائل مُتَعَیِّت (یعنی پیشہ ور بھکاری) ہو تو نہ دے۔" (بہارِ شریعت، حصہ ۵، صدقۂ فطر کا بیان، سوال کے حلال ہے اور کسے نہیں، ۱/۹۴۵)

اے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے سخی بندوں کی شانِ سخاوت کا واسطہ! ہمیں بھی سخاوت کا جذبہ عطا فرما دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿13﴾ ...... سورۂ واقعہ پڑھنے کی ترغیب

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عورتوں کو (سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ کی ترغیب دلاتے ہوئے) ارشاد فرماتیں: "تم میں سے کوئی سورۂ واقعہ پڑھنے سے عاجز نہ رہے۔" (تفسیرِ دُرِّ مَنْثُور، سورة الواقعة، ۱۴/۱۷۴)

سورۃ الواقعہ خوشحالی کا باعث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ کے فضائل و برکات کے کیا کہنے! حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "سورۂ واقعہ تونگری (یعنی خوشحالی لانے) والی سورت ہے لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔" (تفسیرِ رُوْحُ الْمَعَانِی، سورة الواقعة، الجزء السابع والعشرون، ص ۱۲۸)

فقر و فاقہ سے بچنے کا نسخہ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرتِ سیدنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَرَض الموت میں ان کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے اور ان سے فرمانے لگے: تمہیں کس چیز کی شکایت ہے؟ اِرشاد فرمایا: میرے گناہوں کی۔ اِستفسار فرمایا: کس چیز کی خواہش ہے؟ اِرشاد فرمایا: میرے ربّ کی رحمت کی۔ اِستفسار فرمایا: کیا میں آپ کے لئے کسی طبیب کو نہ بلا لوں؟ اِرشاد فرمایا: طبیب نے ہی تو بیمار کیا ہے۔ اِستفسار فرمایا: کیا میں تمہیں خزانہ سے کچھ عطا کردوں؟ فرمایا:

آج سے پہلے تو آپ مجھے اس سے روکتے تھے تو آج مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: (مال لے لو اور) اسے اپنے اہل وعیال کے لئے چھوڑ دینا۔ فرمایا: میں نے انہیں ایسی چیز سکھا دی ہے کہ جب وہ اسے پڑھیں گے محتاج نہیں ہوں گے، میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس نے ہر رات سورۂ الواقعہ پڑھی وہ فقر و فاقے میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، ۴۹۱/۲، الحدیث:۲۴۹۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کئی کئی راتیں فاقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہرحال اگر کبھی فاقے کی نوبت آن پہنچے تو اس پر صبر کر کے ثواب کمانا چاہئے بلکہ کبھی کبھی کھانا ہونے کے باوجود حضورِ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرنے کی نیت سے بھی بھوک برداشت کرنی چاہئے، جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی کئی راتیں مسلسل فاقہ فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ کو رات کا کھانا مُیَسَّر نہ آتا۔

(جامع ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشۃ النبی ...... الخ، ص ۵۶۳، الحدیث: ۲۳۶۰)

﴿14﴾...... حُضور کے بعد سب سے پہلی بدعت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے) بعد سب سے پہلی بِدعت پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی، جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نفس دُنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔'' (اس قول میں بدعت مُباحہ یعنی جائز بدعت مُراد ہے)

(احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، الفائدۃ الخامسۃ، ۱۰۷/۳)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "فیضانِ سنّت" جلد اوّل صَفحہ 644 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: "پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجُود مَحْض رضائے الٰہی کی خاطر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے، چُنانچہ روایت میں ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔"

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی المطاعم والمشارب، فصل فی ذم کثرۃ الاکل ۵/۲۶، الحدیث: ۵۶۴۰)

لوٹ لے رحمت، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا (فیضانِ سنّت ۱/۶۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس

معلوم ہوا اِختیاری طور پر بھوک برداشت کرنا ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ اور سنّت کی عظمت کے تو کیا کہنے! خود صاحِبِ سنّت، سراپا رحمت، باِذنِ ربُّ العزّت مالِکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جس نے میری سنت کو زندہ رکھا اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

(سُنَنُ التِّرمذی، ابواب العلم، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدع، ص ۶۳۰، الحدیث: ۲۶۷۸)

پارہ 26، سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف کی آیت نمبر 20 میں اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ (پ ۲۶، الاحقاف: ۲۰)

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذِلّت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُفَسِّرِ قرآن، صدرُ الاَفاضِل علّامہ مولانا مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائِنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے دُنیوی لذّات اِختیار کرنے پر کُفّار کو تَوبِیخ (یعنی مَلامت) فرمائی تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حُضُور کے اَصحاب (عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) نے لذّاتِ دُنیویہ سے کنارہ کشی اِختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار (عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، آپ فرماتے تھے کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائنُ العرفان، پ۲۶، سُوْرَۃُ الاحقاف، تحت الآیۃ: ۲۰)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی — بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شِکم بھر روز نہ کھانا — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر — دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالَم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (فیضانِ سنت، ۱/۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیتِ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کا کھانا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جَو کے عِوَض اپنی زِرَہ رَہن (یعنی گروی) رکھی اور میں جَو کی روٹی اور پگھلی ہوئی مُتَغَیَّر چربی لے کر نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: ''آلِ محمد کے پاس کسی صبح اور شام کو ایک صاع (تقریباً تین کلو 840 گرام) اناج نہ رہا تھا۔'' حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل نو گھروں پر مشتمل تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الرھن، باب فی الرھن فی الحضر، ص٦٤٧، الحدیث:٢٥٠٨)

یہ اُس شاہِ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کی چابیاں دے دی گئیں۔ میرے مکی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَقر اِختیاری تھا۔ ورنہ خدا کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو فیضِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہنچتا ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی قصداً بھوکا رہنے اور بھوک کی شدّت کے باعِث بہ نیتِ سنّت کبھی کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت بھی نصیب ہو جایا کرے۔

مگر خیال رہے کہ شادی شدہ خواتین کو شوہر کی اِجازت کے بغیر نفلی روزے اور کھانے پر قدرت ہونے کے باوجود اختیاری طور پر فاقے اِختیار کرنے کی اجازت نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿15﴾...... مِسواک رَبّ تعالٰی کی رِضا کا باعِث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مِسواک کے دینی و دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا فرمان ہے: ”مِسواک میں مُنہ کی پاکیزگی، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، ملائکہ کی خوشی ہے اور یہ سنّت بھی ہے، اس کے ذَرِیعے نیکیوں میں اِضافہ ہوتا اور قوّتِ حافِظہ (کے مضبوط ہونے) میں مدد ملتی ہے، بلغم کو ختم کرتی اور آنکھوں کو جِلا بخشتی ہے، دانتوں کی بیماریاں ختم کرتی، مسوڑوں کو مضبوط کرتی اور زبان میں فصاحت پیدا کرتی ہے“۔

(اَلْبَصَائِرُ وَالذَّخَائِر، الجزء الثانی، ص۱۷۶، الرقم:۵۶۳)

”مِسواک“ کے پانچ حروف کی نِسبت سے مِسواک کے مُتعلِّق 5 اَحادیثِ مُبارَکہ

(۱)...... پیکرِ اَنوار، تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: ”مجھے مِسواک کا (اتنا) حکم دیا گیا حتّٰی کہ مجھے اَندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر فرض ہو جائے گی۔“ (المعجم الکبیر، باب الواو، ابو الملیح بن أسامة الھذلی عن واثلة، ۱۷۷/۹، الحدیث: ۱۷۶۵۰)

(۲)...... رسولوں کے سالار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: ”اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میں مؤمنین کو مُشقّت میں ڈال رہا ہوں تو انہیں نمازِ عشا کو تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت مِسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

(سنن ابی داود، کتاب الطھارة، باب السواک، ص۲۳، الحدیث:۴۶)

(۳)......رسولِ خدا، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: ''وضو آدھا ایمان ہے اور مِسواک آدھا وضو ہے، اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت کو مَشَقَّت میں ڈال رہا ہوں تو انہیں ہر نماز کے وقت مِسواک کرنے کا حُکْم دیتا۔ مِسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا مِسواک کئے بغیر پڑھی گئی 70 رکعتوں سے اَفضل ہے''۔

(مُصَنَّف اِبنِ اَبِیْ شَیْبَہ، کتاب الطھارات، ما ذکر فی السواک، ۱/۱۹۷، الحدیث:۲۲)

(۴)......مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہُ فرماتے ہیں: نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں مِسواک کا حُکْم فرماتے رہے حتّٰی کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب مِسواک (کی فرضیّت) کے متعلّق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آیت نازِل ہو جائے گی۔ (المرجع السابق، ص۱۹۸، الحدیث:۲۸)

(۵)......حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَـہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھے تو اسے چاہئے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب کوئی بندہ رات کو اٹھ کر مسواک کرتا ہے پھر وضو کر کے نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو ایک فِرِشتہ آتا ہے حتّٰی کہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرآنِ پاک کی تلاوت سنتا ہے، فِرِشتہ اس آدمی کے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ اپنا مُنہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور بندہ جو آیت بھی تلاوت کرتا ہے وہ فِرِشتے کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے''۔ (المرجع السابق، ص۱۹۶، الحدیث:۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسواک شریف کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! اِس میں دینی فوائد کے ساتھ ساتھ بے شمار دُنیوی فوائد بھی ہیں، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 499 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**نماز کے اَحکام**'' صفحہ 72 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''اس (یعنی مِسواک شریف) میں مُتعدَّد کیمیاوی اَجزا ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔''

موت کے سوا ہر بیماری سے شِفا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ ''مِسواک میں سام (موت) کے عِلاوہ ہر بیماری سے شِفا ہے۔'' (الجامع الصغیر، حرف السین المحلی بأل، ص۲۹۷، الحدیث:۴۸۴۰)

عورتوں کے لئے مِسواک کا حُکم

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مِسواک پانی میں بھگوئی رہتی تھی اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نماز یا کسی اور کام میں مصروف نہ ہوتیں تو مِسواک پکڑ کر کرتیں۔

(مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبَۃ، کتاب الطھارات، ما ذکر فی السّواک، ۱/۱۹۷، الحدیث:۲۰)

اسلامی بہنوں کے لئے مِسواک کرنے کا حُکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ان کے لئے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں، مِسّی (یعنی ایک قسم کا منجن) کافی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿16﴾...... سنّتِ فجر کی فضیلت

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرمایا کرتی تھیں: ''نمازِ فجر کی دو رکعتوں کی مُحافظت کرو کہ ان میں خیر اور بخششیں ہیں۔''

(مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبَۃ، کتاب صلٰوۃ التّطوع والامامۃ، فی رکعتی الفجر، ۲/۱۴۴، الحدیث:۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذکورہ روایت میں فجر کی دو رکعتوں سے مراد سنّتِ فجر ہیں، سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتِ فجر کی فضیلت کے کیا کہنے کہ خیر و بھلائی اور بخششوں کا مجموعہ ہے، چُنانچہ ایک شخص نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عَمَل بتائیے جس کے ذریعہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نفع عطا فرمائے۔ اِرشاد فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرو کیونکہ ان میں فضیلت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، حضرتِ سیّدنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سُنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں (یعنی سنّتِ فجر) نہ چھوڑا کرو کیونکہ ان میں بخشش ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی المحافظۃ علٰی رکعتین...الخ، ص۱۹۱، الحدیث:۳.۲)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ "فجر کی دو رکعتیں دُنیا اور جو کچھ اس دُنیا میں ہے، سب سے بہتر ہیں۔" اور ایک رِوایت میں ہے کہ "یہ دو رکعتیں مجھے ساری دُنیا سے زِیادہ محبوب ہیں۔"

(صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب استحباب ركعتى سنة الفجر۔۔۔الخ، ص٢٦٤، الحديث:٧٢٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں ہمیں بھی سنّتِ فجر پر مُحافَظت اِختیار کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بخشش ومَغفِرت کا حق دار بننا چاہئے۔

آیئے! اِس بارے میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل مبارک مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ مِعراج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نوافل میں سے کسی کی اس قدر مُحافَظت نہ فرماتے جس قدر فجر کی دو رکعتوں کی فرماتے۔

(صحيح البخارى، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتى الفجر۔۔۔الخ، ص٣٣٦، الحديث:١١٦٩)

مذکورہ فرمانِ عائشہ میں فجر کی دو رکعتوں سے مراد سنّتِ فجر ہیں لیکن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان کو نوافل سے تعبیر کیا ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ نوافل پر بھی سنّت کا اِطلاق ہوتا ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "بہارِ شریعت" میں فرماتے ہیں: "نفل عام ہیں کہ سنّت پر بھی اس کا اِطلاق آیا ہے۔" (بہارِ شریعت، سنن ونوافل کا بیان، حصہ سوم، ۱/۶۶۳)

یاد رکھئے! فجر کے پہلے کی دو سُنَّتیں "سنّتِ مؤکَّدہ" ہیں حتّٰی کہ بعض نے اِن کو واجب بھی کہا ہے، **"فتاویٰ شامی"** کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: سب سُنَّتوں میں قوی تر سنّتِ فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیّت (مَش۔رُو۔عِی۔یَت) کا اگر کوئی اِنکار کرے تو اگر شبہۃً یا براہِ جہل ہو تو خوفِ کفر ہے اور اگر دانستہ بلا شبہہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہٰذا یہ سُنَّتیں بلا عُذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثلِ وتر ہے۔
(المرجع السابق)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿17﴾...... شوہر کے چہرے کا غُبار رُخسار سے صاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیوی کے ذِمّہ شوہر کے حُقوق بے شُمار ہیں حتّٰی کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: "اے عورتو! اگر تم اپنے اوپر اپنے شوہروں کے حُقوق جانتیں تو تم میں سے ہر ایک عورت

اپنے شوہر کے چہرے کا غُبار اپنے رُخسار سے صاف کرتی۔" (اَلْمُصَنَّف لِاِبْنِ اَبِیْ شَیْبَة، كتاب النكاح، ۳/۳۹۸، الحديث:۸)

عورت کے ذِمّہ شوہر کے حُقُوق

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1010 صفحات پر مُشتمل کتاب "جہنّم میں لے جانے والے اَعمال" جلد 2، صفحہ 184 پر شیخُ الاسلام، شہابُ الدِّین امام اَحمد بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں کہ بعض عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام اِرشاد فرماتے ہیں: عورت پر واجب ہے کہ ❁...... ہمیشہ اپنے شوہر سے حیا کرے۔ ❁......اس کے سامنے نِگاہیں نیچی رکھے۔ ❁......اس کے حکم کی اِطاعت کرے۔ ❁......اس کی گفتگو کے وقت خاموش رہے۔ ❁......اس کی آمد اور روانگی پر کھڑی ہو جائے۔ ❁......سوتے وقت اپنا آپ اسے پیش کر دے۔ ❁......اس کی عدمِ موجودگی میں اس کی عزّت اور مال کے مُعاملے میں اس سے خِیانت نہ کرے۔ ❁......اس کو پسند آنے والی خوشبو لگائے۔ ❁...... مسواک سے اپنا منہ صاف رکھے۔ ❁......اس کی موجودگی میں ہمیشہ بنی سَنوری رہے اور اس کی عدمِ موجودگی میں بناؤ سنگھار نہ کرے۔ ❁......اس کے گھر والوں اور رِشتہ داروں کی عزّت کرے اور ❁......اس کی طرف سے کم کو بھی زِیادہ سمجھے۔

مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والی عورت کو چاہئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے شوہر کی اِطاعت کی کوشش کرے اور پوری کوشش کر کے شوہر کی رِضا حاصل کرے کیونکہ وہی اس کی جنّت اور دوزخ ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة: ۲۸۰، ۲/۸۴)

چُنانچہ شفیعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"جو عورت اِس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ جنّت میں جائے گی۔"**

(سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المرأة، ص۲۹۷، الحديث:۱۸۵۴)

سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ❁......اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی عورت کے لئے ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فِرِشتے اور چاند سورج اس وقت تک اِستغفار کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی اِطاعت میں رہتی ہے۔ ❁...... جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ❁...... جو عورت اپنے شوہر کے چہرے پر تیوری چڑھانے کا باعث بنتی ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

ناراضی میں رہتی ہے یہاں تک کہ اسے ہنسا کر راضی کرلے اور ...... جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلتی ہے اس کے واپس پلٹنے تک فِرِشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ: ۲۸۰، ۸۴/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿18﴾...... باطِن کی اِصلاح

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ظاہر کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ باطِن کی اِصلاح بھی بے حد ضروری ہے، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حُضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی رکھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کے اور لوگوں کے مابین مُعاملے میں) اُسے کِفایت فرمائے گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو لوگوں کے سپُرد کردے گا۔(صَحِیح اِبنِ حِبَّان، کتاب البر والاحسان، باب الصدق والامر بالمعروف......الخ، ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من ارضاء اللّٰہ......الخ، ص ۱۹۱، الحدیث: ۲۷۷)

(ایک روایت میں یہ بھی ہے) اور جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہر کی اِصلاح فرمادے گا۔

(اَلْمُصَنَّف لِاِبْنِ اَبِیْ شَیْبَۃ، کتاب الزھد، یحیٰی بن جعدہ، ۲۲۷/۸، الحدیث: ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 56 صَفَحات پر مُشْتَمِل رِسالے ''بیٹے کو نصیحت'' صَفْحہ 49 پر حضرتِ سیّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی باطِن کی آراستگی کی اَہَمِّیَّت اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اب میری آخری بات غور سے سُن لے! اس میں خوب غور و فکر کر اور اس پر عمل کر! یقیناً تیری نجات اور کامیابی کی صورت بن جائے گی۔ اگر تجھے یہ معلوم ہو جائے کہ بادشاہِ وقت ایک ہفتہ کے بعد تجھ سے ملنے آرہا ہے تو مجھے معلوم ہے اور میں خوب

جانتا ہوں کہ اس عرصہ میں جہاں تیرا گمان ہو کہ بادشاہ کی نظر پڑسکتی ہے اس کی اصلاح و دُرستگی میں مشغول اور مصروف ہو جائے گا مثلاً اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھے گا، اپنے بدن کی دیکھ بھال اور زیب وزینت پر خصوصی توجُّہ دے گا، گھر کی اِک اِک چیز کو صاف و آراستہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اب تو خوب سوچ اور سمجھ اور غور وفکر کر کہ میں نے کس جانب اِشارہ کیا ہے تو تُو بڑا سمجھدار اور فہیم ہے اور عقل مند کے لیے تو اشارہ ہی کافی ہے۔ (ایھا الولد، ص ۳۱)

چُنانچہ اِرادہ کی درستی پر خبردار کرتے ہوئے رسولوں کے تاجدار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَقُلُوْبِکُمْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکل وصورت اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا، وہ تمہارے اعمال اور تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔''

(سُنَنِ اِبْنِ ماجه، كتاب الزهد، باب القناعة، ص ٦٧٤، الحديث: ٤١٤٣)

ظاہر و باطن ایک

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 43 صفحات پر مشتمل کتاب ''اِمامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وصیتیں'' صفحہ 14 پر امامُ الائمہ، سراجُ الاُمّہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''تو جس طرح لوگوں کے سامنے رہے ان کی غیر موجودگی میں بھی اسی طرح رہا کرنا کیونکہ تیرا علمی مُعاملہ اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک تو اپنے ظاہر و باطن کو ایک نہ کرلے۔''

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگوں کا اِصلاحِ باطن کا کیسا جذبہ تھا مُلاحظہ فرمائیے! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم قادری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک رات قادسیہ شہر کے باسیوں نے سنا، کوئی کہہ رہا ہے کہ ''اے قادسیہ والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی نے اپنے نفس کو ''درندوں کے جنگل'' میں قید کردیا ہے، جاؤ! اور اسے شہر میں لے آؤ، ایسا نہ ہو کہ درندے اسے کوئی نقصان پہنچا دیں۔ یہ غیبی آواز سُن کر تمام شہر والے جنگل کی طرف روانہ ہوگئے اور میں بھی ان کے ساتھ ہولیا، ایک جگہ پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن نوری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک گڑھے میں آرام فرما رہے ہیں، ہم سب نے مل کر انہیں گڑھے سے باہر نکالا اور (بھرپور اصرار کرکے) شہر میں لے آئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھے شرفِ میزبانی عطا فرمایا اور چند دن میرے گھر مُقیم رہے۔

جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روانہ ہونے لگے تو میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اُس گڑھے میں آرام کرنے

کا مقصد پوچھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ''اس کا سبب یہ تھا کہ جب میں سفر کرتا ہوا اس مقام پر پہنچا تو میرا نفس خوشی سے جھومنے لگا اور کہنے لگا کہ میں جلد ہی شہر میں داخل ہو جاؤں گا، جہاں بہت سے لوگ مجھے جاننے اور پہچاننے والے ہیں، وہ میری مہمان نوازی کریں گے اور مجھے طرح طرح کے لذیذ کھانے کھلائیں گے۔'' جب میں نے اپنے نفس کی یہ حالت دیکھی تو سخت افسردہ ہوا، چنانچہ میں نے اسے مخاطب کر کے کہا: ''اے نفس! تو اس بات پر خوش ہو رہا ہے کہ تجھے اچھے اچھے کھانے ملیں گے، آرام وسکون حاصل ہوگا، ربّ تعالیٰ کی قسم! میں تجھے شہر نہیں لے کر جاؤں گا بلکہ تجھے یہیں قید کر دوں گا اور تیری موت بھی اسی جگہ واقع ہوگی، تو کبھی بھی قادسیہ شہر کا نظارہ نہیں کر سکے گا'' لہٰذا میں نے عذر مان لی کہ میں شہر میں داخل نہیں ہوں گا اور نہ ہی اپنے نفس کی خواہش کو پورا کروں گا۔ (حِکایات الصالحین، باب ریاضۃ النفس، ص۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(19)...... نجات کی راہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ (پ۲۸، الطلاق:۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔

اِس آیت کی تفسیر میں اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان ہے: (اس سے مراد یہ ہے کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دُنیا کے غموں اور پریشانیوں میں کافی ہے۔ (دُرِّ مَنثور، سُورَۃُ الطلاق، تحت الآیۃ:۲، ۱۴/۵۴۲)

خوفِ خدا سے آنسو بہانا

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ ہرگز جہنّم میں نہیں جائے گا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپس آ جائے۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبیل اللّٰه، ص۴۱۰، الحدیث:۱۶۳۳)

حضرتِ سیّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ایک آنسو

بہانا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، ۱/۵۰۲، الحدیث:۸۴۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گناہوں کی کثرت اور نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہونے کا ایک سبب خوفِ خدا کی کمی بھی ہے لہٰذا اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی جدّ وجُہد جاری رکھنی چاہیے۔

پارہ **27**، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن آیت نمبر **46** میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔

اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان مؤمنین سے جنّت کا وعدہ فرمایا جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اور خائف (ڈرنے والا) وہ ہے جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالائے اور اس کی نافرمانی چھوڑ دے۔

(تَفْسِیرُ الطَّبَرِی، پ۲۷، سورۃ الرَّحمٰن، تحت الآیۃ:۴۶، ۱۱/۶۰۲)

سونے اور چاندی کی جنّتیں

ان دو جنّتوں کے مُتَعَلِّق صاحبِ خزائنُ العرفان علیہ رَحْمَۃُ المَنَّان نے دو اَقوال نقل فرمائے ہیں: ﴿1﴾......جنّتِ عدن اور جنّتِ نعیم اور ﴿2﴾......یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنّت ربّ سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۷، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، تحت الآیۃ: ۴۶، ص۹۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾...... آدمی گنہگار کب ہوتا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باطنی آفات میں سے ایک آفت خود پسندی بھی ہے، خود پسندی ایسا مَرَض ہے جو انسان کو دھوکے میں مُبتلا رکھتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے آپ کو بہت مُقرَّب جاننے لگتا ہے حالانکہ حقیقت سے اس کا کچھ واسطہ نہیں ہوتا، اس حوالے سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہماری تربیت فرمائی، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **301** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بَحْرُ الدُّمُوْع

بنام آنسوؤں کا دریا" صَفحہ 268 پر امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھا سے پوچھا گیا: "آدمی گنہگار کب بنتا ہے؟ فرمایا: جب وہ خود کو نیک سمجھنے لگتا ہے۔"

(بَحْرُ الدُّمُوْع، الفصل الحادی والثلاثون: صون الانسان من عثرات اللسان والعجب، ص۱۹۸)

خود پسندی کیا ہے؟

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے پیارے اَنداز میں عبادت گزاروں کے لئے نصیحت وتربیّت کا سامان فراہم کیا جارہا ہے کہ انسان کو کبھی بھی اپنے آپ کو نیک خیال نہیں کرنا چاہئے کیا خبر جن نیک اَعمال کے سبب وہ اپنے آپ کو نیک سمجھ رہا ہے وہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں مَقبول ہیں بھی یا نہیں، اس فرمانِ عالیشان میں خود پسندی کی مذمّت کی گئی ہے تو آیئے! خود پسندی کے متعلّق کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں، چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ کسی (دینی و دُنیوی) نِعمت کے زَوال سے مُطْمَئِن ہوتے ہوئے اس پر خوش ہونا اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام واِکرام نہ جاننا بلکہ اپنا کمال خیال کرنا عُجب (یعنی خود پسندی) ہے۔

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان ذم العجب وآفاته، ۳/ ٤٥٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہٌ عن العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود پسندی کی تباہ کاری بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: "خود پسندی کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا منتظر ہوتا ہے"۔

(شعب الایمان، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، فصل فی الطبع علی القلب، ٥/٤٥٣، الحدیث:۷۲۵٤)

دو چیزوں میں ہلاکت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "ہلاکت دو چیزوں میں ہے: (۱).....مایوسی (۲).....خود پسندی۔" حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالفرج عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس فرمان کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان دونوں آفتوں کو اس لئے جمع فرمایا کہ مایوس آدمی اپنی مایوسی کی وجہ سے سعادت کے حُصول سے محروم رہتا ہے جبکہ خود پسند آدمی یہ گمان کرتے ہوئے سعادت کے حُصول کی کوشش نہیں کرتا کہ وہ اسے پاچکا ہے۔"

(بَحْرُ الدُّمُوْع، الفصل الحادی والثلاثون، صون الانسان من عثرات اللسان والعجب، ص۱۹۸)

خود پسندی کی آفات

حضرت سیّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الکافی خود پسندی کی آفات بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''خود پسندی کی آفات کثیر ہیں، خود پسندی اِنسان کو تکبُّر کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ یہ تکبُّر کے اَسباب میں سے ایک سبب ہے لہٰذا خود پسندی سے تکبُّر پیدا ہوتا ہے اور تکبُّر کی کثیر آفات ہیں جو کہ پوشیدہ نہیں، یہ تو معاملہ بندوں کے ساتھ ہے اور اللہ تعالٰی کے ساتھ اس طرح ہے کہ خود پسندی گناہوں کو بھولنے کی طرف لے جاتی ہے کہ بعض گناہوں کو تو سرے سے ہی بُھلا دیتی ہے اور انسان ان کو تلاش نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے گمان میں خود کو انہیں تلاش کرنے سے بے پرواہ جانتا ہے اِس طرح وہ ان کو بھول جاتا ہے اور جو گناہ یاد بھی ہوتے ہیں وہ انہیں چھوٹے جانتے ہوئے اُن کی تلافی و تدارُک کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ ان سے اس کی بخشش کردی گئی ہے۔ جہاں تک عِبادات اور اعمال کا تعلُّق ہے تو وہ اِنہیں بہت عظیم سمجھتے ہوئے ان پر فخر کرتا اور اپنے فِعل کے ذَرِیعے اللہ عزوجل پر اِحسان جتلاتا ہے اور اس پر جو اللہ عزوجل کی نعمت ہے کہ اسے توفیق سے نوازا اور عِبادت کرنے کی قدرت عطا فرمائی، اِنہیں بھول جاتا ہے۔ پھر جب اِنسان خُود پسندی کا شِکار ہو جاتا ہے تو اس کی آفات سے وہ اَندھا ہو جاتا ہے اور جو اِنسان اَعمال کی آفات کو تلاش نہیں کرتا اس کی اکثر سَعْی (کوشش) اَکارت (بیکار) جاتی ہے کیونکہ اعمالِ ظاہرہ جب عُیُوب و نقائص سے پاک وصاف اور خالص نہ ہوں تو ان کا نَفْع بہُت کم ہوتا ہے''۔

(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان آفۃ العجب، ۴۵۳/۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خود پسندی اور فَخر وغُرور میں مُبتلا ایک اسرائیلی عبادت گزار کا عِبرتناک واقعہ مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

اِسرائیلی عِبادت گزار اور ایک گنہگار

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 97 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''تکبُّر'' صَفْحہ 53 پر ہے: بنی اِسرائیل کا ایک شخص جو بہُت گُنہگار تھا ایک مرتبہ بہُت بڑے عابِد (یعنی عِبادت گُزار) کے پاس سے گزرا جس کے سَر پر بادَل سایہ فِگَن ہوا کرتے تھے۔ اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: ''میں بنی اِسرائیل کا اِنتہائی گنہگار اور یہ بہت بڑے عِبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو اُمّید ہے کہ اللہ عزوجل مجھ پر بھی رَحم فرمادے۔'' یہ سوچ کر وہ اُس عابِد کے

پاس بیٹھ گیا۔ عابد کو اُس کا بیٹھنا بَہُت ناگوار گزرا، اُس نے دِل میں کہا: ''کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے دَرَجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!'' چُنانچہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو مخاطَب کیا اور کہا: ''یہاں سے اُٹھ جاؤ!'' اِس پر ربّ تعالٰی نے اُس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلام پر وَحی بھیجی: ''ان دونوں سے فرمایئے کہ وہ اپنے عَمَل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حُسنِ ظن کے سبب) بخش دیا اور عِبادت گزار کے عَمَل (اس کے تکبُّر کے باعِث) ضائع کر دیئے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان مابه التکبر، ۴۲۸/۳)

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سن لو! جنّت حرام ہوتی ہے　　(وسائلِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! جب ایک گُنہگار شخص نے خوفِ خدا کو اپنے دِل میں بَسایا اور عاجِزی وانکساری کو اپنایا تو اُس کی بخشش کردی گئی جبکہ بظاہر نیک و پرہیزگار مگر دَرحقیقت **مُتَکَبِّر** شخص کی نیکیاں برباد ہوگئیں۔ بعض اسلامی بہنیں عِبادت گزار ہونے کے زُعم میں خود کو ''بڑی پہنچی ہوئیں'' سمجھنے لگتی اور دوسروں کو گناہ گار قرار دے کر ہر وقت ان کی عیب جُوئی میں مُبتَلا رہتی ہیں۔ ہرگز ہرگز خود کو نیک و پارسا اور نجات پانے والی اور دوسروں کو گناہ گار و بدکار اور تباہ و برباد ہونے والی نہ سمجھیں، ہمیشہ ربّ تعالٰی کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہئے اور نیک اَعمال کرتے وقت اِخلاص کی بھیک مانگنی چاہئے۔

مِرا ہر عَمَل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!　　(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿22-21﴾......غَلَبۂ خوفِ خدا سے مَعْمُور 5 فرامین عائشہ

(۱)......اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غلبۂ خوفِ خدا کے وقت فرمایا: کاش! میں دَرَخت ہوتی

(۲)......کاش! میں (بجائے اِنسان کے) پتھر ہوتی (۳)......کاش! میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہوتی (۴)......کسی موقع پر ایک دَرخت کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا: کاش! میں اِس دَرخت کا پتا ہوتی (۵)......کاش! میں زمین کے پودوں میں سے ایک پودا ہوتی اور کوئی قابلِ ذِکر شے نہ ہوتی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ۷۵۔۷۴/۱۰)

حضرتِ سیِّدُنا لُقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المَنَّان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے میرے بیٹے! یقیناً دُنیا ایک گہرا سَمُنْدَر ہے اور اس میں بَہُت سارے لوگ غرق ہو چکے ہیں پس اس گہرے سَمُنْدَر میں نجات کے لئے تیرا سفینہ خوفِ خدا ہونا چاہئے۔''

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ نصیحت بھی فرمائی: ''اے میرے بیٹے! دُنیا کو آخرت کے عِوَض بیچ ڈال، دونوں سے نَفْع پائے گا اور آخرت کو دُنیا کے بدلے مت بیچ ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ پائے گا۔'' (الزھد وقصر الامل، ص ٦١)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! خوفِ خدا جتنا زِیادہ ہوتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کا جذبہ بھی اُتنا ہی زِیادہ ہوتا ہے، حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: خوفِ خدا کا کم اَز کم دَرَجہ جس کا اَثر اَعمال پر ظاہر ہوتا ہے، یہ ہے کہ وہ ممنوعات سے روک دے اور ممنوعات سے روکنے والی یہ رُکاوٹ وَرَع (پرہیزگاری) کہلاتی ہے۔ (فیضانِ احیاء العلوم، خوف کا بیان، فصل حقیقتِ خوف، ص ۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(23)......گُمنامی کی خواہش

اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: ''اے کاش! میں گُمنام ہوتی۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالٰی، ۴۸۶/۱، الحدیث: ۷۹۱)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! زوجۂ سیِّدُ المرسلین، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبَہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مذکورہ فرمان ان کی عاجزی پر دَلالت کرتا اور ہمیں نصیحت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین، خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی اور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجہ ہو کر اور قرانِ پاک کی آیاتِ طَیِّبات سے تعریف و توصیف پا کر چہاردانگِ عالَم میں عظیمُ الشّان شہرت پانے والی شخصیت والاعزّت کی قلبی خواہش یہ ہے کہ کاش! میں بھولے بسرے اور گُمنام لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ یہ ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا کی عاجزی جس میں ہمارے لئے

درس ہے کہ دِل کا اطمینان خود کو گمنام رکھنے میں ہونا چاہئے، اس کے باوجود اگر اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ شہرت کی بلندیاں عطا فرمائے تو یہ اس کی کرم نوازی ہے، جیسا کہ

شُہرت کی خواہش بُری اور اگر خود بخود مل جائے تو فضلِ ربّ ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: شہرت طلب کرنا بُرا ہے، ہاں! اگر بندے کی طرف سے کسی کوشش و خواہش کے بغیر **محض عطائے الٰہی کے طور پر شہرت حاصل ہو، تو یہ بُرا نہیں**، مگر کمزور لوگوں کو اس میں بھی خطرہ ہے اور جن کی ایمانی حالت مَضْبُوط ہوتی ہے وہ اس خَطْرے سے باہَر ہیں۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاه والریاء، بیان فضیلة الخمول، ۳۴۲/۳)

مزید فرماتے ہیں: اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو بلا طلب و خواہش دین میں شہرت عطا فرمادے (تو ایسی شہرت مذموم نہیں)، جیسے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، خُلَفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اکثر اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلام کو شہرت عطا فرمائی۔ (الاربعین فی اُصولِ الدِّین، اصل السادس فی الرعونة وحب الجاه، ص۱۴۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے ذِکر کردہ فرمان سے پتا چلا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل و مُخْلِص بندے حُبِّ جاہ کے مَرَض سے پاک ہوتے ہیں، یہ شہرت طلب نہیں کرتے اور ایسے بندے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو بہُت پیارے ہوتے ہیں، جیسا کہ

گمنامی کے طالب، محبوبانِ خدا

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح"** میں فرماتے ہیں: جس مسلمان میں 3 صفتیں ہوں وہ خدا تعالیٰ کو بڑا پیارا ہے: (۱)..... مُتَّقِی ہو یعنی گناہوں سے بچتا ہو اور اللّٰہ رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَحکام پر عمل کرتا ہو۔ (۲)..... غنی یعنی لوگوں سے بے پرواہ ہو۔ خیال رہے کہ اللّٰہ تَعَالٰی مُتَّقِی بندے کو لوگوں سے بے پرواہی نصیب فرماتا ہے، جو اس کے دروازے پر جھکا رہے اُسے دوسرے دروازوں پر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(۳)..... خفی یعنی لوگوں میں چُھپا ہوا یعنی وہ لوگوں میں اپنی شُہرت نہیں چاہتا، ہر نیکی چُھپ کر کرتا ہے، خود بھی گمنام رہنے کی

کوشش کرتا ہے کہ اِسی میں عافیت و آرام ہے۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الرقاق، باب استحباب المال والعمر للطاعۃ، ۷/۹۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین بنتِ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ طَیِّبہ کو مَشعلِ راہ بناتے ہوئے ہمیں بھی خود کو گُمنام رکھنے کی کوشش اور خواہش کرنی چاہئے کہ بہ نیتِ رضائے الٰہی اس کوشش وخواہش میں اَجر و ثواب اور عافیت ہے، مختلف حیلے بہانوں سے خود کو نُمایاں کرنے والیاں اور کسی تقریب یا اِجتماع میں خود کو بنا سنوار کر دوسری اِسلامی بہنوں سے تعریف کی خواہاں اپنی نیّت کی اِصلاح فرمالیں اور جن اسلامی بہنوں کو مائیک پر آنے یا بڑے اِجتماعات میں دَرس و بیان کرنے کا موقع نہیں ملتا وہ دِل چھوٹا کرنے کی بجائے نہ پوچھے جانے کو ہی غنیمت جانیں اور گُمنام رہنے کا ذِہن بنائیں کہ ہماری اماں محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا یہی ذِہن تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قساوتِ قلبی کے اَسباب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گناہوں سے اِجتناب اور نیکیاں کرنے کا ذِہن نہ بننے کا ایک بَہُت بڑا سبب قساوتِ قلبی (دل کا سخت ہونا) بھی ہے، قساوتِ قلبی (دِل سخت ہونے) کے کئی اَسباب ہیں اِن میں سے ایک سبب گناہ کرنا بھی ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ اسے چھوڑ دے اور توبہ و اِستغفار کرے تو اس کا دِل چمکا دیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس سیاہی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دِل پر چھا جاتی ہے یہ وہی زَنگ ہے جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں یوں ذکر فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دِلوں پر زَنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ (پ۳۰، المطففین: ۱۴)

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، ص۷۶۹، الحدیث: ۳۳۳۴)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے رووں تِرے غم میں
سرکار! مگر دِل کی قَساوَت نہیں جاتی (وسائلِ بخشش، ص۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''بندہ جب گُناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے اور پھر جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک اور سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا سارا دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔''

سلفِ صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا یہ قول بھی اِس کی تائید کرتا ہے کہ ''گناہ کفر کے قاصِد ہیں یعنی اس اعتبار سے کہ یہ دِل میں سیاہی پیدا کر کے اسے اِس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ پھر وہ کبھی کسی بھلائی کو قبول نہیں کرتا، اس وقت وہ سخت ہو جاتا ہے اور اس سے ہر رَحمت ومہربانی اور خوف نکل جاتا ہے، پھر وہ شخص جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے اس پر عَمل کرتا ہے، نیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقابلہ میں شیطان کو اپنا وَلی بنالیتا ہے تو وہ شیطان اُسے گمراہ کرتا، ورغلاتا، جھوٹی اُمیدیں دِلاتا اور جس قدر ممکن ہو اس سے کفر سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوتا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ المؤلف، خاتمہ، ۲۷/۱)

دِل سخت ہونے کا ایک سبب فُضول گوئی بھی ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللّٰہ کے عِلاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے، اگرچہ دِل نرم ہوتے ہیں (لیکن فُضول گوئی انہیں سخت کر دیتی ہے) اور سخت دِل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے (یعنی اگر تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے اُمیدوار ہو تو اپنے دِلوں کو سختی سے بچاؤ)۔'' (عُیُونُ الحِکایات، ۱۱۹)

دِل سخت ہونے کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا کھانا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صفحات پر مُشتمل کتاب ''فیضانِ سُنّت'' جلد اوّل صفحہ 708 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا (اس کی شہوت بڑھ جاتی) ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرق ہو جاتا ہے۔ (اَلتَّنْبِیْہَات لِلْعَسْقَلَانِی، باب الخماسی، ص۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالی فرماتے ہیں: ''راہِ آخِرت پر گامزن بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ سالن نہیں کھاتے تھے بلکہ وہ خواہشاتِ نَفْس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفْس میں اَکڑ (یعنی مغروری) اور دِل میں سختی پیدا ہوتی ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قدر مانوس ہوجاتا ہے کہ لذائذِ دُنیا کی مَحَبَّت اس کے دِل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے، اس کے حق میں دُنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ اور جب وہ اپنے نَفْس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دُنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی اور تنگ ہو جاتی ہے تو اس کا نَفْس اس قید خانے اور تنگی سے آزادی چاہتا ہے اور موت ہی اس کی آزادی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فرمان میں اِسی بات کی طرف اِشارہ ہے، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''اے صِدِّیقین کے گروہ! جنّت کا وَلیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بُھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قدر بھوکا رکھا جائے اُسی قدر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔'' (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا تجربہ (تَج۔رِبَہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لہٰذا دُنیا میں خوب بھوکے رہو تا کہ جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہو سکو)

(احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان طریق الریاضۃ فی کسر شھوۃ البطن، ۱۱۴/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿25,24﴾…… لوگوں کی مَذَمَّت کی وجہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 853 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''جہنّم میں لے جانے والے اَعمال'' صَفْحَہ 66 پر شیخُ الاسلام، شہابُ الدِّین امام احمد بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکتوب لکھا: ''جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والے لوگ اس کی مَذَمَّت کرنے لگتے ہیں۔'' (کتاب الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا، ص، ۱۳۶، الحدیث: ۹۱۷)

حضرتِ سیّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک خط میں حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے مختصر نصیحت کرنے کو کہا تو حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے حضرتِ سیّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خط لکھا، سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سُنا ہے کہ "جو شخص انسانوں کی ناراضی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کی ناراضی سے محفوظ رکھے گا اور جو خدا کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا کا طلب گار ہو خدا تعالیٰ اسے لوگوں کے ہاتھ سونپ دے گا۔"

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب الزھد ٦١٠- باب منه، ص ٥٧٣، الحدیث: ٢٤١٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! زوجۂ سیّدُ المرسلین اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے حضرتِ سیّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نصیحت طلب کرنے پر سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ مبارک سے نصیحت فرمائی کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کو پیشِ نظر رکھے اور لوگوں کی ناراضی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کی ناراضی سے بچائے گا اور جو شخص لوگوں کی خوشنودی کے لئے حرام کام کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے انہی لوگوں کے سپرد کر دے گا پھر وہی لوگ اسے ہلاک یا ذلیل وخوار کر دیں گے جنہیں خوش کرنے کے لئے اس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر لیا تھا لہٰذا بندوں کو راضی رکھنے کے لئے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر لینا کہیں کی عقل مندی نہیں بلکہ سراسر حماقت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اطاعت اور اچھی باتوں میں دوسروں کی موافقت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو کوئی ربّ کو کرتے ہیں ناراض
اُن سے رحمت بعید ہوتی ہے (وسائلِ بخشش، ص ۵۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿26﴾ قساوتِ قلبی کیسے دُور ہو؟

مروی ہے کہ ایک عورت نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اِرشاد فرمایا: "موت کو کثرت سے یاد کیا کر تیرا دِل نرم ہو جائے گا۔" جب اس عورت نے ایسا کیا تو اس کا دِل نرم ہو گیا پس اس نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شکریہ

ادا کیا۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور۔۔۔الخ، ص۲۳)

قساوتِ قلبی دُور کرنے کا ایک اور نُسخہ

ایک شخص نے دربارِ رسالت میں اپنے دِل کی سختی کی شِکایت کی تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۱۱۶/۴، الحدیث:۷۷۸۷)

اے ہمارے پاک پروَرْدگار! ہمارے دِلوں کی سختی کو دُور کرکے اپنی یاد سے مَعْمور فرما، فُضُول گوئی اور نفسانی خواہشات کی اِتِّباع اور ہر طرح کے گناہ سے ہماری حفاظت فرما اور ہر وقت اپنا ذِکر کرنے والی زبان عطا فرمایا۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو گیا قلب ہائے سیاہ لُطف نورِ خدا کیجئے
قلب پتھر سے بھی سخت ہے اس کو نرمی عطا کیجئے
جگمگا دیجئے قلبِ سیاہ لُطف بدرُ الدُّجیٰ کیجئے (وسائلِ بخشش، ص۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موت کی یاد دِل پر گناہوں کی وجہ سے چڑھے زَنگ کو دُور کرتی ہے، موت کی یاد گناہوں سے توجُّہ ہٹاتی اور غافل کن آسائشوں کو بے لذّت کر دیتی ہے، موت کی یاد جہاں دِل کی صفائی اور نرمی کا سبب ہے وہیں یہ عمل بندے کے لئے دُنیا و آخرت میں عزّت اَفزائی کا سبب بھی ہے، جیسا کہ

﴿27﴾ لیلۃُ القدر کی دُعا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس رات کے اَعْمال کے مُتَعَلِّق اِرشاد فرماتی ہیں کہ اگر میں جان لیتی کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر کونسی رات ہے تو اس شب میری دُعا اکثر یہ ہوتی: "اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عفو و عافیت کا سُوال کرتی ہوں۔" (مُصَنَّف اِبْنِ اَبِیْ شَیْبَۃ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعافیۃ، ۲۷/۷، الحدیث:۸)

شبِ قدر انتہائی بَرَکتوں والی شب ہے اس شب فِرِشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں جیسا کہ "تفسیرِ صاوی" میں ہے: "اَیْ اِظْہَارُھَا فِیْ دَوَاوِیْنِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی یعنی ان (امورِ تقدیر) کو مُقَرَّب فِرِشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کردیا جاتا ہے۔" (تفسیر الصاوی، پ۳۰، القدر، تحت الآیۃ:۱، ۲۴۰۶/۶)

”لیلۃُ القدر“ کہنے کی وُجوہات

اِس رات کو لیلۃُ القدر کہنے کی وُجوہات بیان کرتے ہوئے مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اِرشاد فرماتے ہیں: اِس شب کو لیلۃُ القدر چند وُجوہ سے کہتے ہیں:

(۱)......اس میں سال آیندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔(۲)......اس میں قدر والی چیز یعنی قران نازل ہوا۔(۳)......جو عبادت اس میں کی جاوے اس کی قدر ہے۔(۴)......قدر بمعنٰی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قدر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجوہ سے اسے شبِ قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں۔(مواعظِ نعیمیہ، ص٦٢)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شبِ قدر کونسی رات ہے یقینی طور پر نہیں معلوم، ایک بار بیٹھے بیٹھے آقا، مکّی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتانے ہی والے تھے کہ شبِ قدر کونسی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شبِ قدر کی پہچان اُٹھالی گئی۔ اَحادیثِ مبارکہ میں اس کی تعیین کے لئے چند مخصوص علامات اور ایّام بیان کئے گئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر رات اور خُصوصاً وہ راتیں جن کے بارے میں شبِ قدر ہونے کا گمان ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گزاریں اور بارگاہِ الٰہی میں رو رو کر اپنے گناہوں کی مَغْفِرت کے لئے دُعائیں مانگیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی مذکورہ بالا روایت میں عَفْو وعافِیَت کا ذِکر ہے، شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عافِیَت کے معنٰی ہیں: ”آفات سے سلامتی وحفاظت۔“ آفات میں دُنیاوی آفتیں بھی داخل ہیں جیسے ناگہانی مصیبتیں بُری بیماریاں وغیرہ۔ اُخروی آفتیں بھی شامل ہیں جیسے گناہ میں مَشْغولِیَّت، نیکیوں سے دُوری، بے صبری، ناشکری وغیرہ۔ بعض نے فرمایا کہ عافِیَت گناہوں سے حفاظت ہے اور آخرت کی عافِیَت عذاب سے بچالینا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسی پیاری دُعا ہے اِنسان پر تین قسم کی ہی مُصیبتیں آتی ہیں: جانی، مالی اور عیالی پھر یہ تینوں مصیبتیں دو طرح کی ہوتی ہیں دُنیاوی اور دینی۔ گویا کل 6 قسم کی آفتیں ہوئیں، ان چھ قسم کی مصیبتوں میں سے ایک چھوٹے سے جملے میں امن مانگ لی۔ خیال رہے کہ گناہ سے بچالینا عافِیَت ہے اور گناہ سرزد ہو چکنے کے بعد مُعاف کر دینا عَفْو، اس پیارے

محبوب نے ہم کو سب کچھ سکھادیا اللہ تعالٰی ہمیں سیکھنے کی توفیق دے۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند الصباح والمسآء والمنام، الفصل الاوّل،۳/۴۱۶ ملتقطا)

اے کاش! اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِلوں سے دُنیا کی ذلیل دولت کی حرص مٹادے اور ہمیں اپنے اَسلاف کے نقشِ پا کو دلیلِ راہ بناتے ہوئے سلامتیٔ ایمان کی فکر کرنے اور آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کی توفیقِ رَفیق مرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿28﴾ پانی کی نعمت پر شکر ادا کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: ''جو بندہ خالص (ٹھنڈا اور میٹھا) پانی پیئے اور وہ بغیر تکلیف کے (جسم میں) داخل ہو اور بغیر کسی تکلیف کے باہر بھی نکل آئے تو اُس پر شکر لازم ہے۔''

(تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، ابراھیم بن عبد الملک، ۷/۴۲، الرقم:۴۴۰)

پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی......!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خدائے اَحکم الحاکمین عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتیں ہر لمحہ ہر گھڑی ہم پر تیز تر بارشوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ برس رہی ہیں، ایک پانی کی نعمت کو ہی لے لیا جائے تو اس میں ہی لاتعداد نعمتیں پوشیدہ ہیں، سرِ دست صرف پانی پینے کے حوالے سے غور کیجئے تو اس میں پینے سے لے کر جسم سے خارج ہونے تک کئی ایک نعمتیں ہیں یقیناً اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ چاہتا تو نہ پانی ہمارے حلق سے نیچے اُترتا نہ جسم سے خارج ہوتا، ایک مرتبہ حضرتِ ابنِ سماک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَحِیْد کے پاس تشریف لے گئے اِسی دوران خلیفہ نے پینے کے لئے پانی منگوایا، جب پانی پیش کیا گیا تو ابنِ سماک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: ''اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! ذرا ٹھہریئے! اگر آپ کو پانی پینے سے روک دیا جائے تو آپ اِتنا پانی کس قدر قیمت دے کر خریدیں گے؟'' فرمایا: ''آدھی سلطنت دے کر''۔ فرمایا: ''بس پی لیجئے۔'' جب خلیفہ نے پی لیا، انہوں نے فرمایا: ''اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قدر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول لیں (یعنی خریدیں) گے؟'' کہا: ''پوری سلطنت دے کر''۔ اِرشاد فرمایا: ''بس یاد رکھئے! آپ کی تمام سلطنت کی قیمت پانی کا ایک گھونٹ؟ اور اس کا

پیشاب ہے تو یہ سلطنت ضرور اس لائق ہے کہ اس کی طرف رغبت نہ دلائی جائے۔"

(تاریخ الخلفاء، الرشید ھارون، فصل فی نبذ من اخبار الرشید، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی عظیم نعمت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرانِ عظیم میں جا بجا اِحسان یاد دلایا اور ایک جگہ خاص اس نعمت پر شکر ادا کرنے کی ہدایت فرمائی، چُنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۶۸تا۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔

پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی عظیم نعمت ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے لگایئے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: یہ نعمت کتنی عظیم ہے کہ مزے سے پی لی جاتی اور آسانی سے نکالی جاتی ہے۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا (جسے پیشاب رُکنے کا مرض تھا) وہ اپنے خادموں میں سے ایک خادم کو دیکھتا کہ وہ مٹکے کے پاس آتا، کُوزے میں پانی بھر کر کھڑے کھڑے غٹا غٹ پی جاتا تو وہ بادشاہ کہتا: "کاش! میں تیری طرح ہوتا کہ پی کر پیاس بجھاتا۔ کتنی عظیم ہے یہ نعمت کہ تو مزے سے پیتا ہے اور آسانی سے نکال دیتا ہے" کیونکہ جب وہ بادشاہ پانی پیتا تھا تو ہر گھونٹ میں اس کے لئے کئی مصیبتیں ہوتی تھیں۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ...الخ، ۴/۱۱۴، الرقم:۴۴۷۵ ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ ہماری ہر ہر گھڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتے ہوئے اس کی یاد میں بَسر ہو کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ان نعمتوں کا بکثرت ذکر کیا کرو کیوں کہ ان کا ذِکر ان کا شکر ہے۔ (کتاب الزھد لابن مبارک، الجزء الحادی عشر، ص۳۹۶، الرقم:۱۱۳۴)

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "جسے چار چیزیں عطا کی گئیں اسے وہ بھلائی عطا کی جائے گی جو حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی آل کو عطا کی گئی (۱)...... شکر کرنے والا دِل۔ (۲)...... صبر کرنے والا

بدن اور (۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے والی زبان۔ (۴)......اور ایسی بیوی کہ جب اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے۔" (تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسمہ معبد، معبد ابو المخارق الراھبی، ۵۹/۳۳۷، الرقم: ۷۵۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿29﴾ زبان کی آزمائش

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "بے شک مصیبت و آزمائش کلام کے سپرد (یعنی تابع) ہوتی ہیں۔" (اَلْآثَارُ لِاَبِی یُوْسُف، باب الغزو والجیش، ص۱۹۶، الحدیث:۸۸۷)

حضرتِ سیّدنا بابا فرید الدین گنج شکر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں: جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیّدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک منہ میں زبان کو رکھنا چاہا تو زبان سے فرمایا: اے زبان! تجھے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا کسی اور کا نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے اگر اس کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو بھی اور باقی اعضا بھی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

(اَسرار الاولیا، فصل چہارم، سخن در ذکر توبہ، ص۲۳)

مطلب یہ کہ زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے بغیر کچھ بھی نہ بولے۔ اس کا نام لے، اس کے محبوبوں کا نام لے، کام کی بات کرے، اس بنانے والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی مرضی کے خلاف زبان کوئی کلام نہ کرے۔ (قفلِ مدینہ، ص۱۵)

بَہرام اور پرندہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاموشی میں اَمن ہے اور فُضُول گوئی میں آفات ہی آفات ہیں، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 48 صفحات پر مُشْتَمِل رسالہ "خاموش شہزادہ" صفحہ 2 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: باتونی شخص دوسروں کو بولنے پر مجبور کر دیتا، اپنا اور دیگر افراد کا وقت برباد کرتا، کئی بار بول کر پچھتاتا اور بارہا پریشانی اُٹھاتا ہے، واقعی انسان جب تک خاموش رہتا ہے بہت ساری آفتوں سے اَمن میں رہتا ہے۔ کہتے ہیں: بہرام کسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا، اِسے ایک پرندے کی آواز سنائی دی اور اس نے اسے مار گرایا پھر کہنے لگا: زبان کی حفاظت اِنسان اور پرندے دونوں کے لئے

مفید ہے اگر یہ پرندہ اپنی زبان سنبھالتا تو ہلاک نہ ہوتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی کی فضیلت پر مشتمل 4 فرامینِ مصطفٰے

(۱)......"مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ابواب صفة القيامة۔۔۔الخ، ٥٠- باب، ص٥٩١، الحديث:٢٥٠١)

(۲)......"اَلصَّمْتُ سَیِّدُ الْاَخْلَاقِ یعنی خاموشی اَخلاق کی سردار ہے۔"

(فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، باب الصاد، ذكر الفصول من ادوات الف واللام، ٢/٥٧٨، الحديث:٣٦٦٦ ملتقطًا)

(۳)......"اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةِ یعنی خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔"

(فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، باب الصاد، ذكر الفصول من ادوات الالف واللام، ٢/٥٧٨، الحديث :٣٦٦٥)

(۴)......آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الايمان، باب فى حفظ اللسان، فصل فى فضل السكوت عما لا يعنيه، ٤/٢٤٥، الحديث:٤٩٥٣)

60 سال کی عِبادت سے بہتر کی وضاحت

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان چوتھی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص 60 سال عبادت کرے مگر زیادہ باتیں بھی کرے، اچھی بُری بات میں تمیز نہ کرے اس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں فکر بھی ہوئی، اصلاحِ نفس بھی، معارف وحقائق میں اِستِغراق بھی، ذِکرِ خفی کے سمندر میں غوطہ لگانا بھی، مراقبہ بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، ۶/۴۷۹، مختصراً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** تمام مُعاشَرے کو مدنی مُعاشَرہ اور ہر مسلمان کو سنّتوں کا پیکر بنانا چاہتی ہے۔ اِس سلسلے میں اسلامی بھائیوں کی طرح اسلامی بہنیں بھی دِن رات کوشاں ہیں۔ آیئے! اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کا جائزہ لیتے ہیں:

اسلامی بہنوں کے مدنی کاموں کی ایک جھلک

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرے میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دَلدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلُوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی شرم وحیا کے صدقے وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقع اُن کے لباس کا جُزوِ لَا یَنْفَکّ بن گیا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قراٰنِ کریم حفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارِسُ المدینہ اور عالِمہ بنانے کیلئے مُتَعَدَّد ''جامِعاتُ المدینہ'' قائم ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں ''حافِظات'' اور'' مَدَنیّہ عالِمات'' کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ بَہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی ایک جھلک بمطابق (مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۳۴ھ / دسمبر 2012ء) صِرف پاکستان میں برائے حفظ وناظِرہ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کے تقریباً 294 مدارِسُ المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کی کُل تعداد تقریباً 22091 ہے۔ اور اسلامی بہنوں کے مَدرَسۃُ المدینہ بالِغات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً 3495 مدرسات کی تعداد تقریباً 3994 مَدرَسۃُ المدینۃ (بالِغات) کی شُرکا کی تعداد تقریباً 39162 ہے۔ جامِعات المدینہ کی تعداد تقریباً 134 ہے جامِعات المدینہ کی مُعلِّمات وناظِمات کی تعداد تقریباً 387 اور طالِبات کی تعداد تقریباً 5634 ہے۔ مَدَنی اِنعامات کی عامِل کی تعداد تقریباً 80707 ہے۔ (مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۳۴ھ / دسمبر 2012ء) کل مُعلِّمات کی تعداد تقریباً 26019، کُل مُبلِّغات کی تعداد تقریباً 18993، کل مُدرِّسات کی تعداد تقریباً 7323، کل گھر درس دینے والیوں کی تعداد تقریباً 64141، روزانہ بیان یا مَدَنی مذاکرہ سُننے والیوں کی تعداد تقریباً 134206، کل ہفتہ وار اِجتماعات کی تعداد تقریباً 182175، اِجتماعات کی شُرکائے حَلْقہ بعد اِجتماع کی تعداد تقریباً 158536، علاقائی دَورہ کی شُرکا کی تعداد تقریباً 17847، علاقائی دورہ میں بیان کی شُرکا کی تعداد تقریباً 16415، ہفتہ وار تربیتی حلقے کی شُرکا کی تعداد تقریباً 26739 ہے۔

مِری جس قَدَر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے!
(وسائلِ بخشش، ص۲۸۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیں گی اور اپنے ہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور مَدَنی اِنعامات پر عَمَل کرکے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جَمع کرواتی رہیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوجائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اِسلامی بہن کی رِقّت انگیز حکایت مُلاحظہ فرمایئے۔ چُنانچہ،

قابلِ رشک موت

سانگھڑ (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حَلْفِیہ بیان ہے کہ میری بہن بنتِ عبدالغفار عطّاریہ کو کینسر کے موذی مرَض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم وبیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اُسپتال (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ) میں داخل کردیا گیا۔ ایک ہفتہ اُسپتال میں رہیں مگر حالت مَزید اَبتَر ہوتی چلی گئی۔ اچانک انہوں نے باآوازِ بلند کَلِمَۂ طَیِّبہ کا وِرْد شروع کردیا، کبھی کبھی درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ بھی پڑھتیں۔ بُلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِرْد کرنے سے پورا کمرہ گونج اُٹھتا تھا، عجیب اِیمان اَفروز منظر تھا، جو آتا مزاج پُرسی کرنے کی بجائے ان کے ساتھ ذِکْرُ اللہ شروع کردیتا۔ ڈاکٹرز اور اُسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی مَقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ مریضہ شِکْوہ کرنے کی بجائے مسلسل ذِکْرُ اللہ میں مصروف ہے۔ تقریباً 12 گھنٹے تک یہی کیفیت رہی، اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ کا وِرْد کرتے کرتے ان کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ (فیضانِ سنّت، باب پیٹ کا قُفلِ مدینہ، ۱/۶۵۳)

تِرا شکر مولا دیا مَدَنی ماحول — نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی — سنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سنّتوں اور پردے کے اَحکام — یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش، ص۶۰۲، ۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿5﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کا ذوقِ عبادت

نِفاق اور جہنّم سے آزادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 419 صَفحات پر مُشتمِل کتاب ''مَدَنی پنج سُورہ'' صَفحہ 394 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن سخاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے حوالہ سے دُرُودِ پاک کی فضیلت کے متعلّق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 بار درودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 بار دُرودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قیامت کے دِن اِس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا''۔

(المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، الحدیث: ۷۲۳۵)

ہے سب دُعاؤں سے بڑھ کر دُعا دُرُود و سلام
کہ دَفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرُود و سلام (بحکم، ص۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَوراقِ تاریخ کے مُطالعہ اور گرد و پیش کے مُشاہدہ سے مَعْلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے عِبادت وریاضت کو اپنا شِعار بنایا اور اپنے مقصدِ حیات یعنی عبادتِ الٰہیہ کو اپنایا تو نتیجۃً دونوں جہاں کی عزّت وعظمت وسُرخروئی اُن کے ماتھے کا جُھومر بنی۔ ایسی پرہیز گار وباوقار شخصیتوں کی فہرست بہت طویل ہے کہ اُن کے اَسمائے گرامی کا شُمار ہی کثیر اَوقات اور صَفحات کا تقاضا کرتا ہے اور اِن سعادت مندوں کی فہرست میں مَرد وزَن شامل ہیں۔ اِن دَرَخشاں ستاروں میں

ایک ذات حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا کی ہے جن کو زبانِ رسالت سے فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ [1] کے الفاظ کے ساتھ لازوال فضیلت کا مُژدہ نصیب ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کی ذاتِ ستودہ صفات ایک مسلمان کے لئے کسی تعارُف کی محتاج نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کی سیرتِ پاک ایسی تابناک ہے کہ جس کی روشنی میں کئی بھولے راہ یاب ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کی جلالتِ علمی سے کئی تشنگانِ علم سیراب ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کا تقویٰ و پرہیز گاری، عبادت و ریاضت ایسی کہ اس کے چرچے چار دانگ عالَم عام ہوئے۔ اِس کی کچھ جھلکیاں اِس بیان میں مُلاحظہ کیجئے:

گرمی کی شِدّت میں روزہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُما عَرَفہ کے دِن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا روزے سے تھیں اور گرمی کی شِدّت کے باعِث آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ عرض کرنے لگے: آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا اِفطار کر لیجئے (کیونکہ اُس دن کا روزہ فرض یا واجب نہ تھا)۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، عابدہ، زاہدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا فرمانے لگیں: میں اِفطار کروں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ **"عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔"** (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللّٰہ عنہا، ۱۰/۲۶۷، الحدیث: ۲۵۷۱۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا کا نیکیاں اِکٹھی کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! اور حدیثِ نَبَوی پر اس قدر عمل پیرا کہ سخت گرمی میں بھی نفلی روزے کا اہتمام فرماتیں جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم سردیوں کے فرض روزے چھوڑنے میں بھی خوفِ خدا سے لرزتے تک نہیں کہ فرائض میں سُستی کے سبب اگر خدائے جبّار و قہار عَزَّوَجَلَّ نے قہر و غضب فرمایا تو ہمارا کیا بنے گا۔ لہٰذا اِس کے خوف سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہنا چاہئے:

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم تِرے خوف سے یاخدا یاالٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی! (وسائل بخشش، ص۷۸)

---

[1]......یعنی جناب عائشہ (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا) کی فضیلت ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔
(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ذکر الطعام، ص۱۳۸۸، الحدیث: ۵۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرمیوں کے روزے کا لُطف وسُرُور

گرمیوں کے روزوں کے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صفحہ942 میں فرماتے ہیں: روزہ کا تو مزا ہی اِس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدّتِ پیاس سے لَب سُوکھ گئے ہوں اور بُھوک سے خوب بِدحال ہو چکے ہوں۔ ایسے میں کاش! مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صَحرا اور گُلستانِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہکتے ہوئے نوشگفتہ پُھولوں، تین دن کی بُھوک اور پیاس سے تڑپتے بِلکتے مدینے کے ''حقیقی مَدَنی مُنّوں'' اور شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے اور جس وَقت بُھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وَقت تسلیم ورضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَرور، مَحبوبِ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شِکَمِ اَطہَر پر بندھے ہوئے بامُقدّر پتھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے!

لہٰذا پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سرکاروں کی حسین یادوں میں گُم ہو جائیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ

بول بالے مِری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش، ص۳۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمل جتنا دُشوار اُتنا ہی زیادہ ثواب

حضرتِ سیِّدُنا شیخ فریدُ الدّین عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا فرمانِ معظّم ہے: ''بروزِ قیامت میزانِ عمل میں وہی عمل زیادہ وَزن دار ہوگا جو دُنیا میں زیادہ دُشوار ہوگا۔''

(تذکرۃ الاولیاء (فارسی)، ابراھیم بن ادھم، ص۹۵)

اور سخت گرمی میں روزہ رکھنے پر جنّت کی بشارت بھی ہے، چُنانچہ

روزے کی خوشبو

حضرتِ سیِّدُنا امام قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن غالِب حدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی شہید کر دیئے گئے۔ تدفین کے وقت لوگوں نے اُن کی قَبْرِ شریف سے مُشک کی خوشبو محسوس کی۔ اِن کے بھائیوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، یَا اَبَا فِرَاسٍ مَا صَنَعْتَ؟ یعنی اے ابو فراس آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا گیا؟ کہا: ''اچھا مُعامَلہ فرمایا گیا۔'' پوچھا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا: ''جنّت میں۔'' پوچھا: ''کون سے عمل کے باعث؟'' فرمایا: ''حُسنِ یقین، طولِ تہجّد (یعنی تہجد میں لمبے قیام) اور تیز گرمیوں (میں روزوں) کی پیاس کے سبب۔'' پھر پوچھا ''آپ کی قَبْر سے مُشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟'' تو جواب دیا: ''یہ میری تلاوت اور (روزوں میں) پیاس کی خوشبو ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء، المغیرۃ بن حبیب، ۲۶۶/۶، الرقم: ۸۰۰۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی! (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین چیزوں سے مولیٰ علی کا پیار

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: مجھے تین چیزیں بڑی پیاری ہیں: ''اِکْرَامُ الضَّیْفِ، صِیَامُ الصَّیْفِ، جِھَادٌ بِالسَّیْفِ یعنی مہمان کی خدمت، گرمی کے روزے، تلوار سے جہاد۔''

(مراۃ المناجیح، باب صیام التطوع، الفصل الثانی، ۱۹۲/۳۔۱۹۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ والوں کو عبادت پر کمر بستہ رہنے کا کس قدر جذبہ تھا وہ کسی کے کہنے یا کسی کی آمد پر بھی عبادت سے لاتعلّق نہ ہوتے تھے جبکہ ہمارے پاس کوئی دُنیوی عہدے دار آ جائے تو اس کی آؤ بھگت میں اپنی روزمرّہ کی عبادت میں سُستی کرتے اور فرائض تک قضا کر ڈالتے ہیں، ہمارے اَسلاف کا طریقۂ کار کیا تھا آیئے! اس حکایت سے درس حاصل کیجئے:

قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کا نسخہ

حجاج بن یوسف ایک مرتبہ دورانِ سفرِ حج مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ زَادَهُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے درمیان ایک منزل پر اُترا اور دوپہر کا کھانا تیار کروایا اور اپنے حاجب (یعنی محافظ) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجب خیمہ سے باہر نکلا تو اُسے ایک اَعرابی لیٹا ہوا نظر آیا، اس نے اُسے جگایا اور کہا: چلو تمہیں امیر حجاج بُلا رہے ہیں۔ اَعرابی آیا تو حجاج نے کہا: میری دعوت قبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ اَعرابی بولا: مُعاف فرمایئے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حجاج نے کہا: وہ کس کی؟ وہ بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حجاج نے کہا: اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اَعرابی نے کہا: ہاں! **قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کے لئے۔** حجاج نے کہا: آج کھانا کھا لو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اَعرابی بولا: کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حجاج نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اَعرابی بولا: تو پھر آپ مجھ سے دیر سے آنے والے کے بدلے میں اس جلدی آنے والے کے بارے میں کیسے کہہ سکتے ہیں جس پر آپ قادر نہیں؟ حجاج نے کہا: ہمارا کھانا بڑا عمدہ ہے۔ اَعرابی نے جواب دیا: اس کو نہ تم نے اور نہ ہی باورچی نے عمدہ بنایا اس کو تو عافیت نے عمدہ کیا۔

(البداية والنهاية، ثم دخلت سنة خمس وتسعين، ترجمة الحجاج بن يوسف الثقفي......الخ، الجزء التاسع، ۱۴۷/۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں نے جب بھی عبادت کا سوچا، نفس نے فوراً اُس دم دبوچا
نیکیوں کا نہیں سلسلہ کچھ، بس گناہوں میں ہی دل پھنسا ہے (وسائلِ بخشش، ص۲۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عرفہ کے بارے میں کچھ اہم معلومات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے حدیثِ عائشہ میں پڑھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شدید گرمی میں نفلی روزہ رکھ کر عرفہ کا دِن گزارتی تھیں۔ عرفہ کسے کہتے ہیں؟ آیئے! اس بابرکت دن کے متعلق کچھ مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

حکیمُ الاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''مراٰۃ شرح مشکوٰۃ'' میں ارشاد فرماتے ہیں: (ذُوالْحِجَّہ کی) نویں تاریخ کو بھی ''عَرَفہ'' کہتے ہیں اور عَرَفات میدان کو بھی، مگر لفظِ عَرَفات صرف میدان کو کہا جاتا ہے نہ کہ اِس دن کو رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ [1] چونکہ اِس جگہ کا ہر حصّہ عَرَفہ ہے اس لئے اِسے جمع عَرَفات کہا جاتا ہے، اِس جگہ کو چند وجہ سے عَرَفہ کہتے ہیں:

(۱)...... اِسی جگہ حضرتِ سیِّدُنا آدم و حوّا عَلَیْہِ السَّلَام وَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مُلاقات تین سو (300) برس کے فِراق کے بعد ہوئی اور ایک دوسرے کو پہچانا۔

(۲)...... اِسی جگہ جبرئیلِ امین نے جنابِ خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو اَرکانِ حج سکھائے اور آپ نے فرمایا: عَرَفْتُ میں نے پہچان لیا۔

(۳)...... یہ جگہ تمام دُنیا میں جانی پہچانی ہے کہ یہاں حج ہوتا ہے یعنی مشہور ہے۔

(۴)...... ربّ تعالیٰ اِس دن حاجیوں کو مَغْفِرت کا تحفہ دیتا ہے، عَرَف بمعنی عَطِیَّہ۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، عَرَّفَهَا لَهُمْ ۞ [2]

(۵)...... تمام حجاج وہاں پہنچ کر اپنے گناہوں کا اِقرار و اِعتراف کرتے ہیں، خیال رہے کہ **قیامِ عَرَفہ حج کا رُکنِ اعلیٰ ہے جسے یہ مل گیا اسے حج مل گیا۔** (مراۃ المناجیح، کتاب المناسک، باب الوقوف بعرفۃ، ۴/۱۳۹، ۱۴۰)

ہو جائے مری حاضری عَرَفات و مِنیٰ میں
اور مُزدَلِفہ کا بھی کروں خوب نظارا (وسائلِ بخشش، ص۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَرَفہ کے دن جہنّم سے آزادی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''عَرَفہ کے دِن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو سب سے زِیادہ تعداد میں جہنّم سے آزاد کرتا ہے۔''**

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ...الخ، ص۷۰۳، الحدیث:۱۳۴۸)

---

(1)...... ترجمۂ کنزالایمان: تو جب عرفات سے پلٹو۔ (پ۲، البقرۃ:۱۹۸)

(2)...... ترجمۂ کنزالایمان: انہیں اس کی پہچان کرادی ہے۔ (پ۲۶، محمد:۶)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃُ المناجیح" جلد 4، صفحہ 140 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی سال بھر کے تمام دِنوں سے زیادہ نویں ذِی الحجہ کو گنہگار بخشے جاتے ہیں، (اس حدیثِ پاک میں مذکور لفظ "عبد" سے اِستِدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) عبد کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دن حاجیوں کے عِلاوہ اور بندوں کو بھی بخشتا ہے، اِسی لئے غیرِ حجاج کے لئے اس دن روزہ سنّت ہے۔

عفو و رحمت کا بخشش کا سائل ہوں نہایت گنہگار و غافل

میرا سب حال تجھ پر کھلا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائلِ بخشش، ص۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاجیوں کے لئے عَرَفہ کے روزے کا حُکم

فقہا (کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام) فرماتے ہیں: عَرَفہ کا روزہ غیرِ حاجی کے لئے سُنّت ہے حاجی کے لئے سنّت نہیں، بلکہ ایسے کمزور کو جو روزہ رکھ کر اَرکانِ حج اَدا نہ کر سکے، (روزہ رکھنا) مکروہ ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الصوم، باب صیام التطوع، ۱۸۴/۳)

"عَرَفہ" کے چار حروف کی نِسبَت سے عَرَفہ کا روزہ رَکھنے کے 4 فضائل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اَعمال" صَفْحہ 277 پر حافظ امام شرفُ الدِّین عبدالمؤمن بن خلف دِمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اَحادیثِ مبارکہ نقل فرماتے ہیں:

﴿1﴾..... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو عَرَفہ کے دِن روزہ رکھتا ہے اِس کے پے دَر پے دو سالوں کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلٰی، حدیث سهل بن سعد الساعدی، ۴۸۷/۵، الحدیث: ۷۵۴۸)

﴿2﴾..... حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عَرَفہ کے دِن روزہ کے بارے میں سُوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "ہم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں اِسے دو سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔“

(المعجم الاوسط، باب الالف،من اسمہ احمد، ۲۱۹/۱، الحدیث:۷۰۱)

﴿3﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا نے فرمایا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رَنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے: **”عَرَفہ کا روزہ 1000 دِن کے روزوں کے برابر ہے۔“**

(شُعَبُ الایمان ،باب فی الصیام ، تخصیص یوم عرفۃ بالذکر،۳۵۷/۳، الحدیث:۳۷۶٤)

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **”جس نے عَرَفہ کے دِن روزہ رکھا، اُس کے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔“** (مجمع الزوائد، ۴۳٦/۳، الرقم:۵۱٤۲۔ المعجم الکبیر، من اسمہ قتادہ، قتادۃ بن نعمان الانصاری۔۔۔الخ، ۷۹/۸، الحدیث: ۱۵۳٤۹)

نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے
الٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے (وسائلِ بخشش، ص۲۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَرَفہ دُعاؤں کی قُبولیّت کا دِن ہے

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن شُعَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہُ اپنے والِد سے وہ اپنے دادا سے رِوایت کرتے ہیں: حضورِ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے فرمایا: (دُعاؤں میں سے) **بہترین دُعا عَرَفہ کے دِن کی دُعا ہے۔**

(سنن الترمذی، احادیث شتّٰی، باب فی دعاء یوم عرفۃ، ص۸۱۹، الحدیث:۳۵۸۵)

شرحِ حدیث

اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی اِرْشاد فرماتے ہیں: (عَرَفہ کے دِن کی دُعا ”بہترین دُعا“ اِس لئے ہے) کیونکہ اِس دِن کی دُعا جلد قُبول ہوتی ہے اور اِس پر مانگنے سے زِیادہ

ملتا ہے۔ ثوابِ دُعا اِس کے عِلاوہ ہے، اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نویں بقرعید (9ذوالحجۃ الحرام) کی دُعا بہترین عَمل ہے خواہ کہیں مانگی جائے، اگر حج مُیَسَّر ہو اور میدانِ عرفات میں مانگی جائے، تو زہے نصیب ورنہ اپنے گھر یا مسجد وغیرہ جہاں ہوسکے مانگے، یہ دِن غفلت میں نہ گزار دے، اِسی لئے سمجھدار لوگ نویں بقرعید کو روزہ رکھتے ہیں، عبادات و دُعاؤں میں مَشغول رہتے ہیں اس دن کو لہو و لَعِب میں نہیں گزارتے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس دن صِرف دُعا ہی نہ مانگے بلکہ ربّ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے دِل کو چین اور قرار ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب المناسک، باب الوقوف بعرفۃ، ۱۴۲/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں سے جلنا شیطانی عمل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو شیطان ہمیشہ ہی ذَلیل و خوار اور غمگین رہتا ہے مگر نویں ذِی الحجہ کے دِن حاجیوں کو عَرَفہ میں دیکھ کر بہُت غمگین ہوتا ہے اور نیک کام پر غم کرنا، نیکیوں سے جلنا شیطانی عَمل ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ بن کُرَیْز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عَرَفہ کے دِن سے زِیادہ کسی دِن شیطان بہُت چھوٹا، بہُت پھِٹکارا ہوا اور بہُت ذَلیل و غُصّہ میں نہ دیکھا گیا یہ صِرف اِس لیے ہے کہ وہ (آج کے دِن) رحمتِ باری کے نُزول اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے گناہوں کی مُعافی دینے کو مُشاہدہ کرتا ہے۔

(شرح السنۃ، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفۃ، ۱۵۸/۷، الحدیث: ۱۹۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ تہجُّد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''سیرتِ مُصطفٰے'' صَفحہ 660 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُالمُصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عبادت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مرتبہ بہُت ہی بُلند ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُنا امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا روزانہ بلا ناغہ نمازِ تہجُّد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار بھی رہا کرتی تھیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب عِبادت کی کثرت کا ذہن ہو تو اِس کے لئے وقت خود وقت دیتا ہے، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے زُہد وتقویٰ اور عِبادت وریاضت کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک بات گوش گزار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ دُنیوی اور خوانگی اُمُور کی ذِمّہ داری وقت کی کمی کا ضرور اِحساس دلاتی ہے اور عِبادت کی کثرت بلکہ فرض عِبادت تک سے دُور ہونے پر مجبور کرتی نظر آتی ہے لیکن اگر مدنی ذِہن ہو اور نیّت بھی صاف ہو تو منزل تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ جب مدنی ذِہن پانے میں کامیابی ملتی ہے تو وقت ایسا بابَرَکت ہو جاتا ہے گویا کہ خود آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہے۔ ذاتی، خوانگی اور دنیوی اُمور سَنورتے، حالات سُدھرتے اور صحیح ڈگر پر چلتے نظر آتے ہیں۔ کیا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر کوئی ایسی ذِمّہ داری نہ تھی؟ کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دُنیوی کاموں کے لحاظ سے فارغُ البال تھیں؟ کیا خانہ داری سرانجام دینے سے مَعْذور ونفور تھیں؟ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے باپ کی فرمانبردار بیٹی اور شوہرِ نامدار کی مَحْبوب ترین زَوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ گھریلو اُمُور کو نہایت اَحسن اَنداز سے نبھانے والی اِنتہائی سمجھدار خاتون تھیں۔ بعدِ وصالِ نبوی کئی شرعی معاملات میں اُمّتِ مُسلِمہ کی رَہبری اور صحابہ وتابعین کی معلّمہ ہونے کی ذِمّہ داری بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سَنبھالی۔ اِن گوناگوں (گو۔نا۔گوں، یعنی طرح طرح کی) مصروفیّات کے باوجود عِبادت وریاضت کی کثرت اور نفلی عِبادات کی طرف رَغْبَت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت کا ایک نُمایاں پہلو ہے آپ بھی حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت سے درس وہدایت کے مدنی پھول چُن کر اپنے لازمی اُمور کو سَنوارنے کے ساتھ ساتھ عبادتِ الٰہی پر بھی بھرپور توجُّہ دیجئے۔ اوّلین توجُّہ تو فرض وواجب پر ہونی چاہئے۔ اِس کے بعد سُنَن ومستحبات پر بھی عَمَل کی کوشش کرنی چاہئے۔ نفلی نمازوں، نفلی روزوں کی بھی کثرت کر کے فیضانِ الٰہی سے بہرہ ور ہونے کی بھرپور سَعْی کرنی چاہئے کہ نبیوں کے سالار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے کا بمقابلہ فرض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اِس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے مَحَبَّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ص۱۵۹۷، الحدیث:٦٥٠٢، ملخصاً)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الامّت حضرت علاّمہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی خداتعالیٰ کے فرمان ''میرے کسی بندے کا بمقابلہ فرض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں'' کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی مجھ تک پہنچنے کے بہُت ذریعہ ہیں، مگر اِن تمام ذرائع سے زیادہ محبوب ذریعہ اَدائے فرائض ہے اِسی لئے صوفیا فرماتے ہیں کہ فرائض کے بغیر نوافل قبول نہیں ہوتے اِن کی ماخذ یہ حدیث ہے۔ افسوس اِن لوگوں پر جو فرض عِبادات میں سُستی کریں اور نوافل پر زور دیں اور ہزار اَفسوس اُن پر جو بھنگ، چرس، حَرام گانے بجانے کو خدا رسی کا ذریعہ سمجھیں نماز روزے کے قریب نہ جائیں۔ (اور نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پانے سے یہ مراد ہے کہ) بندۂ مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ فرائض و نوافل کا جامع ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کرے۔ مَحبَّت سے مراد کامل مَحبَّت ہے۔ اِس عبارت (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہاتھ کان وغیرہ ہونا) کا یہ مطلب نہیں کہ خداتعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو، کہ خداتعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں: ایک یہ کہ وَلِیُّ اللّٰہ کے یہ اعضا گناہ کے لائق نہیں رہتے ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں، اُس پر عبادات آسان ہوتی ہیں گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرا رہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اعضا کو دُنیا کے لئے اِستعمال نہیں کرتا صرف میرے لئے استعمال کرتا ہے، ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے ہر آواز میں میری آواز سنتا ہے یا یہ کہ وہ بندہ فنا فی اللّٰہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اعضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وراہیں، حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلام نے کَنْعان میں بیٹھے ہوئے مِصر سے چلی ہوئی قمیصِ یُوسُفی کی خوشبو سُونگھ لی، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی حضرتِ سیِّدُنا آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمَن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینہ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچادی حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالئے یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں آج تار کی طاقت سے ریڈیو تار، وائرلیس، ٹیلی ویژن عجیب کرشمے دکھا رہے ہیں تو نور کی طاقت کا کیا پوچھنا اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیا کے منکر ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب فضائل القرآن، باب ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ، ۳/۳۰۸)

نمازِ تہجُّد عظیم نِعمت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تہجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے یہ نعمت جسے عطا ہو جائے اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے بندہ بہت جلد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پالیتا ہے۔ نمازِ تہجد کے چند فضائل مُلاحظہ کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے ہم سب کو اس کی بَرَکتوں سے مالا مال ہونے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار پر نمازِ تہجُّد فرض تھی

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 15، سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل کی آیت نمبر 79 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ﳓ ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

خلیفۂ اعلٰی حضرت، صدرُالافاضل سیّد حافظ مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی "تفسیر خزائن العرفان" میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: تہجّد: نماز کے لیے نیند کو چھوڑنے یا بعدِ عشا سونے کے بعد (وقتِ فجر سے پہلے پہلے) جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں۔ نمازِ تہجّد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ نمازِ تہجّد سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لیے یہ نماز سنّت ہے۔

مسئلہ: تہجّد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنّت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔

مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا، تو شب کے تین حصّے کرلے درمیان تہائی میں تہجّد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصفِ اخیر افضل ہے۔

مسئلہ: جو شخص نمازِ تہجّد کا عادی ہو اُس کے لیے تہجّد ترک کرنا مکروہ ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۷۹، ص ۵۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بغیرِ حساب جنّت میں داخلہ

تہجُّد کی نعمت حاصل کرنے والے لوگوں کو قیامت کے دِن بے حساب جنّت میں داخلے کی بشارت دی جائے گی۔ جب سب لوگ اپنے حشر کے بارے میں فِکر مَند ہوں گے کہ نہ جانے آج ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا جائے اُس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ تہجُّد گزاروں کو سب لوگوں سے جُدا فرما کر بے حساب جنّت میں داخِلہ عطا فرمائے گا، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 743 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''جنّت میں لے جانے والے اَعمال'' صفحہ 140 پر حافِظُ المشرِق والمغرِب حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابومحمد شرَفُ الدّین عبدُالمؤمن دمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا اَسما بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دِن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے، پھر ایک مُنادِی نِدا کرے گا: ''کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جُدا رہتے تھے؟'' پس وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ تعداد میں بہُت کم ہوں گے اور بغیرِ حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے، پھر تمام لوگوں کو حساب دینے کا حُکْم ہو گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، ص۲۰۵، الرقم:۹)

اُن کے کرم کے صدقے فضل وکرم سے اُن کے
عطّار پیچھے پیچھے جنّت میں جا رہے ہیں (وسائلِ بخشش، ص۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُبولیّت کی گھڑی

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سنا: ''بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان بندہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو وہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب ...الخ، ص۲۷۴، الحدیث:۷۵۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت میں دُعا کی قبولیت کا وقت بتایا گیا ہے۔ جو اسلامی بہنیں اپنی دُعائیں قبول نہ ہونے کی رَٹ لگائے رکھتی ہیں اگر وہ اپنی نیند کو قربان کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں گی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت انہیں گھیر لے گی اور دُعائیں مُستجاب ہونے کے ساتھ ساتھ مُشکلات بھی حَل ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تہجُّد یا فجر کے لئے جلدی آنکھ کھلنے کا مَدَنی نُسخہ

اب تہجد جیسی نعمت جو قُربِ خداوندی، دُعاؤں کی قبولیت اور دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرنے کا نہایت ہی بہترین ذریعہ ہے اس میں سب سے بڑی رُکاوٹ یہ ہے کہ نفس و شیطان نیند سے بیدار نہیں ہونے دیتے۔ نیند سے بیدار ہونے کے لئے سب سے پہلے اپنا ذہن بنائیں کہ میں نے نمازِ تہجد ادا کرنی ہے پھر یہ وظیفہ کریں جو پیکرِ علم و حکمت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی مذاکرہ نمبر 120 میں ارشاد فرمایا کہ نمازِ تہجد یا فجر کے لئے جلدی آنکھ کھل جائے اِس کے لئے پارہ 16 سُوْرَۃُ کَھْف کی آخری 4 آیتیں پڑھ لیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے تم فرمادو اگر سمندر میرے ربّ کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے ربّ کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور نیت کیجئے کہ مجھے اتنے بجے اُٹھنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن آیاتِ مبارکہ کو پڑھنے کی بَرَکت سے آنکھ کُھل جائے گی، اگر شروع میں یہ وظیفہ کرنے سے آنکھ نہ کھلے تو مایوس نہ ہوں وظیفہ جاری رکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد اُٹھنے کی عادت بن جائے گی۔

جلدی بیدار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اَلارم (Alarm) لگا کر سوئیں اور اگر ممکن ہو تو دو گھڑیوں میں کچھ منٹ کے وقفے سے اَلارم لگائیں اور اگر رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے نمازِ فجر کے لئے آنکھ نہیں کھلتی اور نہ ہی کوئی جگانے والا موجود ہے تو واجب ہے کہ جلدی سوئیں کہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: جب یہ اَندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلا ضرورت شرعِیَّہ اسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (حاشیه ابن عابدین، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ۳۳/۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاویٰ رضویہ" میں نیند کم کرنے کے طریقے اِرشاد فرماتے ہیں: اگر طولِ خواب (لمبی نیند) سے خوف کرتا ہے تکیہ نہ رکھ بچھونا نہ بچھا کہ بے تکیہ و بے بستر سونا بھی مسنون ہے، سوتے وقت دِل کو خیال جماعت سے خوب متعلق رکھ کہ فکر کی نیند غافل نہیں ہوتی، کھانا حتی الامکان علی الصباح کھا کہ وقت نوم تک بخارات طعام فرو لیں اور طول منام کے باعث نہ ہوں، سب سے بہتر علاج تقلیلِ غذا ہے۔ سوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توفیق جماعت کی دعا اور اس پر سچا توکل مولیٰ تبارک وتعالیٰ جب تیرا حسن نیّت وصدق عزیمت دیکھے گا ضرور تیری مدد فرمائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/۸۸، ۹۰ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز چاشت اور سیِّدَتُنا عائشہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا چاشت کی 8 رکعتیں پڑھتی تھیں پھر فرماتیں کہ اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تو میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔

(المؤطا امام مالك، كتاب قصر الصلاة فى السفر، باب صلاة الضُّحى، ص۹۷، الحديث:۳۶۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃ المناجیح" جلد 2 صفحہ 299 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہو کر آ گئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر ان کی قدم بوسی کروں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین کی نفلی نماز پر اس قدر اِستقامت اُن عورتوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہے جو فرض نمازِ فجر قضا کر کے نمازِ چاشت تک سوتی رہتی ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب زوجہ تو اتنی

عبادت گزار و دین دار اور اُمتیوں کا یہ حالِ زار کہ نوافل کا تو پوچھنا ہی کیا؟ فرائض سے بھی بیزار بلکہ اُلٹے دن رات طرح طرح کے گناہوں کے آزار میں گرفتار!

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مَغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش، ص۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سارے دن کی حاجتیں صبح کی 4 رکعت میں

حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن ھَمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اَکرم، تاجدارِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ربِّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو شروعِ دِن میں میرے لئے 4 رکعتیں پڑھ لے، میں آخرِ دِن تک تیرے لئے کافی ہوں گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ص ۲۱۱، الحدیث:۱۲۸۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کتنی پیاری فضیلت اِرشاد فرمائی کہ شروعِ دِن میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے تو ربِّ کائنات سارا دِن اُس آدمی کی حِفاظت فرمائے گا یعنی جو اوّل دِن میں اپنے دِل کو ربِّ تعالیٰ کی عبادت کے لئے فارِغ کر دے آخرِ دن تک ربِّ تعالیٰ اُس کے دِل کو غموں سے فارِغ فرما دے گا۔ دِن کے آغاز کی فراغت بڑی نعمت ہے، اُس وقت نمازِ فجر ادا کرنا، قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنا، ذِکر و اَذکار میں مَشغول رہنا پھر اِشراق و ضُحٰی کے نفل ادا کرتے ہوئے دن کی ابتدا کرنا خوش نصیب وسعادت مند لوگوں کا حصّہ ہے اِس سعادت سے محروم ہونا نری نادانی اور غفلت ہے۔ اس قول "جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ہو جاتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہو جاتا ہے۔" کا یہی معنٰی ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ۲/۲۹۷۔ مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ۳/۳۵۵، تحت الحدیث:۱۳۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ اِشراق کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 308 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "اِسلامی بہنوں کی نماز" صفحہ 179 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص نمازِ فجر سے فارِغ ہونے کے بعد **اپنے مُصلّے میں** (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) **بیٹھا رہا** حتّٰی کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے صرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ **سَمُنْدَر کی جھاگ** سے بھی زیادہ ہوں۔

(سُنَنِ اَبِی داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ص ٢١١، الحدیث: ١٢٨٧)

حدیثِ پاک کے اس حصّے "اپنے مصلّے میں بیٹھا رہے" کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: یعنی مسجد یا گھر میں اِس حال میں رہے کہ ذِکر یا غور وفکر کرنے یا علمِ دین سیکھنے سکھانے یا بیتُ اللہ کے طواف میں مشغول رہے" نیز "صرف خیر ہی بولے" کے بارے میں فرماتے ہیں: "یعنی فجر اور اِشراق کے درمیان خیر یعنی بھلائی کے سوا کوئی گفتگو نہ کرے اور خیر سے مراد وہ بات ہے جس پر ثواب مُرتَّب ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ٣/٣٥٨، تحت الحدیث: ١٣١٧)

نماز اِشراق کا وقت: نمازِ اِشراق کے وقت کا آغاز سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے سے ہوتا ہے یہاں تک کہ مکروہ وقت نکل جائے (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے تقریباً 20 منٹ بعد)۔

(مأخوذ از مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلٰوۃ، الذکر بعد الصلٰوۃ، ٣/٤٥، تحت الحدیث: ٩٧١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ چاشت کی فَضِیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "**جو چاشت کی 12 رکعتیں پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔**" (سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضُّحٰی، ص ١٤١، الحدیث: ٤٧٣)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 134 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "جنّت کی تیاری" صَفْحَہ 63 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باعظمت ہے: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جسے ضُحٰی کہا جاتا ہے جب

قِیامت کا دِن آئے گا تو ایک مُنادی نِدا کرے گا: نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اللہ عزوجل کی رحمت سے اِس میں داخل ہو جاؤ۔ (المعجم الاوسط، باب الميم، من اسمه محمد، ٤/١٨، الحديث: ٥٠٦٠)

بے عَدَد غلام آقا خُلد جا رہے ہیں ساتھ
پیچھے پیچھے میں بھی کاش شاہِ بحر و بر جاتا (وسائلِ بخشش، ص۴۱۲)

نمازِ چاشت کا وَقت: اس کا وَقت آفتاب بُلند ہونے سے زَوال یعنی نصفُ النَّہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دِن چڑھے پڑھے۔ (بہارِ شریعت، سنن ونوافل کا بیان حصہ ۴، ۱/۶۷۶) نمازِ اِشراق کے فوراً بعد بھی نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پابندِ چاشت تنگدستی سے محفوظ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفْحات پر مُشتَمِل کتاب "راہِ علم" صَفْحہ 105 پر "صاحبِ ہدایہ" کے مشہور شاگرد امام بُرہانُ الدّین زرنوجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حصولِ رزق کے لئے نمازِ چاشت پڑھنا بے حد مفید اور مجرّب ہے۔ (تعليم المتعلم، ص١٢٧)

اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 32 صَفْحات پر مُشْتَمِل رِسالے "تنگ دَستی کے اَسباب اور اُن کا حل" صَفْحہ 16 پر ہے: مشائخ کرام فرماتے ہیں: دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مُفْلِسی اور چاشت کی نماز یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہو گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل کبھی مُفْلِس نہ ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت کا مَعْمُول

ایک مرتبہ رات بھر مَدَنی مشورے کے باعث ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: ابھی آپ آرام فرما لیجئے 10:00 بجے دوبارہ اٹھنا ہے، لہٰذا اُٹھ کر اشراق و چاشت اَدا فرما لیجئے گا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جواب دیا: "زندگی کا کیا بھروسا، سو کر اٹھنا نصیب ہو یا نہیں...... یا...... کیا معلوم آج زندگی کے آخری نفل ادا ہو رہے ہوں؟" یہ فرمانے کے بعد اِشراق و

چاشت کے نفل ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے نمازِ تہجد اور اِشراق وچاشت کے نوافل کے فضائل مُلاحظہ فرمائے اور ان کی برکتیں بھی سنیں۔ اے کاش! آج سے ہمارا یہ مدنی ذہن بن جائے کہ کچھ بھی ہوجائے ہم فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی کثرت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سورج گہن کی نماز

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا دیگر نفلی عبادات کے ساتھ ساتھ جب کبھی سورج کو گہن لگتا تو نمازِ کُسُوف بھی ادا فرماتیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، چُنانچہ حضرتِ سیّدتنا اَسماء بنت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں کہ میں حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کے پاس حاضر ہوئی جب سورج کو گہن لگا ہوا تھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سورج گہن کی نماز ادا کررہی تھیں۔

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب صلاۃ النساء مع الرجال فی الکسوف، ص۳۱۳، الحدیث:۱۰۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب سورج گرہن کی نماز کے بارے میں مزید کچھ مَعْلومات مُلاحظہ فرمائیے۔

سورج گرہن قیامت کی یاد دلانے کے لئے!

چاند گرہن کو خُسُوف اور سورج گرہن کو کُسُوف کہتے ہیں، رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے سورج گرہن کی نماز بھی پڑھی ہے اور چاند گرہن کی بھی، نمازِ کسوف باجماعت ہوتی ہے اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ، یہ دونوں نمازیں سنّت ہیں، دو دو رکعتیں ہیں عام نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی، ہاں! ان میں قیام رکوع وغیرہ بہت دراز ہوگا۔ جیسا کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کیا، حضرتِ سیّدنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورج گرہن میں بہُت دراز قیام ورکوع اور سجدے سے نماز پڑھی کہ ایسا کرتے میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا۔ (صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف، ص۳۱۵، الحدیث:۱۰۵۹)

آسمانی وزمینی آفات یعنی بارشوں اور آندھیوں کا آنا، زمینی زلزلے، کسی کے مرنے جینے سے نہیں بلکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کے اظہار کے لئے ہیں۔ ایسے ہی چاند سورج کا گہنا کسی کی موت زندگی کی وجہ سے نہیں بلکہ قیامت کی یاد دلانے اور ربّ کی قدرت ظاہر کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، باب صلاۃ الخسوف، ۲/۳۸۳، ۳۸۸)

کفارِ عرب کا خیال تھا کہ کسی بُرے آدمی کی پیدائش یا اچھے آدمی کی موت پر گرہن لگتا ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: جاہلیت والے کہتے تھے کہ سورج اور چاند زمین کے کسی بڑے آدمی کے مرنے پر گہتے ہیں حالانکہ سورج چاند نہ کسی کی موت پر گہیں نہ کسی کی زندگی پر یہ تو خلقِ الٰہی میں سے دو مخلوق ہیں اللّٰہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں جو چاہے پیدا کرتا ہے۔

(سنن النسائی، کتاب الکسوف، نوع اخر (۱۶)، ص۲۵۷، الحدیث:۱۴۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرہن دیکھو تو ذِکْرُ اللہ کرو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خیال رہے کہ کفارِ عرب و مشرکینِ ہند کے گرہن کے متعلق عجیب خیالات تھے، کفارِ عرب کہتے تھے کہ کسی بُرے آدمی کی پیدائش یا اچھے آدمی کی وفات پر گرہن لگتا ہے۔ مشرکینِ ہند کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج پہلے انسان تھے، انہوں نے بھنگیوں، چماروں سے کچھ قرض لیا اور ادا نہ کیا اِس سزا میں انہیں گرہن لگتا ہے، چنانچہ ہندو گرہن کے وقت بھنگیوں کو خیرات دیتے ہیں اور مانگنے والے بھنگی بھی کہتے ہیں کہ سورج مہاراج کا قرض چکاؤ۔ اسلام اِن لغویات سے علیحدہ ہے وہ فرماتا ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کی نشانیاں ہیں، جب چاہے چاند سورج کو نورانی کردے اور جب چاہے اِن کا نور چھین لے چونکہ یہ قہرِ خداوندی کے ظہور کا وقت ہے اِس لئے حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: ”جب تم یہ گرہن دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو۔“ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الکسوف، باب ما عرض علی النبی فی صلاۃ الکسوف...الخ، ص۳۲۶، الحدیث:۹۰۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی سورج گرہن کے وقت ذِکر کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: چونکہ یہ قہرِ خداوندی کے ظہور کا وقت ہے اس لیے اِس وقت نماز پڑھو، دعائیں مانگو، صدقہ دو، غلام آزاد کرو تاکہ رحم کیے جاؤ۔ (مراۃ المناجیح، باب صلاۃ الخسوف، ۲/۳۷۹)

سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے کیونکہ صدقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بری موت کو دُور کرتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 40 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل" صَفْحَہ4 پر حدیثِ پاک منقول ہے: "اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ یعنی بیشک صدقہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔"

(سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ص۱۸۹، الحدیث:٦٦٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی پر سجدہ کرنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں دیکھ کر اُس کے ذِکر میں مشغول ہوجانا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں اِس کی ترغیب دی گئی ہے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا گیا کہ دوعالَم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ (حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا. (بحوالہ مراۃ المناجیح، ۳۸۶/۲)) وفات پاگئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا گیا کہ کیا اس گھڑی سجدہ کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کیا حضورِ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرشاد نہیں فرمایا: جب تم (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی) کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیویوں کے تشریف لے جانے سے بڑی نشانی کیا ہوگی؟ (سُنَنُ التِّرمِذِی، ابواب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ص۸۷٤، الحدیث:۳۸۹٤)

نیک لوگوں کی وفات سے بَرَکت رُخصَت ہو جاتی ہے

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃُ المناجیح" جلد2 صَفْحَہ386 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ حضرات بابَرَکت ہیں، جن کے وَسیلہ سے عذاب دُور رہتا ہے، ربّ کی رَحمتیں آتی ہیں، ان کی وفات پر ذکرُ اللّٰہ تعالٰی، نوافل اور سجدے زِیادہ کرو، کیونکہ ان کی حیات کی بَرَکت تو جاتی رہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی بَرَکت سے عذاب دُور رہے، خیال رہے کہ اَزواجِ مطہّرات (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِین) کی وفات کی طرح سورج گرہن بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی ہے۔ لہٰذا اس وقت بھی ذکر و نفل اور سجود چاہئے۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی باب کی ایک اور حدیث کے تحت صَفْحہ 387 پر فرماتے ہیں: ''خیال رہے کہ نماز گرہن کے بعد دُعا مانگنا بھی سنّت ہے، بیٹھ کر مانگے یا کھڑے ہو کر قبلہ رُو ہو یا قوم کی طرف رُخ کرے، امام دُعا مانگے لوگ امین کہیں گے، کھڑے ہو کر دُعا مانگے، لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگانا بہتر ہے۔

گہن کی نماز

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 787 پر صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سورج گرہن کی نماز کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: سورج گہن کی نماز سنّتِ مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مُسْتَحَب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جُمُعہ اس کے لئے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جُمُعہ کی کر سکتا ہو وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔

(الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ۳/۷۷۔۸۰)

مسئلہ: گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دُعا مانگتے رہیں کہ گہن ختم ہو جائے۔ (الدر المختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ۳/۷۹) مسئلہ: گہن کی نماز میں نہ اَذان ہے نہ اِقامت نہ بلند آواز سے قراءَت۔ (الدر المختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ۳/۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاوند کی ناشکری کا وبال

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب حُضُورِ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، ماہِ نُبُوَّت، مہرِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورج گرہن کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اِس جگہ میں کچھ لینے کا قصد کیا، پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **''میں نے جنّت مُلاحظہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو تم رہتی دُنیا تک کھاتے رہتے''** اور میں نے آگ دیکھی اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا، میں نے دوزخ میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیوں؟ فرمایا: اِن کے کفر کی وجہ سے۔ عرض کیا

گیا: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کُفر کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کی ناشکری اور اِحسان فراموشی کرتی ہیں، اگر تم اُن سے زمانہ بھر تک بھلائی کرو، پھر تمہاری طرف سے کچھ ذراسی بات دیکھ لیں تو کہیں کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہ دیکھی۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیروھو الزوج ...الخ، ص۱۳۳۷، الحدیث:۵۱۹۷)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃُ المناجیح" جلد2 صفحہ 381، 382 پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: جنّت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آ گئی یا جنّت کے پاس پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پہنچ گئے اور اِس کے انگور کے خوشہ کو ہاتھ بھی لگا دیا، قریباً توڑ ہی لیا تھا، اِرادہ یہ تھا کہ اس کا خوشہ تمہیں اور قیامت تک کے مسلمانوں کو دکھا دیں اور کھلا دیں، مگر خیال یہ آ گیا کہ پھر جنّت غائب نہ رہے گی اور ایمان بالغیب نہ رہے گا۔ خیال رہے کہ جنّت کے پھلوں کو فنا نہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

اُكُلُهَا دَآىٕمٌ (پ۱۳، الرعد:۳۵) ترجمۂ کنزُالایمان: اس کے میوے ہمیشہ۔

لہٰذا اگر وہ خوشہ دنیا میں آ جاتا تو تمام دنیا کھاتی رہتی وہ ویسا ہی رہتا۔

خاتِمُ الْمُحَدِّثِیْن شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اسی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس خوشہ سے جو دانہ تم کھا لیتے وہاں فوراً دوسرا دانہ لگ جاتا جیسا کہ بہشت کے میووں کی خاصیّت ہے۔

(اَشِعَّۃُ اللَّمعات (مترجم)، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخسوف، ۲/۷۰۵)

دیکھو! چاند سورج کا نور، سمندر کا پانی، ہوا لاکھوں سال سے استعمال میں آ رہے ہیں کچھ کمی نہیں آئی۔

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنّت اور وہاں کے پھلوں وغیرہ کے مالک ہیں کہ خوشہ توڑنے سے ربّ (عزوجل) نے منع نہ کیا خود نہ توڑا۔ کیوں نہ ہو کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ اسی لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کو کوثر کا پانی بارہا پلایا۔ دوسرے یہ کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ربّ تعالیٰ نے وہ طاقت دی ہے کہ مدینہ میں کھڑے ہو کر جنّت میں ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور وہاں تصرّف کر سکتے ہیں، جن کا ہاتھ مدینہ سے جنّت میں پہنچ سکتا ہے، کیا ان کا ہاتھ ہم جیسے گنہگاروں کی دستگیری کے واسطے نہیں پہنچ سکتا اور اگر یہ کہو کہ جنّت قریب آ گئی تھی تو جنّت اور وہاں کی نعمتیں ہر جگہ حاضر ہوئیں، بہر حال اس حدیث سے یا حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حاضر ماننا پڑے گا یا جنّت کو۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اس سے (یہ بھی) معلوم ہوا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ

آئندہ واقعات کو دیکھ لیتی ہے کیونکہ دوزخیوں کا دوزخ میں جانا قیامت کے بعد ہوگا جسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آج ہی دیکھ رہے ہیں، جیسے ہم خواب وخیال میں آئندہ واقعات کو دیکھ لیتے ہیں۔ خیال رہے کہ پہلے دوزخ میں عورتیں زِیادہ ہوں گی اور جنت میں مرد زیادہ مگر بعد میں عورتیں زِیادہ ہو جائیں گی، اس طرح کہ دوزخی عورتیں مُعافی سے یا سزا بھگت کر جنت میں پہنچ جائیں گی اگرچہ مرد معافی پا کر آئیں گے مگر اِن کی تعداد عورتوں سے تھوڑی ہوگی لہٰذا یہ حدیث اِس کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ جنّت میں ادنیٰ جنّتی کے نکاح میں دُنیا کی عورتیں ہوں گی کیونکہ یہاں اِبتدا کا ذِکر ہے اور اس حدیث میں اِنتہا کا۔ عورت کی فطرت میں یہ بات ہے کہ کسی کا احسان یاد نہیں رکھتی، بُرائی یاد رکھتی ہے، یہ اسلام کے خلاف ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخسوف ۳۸۲/۲۔۳۸۳)

مُحسن کا شکر ادا کرنا چاہئے، احسان فراموش نہیں ہونا چاہئے، چُنانچہ شکریہ کا حکم بیان کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **125** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**شکر کے فضائل**'' صَفحہ **47** پر امام ابن ابی الدُّنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرہ، ۹۹/٤، الحدیث:۷۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم؟ عورتوں کی اکثر عادت ہے کہ ذرا کسی گھرانے یا کسی عورت کے کپڑوں یا زیورات کو اپنے سے اچھا دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری کرنے لگتی ہیں اور کہنے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نامَعْلوم کس جرم کی سزا میں مُفْلِس اور غریب بنا دیا، خدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا، میں بدقسمت ایسے پُھوٹے نصیب لے کر آئی ہوں کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا، نہ سُسرال میں ہی کچھ دیکھا، فلانی فلانی گھی دودھ میں نہا رہی ہے اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں۔ اِسی طرح عورت کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز وسامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے اس کی کوئی فرمائش پوری نہ کرسکا تو کہنے لگتی ہے کہ **تمہارے گھر میں کبھی سکھ نصیب نہیں ہوا**۔ اس اُجڑے گھر میں ہمیشہ تنگ دست دھوکی ہی رہی، کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ میری قسمت پھوٹ گئی، تمہارے جیسے فقیر سے بیاہی گئی، میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا۔ اِس قسم کی ناشکری کرتی اور جلی کٹی باتیں سناتی رہتی ہیں۔ اِسی وجہ سے حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**میں نے جہنّم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی۔**'' جیسا اوپر حدیثِ پاک میں ذکر کیا گیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادرکھئے! خدا کے اِنعاموں اور شوہر یا دوسروں کے اِحسانوں کی ناشکری بہُت ہی بُری عادت اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے کمزور اور گری ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس نے دِین (کے معاملے) میں اپنے سے بہتر شخص کو دیکھ کراس کی اِقتدا کی اور جس نے دُنیا (کے معاملے) میں اپنے سے کمتر کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر اس کا شکر ادا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب۵۸، ص۵۹۳، الحديث:۲۵۱۲)

اگر یہ بات ہمیشہ ذِہن نشین رہے کہ اگر میرے پاس گھٹیا کپڑے اور زیور ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہُت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے۔ اِسی طرح اگر میرے شوہر نے میرے لئے مَعمولی غذا کا اِنتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں تو فاقہ کیا کرتی ہیں۔ بہرحال اگر اپنے سے کمزور اور غریبوں پر نظر رکھیں گی تو شکر ادا کریں گی اور اگر اپنے سے مالداروں پر نظر کریں گی تو ناشکری کی بلا میں پھنس کر اپنے دِین و دُنیا کو تباہ و برباد کر ڈالیں گی۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ناشکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے اِنعاموں اور شوہر وغیرہ کے اِحسانوں کا شکریہ اَدا کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قراٰنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔ (پ۱۳، ابراھیم:۷)

اس آیتِ مبارَکہ نے اِعلان کردیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی جبکہ ناشکری سے عذابِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رضائے الٰہی کے لئے باہم مَحبّت کرنے کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیشہ اَیسی صحبت اِختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذَوق بڑھے۔ ہم نشین ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، اس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دُنیا کی مَحبّت

میں کمی اور آخرت کی اُلفت میں زیادتی ہو۔مُصاحِب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اِضافہ ہو۔اس کے برعکس بُری صُحبت اختیار کرنے میں زبردست نُقصان ہوتا ہے۔ اچھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والیوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔آیئے! اب اچھوں کی صحبت میں بیٹھنے کی مدَنی بہار بھی سنئے کہ اچھی صحبت کس طرح گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارا دلاتی ہے۔چنانچہ،

میں روزانہ تین، چار فلمیں دیکھ ڈالتی!

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار **مدَنی ماحول** سے وابستہ ہونے سے قبل میں ایک ماڈرن لڑکی تھی۔دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کا جنون کی حد تک **شوق** تھا،**فلم بینی** کا بُھوت تو کچھ ایسا سُوار تھا کہ میں ایک رات میں **تین تین، چار چار فلمیں** دیکھ ڈالتی! اَلْعِیَاذُ بِاللہ گانوں کی بھی ایسی رَسیا تھی کہ گھر کا کام کاج کرتے وقت بھی ٹیپ ریکارڈر پر اُونچی آواز سے **گانے** لگائے رکھتی۔ میری ایک بہن (جو شادی ہو جانے کے بعد دوسرے شہر میں رہائش پذیر تھیں) کو **دعوتِ اسلامی** سے بڑی مَحَبَّت تھی۔وہ جب کبھی **بابُ المدینہ** (کراچی) آتیں تو اتوار کے دِن دعوتِ اسلامی کے عالمی مدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ضَرور شرکت کرتیں، رات میں عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی پُرسوز نعتیں سنا کرتیں، جس کی وجہ سے مجھے گانے سننے کا موقع نہ ملتا، چُنانچہ مجھے ان پر بہُت **غصّہ** آتا بلکہ کبھی کبھی تو ان سے لڑ پڑتی! ایک مرتبہ جب وہ بابُ المدینہ آئیں تو قریب بلا کر نہایت شفقت سے کہنے لگیں: ''جو بیہودہ فلمیں اور ڈرامے دیکھتا ہے وہ عذاب کا حقدار ہے۔'' مزید **انفرادی کوشش** جاری رکھتے ہوئے بالآخر انہوں نے مجھے **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرنے پر راضی کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! میں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اِتّفاق سے اُس دن وہاں بیان کا موضوع بھی **ٹی وی کی تباہ کاریاں**[1] تھا یہ بیان سن کر میرے دل کی کیفیت بدلنا شروع ہو گئی، رِقّت انگیز دُعا نے سونے پر سُہاگے کا کام کیا، دورانِ دُعا

(1)......شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی آواز میں آڈیو اور وڈیو کیسٹ اور اسی بیان کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔ (علمیہ)

مجھ پر رِقّت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے سچے دِل سے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ بھی کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجلّ! جب میں سنّتوں بھرے اجتماع سے واپَس گھر کی طرف روانہ ہوئی تو میرا دل ٹی وی کے گناہوں بھرے پروگراموں اور گانوں باجوں سے بیزار ہوچکا تھا۔اجتماع سے واپسی پر اپنے کمرے میں موجود کارٹونوں کی تصاویر اُتار کر کعبۃ مُشرّفہ اور مدینۃ منوّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا کے پیارے پیارے طغرے آویزاں کردیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجلّ ! تادمِ تحریر میں جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کررہی ہوں نیز اپنے علاقے میں علاقائی مُشاوَرت کی خادِمہ (ذمہ دار) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے لئے بھی کوشاں ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز،ص۳۰۲)

سرکارا چار یار کا دیتا ہوں واسطہ

ایسی بہار دو نہ خزاں پاس آ سکے (وسائلِ بخشش،ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اگلے پچھلے گناہ مُعاف کروانے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا حُمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وضو کے لئے پانی منگوایا جب کہ آپ ایک سرد رات میں نماز کے لیے باہَر جانا چاہتے تھے میں ان کے لئے پانی لے کر حاضِر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔(یہ دیکھ کر) میں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''جو بندہ کامل وضو کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب لِلْمُنذِرِی، ۹۳/۱، الحدیث:۱۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿6﴾……سیِّدَتُنا عائشہ کی سَخاوت

100 حاجتوں کا پُورا ہونا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 56 صَفحات پر مُشتمِل رِسالے ”فیصلہ کرنے کے مدَنی پھول“ صفحہ1 پر ہے: مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: ”مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ مِائَةً مِّنَ الصَّلَاةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا یعنی جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا 70 آخِرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرّر فرما دے گا جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں بلاشبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا کہ میری حیات میں ہے۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۱۹۹/۷، الحدیث: ۲۲۳۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُود و سَخا کی اِنْتِہا

اُمَّہاتُ المؤمنین کے فضائل ومناقِب کے مُتعلِّق دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 59 صَفحات پر مُشتمِل ایمان اَفروز کتاب ”اُمَّہاتُ المؤمنین“ صفحہ 34 پر منقول ہے: جلیلُ القدر تابعی ومُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طیِّبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ستّر ہزار دِرْہم راہِ خدا میں صدَقہ کرتے دیکھا حالانکہ اُن کی قمیص کے مبارَک دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔ (مدارج النبوت (فارسی)، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات، ۴۷۳/۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مالِ دُنیا کم ہو یا زیادہ جب تک ہمارے ہاتھ میں نہ آئے ہم صدَقات وخیرات پر مُشتمِل

نیک اِرادوں کے خوب بڑے بڑے پُل باندھتے ہیں اور جب یہ مال واَسباب ہمارے قبضہ میں آنے لگ پڑتا ہے تو خیرات وصدَقات کرنے کے جذبات کم اور کمزور ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

70 ہزار دِرْہم کی مالکہ پیوند دار لباس پر ہی قناعت کرتے ہوئے جُود وسَخاوت کا مُظاہرہ فرمائیں اور ہماری یہ حالت کہ اضافۂ مال کی طَلَب کے ساتھ ساتھ ذاتی ضروریات پر اَخراجات تک کافی نہیں بلکہ مزید سے مزید تر سہولیات کے حُصُول کی ہَوَس بڑھتی چلی جائے، ہم روزانہ نئے سے نئے لباس پہنیں، نت نئے فیشن کا سُوٹ سلوائیں اور خوب اپنی اَمیری کو ظاہر کریں۔ ذرا مُوازنہ تو کریں اُن کے پاس جتنا مال آئے سب راہِ خدا میں خرچ ہوجائے، ہمارے پاس جتنا آئے سب جائز وناجائز خواہشات پوری کرنے اور تجوری بھرنے کے کام آئے۔ وہاں فُقرا خیرات پاتے اور یہاں دَھکّے کھاتے۔ ان کا مال سراسر برائے خدا اور ہمارا سارے کا سارا مال برائے خواہشاتِ دُنیا۔ وہ اس دولت کو نیکیوں میں اِضافہ کا سبب بنائیں اور ہم اس دولت سے اپنے اندر حُبِّ مال وجاہ کے جذبات بڑھائیں۔ یہ ایک اِجمالی تقابُل ہے جو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت اور ہماری موجودہ حالت کے درمیان پایا جاتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت مُلاحظہ فرمائی کہ سارا مال راہِ خدا میں خرچ کردیا حالانکہ خود پیوند دار لباس زیبِ تن فرمایا ہوا تھا۔ پیوند دار لباس کی کیا فضیلت ہے، یہ بھی مُلاحظہ کیجئے!

پیوند دار لِباس کی فَضِیلت

حضرتِ امام ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللّٰہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں عرض کی گئی: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِین! لِمَ تُرَقِّعُ قَمِیْصَکَ یعنی اے اَمیرُ الْمُؤمِنِین! آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: اس سے دِل نَرم رہتا ہے اور مؤمن اس کی پَیروی کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۴، الرقم: ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی سہولت کی صورت میں نہیں بلکہ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو مقدَّم رکھنے اور خود رُوکھی سُوکھی پر گزارا کرکے دوسروں کے پیٹ بھرنے کی مثال، بے مثال مُلاحظہ فرمائیں، چُنانچہ

خود بھوکے رہ کر دوسروں کے پیٹ پالے!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صَفْحَہ 1429 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بَہُت سخی تھیں۔ ایک دَفْعہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اُن کی خدمت میں ایک لاکھ دَراہم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ سب دِرْہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقْت باندی نے عرض کی: کیا ہی اچّھا ہوتا کہ ایک دِرہَم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا: مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچالیتی۔ (مدارج النبوت (فارسی)، قسم پنجم، باب دوم، درذکر ازواج مطہرات، ۲/۴۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وُسْعَت کے باوُجُود اِنتہائی سادہ اور زاہِدانہ زندگی گُزاری اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے راہِ خُدا میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ لاکھ دَراہم آئے وہ بھی لٹا دیئے اور روزہ اِفطار کرنے کیلئے بھی کوئی اِہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی نَفْل روزہ رکھ بھی لیں تو ہمیں اِفطار کے وَقْت ہمہ اَقْسام کے پھل کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بَہر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤمِنِین سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قدر مَحبّت نہیں رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں دِل تنگ ہو۔

فقیروں، غریبوں اور مسکینوں پر جب بھی خرچ کرنے کا ذِہن ہو تو دِلی کُشادَگی کے ساتھ خرچ کیا جائے کہ اس کی بھی بَرَکتیں ملتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص کسی کی مدد کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد کرتا ہے۔ دوسروں کا خیر خواہ کبھی نامراد نہیں ہوتا، جو کسی پر رَحم کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رَحم کرتا ہے۔ صدَقہ وخیرات سے مال میں بَرَکت ہوتی ہے اور جو لوگ دِل میں مال کی مَحبّت نہیں بٹھاتے وہی لوگ سخاوت جیسی نعمت سے حصّہ پاتے ہیں اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُمید واثق رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کبھی رُسوا نہیں فرماتا۔ چنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 411 صَفْحات پر

مُشتَمِل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات'' حصہ اوّل صفحہ212 پر امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی ذکر کردہ حِکایت کا خُلاصہ ہے:

خراب مَچھلی سے قِیمتی مَوتی کا ظُہور

حضرتِ سیِّدُنا اَحمد بن ناصح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ النَّافِع فرماتے ہیں: ''ایک شیخ بہت عبادت گزار اور کثیرُ العِیال تھا۔ گھر کا خرچ اُون کی رَسیّاں فروخت کر کے پورا کرتا اور جتنا مال جاتا اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا۔'' ایک مرتبہ وہ نیک شخص اُون کی رسیاں بیچنے بازار گیا۔ ''واپسی پر گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان خریدنے لگا'' تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میں سخت حاجت مند ہوں، مجھے کچھ رقم دے دو۔'' اس رَحم دِل عبادت گزار شخص نے وہ ساری رَقم اس غریب حاجت مند سائل کو دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جب گھر والوں نے کھانے کا پوچھا: تو اس نے جواب دیا: ''ایک شخص جو ہم سے زِیادہ حاجت مند تھا، میں نے ساری رَقم اس کو دے دی۔'' گھر والوں نے کہا: ''اب ہم کس طرح گزارا کریں؟'' وہ نیک شخص گھر میں رکھے ہوئے ایک ٹوٹے پیالے اور گھڑے کو اٹھا کر بازار کی طرف اس اُمّید پر چل پڑا کہ شاید انہیں کوئی خرید لے تاکہ میں اپنے گھر والوں کے لئے کچھ کھانے کا سامان لے آؤں۔ وہ بازار میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس ایک پھولی ہوئی مچھلی تھی۔ مچھلی والے نے کہا: ''تُو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے (یعنی یہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور گھڑا مجھے دے دے اور مجھ سے یہ پھولی ہوئی مچھلی لے لے) اس عابد نے یہ سودا منظور کرلیا اور مچھلی لے کر گھر پلٹ آیا (اور گھر والوں کے حوالے کر دی)۔

جب انہوں نے اس مچھلی کو دیکھا تو کہنے لگے: ''ہم اِس بے کار مچھلی کا کیا کریں؟'' اس عابد شخص نے کہا: ''تم اسے بھون لو ہم اسے ہی کھالیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمّید ہے کہ وہ تم کو رِزْق عطا فرمائے گا۔'' چُنانچہ گھر والوں نے **مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر سے ایک نہایت قیمتی موتی نکلا۔**

پھر جب صبح ہوئی تو وہ عبادت گزار اس موتی کو لے کر جَوہری کے پاس گیا اور اس سے اس کی قیمت کے بارے میں پوچھا۔ تو جَوہری کہنے لگا: ''اس قدر قیمتی موتی تیرے پاس کہاں سے آیا؟'' اس نیک آدمی نے جواب دیا: ''ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ رِزْق عطا فرمایا ہے۔'' جَوہری نے کہا: ''یہ تو بَہُت قیمتی موتی ہے، میں اس کی قیمت ادا نہیں کرسکتا، تم فُلاں جَوہری کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں اس کی قیمت دے سکے گا۔''

چُنانچہ وہ نیک شخص اس موتی کو لے کر دوسرے جَوہَری کے پاس پہنچا۔ جب اس نے قیمتی موتی دیکھا تو 70 ہزار (دِرْہم) میں خرید لیا۔ جب وہ نیک شخص 70 ہزار (دِرْہم) لے کر گھر پہنچا تو اتنے میں ایک فِرِشتہ سُوالی کے رُوپ میں آیا اور کہنے لگا: "مجھے اس مال میں سے کچھ مال دے دو جو تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا کیا ہے۔" نیک شخص کہنے لگا: "ہم بھی کل تک تمہاری طرح محتاج اور غریب تھے۔ تم اس میں سے آدھا مال لے جاؤ۔ پھر اس نے مال تقسیم کیا اور اس کا آدھا حصّہ (اس سائل کو دینے کے لیے) پکڑا۔ یہ دیکھ کر اس سائل نے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بَرَکتیں عطا فرمائے، میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فِرِشتہ ہوں، مجھے تمہاری آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا۔" (عُیُونُ الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشر بعد المائۃ، حکایۃ الرجل الفقیر وحب اللؤلؤ، ص۱۳۲، ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حِکایت میں ایک نیک شخص کی سخاوت اور یقینِ کامل کی عظیم مثال موجود ہے کہ خود اپنے لئے کھانے کی شدید حاجت کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنا حصّہ اپنے دوسرے حاجت مند بھائی کو دے دیا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی اسے ایسا نوازا اور ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمایا جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر وقت اپنی رحمتِ کاملہ کا سایہ عطا فرمائے رکھے اور ایثار و سخاوت اور یقینِ کامل کی عظیم نعمتیں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت اور نیک نیتی کا ثمرہ مال میں خیر و بَرَکت اور مال کی فراوانی جبکہ بخیلی و بدنیتی کا نتیجہ مال کی ہلاکت و بَربادی ہے، بطورِ عبرت ایک واقعہ مُلاحظہ فرمائیے، چُنانچہ

بَد نیّتی کا اَثرِ بد

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آسمان پر اُٹھا لئے جانے کے تھوڑے دِنوں بعد کا واقعہ ہے کہ یَمَن میں "صَنْعاء" شہر سے چھ میل کی دوری پر "صروان" نامی ایک باغ تھا۔ اس باغ کا مالک پھلوں کو توڑنے کے وقت فقیروں اور مسکینوں کو بلاتا تھا اور ہوا سے گرنے اور نیچے بچھی ہوئی چادر سے الگ گرنے والے پھل ان کے لیے چھوڑ دیتا تھا۔ اس طرح اس باغ کا بہت سا پھل فُقَرا و مساکین کو مل جایا کرتا تھا۔ باغ کا مالک مَر گیا تو اُس کے تینوں بیٹے اس باغ کے مالک ہوئے جو بہُت بخیل تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم لوگ بلائیں گے تو بہت سا پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہمارے اَہل وعَیال کی روزی میں تنگی ہو جائے گی۔

چُنانچہ انہوں نے قسم کھائی کہ سورج نکلنے سے قبل ہی چل کر ہم لوگ باغ کے پھل توڑ لیں تاکہ فُقَرا و مساکین کو خبر ہی نہ ہو۔ ناگہاں رات ہی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باغ میں ایک آگ بھیج دی جس نے پورے باغ کو جلا کر خاکستر کر دیا اور ان لوگوں کو خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبہ کے مطابق رات کے آخری حصے میں جب باغ کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ راستہ بھول گئے ہیں پھر غور و فکر کے بعد ان کو پتا چلا کہ ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں پھلوں سے محروم کر دیا ہے مگر ان میں سے جو بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا۔ اُس نے کہا کہ میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ ایسا کام نہ کرو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی نہیں ہوتا لہٰذا تم لوگ خدا کی تسبیح پڑھو اور اپنے ارادہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو، تو ان سب نے کہا: ہمارے ربّ کے لئے پاکی ہے، ہم لوگ یقیناً ظالم ہیں کہ ہم نے فُقَرا و مساکین کا حق مارا ہے پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو مَلامت کرتے ہوئے کہنے لگے:

قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم سرکش تھے امید ہے کہ ہمیں ہمارا ربّ اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے ربّ کی طرف رَغبت لاتے ہیں۔ (پ۲۹، القلم: ۳۱، ۳۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا: ان لوگوں نے سچے دِل سے توبہ کر لی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور پھر ان کو اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرما دیا، اس باغ کا نام ''حیوان'' تھا اور اس میں انگور کا ایک خوشہ خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ حضرتِ ابو خالد یمانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ میں اُس باغ میں گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ اُس باغ میں انگوروں کے خوشے حبشی آدمی کے قد کے برابر بڑے تھے۔

(تفسیرُ الصاوی، پ۲۹، سورۃ القلم، تحت الآیة:۱۷تا۳۲، ۲/۱۵۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی سیرت کامُطالَعہ کرنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکار ہوتی ہے کہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو جب دولتِ دُنیا ملی تو انہوں نے جُود و سخا کر کے بارگاہِ خدا میں قُرب پانے کی کوشش کی اور آج ہماری اکثریت مالِ دُنیا سے سخاوت کرنا تو دُور کی بات ہے صرف کمانے اور سنبھالنے کی فکر میں اِرشادِ خداوندی اور اَحکامِ شرعی کو بھی بھلائے ہوئے ہے۔ ایسا مال جو ربِّ ذُوالجلال سے دُور کر دے تو وہی وبالِ جان بن

جاتا ہے، اس اَمر کا مُشاہدہ تو بآسانی کیا جاسکتا ہے کہ حرص ولالچ زیادہ سے زیادہ جمع مال ہی کی طرف راغب کرتے اور بُخل جیسی صِفَتِ بد پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے مالِ دُنیا کا حریص راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے بھی کتراتا ہے۔ اچھے اَعمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اسی بات کے پیشِ نظر مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''**اپنی زِندگی بتندرُستی میں اپنے ہاتھ سے خیرات کرجائے**، یہ بُرا ہے کہ زندگی میں کنجوس رہے، مرتے وقت وصیّت کرے یا اُمّید کرے کہ میرے وارث میری طرف سے صدقہ وخیرات کیا کریں گے یہ **شیطانی دھوکہ** ہے۔'' (مِرْاٰۃُ المناجیح، کتاب الرقاق، ۷/۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت بنظرِ شریعت وطریقت

شارِحِ حدیث، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **''مراٰۃُ المناجیح''** میں فرماتے ہیں: **شریعت میں سخاوت** کا اَدنیٰ درَجہ یہ ہے کہ **انسان فرض صدَقے ادا کرے** اور طریقت میں اَدنیٰ درَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نوافل صدَقے بھی دے، حقیقت ومَعرفت والوں کے ہاں اس کا اَدنیٰ درَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔ ان میں سے ہر درَجہ کے صدَقے کے نتیجے مختلف ہیں۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراھیۃ الامساک، ۳/۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روٹی کے بدلے گوشت

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے **متعلّق** مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کیا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی باندی سے فرمایا: اسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِفطاری کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں۔ سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اسے وہ روٹی دے دو۔ باندی کہتی ہیں: تو میں نے وہ روٹی اسے دے دی۔ جب شام ہوئی تو اہلِ بیت یا اس شخص نے ہدیہ بھیجا جو ہمیں بکری (کا گوشت) ہدیہ کرتا تھا اور اس کو

ڈھانپ کرلایا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خادمہ کو بلاکرفرمایا: "کُلِیْ مِنْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ قُرْصِکِ یعنی لو،اس میں سے کھاؤ،یہ تمہاری اس روٹی سے بہتر ہے۔"

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار،۳/۲۶۰، الحدیث:۳۴۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اَجروثواب کی حقداری تو ہے ہی ،بعض اَوقات دُنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کانعم البدل عطا کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی باندی روٹی سائل کو دینے سے ہچکچائی کہ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا اِفطار کس سے کریں گی؟ مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ربّ تعالیٰ کی ذات پر توکُّل تھا کہ شام آئے گی تو اس کا بھی اِنتظام ہوجائے گا اور ہوا بھی یوں کہ جیسے ہی شام کا وقت آیا تو ایک ایسے شخص کی طرف سے صدقہ آیا جو راہِ خدا میں خرچ کیا کرتا تھا اس نے پوری بکری کا گوشت صدقہ کردیا۔ یہ سب بَرَکات راہِ خدا میں کُشادہ دِلی کے ساتھ خرچ کرنے اور توکُّل کی ہیں اور یہ بات تو یقینی ہے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے بڑھتا ہی ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے،حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں دوعالَم کے مالِک ومختار،مکّی مَدَنی سرکار،محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ یعنی صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۰۰۲، الحدیث:۲۵۸۸)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت،صدرُالافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے قرآن کنزالایمان مع "تفسیر خزائنُ العِرفان"،صفحہ 93 پر پارہ 3،سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 265 کے تحت فرماتے ہیں: بااِخلاص مؤمن کا صدقہ اور اِنفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بڑھاتا ہے۔

ایسی ایک اور ترغیب بھری حکایت مُلاحظہ کیجئے جس میں سخاوت کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہوئی۔ اور یہ ذہن بنائیے کہ سخاوت کرتے وقت دُنیوی فوائد کی بجائے اُخروی فضائل کو مدِّنظر رکھنا ہے، چُنانچہ

آٹے کے بدلے پکی ہوئی روٹیاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صَفْحَہ 403 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک حِکایت نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجۂ مُحترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا گُندھا ہوا آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی آٹا اُٹھا کر سائل کو دے دیا۔ جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا ندارد (یعنی غائب)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔ بَہُت پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خیرات کر دینے کا واقِعہ بتایا۔ وہ بولیں، سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے! اِتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن (یعنی برتن) میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیکھو! تمہیں کس قدر جلد لَوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکادی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا۔ (روض الریاحین، الحکایۃ الثامنۃ والعشرون بعد الثلاث مائۃ، ص۳۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کسے کہتے ہیں؟

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ''مراٰۃُ المناجیح'' میں فرماتے ہیں: سخی وہ ہے جو اپنے مال سے خود بھی کھائے اَوروں کو بھی کھلائے۔ جواد وہ ہے جو خود نہ کھائے اَوروں کو کھلائے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراھیۃ الامساک، ۳/۶۹)

بخیل کی تعریف

بخیل وہ ہے جو اپنا مال خود کھائے دوسروں کا حق نہ دے۔

مُمْسِک وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ کسی کو کھانے دے جوڑے اور چھوڑے۔ (المرجع السابق)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شجاعت اَفضل یا سخاوت

کسی عالم سے پوچھا گیا کہ "سخاوت بہتر ہے یا شجاعت۔" فرمایا: خدا تعالیٰ جسے سخاوت دے، اسے شجاعت کی ضرورت ہی نہیں، لوگ خود بخود اس کے سامنے چت ہو جائیں گے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراھیۃ الامساک، ۳/۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"سَخاوت" کے پانچ حروف کی نِسبت سے سَخاوت کے مُتَعلِّق 5 فرامینِ مُصطفٰے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سخاوت اُن اَعمال میں سے ہے، جن تک رَسائی جنّت تک پہنچاتی ہے، سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت پسند اور کنجوسی بہت ہی ناپسند ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سخی کو جنّت عطا فرمائے گا اور کنجوس کو جہنّم میں بھیج دے گا۔ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سخاوت کرنے اور مزید ثواب حاصل کرنے کی حرص پیدا کرنے کے لئے اس کے فضائل پر چند اَحادیثِ مبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ 244 صفحات پر مُشتمِل کتاب "بہشت کی کنجیاں" صفحہ 228 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں:

﴿1﴾...... اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ یعنی سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہے، جنّت سے قریب ہے، تمام لوگوں سے قریب ہے، جہنّم سے دُور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہے، جنّت سے دُور ہے، تمام لوگوں سے دُور ہے، جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عابد بخیل سے زیادہ پیارا ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، ص۴۷۹، الحدیث:۱۹۶۱)

﴿2﴾...... سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دُنیا میں) سخی ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑے گا تو وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گی اور بخل جہنّم میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دُنیا میں) بخیل ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ پکڑے گا تو وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں ڈال دے گی۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/۴۳۵، الحدیث:۱۰۸۷۷)

﴿3﴾......لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا بَخِيلٌ وَّلَا مَنَّانٌ یعنی جنت میں مکّار دغاباز، کنجوس اور احسان جتانے والا داخل نہیں ہوگا۔

(السنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی البخل، الحدیث:۱۹۶۳)

﴿4﴾......خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ یعنی دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوں گی کنجوسی اور بداخلاقی۔

(سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی البخل، ص۴۷۹، الحدیث:۱۹۶۲)

﴿5﴾...... سخی اور بخیل کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جن پر لوہے کی دو زِرہیں ہوں، سخی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو زِرہ پھیل جائے اور کنجوس جب خیرات کا اِرادہ بھی کرے تو زِرہ اور تنگ ہو جائے اور ہر کڑی اپنی جگہ چمٹ جائے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب مثل المنفق والبخیل، ص۳۶۶، الحدیث:(۷۷)(۱۰۲۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

انگور کا دانہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ایک بار سائل نے کھانا مانگا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سامنے انگور پڑے ہوئے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک شخص کو فرمایا: ایک دانے کو اٹھاؤ اور اس مسکین کو دے دو تو وہ آپ کو دیکھ کر تعجب کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم تعجب کرتے ہو تم دیکھو اس دانے میں کتنے ذرّے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی الاختیار فی صدقة التطوع، ۲۵۴/۳، الحدیث:۳۴۶۶)

جبکہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 30، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی ساتویں آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (پ۳۰، الزلزال:۷) ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

بھوکے کو کھانا کھلانے کا ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بھوکے کو کوئی سا حلال و طیّب کھانا کھلانا بہُت بڑے ثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب "سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟" صَفحہ 35 پر امام جلال الدّین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: سردارِ مکّہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جس نے بھوکے کو

کھانا کھلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اطعام الطعام، ص٣٧٣، الحدیث:١٦٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی ذرّہ برابر نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا بظاہر کیسی ہی معمولی چیز ہو اُسے راہِ خدا میں پیش کرنے میں شرمانا نہیں چاہئے۔ ہم نے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سخاوت کے بارے میں مُلاحظہ کیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا تھوڑی سی چیز بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خیرات کرنے سے بھی نہیں جِھجَکتی تھیں اور ہم جب تک اپنی واہ واہ چاہنے کے لئے کثیر مال راہِ خدا میں خرچ نہ کرلیں قلبی سکون نہیں ملتا اے کاش! جب بھی راہِ خدا میں کوئی چیز خرچ کرنے کا موقع ملے تو فقط اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر خرچ کریں۔

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت　　کردے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا　　یا اللہ مری جھولی بھر دے　(وسائلِ بخشش، ص١٠٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنا مُحاسَبہ کیجئے!

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اُمُّ المؤمنین یعنی ہم سب مؤمنوں کی ماں ہیں ہم بیٹیاں ہیں اپنی اماں محترمہ کی سیرتِ طیبہ پر عَمَل کے لئے کس قدر کوشاں ہیں یہ ہم سب کا اپنے آپ سے سُوال ہونا چاہئے اِس کے جواب میں ہمارا صرف رمضان کے روزوں کا اِہتمام، غریبوں کی حاجت مندی سے چشم پوشی اور اپنی افطاری کا خوب سے خوب تر اِنتظام یہ ہمارا حال اور اس سُوال کا جواب اپنے آپ سے اور کسی دوسرے سے پوشیدہ نہیں ہے برائے رضائے الٰہی ایثار و سخاوت کا مدَنی ذِہن مسلسل ناپید ہوتا جارہا ہے حالانکہ راہِ خدا میں خرچ کرنا اور حتَّی الوسع اِیثار و سخاوت کا مَدَنی ذِہن رکھنا ایک محمود صِفَت اور بارگاہِ خدا میں مَقبول ہونے کی علامت ہے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو ثواب کے حُصُول اور خوف وحُزن کے دُور ہونے کی بھی بشارت دی گئی، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ قراٰن ''کنزُالایمان مع خزائنُ العرفان'' پارہ3، سُوْرَۃُ البَقَرۃ کی آیت نمبر262 میں اِرشادِ رَبُّ الْعُلٰی ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اَجر و ثواب) اُن کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''سخاوَت میں بَرَکت ہے'' کے چودہ حُروف کی نِسبَت سے سَخاوتِ اَسلاف کے 14 واقعات

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش کی سخاوت:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جذبۂ ایثار و سخاوت مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 413 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات'' حصّہ دُوُم صَفْحہ 217 پر امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا بَرْزَہ بنتِ رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جزیہ وغیرہ کا مال آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے بہت سا مال بھجوایا۔ انہوں نے مالِ کثیر دیکھ کر فرمایا: ''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَغْفِرت فرمائے۔ میرے علاوہ میرے اور مسلمان بھائی بھی ہیں جو اس مال کے مجھ سے زیادہ محتاج ہوں گے۔'' لوگوں نے کہا: ''یہ سب کا سب آپ کے لئے ہے (دیگر حق داروں کو اپنا حصّہ مل چکا ہے)۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہہ کر زمین پر ایک کپڑا بچھاتے ہوئے کہا: ''سارا مال یہاں ڈال کر اس پر ایک کپڑا ڈال دو۔'' لوگوں نے تمام درہم وہاں ڈال دیئے۔

حضرتِ سیِّدَتُنا بَرْزَہ بنتِ رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: ''اس کپڑے کے نیچے اپنا ہاتھ ڈال کر ایک مُٹّھی دِرْہموں کی بھرو اور فُلاں یتیم کو دے آؤ، ایک مٹّھی فُلاں غریب کو دے آؤ، ایک مٹّھی فلاں رِشتہ دار کو دے آؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حکم فرماتی جاتیں اور میں لوگوں میں تقسیم کرتی جاتی۔ یہاں تک کہ چند دِرْہموں کے علاوہ باقی تمام دراہم تقسیم فرما دیئے۔ پھر میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مَغْفِرت فرمائے۔ کیا اُس میں

ہمارا کچھ حصہ نہیں ؟'' فرمایا: ''ہاں! جو باقی بچا ہے وہ تمہارے لئے ہے۔'' میں نے کپڑا اٹھایا تو اس کے نیچے صرف پچاسی (85) دِرْہم باقی تھے۔ پھر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہاتھ اٹھا کر اس طرح دُعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سیِّدُنا عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی جانب سے مجھے اس کے بعد کوئی ہدیہ نصیب نہ ہو۔'' پھر اسی سال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اِنْتِقال ہوگیا۔

(عیون الحکایات، الحکایة الثامنة والستون بعد الثلاث مائة: اللھم لا یدرکنی عطا لعمر، ص۳۲۳)

تاج وتخت وحکومت مت دے　　کثرتِ مال و دولت مت دے

اپنی رضا کا دیدے مُژدہ　　یااللہ! مری جھولی بھر دے　　(وسائلِ بخشش،ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزیمہ کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غُرَبا اور مساکین کو بکثرت کھانا کھلایا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کا لقب ''اُمُّ المساکین'' (مسکینوں کی ماں) ہے۔ (ملخوذ از شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث، فی ذکر ازواجه الطاهرات......الخ، زینب ام المسلکین والمؤمنین، ٤/٤١٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رَحمتیں ہوں مؤمنین کی ماؤں پر جنہوں نے ہر حال میں ربِّ کریم کا شکر ادا کیا۔ خود بھوک و پیاس برداشت کر کے اُمّت کے غُرَبا و فُقَرا کی پریشانیاں دُور فرمائیں۔ انہیں مال و دولت اور دُنیوی ساز و سامان سے مَحَبَّت نہ تھی بلکہ وہ تو خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت میں سرشار تھیں۔ دُنیوی مال و دولت کی آمد انہیں خوش نہ کرتی بلکہ اس کی فراوانی ان کے لئے پریشانی کا باعث بنتی۔ ان کے پاس جو مال آتا اسے فوراً صدقہ کر دیتیں۔ یہ سب ہمارے مکّی مدنی آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت وصحبت کا اثر تھا۔ جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی اُمّتی کی پریشانی نہیں دیکھی جاتی اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والے بھی اُمّتِ مُسلِمہ کو پریشانی میں مُبتَلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتے۔ انہیں پاکیزہ ہستیوں کے رَحم

وکرم سے ہم جیسے گناہ گاروں کا گزارہ ہو رہا ہے۔ ہمارے مکی مدنی آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہماری ثَروت و عزت ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامن سے وابستگی دو جہاں کی دولت سے کھربوں درجے بہتر ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَر کے غلام دُنیا کے اِمام نظر آتے ہیں۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ کرم سے ہمیشہ ہمیشہ وابستہ رکھے آپ کی سچی غلامی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اِمام زَینُ العابدین کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا اِمام زَینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خدا میں خیرات کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت سے غُرَبائے اہلِ مدینہ کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رَقم بھیجا کرتے تھے کہ اُن غُرَبا کو خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ یہ کہاں سے آتا ہے؟ مگر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصال ہو گیا تو اُن غریبوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد اس اَثر (یعنی پوشیدہ طریقے سے ان کے پاس رَقم آنے) کو جان لیا کہ حضرتِ سیِّدُنا اِمام زَینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی تھے جو غریبوں کے گھروں میں رَقم منتقل کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، علی بن الحسین ابن الامام علی بن ابی طالب، ۳۹۲/۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ سیِّدُنا امام زینُ العابِدین علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خدا میں خرچ کیا مگر کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی، اِسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک عرصہ مدینہ شریف کے غُرَبا کے گھروں میں خفیہ طریقے سے پیسے بھجواتے رہے لیکن اِس بات کا کسی کو بھی پتا نہ چلا یہاں تک کہ خود اُن غُرَبا کو بھی نہ پتا تھا کہ یہ رَقم کہاں سے آتی ہے، بعدِ وفات پتا چلا کہ یہ رَقم سیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھیجا کرتے تھے۔ **سخاوت کرتے وقت اِخلاص ہو تو ایسا**، نیکیاں چُھپانے کا جذبہ ہو تو ایسا، اے کاش! ہمیں بھی اِس جذبے کا کوئی کروڑواں حصّہ نصیب ہو جائے۔

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پوشیدہ عمَل افضل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس قدر ہو سکے اپنے نیک اَعمال کو پوشیدہ طور پر اَدا کیجئے کیونکہ ظاہری اَعمال کے مقابلے میں پوشیدہ اَعمال زیادہ افضل ہیں، چُنانچہ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ، صدِّیقہ، طیِّبہ، طاہرہ، عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رِوایت فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:

''ظاہری طور پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے کے مقابلے میں پوشیدہ طور پر (**اللہ** کا ذکر) کرنا **70** گُنا **افضل** ہے۔''

(مسند ابی یعلٰی، مسند عائشة، ۷۵/۴، الحدیث:۴۷۳۶)

ہم ریاکاری سے بچتے ہی رہیں
یہ کرم یا مُصطفٰے فرمایئے! (وسائلِ بخشش، ص۱۶۱)

اِسی طرح پوشیدہ طور پر کئے جانے والے نیک اَعمال کی اَفْضَلِیَّت کے بارے میں قراٰنِ مبین میں **اللہ** متین عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ دِلنشین ہے:

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْؕ (پ۳، البقرۃ:۲۷۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''تفسیرِ نعیمی'' جلد 3 صفحہ 129 پر اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جیسے صدقاتِ واجبہ اور بعض نفلی صدقے علانیہ دینا بہتر اور اکثر صدقے خُفیہ دینا اَفضل، ایسے ہی دیگر عبادات، نماز، حج وغیرہ کا بھی یہ ہی حُکم ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پارہ ۳، سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۷۱، ۱۲۹/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی کا جذبہ سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا شُرَحْبِیْل بن مُسلِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو اُمیروں کا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سِرکہ اور زَیتون تَناوُل فرماتے۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عثمان بن عفان، ص۱۰۶، الرقم: ۶۸٤)

اِمامُ الْاَسْخِیاء ! کر دو عطا حصہ سخاوت کا!

قناعت ہو عنایت دیں نہ دولت کی فراوانی (وسائلِ بخشش، ص۳۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ کی سخاوت:

حاکِمِ یَمَن حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ اپنی آمدنی میں سے تو کیا بچاتے، ساری آمدنی خیرات، صدقے، ہدایا میں خرچ کر کے اور قرض بھی لیتے رہے، دعوتیں، ہدیے، صدقے، خیرات کرتے رہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب البیوع، باب الافلاس، ۳۰۰/۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن کی سخاوت:

دُنیا ہی میں جنّت کی خوشخبری پانے والے صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت مُلاحظہ ہو۔

(۱)...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَہدِ مبارک میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار چار ہزار (4000) (درہم یا دینار) خیرات کئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، باب العین والباء، عبد الرحمٰن بن عوف، ۴۷۸/۳)

(۲)......ایک بار چالیس ہزار(40,000) دینار راہِ خدا میں دیئے۔(المرجع السابق)

(۳)......ایک بار پانچ سو(500) گھوڑے مجاہدوں کو دیئے۔(المرجع السابق)

(۴)......ایک بارڈیڑھ ہزار(1500) اونٹ راہِ خدا میں دیئے۔(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب العشرۃ، ۴۴۵/۸)

(۵)......وفات کے وقت پچاس ہزار(50,000) دینار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دینے کی وصیَّت کی۔

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، باب العین والباء، عبد الرّحمٰن بن عوف، ۴۷۹/۳)

(۶)......ایک بار آپ بیمار ہوئے تو اپنا تہائی مال خیرات کرنے کی وصیَّت کی مگر بعد میں آرام ہوگیا تو وہ مال خود ہی خیرات کر دیا۔

(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب العشرۃ، ۴۴۵/۸)

(۷)......جو صحابۂ کرام غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور شہید نہ ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان میں سے ہر ایک کے لیے 400 دینار کی وصیَّت کی اور ان صحابہ کی تعداد 100 تھی۔(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، باب العین والباء، عبد الرحمٰن بن عوف، ۴۷۹/۳)

(۸)......ایک بار ایک دِن میں ڈیڑھ لاکھ دینار خیرات کئے رات کو حساب لگایا پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین و انصار پر صدقہ ہے حتّٰی کہ فرمایا: میری قمیص فلاں کو اور میرا عمامہ فلاں کو۔(حضرتِ سیِّدُنا) جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) حاضر ہوئے۔ عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عبدُ الرَّحمٰن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے صدقات قبول، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دیجئے۔(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب العشرۃ، ۴۴۵/۸)

(۹)......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے لئے ایک باغ کی وصیَّت کی جو چار لاکھ (درہم یا دینار) کا بِکا گیا۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، مناقب عبد الرحمن بن عوف، ص۸۵۲، الحدیث:۳۷۵۸)

(۱۰)......ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا پورا تجارتی قافلہ جو سات سو(700) اونٹوں پر مُشْتَمِل تھا، مع اُونٹوں اور ان پر لدے ہوئے سامانوں کے راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، باب العین والباء، عبد الرحمٰن بن عوف، ۴۷۸/۳، مفهومًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ (باہلی) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی باندی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صدقہ کو پسند فرماتے تھے اور اس کو (سائلوں کے لیے) جمع فرماتے۔ کسی سائل کو بھی (اپنے دروازے سے نامراد) نہیں لوٹاتے تھے اگرچہ ایک پیاز، کھجور یا کوئی بھی کھانے کی چیز دے دیتے۔ ایک دن ان کے پاس صرف تین ہی اشرفیاں تھیں، اُس دِن اتفاق سے یکے بعد دیگرے تین سائل آگئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تینوں کو ایک ایک اشرفی دے دی۔ باندی کہتی ہیں: مجھے غصہ آیا اور میں نے کہا کہ ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ پھر وہ سو گئے۔ پھر جب نمازِ ظہر کی اذان دی گئی تو میں نے انہیں بیدار کیا اور وہ وضو کر کے مسجد میں چلے گئے۔ مجھے اُن کے حال پر بڑا ترس آیا اور وہ اس دن روزہ سے تھے۔ میں نے (کسی سے) قرض لے کر رات کا کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا۔ پھر میں جب ان کے بستر کو درست کرنے کے لئے گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ تین سو (300) دینار پڑے ہوئے تھے۔ میں نے (دل میں) کہا: انہوں نے یہ کام (یعنی دیناروں کو صدقہ) اسی بھروسے پر کیا ہے جو اُنہوں نے پیچھے چھوڑ رکھے ہیں۔ وہ نمازِ عشا کے بعد جب گھر آئے اور روشن چراغ اور بچھا ہوا دستر خوان دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا: یہ (نعمتیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے خیر (ہی خیر) ہیں۔ پھر میں نے انہیں کھانا کھلایا اور عرض کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس نفقہ (خرچہ) کو یونہی لاپرواہی کے ساتھ بستر پر چھوڑ کر چلے گئے اور مجھ سے کہہ کر بھی نہیں گئے کہ میں اُن کو اُٹھا لیتی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حیران ہو کر پوچھا: کیسا نفقہ؟ میں تو گھر میں کچھ بھی چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ یہ سُن کر میں نے اُن کا بستر اٹھا کر جب انہیں دکھایا تو وہ بہت خوش ہوئے لیکن انہیں اس پر بڑا تعجب ہوا۔ (حلیۃ الاولیاء، محمد بن عمرو الغزی، ۱۰/۱۳٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾......حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت اور اَمیری (دورانِ بادشاہت) ضربُ المثل بن چکی تھی۔

حضراتِ اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُصُوصاً (حضرتِ سیِّدُنا) امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہ یک وقت پانچ پانچ لاکھ دِینار نذرانہ دیے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ۷/۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عُمَر کی سخاوت:

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب کے فرزندِ اَرْجمند حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا علم و فضل کے ساتھ بہت ہی عبادت گزار اور متقی و پرہیزگار تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرمایا کرتے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مسلمانوں کے امام ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزاج میں بَہُت زِیادہ سخاوت کا غلبہ اور بَہُت زِیادہ صدقہ و خیرات کی عادت تھی۔ اپنی جو چیز پسند آجاتی تھی فوراً ہی اس کو راہِ خدا میں خیرات کر دیتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار (1000) غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن جَعْفَر کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بھائی اور حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن اَبی طالب اور اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے فرزندِ اَرْجمند ہیں۔ یہ بَہُت ہی دانشمند و حلیم، نہایت ہی علم و فضل والے اور بہت ہی پاکباز و پرہیزگار تھے اور سخاوت میں تو اس قدر بلند مرتبہ تھے کہ ان کو بَحْرُ الْجُوْد (یعنی سخاوت کا دریا) اور اَسْخَی الْمُسْلِمِیْن (یعنی مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی) کہتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسلام میں ان جیسا سخی نہیں پیدا ہوا۔ (کراماتِ صحابہ، ص۲۲۳۔ الاکمال (مترجم)، ص۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾......حضرتِ سیِّدُنا اِمام شافعی کی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا حُمَیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن اِدْرِیس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی بعض حُکّام کے ساتھ یَمَن تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے واپسی پر دس ہزار (10,000) دِرْہم لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ

ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے لئے مکہ شریف سے باہر ہی خیمہ نَصْب کر دیا گیا۔ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹے جب تک وہ تمام (دِرْہَم) تقسیم نہ کر لئے۔''

ایک دِن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سوار تھے کہ کوڑا ہاتھ سے گر گیا۔ ایک شخص نے اُٹھا کر پیش کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ نے اسے سونے کے پچاس (50) دِینار عطا فرمائے۔

(احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود، بیان العلم الذی ھو فرض کفایۃ، ۴۱/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾......حضرتِ سیِّدُنا اِمامِ اعظم کی سخاوت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 561 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''مَلْفُوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحہ 330 پر اعلیٰ حضرت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، اِمامِ اَہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نَقْل فرماتے ہیں: ایک شخص پر حُضُور (یعنی امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ) کے دس ہزار (10,000) آتے تھے، وعدہ گزرے مُدَّت ہو چکی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ تشریف لئے جاتے تھے، سامنے سے وہ آتا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر ڈر کے مارے ایک گلی میں ہو گیا۔ قسمت کی بات کہ وہ گلی دوسری طرف سے سَر بَستہ (یعنی بند) تھی۔ امام وہیں تشریف لے گئے۔ فرمایا: ''کیوں، تم اِدھر کیسے آ گئے!'' سبب بتایا کہ میں حُضُور کا مقروض (یعنی قرض دار) ہوں وعدہ گزر گیا، میں ڈرا کہ حُضُور تقاضا فرمائیں گے اور میرے پاس اس وقت موجود نہیں اس لئے میں اس طرف آ گیا۔ فرمایا: دس ہزار (10,000) بھی ایسی چیز ہیں کہ کسی مسلمان کا قلب (یعنی دل) پریشان کیا جائے میں نے مُعاف کئے۔ (ملخوذ از الخیرات الحسان، الفصل السابع عشر فی کرمہ، ص۵۷)

تری سخاوت کی دُھوم مچی ہے مُراد منہ مانگی مل رہی ہے
عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش، ص۵۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿13﴾......ایک عَرَبی غُلام کی سخاوت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 413 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات''

حصّہ دُوُم صَفحہ240پر امام ابوالفرج عبدُ الرَّحمٰن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حسن بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحد کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عیّاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کوفرماتے سُنا کہ ایک شخص نے حاتم طائی سے کہا: ''کیا عربوں میں تجھ سے زیادہ بھی کوئی سخاوت کرنے والا ہے؟'' اس نے کہا: ''ہر عربی مجھ سے زیادہ سخی ہے۔'' پھر اس نے اپنا ایک واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا: ''ایک رات میں ایک عربی غلام کے ہاں مہمان بنا۔ اس کے پاس عُمدہ قسم کی سو(100) بکریاں تھیں۔ اس نے ایک بکری میرے لئے ذَبح کی اور گوشت پکا کر میری ضیافت کی۔ جب اس نے بکری کا مَغز میری طرف بڑھایا تو وہ بہُت لذیذ تھا۔ میں نے کہا: ''کتنا لذیذ ہے!'' پھر وہ چلا گیا اور بکریاں ذَبح کر کے اُن کا مَغز پکا پکا کر مجھے کھلاتا رہا یہاں تک کہ میں خوب سیر ہوگیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ **وہ اپنی سو کی سو بکریاں ذَبح کر کے ان کا مَغز مجھے کھلا چکا تھا۔** اب اس کے پاس ایک بکری بھی نہ تھی''۔

سائل نے حاتم طائی سے کہا: ''اس کی میزبانی کا تم نے کیا صِلَہ دیا؟'' اس نے کہا: ''اگر میں اپنی تمام چیزیں بھی اسے دے دیتا تو اس کے احسان کا بدلہ نہ چکا سکتا تھا۔'' سائل نے کہا: ''وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے اسے کیا دیا تھا؟'' حاتم طائی نے کہا: ''میں نے اپنی پسندیدہ اُونٹنیوں میں سے سو(100) اُونٹنیاں اسے دے دیں۔''

(عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ والثمانون بعد الثلاث مائۃ، کل العرب اجود منی، ص٣٢٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿14﴾......سرکارِ عالی وَقار کی سخاوت:

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضور شہنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سخاوت محتاجِ بیان نہیں مگر جہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابعینِ عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شانِ سخاوت بیان ہوئی تو ایک طائرانہ نظر اپنے میٹھے میٹھے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عالیشان سخاوت بھی مُلاحظہ کر لیجئے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم تمام اِنسانوں سے بڑھ کر سخی تھے۔ ماہِ رمضان میں جب حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہُت ہی زیادہ سخاوت فرماتے تھے اور حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ماہِ رمضان کی ہر رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم سے مُلاقات کرتے اور قرآنِ مقدّس کا دَور کرتے۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھلائی میں تیز ہوا سے زیادہ سخی تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الٰی رسول اللہ ﷺ، ص٦٧، الحدیث:٦)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
ترے دَر کا سُوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے (وسائلِ بخشش، ص٣١٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار نے کسی بھی سائل کو "لَا" نہ فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جب بھی کسی چیز کا سُوال کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی "لَا" (یعنی نہیں) نہ فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء ...... الخ ص١٥٠٤، الحدیث:٦٠٣٤)

یہی وہ مضمون ہے جس کو مشہور تابعی شاعر فَرَزْدَق مُتَوَفّٰی ١١٠ھ نے یوں بیان کیا:

مَـا قَـالَ لَا قَـطُّ اِلَّا فِـیْ تَشَهُّـدِہٖ
لَـوْلَا التَّشَهُّـدُ کَـانَـتْ لَاؤُہٗ نَـعَـم

اِسی کا ترجمہ کسی فارسی شاعر نے اِس طرح کیا ہے کہ

نہ گفت لا بزبانِ مبارکش ہرگز
مگر دَرْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ

یعنی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سائل کے جواب میں لَا (نہیں) کا لفظ نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ نَعَمْ (ہاں) ہی کہا مگر کلمۂ شہادت میں لَا (نہیں) کا لفظ ضرور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک پر آتا تھا اور اگر کلمۂ شہادت میں لَا کہنے کی ضرورت نہ ہوتی تو اس میں بھی لَا (نہیں) کی جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَعَمْ (ہاں) ہی فرماتے۔

امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے (حدائقِ بخشش، ص٢٢٥)

اور ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اَہلسنت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سخاوتِ مصطفٰے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نہیں" جن کی پیاری زباں پر نہیں ہے
وہ منگتے میں سخیوں کے سردار آئے (وسائلِ بخشش، ص۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطائے مُصطفٰے پر فَقیری کا خوف نہیں رہتا

حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کسی سائل کے سُوال ہی پر محدود ومُنحصر نہیں تھی بلکہ بغیر مانگے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اِس قدر زیادہ مال عطا فرماتے کہ دُنیائے سخاوت میں اس کی مثال نادرونایاب ہے۔چُنانچہ زرقانی میں ہے: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہُت بڑے دُشمن اُمَیَّہ بن خَلَف کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (قبولِ اِسلام سے قبل) جب حاضِرِ دَرْبار ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو اتنی کثیر تعداد میں اُونٹوں اور بکریوں کا ریوڑ عطا فرمادیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کا میدان بھر گیا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکّہ جاکر (چلاچلا کر اپنی قوم) سے کہنے لگے کہ اے لوگو! دامنِ اِسلام میں آجاؤ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس قدر زیادہ مال عطا فرماتے ہیں کہ فقیری کا کوئی اندیشہ نہیں رہنے دیتے۔ اس کے بعد پھر حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بھی مسلمان ہوگئے۔''

(شرح الزرقانی، المقصد الثالث فیما فضله الله تعالٰی به، الفصل الثانی فیما اکرمه الله تعالٰی به من الاخلاق الزکیة، ۶/۱۰۹، ۱۱۰)

مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ
عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سُلطانی (وسائلِ بخشش، ص۴۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیامت تک کے لوگ فیض یاب

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃ المناجیح" جلد 8 صَفْحَہ 67 پر سخاوتِ مصطفٰے کے متعلّق فرماتے ہیں: سخی ایسے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت سے آج بھی بلکہ قیامت تک لوگ پرورش پاتے رہیں گے۔

وہ بحرِ سخاوت ہیں وہ قاسمِ نعمت ہیں
طیبہ کا گدا ہرگز نادار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش، ص۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت سببِ دُخولِ جنّت

حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بہت سے دِین میں نافرمانی کرنے والے جوانی معیشت میں تنگی کا شکار ہوتے ہیں لیکن وہ سخاوت کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، ۳/۳۰۵)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یاربّ!
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ! (وسائلِ بخشش، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حد درجہ سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 318 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”فَضائلِ دُعا“، صَفْحہ 277 پر سرکارِ اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حدیثِ پاک سے ماخوذ مضمون تحریر فرماتے ہیں: اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت اس درجہ تھی کہ اُن کے بھانجے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے زمانۂ خلافت میں ان کے تصرُّفات مَحْجُور کر دیئے (یعنی روک دیئے) تھے۔ (ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الهجرة، ص ۱۵۱۱، الحدیث:۶۰۷۳)

اپنے پاس کچھ نہ رکھتیں جو کچھ بھی ان کے پاس آتا اس کو صدقہ کر دیتیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ص۸۹۷، الحدیث:۳۵۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مزید ایک رِوایت میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک مرتبہ قسم کھائی تو اس کے کفارہ میں چالیس (40) غلام آزاد فرمائے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الهجرة، ص ۱۵۱۱، الحدیث:۶۰۷۳)

قربان جائیں سخاوتِ عائشہ پر کہ ایک قَسَم کے کفارہ میں چالیس (40) غلام آزاد فرما دیئے حالانکہ قسم کے شرعی کفارہ

میں ایک غلام آزاد کرنا ہے اور قسم کا کفارہ بھی تین طرح کا ہے: ﴿1﴾ ...... غلام آزاد کرنا ﴿2﴾ ...... 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا ﴿3﴾ ...... یا پھر 10 مسکینوں کو کپڑے پہنانا یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔[1]

(الدر المختار، کتاب الایمان، ص٢٨٢، بہارِ شریعت، ٣٠٥/٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی قیامت کے دن قُربِ الٰہی میں!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سخاوتِ عائشہ کے بیان کے ضمن میں سخاوت کے فضائل اور اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے فیضانِ سخاوت سے خوب سیراب ہونے کے واقعات بھی مُلاحظہ فرمائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سخاوت کی عظیم صِفت سے بھی مُتَّصِف تھیں۔ سخاوت اُن اَعمال میں سے ہے جو بروزِ قیامت ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کا باعث ہیں، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 125 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”شکر کے فضائل“ صَفْحَہ 101 پر حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ ابی دنیا عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”جن بندوں میں کرم، سخاوت، حِلْم، رَحمت، شفقت، بھلائی، شکر اور صبر جیسی خصلتیں ہوں گی وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّبین میں ہوں گے۔“

اے ہمارے پیارے رَبِّ ذُوالْجَلَال! ہمیں اِخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر کے سخاوت اور تمام نیک اَعمال میں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچالے۔ اپنے مُخلِص محبوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں سراپا اِخلاص بنا دے۔　　اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی　　عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا
میرے اَعمال سِیہ نے کیا جینا دُوبھر　　زہر کھاتا ترے اِرشاد نے کھانے نہ دیا　(سامانِ بخشش، ص٣٣، ٣٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پابندِ صوم وصلوٰۃ اور پیکرِ جُود وسخا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی عبادت وریاضت اور صدقہ وخیرات کا عالَم آپ نے مُلاحظہ فرمایا، یہ ہے یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ کی عملی تصویر!

(1) ...... قسم کے مُتَعلِّق آسان ترین مَعلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 616 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”نیکی کی دعوت“ حصہ اوّل، صفحہ 161 تا 190 کا مُطالعہ کیجئے۔

خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں کی پہچان ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور ان کا یہی وصف ان کے ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے۔

مال و دولت کی دِل میں ہوس ہے، حُبِّ دنیا ہی بس ہر نَفَس ہے

اپنی اُلفت کا ساغر پلا دو ، یا حبیبِ خدا اِلتجا ہے (وسائلِ بخشش،ص۲۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سخاوت کرنا کثیر و بے پایاں دُنیوی واُخروی اِنعامات و اِکرامات سے بہرہ مند ہونے کا سبب بنتا ہے۔اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل پانے کے لئے صِدق و اِخلاص کی ضرورت ہے کثرتِ مال کی نہیں جیسا کہ آپ نے اس بیان میں مُلاحَظہ فرمایا کہ ہماری محترم امّی جان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھوڑی سی چیز بھی خیرات کر دیتی تھیں اور ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا دِیا ہوا مال اُسی کی راہ میں خرچ کرنا دُنیا کے غموں اور آخرت کی فِکروں سے بھی نجات دِلاتا ہے۔ عَمَل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب اِستِقامت نہیں مِل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بسنے کی بَرَکت سے متعدِّد اِسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایک ایسی ہی مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ،

بے پردگی سے توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صَفحات پر مُشتمل کتاب **"پردے کے بارے میں سُوال جواب"** صَفْحَہ32 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"مَدَنی بہار"** تحریر فرماتے ہیں: **پنجاب** (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں **دعوتِ**

اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نَماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یُوں میرے صبح وشام غفلت ومَعصِیَت میں بسر ہورہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! میں خوابِ غفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی بَرَکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نَمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے سچّی توبہ کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! مَدَنی بُرقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کررہی ہوں۔

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی ہوں بَہُت کمزور بندہ نہ دُنیا میں نہ عُقبٰی میں سزا ہو (وسائلِ بخشش، ص١٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں اور V.C.D's سُننا، سُنانا بَہُت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! کئی خوش نصیب اسلامی بہنیں روزانہ کم اَز کم ایک سنّتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں اور مُخَیِّر (یعنی صاحبِ حیثیّت) اسلامی بہنیں تقسیم بھی کرتی ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم اَز کم ہر سال ربیع الاوّل شریف میں لنگرِ رسائل تقسیم کرنے کی نیّت فرمایئے اور حسبِ توفیق اِس میں سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں، V.C.D's اور رسائل وغیرہ بانٹئے کہ یہ بھی صدقہ ہے اور راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کے کیا کہنے! حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا صدقہ عُمر میں زِیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دَفع کرتا ہے اور اللہ عزوجل اس کی وجہ سے تکبُّر وفخر کو دُور فرمادیتا ہے۔
(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرَانِی، عمرو بن عوف بن ملحقة المزنی، ٦/٤٤٠، الحدیث:١٣٥٠٨)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
خدا! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش، ص١٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بیان ﴿7﴾۔۔۔سیِّدَتُنا عائشہ کی روضۂ رَسُول پر حاضِری

جمعرات وشبِ جُمُعہ دُرُود پڑھنے کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ یومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔

(تاریخ مدینة دمشق، حرف المیم فی ابلاء من اسمه علی، علی بن محمد بن احمد، ۱٤۷/٤۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روضۂ رَسُول پر حاضِری کی کَیفیَّت

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں اپنے گھر جس میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور میرے والِد مدفون ہیں (یعنی روضۂ اَطہر)، میں داخل ہوتی تو اپنے (بعض) کپڑے اُتار لیتی (یعنی جو غیروں کے سامنے سَتر پوشی کے لئے ضروری ہیں) اور اپنے دِل میں کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والِد ہیں پھر جب حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ وہاں مدفون ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم! میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔ (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ٤٠٧/١٠، الحدیث:٢٦٤٠٨)

شرحِ حدیث

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الْمَنَّان مِراٰۃُ المناجیح جلد 2 صفحہ 527 پر ذکر کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی جب تک میرے حُجرے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور

حضرتِ ابوبکر صِدِّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) مدفون رہے تب تک تو میں سَر کھولے یا ڈھکے ہر طرح حجرے شریف میں چلی جاتی تھی کیونکہ نہ خاوند سے حجاب ہوتا ہے نہ والِد سے جب سے حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میرے حجرے میں دَفن ہوگئے تب سے میں بغیر چادر اَوڑھے اور پردہ کا پورا اہتمام کئے بغیر حجرے شریف میں نہ گئی کہ حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے شرم وحیا کرتی ہوں۔ اس حدیث سے بہُت مسائل مَعلوم ہوسکتے ہیں۔

ایک یہ کہ مَیّت کا بعدِ وفات بھی احترام چاہئے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ میت کا ایسا ہی احترام کرے جیسا کہ اس کی زِندگی میں کرتا تھا۔ **دوسرے** یہ کہ بُزُرگوں کی قُبور کا بھی احترام اور ان سے بھی شرم وحیا چاہئے۔ **تیسرے** یہ کہ مَیّت قبر کے اندر سے باہر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے۔ دیکھو! حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ان کی وفات کے بعد شرم وحیا فرمارہی ہیں اگر آپ باہر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حیا فرمانے کے کیا معنٰی۔ **چوتھے** یہ کہ قبر کی مٹی تختے وغیرہ تو مَیّت کی آنکھوں کے لیے حجاب نہیں بن سکتے مگر زائر (یعنی زیارت کرنے والا) کے جسم کا لباس ان کے لیے آڑ ہے لہٰذا میت کو زائر (زیارت کرنے والا) ننگا نہیں دکھائی دیتا ورنہ حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا چادر اَوڑھ کر وہاں جانے کے کیا معنٰی تھے، یہ قانونِ قدرت ہے۔ لہٰذا حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ جب حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قبر کے اندر سے زائر کو دیکھ رہے ہیں تو زائر کے کپڑوں کے اندر کا جسم بھی انہیں نظر آرہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذِکر کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں یہ دو باتیں بھی معلوم ہوئیں:

﴿۱﴾......غیر محرم سے پردہ ﴿۲﴾......حیا

غیر مَحرم سے پردہ کیوں ضروری ہے؟

چونکہ نام ہی سے واضح ہے کہ عورت کو عورت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ چُھپانے کی چیز ہے جیسا کہ امیرِ اَہلسنّت مَدَّظِلُّہُ العَالِی سے سُوال ہوا کہ عورت کے لفظی معنٰی کیا ہیں؟

اِس کے جواب میں فرمایا: عورت کے لُغوی معنٰی ہیں: "چُھپانے کی چیز" اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "عورت" "عورت" (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اُسے

شیطان جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے)۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ص ۳۰٤، الحدیث:۱۱۷۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیاتِ طیبہ واحادیثِ مبارکہ میں عورتوں کو غیر محرم سے پردہ کرنے کی سخت تاکید بیان فرمائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر33 میں پردے کے حکم پر مشتمل خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا اِرشادِ نور بار ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ''اگلی جاہلیّت سے مُراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔''

(خزائن العرفان، پ۲۲، سُوْرَۃُ الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۳، ص۷۸۰)

افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانہ جاہلیّت والی بے پردگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ضروری ہے۔

مُدّتِ زمانۂ جاہلیّت

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان ''تفسیر نورُ العرفان'' میں مذکورہ آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''کاش! اِس آیت سے موجودہ مسلم عورتیں عبرت پکڑیں۔ یہ عورتیں اُن اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ سے بڑھ کر نہیں۔ صاحبِ رُوحُ البیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان نے فرمایا کہ حضرتِ آدم عَلَیْهِ السَّلَام وطوفانِ نوح کے درمیان کا زمانہ جاہلیّتِ اُولیٰ کہلاتا ہے جو بارہ سو بہتر (1272) سال ہے اور سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام اور حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے درمیانِ زمانہ جاہلیّتِ اُخریٰ ہے جو تقریباً چھ سو (600) برس ہے۔

''وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم''

(تفسیر رُوحُ البیان، سورۃُ الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۳، ۱۷۱/۷۔ تفسیر نور العرفان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ۳۳، ص ۵۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی کا وَبال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب"، صَفْحَہ 4 پر شیخِ طریقت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بے پردگی کے وَبال کے بارے میں سوالاً جواباً تحریر فرماتے ہیں:

سُوال: بے پردگی کا وَبال کیا ہے؟

جواب: عورت کی بے پردگی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی اور سببِ تباہی ہے۔ اِس سُوال کا جواب پارہ 18 سورۂ نُور کی آیت نمبر 31 کے اِس حصّے کی تفسیر میں مُلاحَظہ ہو، چُنانچِہ اِرشادِ الٰہی ہے:

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ　ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار۔ (پ۱۸، النور:۳۱)

بیان کردہ آیتِ مبارَکہ کے تَحت مُفَسِّرِ قراٰن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: "یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قَدَر آہستہ رکھیں کہ ان کے زَیور کی جھنکار نہ سُنی جائے۔"

مسئلہ: اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔" (تفسیراتِ احمدیہ، ص۵۶۵)

اِس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زَیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دُعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۳۱، ص۶۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کے لئے پردہ بَہُت ضروری چیز ہے اور بے پردگی بَہُت ہی نقصان دِہ، حدیث شریف میں ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔" (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ص۳۰۴، الحدیث:۱۱۷۳)

اور ارشاد فرمایا: ''جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیة الدخول۔۔۔الخ، ص٣٠٤، الحدیث:١١٧١)

جھانجھن سے مراد کونسا زیور ہے؟

سُوال: حدیث میں جس باجے دار جھانجھن پہننے کی مُمانَعَت (مُ۔مَا۔نَ۔عَت) کی گئی اس سے کونسا زیور مراد ہے؟

جواب: اس سے گھنگرو والا زیور مُراد ہے۔ ایسے زیور پہننے والیوں سے مُتعلِّق ایک حدیث میں اِرشاد ہوتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غِنا (گانے) کو ناپسند فرماتا ہے اور اسے پہننے والی کا حشر ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا اور مَلْعُونہ (یعنی لعنتی) عورت ہی آواز والی جھانجن پہنتی ہے۔

(کنزالعُمّال، کتاب النکاح، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات وتختص بالنساء، الجزء١٦، ٨/١٦٤، الحدیث:٤٥٠٦٣)

ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرتِ سیِّدُنا زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی لڑکی کو حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، ص٦٦٢، الحدیث:٤٢٣٠)

جھانج والے گھر میں فِرشتے نہیں آتے

حضرتِ سیِّدَتُنا بُنانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ وہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس تھیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی خدمت میں ایک بچّی کو لایا گیا اور اسے آواز دینے والے جھانجھن پہنائے ہوئے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے جھانجھن توڑ دیئے جائیں اور فرمایا: میں نے رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ **اُس گھر میں فِرِشتے نہیں آتے جس میں جھانجھ ہو۔**

(المرجعُ السّابق، الحدیث:٤٢٣١)

مذکورہ حدیث میں "جَـــــــرَس" کا لفظ استعمال ہوا، اس کی تحقیق کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "اَجراس جمع جَرَس کی بمعنی جَلاجَل یعنی گھنگرو اور اس جیسی آواز دینے والی چیز، اُونٹ کے گلے کے گھنگروں اور باز (نامی پرندے) کے پاؤں کے چَھلّوں کو بھی اَجراس یا جَلاجَل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورتوں میں جھانجن کا رواج تھا۔" اسی حدیث پاک میں جھانجھن توڑ دینے کا ذکر بھی ہوا، اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اِس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اس کے گھنگرو الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجھن ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے۔

(مراۃ المناجیح، باب الخاتم، ۶/۱۳۵، ۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کے باپردہ رہنے کے مزید واقعات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب اِستِقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے آیئے! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مزید باپردہ رہنے کی اِحتیاطیں مُلاحظہ فرمایئے اور باپردہ رہنے کا عزمِ مُصَمَّم کیجئے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پردے کا بےحد زیادہ اہتمام فرماتیں، آیتِ حجاب کے بعد تو پردہ تاکیدی فرض ہو گیا تھا۔

چُنانچہ ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰـہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمتِ سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حاضر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اُوڑھ رکھا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اُڑھا دیا۔

(موطا امام مالك، كتاب اللباس، باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب، ص ٤٨٥، الحديث: ١٧٣٩)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹہ کو پھاڑ کر دو رومال بنا دیئے تاکہ اُوڑھنے کے قابل نہ رہے، رومال کے کام آوے لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع

کیوں فرما دیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عَمَلی تبلیغ اور بچّیوں کی صحیح تربیت و تعلیم، اس دوپٹہ سے سر کے بال چمک رہے تھے سَتر حاصل نہ تھا اِس لیے یہ عَمَل فرمایا۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، کتاب اللباس، الفصل الثالث، ۶/۱۲۴)

پردے کی احتیاط! سُبْحٰنَ اللہ!

حضرتِ سیِّدُنا ابوقُعَیس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی زَوجہ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بچپن میں دُودھ پلایا تھا، لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا ابوقُعَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رَضاعی والِد اور ابوقُعَیس کے بھائی اَفْلَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رَضاعی چچا ہوئے۔ جب پردے سے مُتَعَلِّق آیاتِ مقدّسہ نازِل ہوئیں اور اَفْلَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آنا چاہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پردے کی اِحتیاط کے پیشِ نظر منع فرما دیا، چُنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”حِجاب کا حُکم نازِل ہونے کے بعد ابوقُعَیس کے بھائی اَفْلَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے مجھ سے گھر آنے کی اِجازت طَلَب کی۔ میں نے کہا: میں اس وقت تک اِجازت نہیں دوں گی جب تک میں اس کے مُتَعَلِّق نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازت حاصل نہ کر لوں کیونکہ ابوقُعَیس کے بھائی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے مجھے دودھ نہیں پلایا البتہ مجھے ابوقُعَیس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابوقُعَیس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے بھائی اَفْلَح نے مجھ سے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو میں نے اُس کو گھر میں آنے کی اِجازت دینے سے اِنکار کر دیا حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کو گھر میں آنے کی اِجازت مرحمت فرمائیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! تجھے اپنے چچا کو اجازت دینے سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس شخص نے مجھے دودھ نہیں پلایا، مجھے تو ابوقُعَیس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس کو اِجازت دیجئے، وہ تمہارا چچا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: إِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوْهُ ـــ الخ، ص ۱۲۱۹، الحدیث: ۴۷۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کس قدر پردہ کی اِحتیاط کرتی تھی کہ اپنے رضاعی چچا اَفْلح سے بھی پردہ کرلیا اس روایت سے میری وہ بہنیں نصیحت حاصل کریں جو نامحرموں سے پردہ نہیں کرتیں۔ آج اکثر افراد آزمائشوں میں مُبتلا ہیں کوئی بیمار ہے، تو کوئی قرض دار۔ کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے، تو کوئی تنگ دست و بے روزگار۔ کوئی اولاد کا طلبگار ہے، تو کوئی نافرمان اُولاد کی وجہ سے بے زار۔ مسلمان بے پردَگی کے سبب تنزُّلی کے عمیق گھڑے میں گرتے چلے جارہے ہیں، یہ بے پردگی کا وَبال نہیں تو اور کیا ہے؟ یقیناً بے پردگی ترقّی میں رُکاوٹ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب" صفحہ 152 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسی قسم کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے ہمیں اَسلاف کی یاد دِلاتے ہیں:

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ کُفّار بہت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: مسلمانوں کی ترقّی میں پردہ نہیں دَرحقیقت بے پردگی رُکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ جی ہاں! جب تک مسلمانوں میں شرم وحیا اور پردے کا دَور دَورہ رہا تب تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دُنیا کے بے شمار ممالک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ نشین ماؤں نے بڑے بڑے بہادُر جرنیل وسپہ سالار، عظیم حکمران، علمائے ربّانیّین (ربّانی۔یِّین) اور اولیائے کاملین کو جَنَم دیا، تمام اُمّہاتُ المؤمنین وجملہ صحابیاتِ سیِّدُ المرسلین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ باپردہ تھیں حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی والدۂ ماجدہ خاتونِ جنّت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا باپردہ تھیں، سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی والِدۂ محترمہ سیِّدَتُنا اُمُّ الخیر فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا باپردہ تھیں۔ اَلْغَرَض جب تک پردہ قائم تھا اور عِفّت مآب خواتین چادر اور چار دیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقّی کی منازِل طے کرتا رہا اور کفّار پر غالِب رہا۔ جب سے کُفّارِ مَکّار کے زیرِ اثر آکر مسلمانوں نے بے پردَگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مسلسل تنزُّل کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں، کل تک جو کُفّار بداَنجام مسلمان کے نام سے لرزہ بَراَندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بدعملیوں کے باعث غالب آچکے ہیں، اسلامی ممالِک پر باقاعِدہ جارِحانہ حملے ہورہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔

آہ! آج کا نادان مسلمان TV،V.C.R.اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقالی میں داڑھی منڈا کر، کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر مخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر کفار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا متلاشی ہے! (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۵۲تا۱۵۴)

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ (المرجع السابق، ص۱۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

بچے کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! جب تک مائیں باپردہ تھیں اَحکامِ شرعیہ کی پاسداری کرنے والی تھیں تو ان کے بطنوں سے بہادر جرنیل وسپہ سالار، عظیم حکمران، علمائے ربانیین اور اولیائے کاملین نے جنم لیا اور جب سے بے پردگی کا دَور دَورہ ہوا، فحاشی اور عُریانی نے زور پکڑا اس ماحول نے مسلمانوں کی سوچوں کو بدل کر رکھ دیا، مذہبی نظر آنے والے لوگ بھی بے پردگی کے وَبال میں مبتلا ہیں یقیناً اولاد کی اچھی تربیّت بے حد ضروری ہے اور اولاد کی تربیّت کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب" صفحہ 136 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالاً جواباً فرماتے ہیں:

سُوال: ایک اِسلامی بہن کے لیے علمِ دِین کے حُصُول کا بنیادی ذَرِیعہ کون سا ہے؟

جواب: ضرورت کی قدر علمِ دِین حاصل کرنا یقیناً ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

(سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ص۴۹، الحدیث:۲۲۴)

لہٰذا اس کے لیے سعی (یعنی کوشش) کرنا لازمی ہے۔ حصولِ علم کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذَرِیعہ والدین بھی ہیں، بچے کا پہلا مکتب "ماں کی گود" ہے۔ ماں باپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح اِسلامی تربیّت کریں۔

اس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحظہ کیجئے:

﴿1﴾......اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ:(۱)......اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت (۲)......اہلِ بیت کی مَحبّت اور (۳)......قراءَتِ قُراٰن۔(جمع الجوامع، قسم الاقوال حرف الھمزة، الھمزة مع الدال،۱/۱۲۶، الحدیث:۷۸۲)

﴿2﴾......اپنی اولاد سے نیک سلوک کرو اور انہیں آدابِ زندگی سکھاؤ۔

(سُنَنِ اِبنِ ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الى البنات، ص ۵۹۱، الحديث:۳۶۷۱)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ان دو فرامینِ مُصْطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے معلوم ہوا کہ ہم سب کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں پر اِنفرادی کوشش کرتے رہیں بلکہ عوام کے مقابلے میں گھر والوں پر زِیادہ توجُّہ دیں خصوصاً والد کو چاہئے کہ خود بھی اَعمالِ صالحہ بجالائے اور اپنے بچّوں اور اُن کی امّی کو بھی اِصلاح کے مدَنی پھول فراہم کرتا رہے۔

اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی پارہ **28**، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم، آیت نمبر **6** میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں؟

اس آیتِ مبارَکہ کے تحت "تفسیر خزائنُ العرفان" میں ہے: "اللہ تعالٰی اور اس کے رَسول (صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانعت کرکے اور انہیں علم و اَدب سکھا کر (اپنی جانوں کو جہنّم سے بچاؤ)۔" (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۸، سورۃ التحریم تحت الآیۃ:۶، ص۱۰۲۷)

اَعضائے جسمانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے جسم کے اَعضا مثلاً آنکھ، کان، زبان، دِل اور پاؤں وغیرہ جو آج ہر اچھے بُرے کام میں ہمارے معاوِن ہیں، کسی بھی نیکی کے کام پر حوصلہ اَفزائی یا گناہ کے اِرتکاب پر ملامت کرنے کی بجائے بالکل خاموش رہتے ہوئے ہمیں اپنے تاثرات سے مکمل طور پر "محروم" رکھتے ہیں۔ لیکن بروزِ قیامت یہی اَعضا ہمارے اَعمال پر گواہ ہوں گے کہ ہم انہیں کن کاموں میں اِستعمال کرتے رہے ہیں، جیسا کہ سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سُوال ہونا ہے۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت **''تفسیرِ قُرطبی''** میں ہے کہ ''یعنی ان میں سے ہر ایک سے اس کے استعمال کے بارے میں سُوال ہوگا، چُنانچِہ دِل سے پوچھا جائے گا کہ اس دِل میں کیا خیال آیا اور اس بارے میں کیا اِعتقاد رکھا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا کہ اِس کے ذریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا۔'' (تفسیرِ قرطبی، سورة الاسراء، تحت الآية:۳۶، ۱۶۱/۵)

جبکہ علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی **''تفسیرِ رُوحُ المعانی''** میں اِسی آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''یہ آیت اِس بات پر دَلیل ہے کہ آدمی کے دِل کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ اِرادہ کر لینا اور دِل کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسَد اور خود پسندی وغیرہ میں مبتلا ہو جانا، ہاں! عُلَما نے اِس بات کی تصریح فرمائی کہ دِل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اس کے کرنے کا پختہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔''

(تفسیر رُوحُ المعانی، بنی اسرائیل، تحت الآية:۳۶، جزء ۱۰، ص۷۵)

جبکہ سورۂ نور میں اِرشاد فرمایا:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱۸، النور:۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

علّامہ آلوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''مذکورہ اَعضا کی گواہی کا مطلب یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں بولنے کی قوت عطا فرمائے گا، پھر ان میں سے ہر ایک عُضو اُس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ وہ اُن سے کیا کام لیتا رہا ہے۔'' (المرجع السّابق، سورة النور، تحت الآية:۲۴، ۱۲۹/۱۸)

بروزِ قیامت اَعضا گواہی دیں گے

''قیامت کے دن ایک شخص کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائے گا اور اُسے اُس کا اَعمال نامہ دِیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ وہ عرض کریگا: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: ''میرے پاس اس کے مَضبوط گواہ ہیں۔'' وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو موجود نہ پائے گا اور کہے گا: ''یاربّ عَزَّوَجَلَّ! وہ گواہ کہاں ہیں؟'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے اعضا کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ''ہاں! ہم نے (حرام) سُنا اور ہم اس پر گواہ

ہیں۔" "آنکھیں کہیں گی: "ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔" زبان کہے گی: "ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔" اِسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: "ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔" شرم گاہ پکارے گی: "ہاں! میں نے زِنا کیا تھا۔" اور وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا"۔ (دُرّۃ الناصحین، مجلس من سورۃ الحشر: يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ---الخ، فی بیان البکاء، ص۲۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

"باحیا" کے پانچ حُرُوف کی نِسبَت سے سیِّدَتُنا عائشہ کی حیا کے مُتَعلِّق 5 اَحادیثِ مُبارَکہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عالمہ، مُفْتِیہ، مجتہدہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہُت زِیادہ باعَمَل اور اَحکامِ شرع کی پاسداری کرنے والی تھیں اور بہُت زِیادہ باحیا بھی تھیں۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْہَا کی حیا کے مُتَعلِّق 5 اَحادیثِ مبارَکہ سنئے اور عہد کیجئے کہ آئندہ ہم بھی باپردہ رہیں گی:

﴿1﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رِوایت فرماتی ہیں: ہمارے پاس سے سواروں کے قافِلے گزرتے تھے اور ہم رسولِ اَکرم صلَّی اللّٰه تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں، جب وہ ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر کو اپنے سر سے لٹکا کر اپنے چہرے پر کرلیتی اور جب وہ (لوگ) گزر جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول لیتیں۔ (سنن اَبی داؤد، کتاب المناسک، باب فی المحرمة تغطی وجهها، ص۲۹۷، الحدیث:۱۸۳۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اِحرام کی حالت کہ جس میں چہرے سے کپڑا مَس (TOUCH) کرنا منع ہے، اس حالت میں بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چُھپانے کا اہتمام فرماتی تھیں۔ یاد رکھئے! اِحرام میں چہرے پر کپڑا مَس کرنا حرام ہے لہٰذا وہ اِس احتیاط کے ساتھ چہرہ چُھپاتی تھیں کہ کپڑا چہرے سے مَس نہ ہو۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْن عام حالات میں بھی اپنے چہرے کو چھپاتیں اور سخت پردہ کرتی تھیں جبھی تو حدیثِ پاک میں حالتِ اِحرام میں چہرہ نہ چھپانے کا حُکم دیا گیا، چُنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللّٰه تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ ترجمہ: حالتِ اِحرام میں کوئی عورت نہ چہرے پر نقاب لے اور نہ ہی دستانے پہنے۔"

(صحیح البُخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما ینهی من الطیب ...الخ، ص۴۹۰، الحدیث:۱۸۳۸)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حالتِ اِحرام میں مونھ چھپانا عورتوں کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا (یا گتا) وغیرہ مونھ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔ (بہارِ شریعت، احرام کا بیان، احرام میں مرد و عورت کا فرق، حصہ ۶، ۱/۱۰۸۳)

نیز اِسلامی بہن پی کیپ والا نِقاب بھی پہن سکتی ہے مگر یہ اِحتیاط ضروری ہے کہ چہرے سے مَس (Touch) نہ ہو۔ اِس میں یہ اَندیشہ رہے گا کہ تیز ہوا چلے اور نقاب چہرے سے چپک جائے یا بے تُوجُّہی میں پسینہ وغیرہ اِسی نقاب سے پونچھنے لگے، لہٰذا سخت اِحتیاط رکھنی ہوگی۔ (رفیق الحرمین، ص ۸۵)

دورانِ طواف بھی پردہ فرماتیں

﴿2﴾……اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا مردوں سے الگ ہو کر طواف کرتی تھیں ایک عورت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! چلئے، حجرِ اَسود کو بوسہ دے لیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے خود جانے سے اِنکار کر دیا اور فرمایا: تم جاؤ۔ پس اَزواجِ مُطَہَّرات رات کو اِس طرح نکلتیں کہ پہچانی نہ جاتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں، طواف کے بعد جب کعبہ کے اندر داخل ہونا چاہتیں تو باہر کھڑی رہتیں حتی کہ مردوں کو (خانہ کعبہ سے باہر) نِکال دیا جاتا۔ (صحیح البُخارِی، کتاب الحج، باب طواف النساء مع الرجال، ص ٤٤٤، الحدیث: ١٦١٨، ملتقطًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حجرِ اَسود جنّت کا وہ خوش نصیب پتھر ہے جسے ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یقیناً چوما ہے۔ امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "رفیق الحرمین" میں اِرشاد فرماتے ہیں: اگر ممکن ہو تو حجرِ اَسود شریف پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیجئے[1] کہ آواز پیدا نہ ہو تین بار اَیسا ہی کیجئے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جھوم جائیے کہ آپ کے لب اس مبارک جگہ لگ رہے ہیں جہاں یقیناً مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ لگے ہیں۔ مچل جائیے……تڑپ اُٹھئے……اور ہو سکے تو آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔

(1)……حجرِ اسود کو کب اور کس وقت بوسہ دینا چاہئے؟ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 351 صفحات پر مُشتمل کتاب "رفیق الحرمین" صفحہ 94، 95 مُلاحظہ فرمایئے۔ (علمیہ)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ہمارے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَجرِ اَسود پر لب ہائے مبارک رکھ کر روتے رہے پھر اِلتِفات فرمایا(یعنی توجُّہ فرمائی) تو کیا دیکھتے ہیں کہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی رو رہے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: اے عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! یہ رونے اور آنسو بہانے کا ہی مقام ہے۔

(ابن ماجه، کتاب المناسك، باب استلام الحجر، ص۴۷۷، الحدیث:۲۹۴۵)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

اس بات کا خیال رکھئے کہ لوگوں کو آپ کے دھکے نہ لگیں کہ یہ قوّت کے مُظاہَرہ کی نہیں، عاجزی اور مسکینی کے اِظہار کی جگہ ہے، ہجوم کے سبب اگر بوسہ مُیَسَّر نہ آسکے تو نہ اوروں کو اِیذا دیں نہ خود دَبیں کُچلیں بلکہ ہاتھ یا لکڑی سے حَجرِ اَسود کو چھو کر اسے چوم لیجئے یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں کا اِشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لیجئے یہی کیا کم ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک منہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۹۵تا۹۶)

نابینا سے بھی پردہ

﴿3﴾......طبقاتُ الکبریٰ میں اِبنِ سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اِسحٰق اَعمٰی (نابینا صحابی) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ”میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے مجھ سے پردہ کیا تو میں نے عرض کی: آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: میں تو آپ کو دیکھ سکتی ہوں۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، عائشه، ۸/۶۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا پردہ کا یہ اِہتمام سرکار اَبدِ قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل کے نتیجے میں ہے کہ ایک دَفعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دو اَزواجِ مطہّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا تھا جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے، اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ وہ اور حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا دونوں حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضِر تھیں کہ ناگہاں اِبنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آگئے، یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ پردہ کی آیت نازِل ہوچکی تھی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اُن سے پردہ کرو۔ تو میں

نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو ہمیں دیکھتے نہیں، نہ ہمیں پہچانتے ہیں تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں انہیں دیکھ نہیں رہی ہو؟

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب الادب، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال، ص ٦٥٠، الحدیث:٢٧٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَینِ کریمَین سے بھی پردہ

﴿4﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ حَسَن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے پردہ کیا کرتی تھیں تو حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: سیّدتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لیے حضرتِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھنا حلال ہے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، ذکر من کان یصلح له الدخول علی ازواج النبی، ١٧٠/١٠)

﴿5﴾......ایک روایت میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضراتِ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے پردہ کیا کرتی تھیں تو حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ان دونوں کا بارگاہِ عائشہ میں حاضر ہونا جائز ہے۔ (ایضاً، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، عائشہ، ٧٢/١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

حیا ایمان سے ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کتنی زیادہ باحیا اور باپردہ تھیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حالتِ احرام وطواف میں بھی پردے کا دامن نہ چھوڑا جس میں چہرے پر کپڑا مَس کرنا منع ہے بلکہ اپنے نواسے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے بھی پردہ کیا ایسا کیوں نہ کرتیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا باحیا اور باپردہ تھیں، چُنانچہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان یعنی حیا ایمان سے ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان...الخ، ص٣٩، الحدیث:٣٦)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: شرم وحیا ایمان کا رُکنِ اعلیٰ ہے۔ دُنیا والوں سے حیا دُنیاوی برائیوں سے روک دیتی ہے اور دین والوں سے حیا دینی برائیوں سے روک دیتی ہے۔ اللہ رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم وحیا تمام بدعقیدگیوں، بدعملیوں سے بچالیتی ہے۔ ایمان کی عمارت اسی

شرم وحیا پر قائم ہے۔ درختِ ایمان کی جڑ مومن کے دِل میں رہتی ہے (جبکہ) اس کی شاخیں جنّت میں ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الاداب، باب الرفق والحیاء...الخ، ۶/۶۳۱)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ **64** صفحات پر مُشْتَمِل بیان **"باحیا نوجوان"** صفحہ **14** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مذکورہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یعنی جس طرح ایمان، مومن کو کُفر کے اِرتکاب سے روکتا ہے اسی طرح حیا باحیا کو نافرمانیوں سے بچاتی ہے۔ یوں مجازاً اُسے "ایمان" سے تعبیر فرمایا گیا۔ اس کی مزید وضاحت وتائید حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اِس روایت سے ہوتی ہے کہ "بے شک حیا اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اُٹھ جائے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے۔" (المستدرك للحاكم، كتاب الايمان، ٢٧۔اذا زنى العبد خرج منه الايمان، ١٧٦/١، الحديث:٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

حیا کی اَقسام

فقیہ ابواللیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "حیا کی دو قسمیں ہیں: (۱)......لوگوں کے مُعامَلہ میں حیا (۲)...... **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلہ میں حیا۔ لوگوں کے مُعامَلے میں حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تُو اپنی نظر کو حرام کردہ اشیا سے بچائے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلے میں حیا کرنے سے مُراد یہ ہے کہ تو اُس کی نعمت کو پہچانے اور اُس کی نافرمانی کرنے سے حیا کرے۔

(تنبيه الغافلين، باب الحياء، ص۲۷۳)

فِطری اور شَرْعی حیا

فِطری وشَرْعی (شَر۔عی) اِعتبار سے بھی حیا کی تقسیم کی گئی ہے۔ فِطری حیا وہ ہے جسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر جان میں پیدا فرمایا ہے اور یہ پیدائشی طور پر ہر شخص میں ہوتی ہے اور شَرْعی حیا یہ ہے کہ بندہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں پر غور کرکے نادِم وشرمندہ ہو اور اِس شرمندگی اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی بنا پر آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مُلّا علی بن سلطان قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے نقل فرمایا: "حیا ایک ایسا خُلق ہے جو بُرے کام چھوڑنے پر اُبھارے اور حق دار کے حق میں کمی کرنے سے روکے۔

(مرقاة المفاتيح، كتاب الاداب، باب الرفق والحياء وحسن الخلق، ٢٦٨/٩، تحت الحديث:٥٠٧١)

حیا میں تمام اسلامی اَحکام پوشیدہ ہیں

حیا پر اسلام کامَدار ہے اور اِس کی تَوجِیہ (یعنی وجہ) یہ ہے کہ اِنسان کے اَفعال دو طرح کے ہیں: (۱)......جن کاموں سے حیا کرتا ہے (۲)......جن سے حیا نہیں کرتا۔ **پہلی قسم** حرام و مکروہ کو شامل ہے اور ان کا ترک مَشرُوع (یعنی موافقِ شرع) ہے۔ **دوسری قسم** واجِب، مُسْتَحَب اور مُباح کو شامل ہے، ان میں سے پہلے دو کا کرنا مَشرُوع اور تیسرے کا کرنا جائز ہے۔ یوں یہ حدیثِ مُبارَکہ "جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔" ان پانچوں اَحکام کو شامل ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الاداب، باب الرفق والحیاء وحسن الخلق، ۹/۲۷۰، تحت الحدیث:۵۰۷۲)

حیا کے اَحکام

حیا کبھی واجِب و فرض ہوتی ہے جیسے کسی ناجائز و حرام کے ارتکاب سے حَیا کبھی مندوب (مُستَحَب) جیسے مکروہِ (تنزیہی) سے بچنے میں حیا، کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں) جیسے کسی مباحِ شرعی کے کرنے سے حیا۔ (نُزھۃُ القاری، کتاب الایمان، ۱/۳۳۴)

حیا کا ماحول سے تعلُّق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیّت کا بَہُت عَمَل دَخَل ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے اِس لئے کہ حیا ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گرے ہوئے کام کرنے میں بھی ننگ و عار محسوس نہیں کرتے۔

خُلقِ اسلام

اسلام میں حیا کو بَہُت اَھَمِّیَّت (اَہَم۔مِیْ۔یَت) دی گئی ہے، چُنانچِہ حدیث شریف میں ہے: "بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔" (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ص۶۷۹، الحدیث:۴۱۸۱)

یعنی ہر اُمّت کی کوئی نہ کوئی خاص خَصلت ہوتی ہے جو دیگر خَصلتوں پر غالب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خَصلت حیا ہے۔ اس لئے کہ حیا ایک ایسا خُلق ہے جو اَخلاقی اچھائیوں کی تکمیل اور ایمان کی مَضبوطی کا باعِث اور اس کی عَلامات میں سے ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے 70 سے زائد شُعبے (علامات) ہیں اور حیا ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عددشعب الایمان ...الخ، ص۳۹، الحدیث: ۳۵)

حیا خیر ہی خیر ہے

حضرتِ سیِّدُنا عِمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا صِرف خیر (یعنی بھلائی) ہی لاتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان...الخ، ص۳۹، الحدیث:۳۷)

وسوسہ: یہاں یہ وَسوَسہ آسکتا ہے کہ بعض اوقات حیا انسان کو حق بات کہنے، شرعی حُکم دریافت کرنے، نیکی کی دعوت دینے اور اِنفِرادی کوشش کرنے وغیرہ مدنی کاموں سے روک کر اُسے بھلائی سے محروم کر دیتی ہے تو پھر یہ صرف بھلائی تو نہ لائی!

علاجِ وَسوَسہ: اِس کا علاج یہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حیا کے شَرعی مَعنٰی ہیں: ''عیب لگائے جانے کے خوف سے جھینپنا (یعنی شرمانا)۔'' اس سے مُراد ''وہ وَصف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔'' اور حیائے شَرعی کبھی بھی نیکیوں سے نہ روکے گی بلکہ ان پر مزید اُبھارے گی۔ ابوداؤد شریف میں ہے: ''حیا سب کی سب خیر (یعنی بھلائی) ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحیاء، ص۷۵۵، الحدیث:۴۷۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

دُولھا لڑکیوں کے جُھرمٹ میں

افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے نکل کر مخلوط تعلیم کی نُحوست میں گرفتار، ''بوائے فرینڈ'' کے چکّر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر

وچار دیواری میں ہوگی وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل باحیا ہی ہوگی۔ افسوس! حالات بالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر کنواری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی ومائیوں کی رسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مظاہرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رَواج ہے کہ دولہا نِکاح کے بعد رُخصتی سے قبل نامَحرمات کہ جن سے پردہ ضروری ہے، اُن جوان لڑکیوں کے جُھرمَٹ میں جاتا ہے اور وہ دُولہا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ الغرض! آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں اَفعال واَقوال ہر لحاظ سے چادرِ حیا کو تار تار کر رہی ہیں۔

غیرت رُخصت ہو گئی

شرعی مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) ہے کہ ''اگر نِکاح کا وکیل کنواری لڑکی سے بوقتِ نِکاح اِجازت لے اور وہ (شرما کر) خاموش رہے تو یہ اِذْن مانا جائے گا''۔ (دُرِّمختار، کتاب النکاح، باب الولی، ٤/١٥٥، ١٥٦)

معلوم ہوا کہ پہلے دَور کی لڑکیاں ایسا کرتی ہوں گی جبھی تو ہمارے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا۔ مگر اب تو لڑکیاں اپنے مُنہ سے ''شادی شادی'' کہتیں بلکہ نامَحرموں کے سامنے بھی شادی کے تذکرے کرتے ہوئے نہیں شرماتیں۔ آپ خود ہی بتائیے کہ وہ مُنّا یا مُنّی جو ماں باپ کے پہلو میں بیٹھ کر T.V اور V.C.R وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، رقص وسرود کے حیاسوز مناظر اور مَردوں اور عورتوں کے گندے گندے نخرے دیکھیں گے کیا ان میں شرم وحیا پیدا ہوگی؟ کیا ان کے بارے میں یہ اُمّید کی جاسکتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر مُعاشرے کے باحیا وباکردار افراد بنیں گے۔

نازک شیشیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسف شریف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مَکرِ زنان (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکر فرمایا ہے کہ نازک شیشیاں ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائیں گی''۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۵، ملخّصاً)

بیٹی کو پہلے ہی سے سنبھالئے......

جن کو سورۂ یوسف کی تفسیر تک پڑھنے کی مُمانعت ہے صد کروڑ افسوس! آج کل وہی لڑکیاں رُومانی ناول، غیر اَخلاقی اَفسانے اور عشقیہ وفسقیہ مضامین خوب پڑھتی ہیں اور بعض تو لکھتی بھی ہیں، بیہودہ غزلیں اور گانے سنتی اور گاتی ہیں۔ ٹی.وی،

وی. سی. آر وغیرہ پر فلمیں ڈرامے اور نہ جانے کیا کیا دیکھتی ہیں (اور جن کی حیا بالکل رُخصت ہو وہ) ان میں کام بھی کرتی ہیں۔ فلمیں ڈرامے عِشقیہ مناظِر سے پُر ہوتے ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے سے نہیں سنبھالتے اور پھر جب کوئی لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ "منسوب" ہو جاتی ہے تو اب ماں باپ سر پکڑ کر روتے ہیں۔ جو باپ لڑکی کو کالج بھیجتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نہیں روکتے غالباً ان کی یہ دُنیوی سزا ہوتی ہے، شاید بازی ہاتھ سے نکل چکی اب اُس کی خواہش میں آپ کا رُکاوٹ ڈالنا خود کُشی یا قتل و غارتگری کی نوبت بھی لا سکتا ہے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت سے مَحْرُوم

جو لوگ باوُجُود قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "ثَلَاثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَہْلِہِ الْخَبَثَ یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل نے جنت حرام فرما دی ہے: ایک تو وہ شخص جو ہمیشہ شراب پئے، دوسرا وہ جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور تیسرا وہ دیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

(مُسنَدِ اِمام اَحمَد بن حَنبَل، مسند عبد اللّٰہ بن عمر بن خطاب، ۴۲۸/۳، الحدیث:۶۲۵۷)

دَیُّوث کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ "وہ دَیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے" کے تحت فرماتے ہیں: بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خُبث سے مُراد زِنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زِنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اِختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوُجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا دَیُّوث ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الحدود، باب بیان الخمر......الخ، ۳۳۷/۵)

معلوم ہوا کہ باوُجُود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط

تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلّفی اور بے پردگی سے منع (مَن ۔ع) نہ کرنے والے سخت احمق، بے حیا، دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنّم کے حقدار ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''دَیُّوث سخت اَخْبَث فاسق (ہے) اور فاسقِ مُعْلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی، اسے اِمام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۵۸۳/۶) اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق منع کرتا ہے مگر وہ نہیں مانتیں تو اس صورت میں اس پر نہ کوئی اِلزام اور نہ وہ دَیُّوث۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت کی مَزار پر حاضری

عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے عورتوں کو مزارات پر جانے سے بھی منع فرمایا، چنانچہ عورتوں کو مزارات پر جانے سے منع کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صفحہ 204 پر امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

سُوال: اسلامی بہنیں قبرستان یا مزاراتِ اَولیا پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے بعض عُلَما نے زیارتِ قُبُور کو جائز بتایا ''دُرِّمختار'' میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قُبُور پر جائیں گی تو جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) کی قُبُور پر برکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں اور جوانوں کے لئے ممنوع۔ (رَدُّ الْمُحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۱۷۸/۳)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اَوراَسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطْلَقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قُبُور کی زیارت میں تو وُہی جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) کی قُبُور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے اَدَبی کریں گی تو عورتوں میں یہ دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، قبر و دفن کا بیان، حصہ ۴، ۸۴۹/۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے عورتوں کو مزارات پر جانے کی جابجا مُمانعت فرمائی۔ چنانچہ،

ایک مقام پر فرماتے ہیں: امام قاضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِسْتِفْتا (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعَدَمِ جواز (یعنی جائز و ناجائز کا) نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب گھر سے قُبُور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہَر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب واپَس آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۵۷)

عورت کی روضۂ رَسُول پر حاضِری

سُوال: اسلامی بہن محبوبِ ربِّ اکبر، مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بحرو بر، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ مُنوَّر پر بھی حاضری کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: سوائے روضۂ انور کے کسی اور مزار پر جانے کی اِجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتّہ سنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب بہ واجب (یعنی واجِب کے قریب) ہے اور قرانِ عظیم نے اسے گناہوں کی مُعافی کا عظیم ذَرِیعہ بتایا، چُنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (پ ۵، النساء: ٦٤)

تَرجمۂ کنزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حُضُور حاضِر ہوں اور پھر اللّٰہ سے مُعافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضَرور اللّٰہ کو بَہُت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں۔

خود حدیثِ پاک میں اِرشاد ہوا: **"جو میری قبر کی زِیارت کرے اس کے لئے میری شَفاعت واجب۔"**

(سُنَنِ دارِ قُطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۲۱۷، الحدیث: ۲٦٦۹)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"جس نے حج کیا اور میری زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی۔"**

(کنزُ العمال، کتاب الحج والعمرۃ، زیارۃ قبر النبی ﷺ من الاکمال، ج۳، ٥/٥٢، الحدیث: ١٢٣٦٥)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عورتوں کی حاضریِ قبور کی ممانَعت کی وُجوہات بیان کرتے

ہوئے فرماتے ہیں: قُبورِ اَقرِبا پر خُصُوصاً بحالِ قُربِ عَہدِ مَمات تجدیدِ حُزن لازِم نِساء ہے، اور مَزاراتِ اَولیا پر حاضری میں اِحْدَی الشَّناعَتَیْن کا اَندیشہ یا ترکِ اَدَب یا اَدَب میں اِفراطِ ناجائز، تو سبیلِ اِطلاق مَنْع ہے ولہٰذا غُنْیَہ میں کراہت پر جزم فرمایا اَلبتہ حاضری وخاکبوسی آستانِ عرش نشان سرکارِ اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَعظمُ المَندُوبات بلکہ قریبِ واجبات ہے، اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ اَدَب سکھائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/۵۳۸)

یعنی بے شک حاضریٔ بارگاہِ اَقدس واجِب کے قریب ہے، اس میں قُبولِ توبہ اور دولتِ شفاعت حاصل ہونا بھی ہے نیز اِس میں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مَعَاذَاللہ جَفَا (یعنی ظُلم) سے بچنا بھی ہے۔ یہ عظیم اَہَم اُمور ایسے ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سارے غلاموں اور ساری کنیزوں پر خاک بوسیِ آستانِ عرش نشان لازِم کر دی بخلاف دیگر قُبور و مزارات کہ وہاں اَیسی تاکیدیں نہیں اور فساد کے اِحتمالات (اِمکانات) موجود کہ اگر عزیزوں کی قبریں ہیں تو عورَتیں بے صَبری کریں گی اور اَولیا کے مزار پر یا تو بے تمیزی یا بے اَدَبی کریں گی یا جَہالت سے تعظیم میں زیادَتی جیسا کہ معلوم ومُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے، لہٰذا ان کے لئے سلامتی والا طریقہ یہی ہے کہ وہ مَزاراتِ اَولیا وقُبور کی زِیارت سے بچیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

عورت پر اپنے نفس کے آداب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 63 صَفْحات پر مُشتَمِل رِسالے ''آدابِ دین'' صَفْحہ 48 پر حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں کہ ''عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چار دیواری میں گوشہ نشین رہے، (بلاضرورت) چھت پر بار بار نہ چڑھے، اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے (یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے)، بلاضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے، جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے، شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزّت کی حفاظت کرے، گھر سے نہ نکلے، ہاں! (ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے، ایسے راستے اور جگہ سے گزرے جہاں زیادہ ہجوم اور آمد و رفت نہ ہو، اپنی غُربت وغیرہ کو چھپائے بلکہ جاننے والے کے سامنے بھی اپنے آپ کو اَجنبی ظاہر کرے، اپنی تمام تر کوشش نفس کی اِصلاح اور گھریلو مُعامَلات کی دُرُستی میں صرف کرے، نماز، روزے کی پابندی کرے، اپنے عُیُوب پر نظر رکھے، دِینی مُعامَلہ میں خوب غور وتفکُّر کرے، خاموشی کی عادت بنائے، نگاہیں نیچی رکھے، اپنے دِل میں ربِّ جبّار عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا کرے، کثرت

سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے، اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے، اسے رزقِ حلال کمانے کی ترغیب دلائے، تحائف وغیرہ کی زِیادہ فرمائش نہ کرے، شرم وحیا کو لازم پکڑے، بدزبانی وفحش کلامی نہ کرے، صبر وشکر کرے، اپنے نفس کے مُعاملے میں ایثار کرے، اپنی حالت اور خوراک کے مُعاملے میں خود کو تسلی دے، جب شوہر کا دوست گھر میں آنے کی اجازت چاہے اور شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اُسے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور اپنے نفس اور شوہر سے غیرت کرتے ہوئے اس سے کثرتِ کلام نہ کرے"۔

(مجموعه رسائلِ امام غزالی، رساله ادب فی الدین، ص۴۱۳)

15دن کے بعد جب قبر کُھلی......

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے ۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً اچھی صُحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اَموات بھی قابلِ رَشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکرہ مُلاحظہ فرمائیے اور رشک کیجئے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب" صَفْحَہ 107 پر میرے شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مَدَنی بہار نقل فرماتے ہیں: عطّار آباد (جیکب آباد، بابُ الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میری امّی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطّاریہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطّاریہ بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنج وقتہ نَماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی مَعْمول بن گیا۔ 17صفرُ المظفر 1430ھ، 13فروری 2009ء کی صبح امّی جان نے مجھے نَمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نَمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نَماز پڑھ کر لَوٹا تو وہ ابھی مصلّے ہی پر تھیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وُضو کیا اور نَمازِ اِشراق کی نیّت باندھ لی۔ جب پہلی رَکعت میں سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا۔ گھر والے سمجھے کہ شاید امّی جان کو دورانِ نَماز نیند آ گئی ہے، جب بیدار کرنے کی غَرَض سے اُنہیں ہلایا جُلایا تو وہ ایک طرف لُڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امّی جان کو شَہَنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کام آ گئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے دَاعیٔ

اَجل کو لَبَّیک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ اِنتِقال کے بعد اُن کا چہرہ بھی بَہُت نُورانی ہو گیا تھا۔ اِنتِقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ اُن کی قبر کی سِل گر گئی اور قبر میں مٹّی بھر گئی۔ دُرُستی کیلئے جُوں ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اُٹھے کہ اَمّی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹّی نکال لی گئی تو میرے بھائی نے امّی جان کے قدموں کو چُھوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابّو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید نُورانی ہو چکا تھا۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سِلیں قبر میں گری تھیں، امّی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارَک و تر و تازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سَمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے بیچ میں لِٹایا گیا تھا! (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹)

دامن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا　　(المرجع السابق، ص ۱۰۹)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ کلام "وسائلِ بخشش" میں یوں دُعا گو ہیں:

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم　　سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ　　یَا اللّٰہ! مری جھولی بھر دے　　(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



حسین وعَقلمند اولاد کے لئے

حامِلہ اگر بکثرت خربوزہ کھائے تو اولاد حَسین اور صحت مند پیدا ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اگر حامِلہ "لوبیا" (جو کہ ایک مشہور سبزی ہے) کثرت سے کھائے تو اولاد عقلمند پیدا ہو۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (گھریلو علاج، ص ۱۰۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان《8》......سیِّدَتُنا عائشہ کا زُہد وقناعت

دُرُودِ پاک باعثِ قُربِ اِلٰہی ہے

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع" میں ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ میں نے تیرے 10,000 کان بنائے حتّٰی کہ تو نے میرا کلام سُنا اور 10,000 زبانیں بنائیں حتّٰی کہ تو نے مجھے جواب دیا، تو مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب تو میرا ذِکر کرتا ہے اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔" (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

40 سال پہلے جنّت میں داخلہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 743 صَفْحات پر مشتمل کتاب بنام "جنّت میں لے جانے والے اَعمال" صفحہ 671 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: "اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ اُٹھا۔" تو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: "ایسا کیوں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم؟" ارشاد فرمایا: "کیونکہ یہ لوگ اَغنیا سے چالیس سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے، اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کے ایک حصّہ کے ساتھ ہو، اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مساکین سے مَحَبَّت کرو اور ان کو اپنا مُقرَّب بناؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن تمہیں اپنا مُقرَّب بنالے گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرین یدخلون الجنة...الخ، ص۵۶۲، الحدیث:۲۳۵۲)

مساکین کے ساتھ مَحبّت کرنے کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مساکین سے کس قدر مَحبّت تھی اور آپ کو نہ صرف خود مَحبّت تھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مساکین کے ساتھ مَحبّت کرنے کی ترغیب بھی دِلاتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی مساکین اور کمزور لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ اِن کے ساتھ مَحبّت کریں اور نرم لہجہ اختیار کریں کیونکہ جو جس کے ساتھ مَحبّت کرے گا اُس کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا۔ اگر ہم صرف مالداروں کے ساتھ مَحبّت کرتے رہے اور مساکین کو نظر اَنداز کر دیا تو ہمیں سرکارِ عالی شان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ غیب نشان سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ اِنسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''بیشک مہاجرین فُقَرا قیامت کے دن اَغنیا سے چالیس سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقاق، ص١١٣٩، الحدیث:٢٩٧٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُھد کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 417 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''اِحیاءُ العُلُوم کا خُلاصہ'' صَفحہ 329 میں زُہد کی تعرِیف کے حوالے سے مذکور ہے کہ زُہد کی حَقیقت یہ ہے کہ کسی چیز سے اِعراض کر کے اُس کے غیر کی طرف پھرنا، پس جو شخص فُضُول دُنیا کو چھوڑ دے اور اُس کی بجائے آخرت کی طرف راغب ہو تو وہ شخص دُنیا میں زاہد ہے۔ اور زاہدِ کامل وہ ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز سے بے رَغبت ہو جائے۔

(لُبَابُ الاحیاء، الباب الرابع والثلاثون فی الفقر والزھد، الشطر الثانی الزھد، ص٢٩٣)

سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ کا کمال دَرَجے کا زُہد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں کمال دَرَجے کا زُہد تھا آیئے! اب میں آپ کے سامنے اُن کے زُہد کا ایسا واقعہ پیش کرتی ہوں کہ جس سے ہمیں بھی زُہد اِختیار کرنے کا مدَنی ذِہن ملے گا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سات دینار اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رکھے ہوئے تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَرَض لاحق ہوا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! یہ دینار حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس لے جاؤ، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو گئی اور اسی حالت نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مشغول کر دیا، (ہر بار افاقہ محسوس ہونے پر) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں یہی حکم فرماتے اور ہر بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو جاتی اور یہ حالت حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مشغول کر دیتی حتی کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ دینار حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف بھیج ہی دیئے، حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دینار صدقہ کر دیئے۔ پیر کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی سختی میں گزاری اور (چراغ جلانے کے لئے) اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے آس پاس کی عورتوں میں کسی عورت کی طرف کسی کو چراغ دے کر پیغام بھیجا کہ اپنے گھی کے برتن میں سے تھوڑا سا گھی ہدیۃً ہمارے چراغ میں ڈال دیجئے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ نزع میں ہیں۔

(المعجم الکبیر، سھل بن سعد، یعقوب بن عبد الرّحمٰن الزھری، ۶/۲۳۵، الحدیث:۵۸۵۷)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے زُہد کا عالَم کہ جو شافعِ روزِ شُمار، دو جہان کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے محبوب زوجہ ہیں مگر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال کے وقت اُن کے پاس چراغ جلانے کے لئے گھی تک موجود نہ تھا اور ہماری کئی اسلامی بہنیں اپنے پیچھے بے بہا دولتِ دُنیا چھوڑ کر جاتی ہیں یاد رکھئے! دُنیا فانی ہے، دُنیا حقیر ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اِس فانی دُنیا میں اُن مبارک ہستیوں کی طرح زندگیاں گزاریں۔

دُنیا کی مذمّت پر چند آیاتِ مبارکہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ حمید، بُرہانِ رشید میں جابجا مختلف اَنداز میں دُنیا کی مذمّت فرمائی۔ چند آیات مُلاحظہ کیجئے:

﴿1﴾...... وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۝ (پ۲۱، العنكبوت:٦٤)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور یہ دُنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

﴿2﴾...... قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى۫ (پ۰۵، النساء:۷۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرمادو کہ دُنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی۔

﴿3﴾...... وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝ (پ۲۷، الحديد:۲۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور دُنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔

دُنیا کی مذمّت پر چند اَحادیثِ مبارکہ

(۱)......حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! زندگی تو صرف آخرت کی ہے پس تُو مہاجرین اور انصار کو نیک بنا دے۔''

ایک رِوایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''تُو مہاجرین وانصار کی بخشش فرمادے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق...الخ، ص۱۵۸۰، الحدیث:(۱٤)۶٤۱۳)

موت کے لئے تیاری کرلے

(۲)......حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے کندھے پکڑ کر اِرشاد فرمایا: ''كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ یعنی دُنیا میں اِس طرح رہو گویا کہ تم مُسافر ہو یا رَہ گزر۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے تھے: ''جب تو شام کرے تو صبح کا اِنتظار مت کر اور جب صبح کرے تو شام کا مُنتَظِر نہ رہ اور حالتِ صحت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی کن فی الدنیا کانك غریب...الخ، ص۱۵۸۰، الحدیث:٦٤١٦)

(۳)......حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کا عُذر زائل کر دیتا ہے جس کو لمبی عمر دی حتّٰی کہ اُسے 60 سال تک پہنچا دیا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب من بلغ ستین سنۃ...الخ، ص۱۵۸۱، الحدیث:٦٤١٩)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ لمبی اُمیدیں تمہیں نیکی کے کام کرنے سے ہرگز غفلت میں نہ ڈالیں،...... یہ دُنیا جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں، آخرت کی کھیتی ہے،...... ہم پر لازم ہے کہ اپنی عمر بھلائی کے کاموں میں صَرف کریں کیونکہ ہر نئے دن، دُنیا ہم سے دُور ہوتی جا رہی ہے اور آخرت ہمارے قریب آ رہی ہے،...... آج عَمَل کا موقع ہے اور کوئی حساب نہیں لیکن کل صرف حساب ہو گا اور عَمَل کا موقع نہ ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کی مَذَمَّت پر اِمام شافعی کے چند اَشعار

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے دُنیا کی مَذَمَّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَنْ یَّذُقِ الدُّنْیَا فَاِنِّیْ طَعِمْتُہَا وَسِیْقَ اِلَیَّ عَذْبُہَا وَعَذَابُہَا
فَلَمْ اَرَہَا اِلَّا غُرُوْرًا وَّبَاطِلًا کَمَا لَاحَ مِنْ اُفُقِ الْفَلَاۃِ سَرَابُہَا
وَمَا ہِیَ اِلَّا جِیْفَۃٌ مُّسْتَحِیْلَۃٌ عَلَیْہَا کِلَابٌ ہَمُّہُنَّ اجْتِذَابُہَا
فَاِنْ تَجْتَنِبْہَا عِشْتَ سِلْمًا لِاَہْلِہَا وَاِنْ تَجْتَذِبْہَا نَاہَشَتْکَ کِلَابُہَا

(الزھد وقصر الامل، ص٦٢)

ترجمہ: (۱)......اور کون ہے جو دُنیا کو چکھے پس میں نے اُسے چکھا تو اُس کی مٹھاس اور تکلیفیں میری طرف بڑھا دی گئیں۔

(۲)......میں نے اِسے متکبر اور ناحق پایا جیسے ریت کے ٹیلے پر اُس کا سراب چمکتا ہے۔

(۳)......یہ دُنیا ایک سڑے ہوئے مردار کی طرح ہے، جس پر کتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جن کا کام نوچنا اور پھاڑ کھانا ہے۔

(۴)......اگر تو اِس دُنیا سے بچ کر رہے تو دُنیا والوں کو اَمن دینے والی زندگی گزارے گا اور اگر اسے لینے کی کوشش کرے تو اس کے کتے تجھے نوچ ڈالیں گے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں حُضُور کے ساتھ رہنے کی تمنّا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 59 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن" صفحہ 34 پر ہے: مروی ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دُعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواجِ مُطَہَّرات میں رکھے۔ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اِس رُتبہ کی تمنّا کرتی ہو تو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو۔ اور کسی کپڑے کو جب تک اُس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو، سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس وصیّت و نصیحت پر اِس قدر کاربند رہیں کہ کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ (مدارج النبوت، باب دُوُم در ذکر ازواج مطہرات، ۲/۴۷۲)

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے اِرشاد فرمایا: "اگر تم (آخرت میں) میرے ساتھ ملنے کا اِرادہ رکھتی ہو تو تیرے لئے دُنیا سے اِتنا ہی کافی ہے جتنا ایک مسافر کا تُوشہ ہوتا ہے، اَغنیا کے ساتھ بیٹھنے سے بچتی رہو اور کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھو جب تک اس میں پیوند نہ لگا لو۔" (جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب، ص۴۴۴، الحدیث: ۱۷۸۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں اپنی معیّت کے اتنے بڑے مرتبے کو اِن چیزوں کے ساتھ خاص کیا کہ دُنیا میں تَوَکُّل عَلَی اللہ اور امیروں سے دُور رہنے کا حکم فرمایا اور اِس بات کو واضح کیا کہ جب تک کپڑے میں پیوند لگنے کی صلاحیّت موجود ہو اس کو بے کار نہ سمجھو۔ آیئے! اب اِیثار اور تَوَکُّل عَلَی اللہ کے بارے میں کچھ مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

بھوکا شیر

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "میں نے شیخ احمد حمّادی سَرَخْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے اُن کی توبہ کا سبب پوچھا تو کہنے لگے: "ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر "سَرَخْس" سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی کر کے گرا دیا اور پھر بلند ٹیلے پر چڑھ کر دھاڑ کرنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہُت

سارے دَرندے اکٹھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زخمی اُونٹ کو چیر اپھاڑ مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جمع شدہ درندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لومڑی دُور سے آتی دکھائی دی، شیر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ لومڑی حسبِ ضرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزبانِ فصیح بولا: "احمد! ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔" میں نے اِس انوکھے واقعہ سے مُتَاَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہو کر تمام گناہوں سے توبہ کی اور دُنیا سے کنارہ کش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگالی۔" (کشفُ المحجوب (فارسی)، ص۳۹۸ تا ۳۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرغی کا توکُّل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بھوکے شیر نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ "ایک لقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے انسان کو چاہئے کہ اپنی جان تک قربان کر دے۔" مگر آہ! ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے، جس سے بَن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لقمہ چھین لیتا ہے بلکہ ایک لقمہ کی خاطر بعض اَوقات قتل وغارت گری تک سے نہیں چوکتے۔ ڈھیروں ڈھیر غذائیں موجود ہونے کے باوُجود ایک ایک "ٹکڑے" کی خاطر فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، "صرف 3 ذی رُوح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں: (1)......(ہم جیسے گنہگار) انسان (2)......چوہا اور (3)......چیونٹی۔"

اِن کے علاوہ کوئی بھی حیوان دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا، آپ نے مُرغی کا توکُّل دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ دیا جاتا ہے تو پی چکنے کے بعد پیالے کے کنارے پر پاؤں رکھ کر اس کو اُلٹ دیتی ہے، اُسے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے گا اور لطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا توکُّل بے مثال ہوتا ہے۔ توکُّل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ "صرف اللہ رَبُّ

اَلْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عِنایت پر بھروسہ کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہوجانا۔"

(اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیرِیَّۃ، باب التوکل، ص۲۰۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بیان سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب سب کام کاج اور ملازمت وکاروبار چھوڑ کر اللہ رَبُّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کر کے بیٹھ جائیں اور بس اب رِزق ہاتھ باندھ کر ہمارے سامنے حاضر ہوجائے گا، اگرچہ اللہ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ اِس پر قادِر ہے لیکن نظامِ قدرت ہے کہ اِنسان حَرَکت کرے اُس میں بَرَکت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھجور اور پانی پر گزارہ

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اُن سے فرمایا: اے بھانجے! ہم دوماہ میں تین چاند دیکھتے اور حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کی گزر اَوقات کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: (ہماری گزر اوقات) دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر ہوتی تھی۔ سوائے اِس کے کہ کچھ انصار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی تھے۔ اُن کی کچھ دودھ والی اُونٹنیاں تھیں اور وہ ان کا دُودھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بھجوا دیا کرتے تھے اور سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ دُودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ......الخ، ص۱۵۸۹، الحدیث:٦٤٥٩)

سابقہ حدیثِ پاک میں ذکر ہوا کہ ہم دوماہ میں تین چاند دیکھتے تھے تو اس کے بارے میں امام ابن حجر عَسْقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ تیسرے چاند سے مراد تیسرے مہینہ کا چاند ہے جو دو مہینوں کے مکمل ہونے پر دکھائی دیتا ہے اور اس کے نظر آتے ہی تیسرا مہینہ شروع ہوجاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبےٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لگاتار تین چاندیوں گزر جاتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی نہ روٹی پکانے کے لئے نہ ہنڈیا کے لئے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ......الخ، ۳۵٤/۱۱، تحت الحدیث:٦٤٥٩)

اگر ہم چاہتے تو پیٹ بھر کر کھا لیتے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آقائے کون ومکاں، سرورِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیر ہو کر کھانا چاہتے تھے اور کھانا نہ ملتا تھا بلکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فقر کو ترجیح دیتے ہوئے اختیار فرمایا۔ چُنانچہ **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو پیٹ بھر کر کھا لیتے مگر محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی حُبِّ النبیﷺ، فصل فی زھد و صبرہ، ۱۷۳/۲، الحدیث:۱۴۶۹)

عالَم کی بھریں ہر دَم جھولی خود کھائیں فقط جَو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زُہد و قناعت کیا کہنا　　　(جنّتی زیور، ص۶۳۹)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: فَخرِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں پر چراغ رَوشن کئے بغیر اور (چولہے میں) آگ جَلائے بغیر کئی کئی ماہ گزر جاتے تھے۔ اگر زیتون کا تیل مِل جاتا (جس سے چراغ روشن کئے جاتے تھے) تو (بدن یا سَر پر) مَل لیتے اور چربی مِل جاتی تو اسے کھا لیتے۔

(مُسنَدِ اَبی یَعْلٰی، شھر بن حوشب، عن ابی ھریرۃ، ۸۱/۵، الحدیث: ۶۴۷۱)

کم کھانے سے عِبادت میں ذَوق

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہُت کم کھانا کھاتی تھیں اور کم کھانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے عبادت میں ذَوق پیدا ہوتا ہے آیئے! اب میں آپ کو کم کھانے کی کچھ بَرَکات اور زِیادہ کھانے کے چَنْد نقصانات بتاتی ہوں۔ چُنانچہ،

چار باتوں کی نَصیحت

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: میں کوہِ لُبنان میں کئی اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی صُحبت میں رہا۔ اُن میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا:

(1)...... جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔

(2)......جو زِیادہ سوئے گا اُس کی عُمر میں بَرَکت نہ ہوگی۔

(3)......جو صِرْف لوگوں کی خُوشنودی چاہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی اُمید نہ رکھے۔

(4)......جو غیبت اور فُضُول گوئی زِیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔

(منہاج العابدین، فصل فی رعایة الاعضاء الاربعة۔الخ، ص ۲۲۸)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی!

زبان اور آنکھوں کا قُفْلِ مدینہ عطا ہو پئے مصطفےٰ یا الٰہی!

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش، ص۷۹۔۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت سے سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم کی نفرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سلطانُ العارِفین، مُقرَّبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَعْظَم کی بیان کردہ چوتھی نصیحت بھی اِنتہائی تشویش ناک ہے کہ جو غیبت اور فُضُول گوئی زِیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مَرے گا۔ آہ! شاید لاکھوں مسلمانوں میں کوئی ہوگا جو آج غیبت و فُضُول گوئی سے بچنے کا ذِہن رکھتا ہو۔ ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول وَلی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم بَلْخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی غیبت گوئی سے بچنے کا پختہ مَدَنی ذِہن رکھتے تھے، چُنانچہ

غیبت کرنے والوں کو سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم کی نصیحت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 505 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 278 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم غیبت کرنے والے کی سَرزَنِش کرتے (یعنی ڈانٹ پلاتے) ہوئے فرماتے ہیں: اے جُھوٹے انسان! تُو اپنے دوستوں کو تو دُنیا کا حقیر مال دینے سے بُخل کرتا رہا مگر آخرت کا مال (یعنی نیکیوں کا خزانہ) تو نے اپنے دشمنوں پر لُٹا دیا! نہ تیرا دُنیوی بُخل قابلِ قُبول نہ غیبتیں کر کر کے نیکیاں لُٹانے والی سخاوت مقبول۔ (تَنبِیهُ الغافِلِین، باب الغیبة، ص ۹۱)

سیِّدُنا ابراهیم بن اَدْهَم کو غیبت سننے کا صَدمه

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاَکرَم کہیں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے، جب بیٹھے تو لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ فُلاں شخص ابھی تک نہیں آیا۔ اُن میں سے ایک شخص بولا: وہ تو موٹا آدمی ہے۔ (اس پر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاَکرَم اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس!) میں اپنے پیٹ کی وجہ سے ایسے کھانے کی دعوت پر گیا جہاں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپَس تشریف لے گئے اور (اس صدمے سے) 3 دن تک کھانا نہ کھایا

(المرجع السابق، ص۹۲)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا　مجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی!
غصیلے مزاج اور تَکَبُّر کی خصلت　سے عطّار کو تو بچا یاالٰہی!　(وسائلِ بخشش، ص۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3 دن تک بُھوک ہی کافُور

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ولیِ رَبُّ العزّت حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاَکرَم غیبت سے کس قدر نفرت کرتے تھے کہ ایک دفعہ کہیں کانوں میں غیبت کے اَخلاق سوز اَلفاظ پڑ گئے تو اِسی اِحساسِ زِیاں (یعنی نقصان کے اِحساس) میں 3 دن تک بھوک ہی کافُور (یعنی زائل) ہو گئی۔ حیاتِ ابراہیم بن اَدْہَم کا یہ روشن پہلو ہمیں دَرس دے رہا ہے کہ جس طرح غیبت کرنا ناجائز ہے اِسی طرح غیبت سننا بھی ناجائز ہے، جس سے رُکنا اور دوسروں کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرنا لازِم ہے۔ اس کی ایک آسان صورت تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ کتب و رسائل اور V.C.D.s کو عام کرنا اور مَدَنی چینل دیکھتے رہنا ہے۔

غیبت کے خِلاف اِعلانِ جنگ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی نے دیگر اَخلاقی بُرائیوں کے ساتھ ساتھ غیبت جیسے مُہلِک ترین گناہ کے خلاف باقاعدہ اِعلانِ جنگ کیا ہوا ہے اور یہ نعرہ بُلند کیا ہے:

ہم تو غیبت کریں نہ سُنیں

غیبت کے خلاف جنگ...... جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی — تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ!
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے — شُعور و فِکر کو پاکیزگی عطا یاربّ! (وسائلِ بخشش، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانے میں زِیادتی ذَوقِ عبادت میں کمی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو جاتا، اَعضا ڈھیلے پڑ جاتے اور بَدَن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جَمعی نصیب نہیں ہوتی، اِس کا تجرِبہ (تَج۔رِ۔بہ) رَمَضانُ الْمُبارَک کی **تراویح** میں بَہُت سوں کو ہوتا ہوگا کیوں کہ **"فُوڈ کلچر"** کا دَور ہے، دَسیوں قسم کی غذائیں ٹُھونس ٹُھونس کر پیٹ میں بھر دی جاتی ہیں، مَثَلاً پھر کباب سموسے اور پکوڑے وغیرہ پیٹ میں "گَڑ گُوں" کرتے، ٹھنڈے میں ٹھنڈا پانی، مزید ارشربت اور کھٹی چیزوں کے بے تحاشہ اِستِعمال کے سبب کھانسنے، کھنکارنے اور ڈَکارنے سے آج کل مسجدیں گُونج رہی ہوتی ہیں! نیز اگر کسی ایک کو کھانسی آتی ہے تو غالِباً نفسیاتی طور پر دوسرے کو بھی آنے لگتی ہے اور یوں کھانسی کے شور میں اِضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہماری کھانے کی حالت ہے اور دوسری طرف مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک بھوک ہے کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: "رحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک سیر ہو کر "جَو" کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وِصالِ ظاہری فرما گئے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشة النبی واھلہ، ص٥٦٢، الحدیث:٢٣٥٧)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: ''مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوان پر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چپاتی (یعنی پتلی روٹی) کھائی یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وِصالِ ظاہری فرمایا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ص۱۵۸۷، الحدیث: ٦٤٥٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیبل کُرسی پر کھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 میں فرماتے ہیں: خوان، تپائی (یا میز) کی طرح اُونچی چیز ہوتی ہے جس پر اُمَرا کے یہاں کھانا چُنا جاتا ہے۔ تاکہ کھاتے وَقت جُھکنا نہ پڑے اُس پر کھانا کھانا متکبّرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اِس زمانہ میں میز یعنی (ٹیبل) پر کھاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا اُمَرا کا طریقہ ہے ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ۳/۳۶۹)

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
تیرا ایسا سادہ کھانا مَدَنی مدینے والے! (وسائلِ بخشش، ص۲۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ عائشہ کو زُہد کا اعلٰی دَرَجہ حاصل تھا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا سے اِعراض اور عبادت کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کرنے کی وجہ سے زُہد کے اعلیٰ دَرَجات پر فائز ہو چکی تھیں، جیسا کہ امام ابو نُعَیم اَصبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''سیِّدَتُنا (عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) دُنیا کو ناپسند کرنے والی اور اُس کی رنگینیوں سے بے خبر اور اپنی محبوب چیز کے کھو جانے پر رونے والی تھیں۔'' (حلیة الاولیاء، عائشة زوج رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ٥٤)

حضرتِ عائشہ کا زھدانہ لِباس

حضرتِ سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پرانے کپڑوں کی عادی ہونے کی وجہ سے انہیں چھوڑنا پسند نہیں کرتی تھیں۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، ۷۲/۸)

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک آنے والا اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس آیا آپ اپنا نقاب سی رہی تھیں اُس نے کہا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال و دولت کی فراوانی نہیں فرمادی؟ فرمایا: چھوڑو (اِن باتوں کو)، وہ نئے کپڑوں کا حقدار نہیں جو پرانے کپڑے استعمال نہ کرے۔ (الطبقات الکبری، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، ۷۲/۸)

حضرتِ سیِّدَتُنا شُمَیسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ وہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس گئیں آپ کے جسم پر کُرتہ، دوپٹہ اور نقاب تھا یہ کپڑے عُصفُر میں رنگے ہوئے تھے۔

(الطبقات الکبری، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، ۶۹/۸، ملتقطًا)

اِس میں سے کھاؤ یہ تمھاری روٹی سے بھتر ھے

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے یہ رِوایت پہنچی ہے کہ ایک مسکین نے اُن سے کچھ مانگا اُس وقت وہ روزہ دار تھیں اُن کے حُجرۂ مقدَّسہ میں صرف ایک روٹی تھی اُنہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا: ”یہ روٹی اِس مسکین کو دے دو۔“ اُس لونڈی نے عرض کی: ”اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) آپ روزہ کس سے افطار کریں گی؟“ اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) نے فرمایا: ”یہ روٹی اِس مسکین کو دے دو۔“ لونڈی نے کہا: میں نے وہ روٹی مسکین کو دے دی جب شام ہوئی تو ہمیں کسی گھر والوں یا کسی شخص نے ہدیہ بھیجا جو ہمیں بکری اور روٹی بھیجا کرتا تھا۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری روٹی (ٹکیہ) سے بہتر ہے۔“ (مؤطا امام مالک، کتاب الصدقۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، ص۵۲۴، الحدیث:۱۹۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روٹی کے بدلے پکی ہوئی بکری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمُّ الْمُؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو زُہد کا کیسا جذبہ عطا فرمایا کہ اپنے کھانے کے لئے ایک روٹی کے سوا کچھ نہیں اور خود بھی روزے سے ہیں اس کے باوجود مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ یقیناً دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ اُن کا زُہد بھی مِثالی تھا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اِضافہ ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال سے بہتر مال عطا فرماتا ہے جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں روٹی صَدَقہ کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کے بدلے میں پکی ہوئی بکری بھیج دی۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم تو خود خدائے رحمٰن نے اپنی کتاب عالیشان میں جا بجا دیا ہے۔ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی بَہُت زِیادہ بَرَکتیں اور فضائل ہیں اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے دُنیا میں اِضافہ ہوتا ہے اور آخرت میں بَہُت بڑا اَجر و ثواب ملتا ہے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنا بَہُت بڑی سعادت ہے۔ قرانِ پاک میں جا بجا اِس کی ترغیب اور فضائل موجود ہیں۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۱) (پ۳، البقرۃ:۲۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

(اس آیتِ مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرچ کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔) خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ابوابِ خیر کو عام ہے۔ (خزائن العرفان، پ۳، سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ:۲۶۱)

مزید اِرشادِ عالیشان ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۲۶۲) (پ۳، البقرۃ:۲۶۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

(اس آیتِ مبارکہ میں بھی خرچ کرنے والوں کو ثواب کے حصول اور خوف و حزن کے دور ہونے کی بشارت دی۔) احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اِظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اِس کو مکدّر کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اِس کو عار دِلائیں کہ تو نادار تھا مُفلس تھا مجبور تھا نکمّا تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ تحت الآیۃ:۲۶۲)

لہٰذا صدقہ کرنے والے کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اُخروی ثواب کے حُصُول کے لیے خرچ کرے نہ کہ اِحسان جتلانے، اِس کے عِوَض میں اِس سے خِدمت لینے اور اپنے کام نکلوانے کے لیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُهد کی فَضِیلت پر آیات واَحادیث

زُہد کی فضیلت پر کئی آیات اور اَحادیث دَلالت کرتی ہیں، چُنانچہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿1﴾...... اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۞ (پ۱۵، الکھف:۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ اُنھیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں۔

مزید ارشاد فرمایا:

﴿2﴾...... مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ۞ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دُنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

دُنیا تو اِسی قدر آنے گی

شاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نِشان ہے: ''جس شخص کو دُنیا ہی کی فکر ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے کام منتشر کر دیتا ہے اور اُس کی تنگدستی اُس کے سامنے کر دیتا ہے اور دُنیا تو اِسی قدر آئے گی جو اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نیت آخرت کی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کام دُرُست فرما دیتا ہے اور اس کے دِل میں دُنیا سے بے رغبتی ڈال دیتا ہے نیز اس کے پاس دُنیا ذلیل ہو کر آتی ہے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ص۶۶۸، الحدیث:۴۱۰۵)

جسے زُہد دیا گیا اِسے حِکمت دی گئی

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عظیم ہے: ''جب تم کسی شخص کو دُنیا سے بے رغبت اور کم گفتار پاؤ تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اُسے حکمت عطا کی گئی ہے۔'' (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الزهد فی الدنیا، ص۶۶۷، الحدیث:۴۱۰۱)

زھد کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا سَھْل بِن سَعْد ساعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری ایسے عَمَل کی طرف رَہنمائی کیجئے کہ جب میں وہ عَمَل کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگ مجھ سے مَحَبَّت کرنے لگیں تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم دُنیا میں زُہد اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے مَحَبَّت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے زُہد اختیار کرو وہ تم سے مَحَبَّت کریں گے۔

(سنن ابن ملجه، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ص٦٦٧، الحدیث:٤١٠٢)

ایمان کی حقیقت

حضرتِ سیِّدُنا حارث بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: ''میں سچا مؤمن ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟'' اُنہوں نے عرض کی: ''میں نے اپنے نفس کو دُنیا سے علیحدہ کر دیا ہے، میں رات کو جاگ کر خدا کی عبادت کرتا ہوں اور دِن کو بھوکا رہتا ہوں اور گویا میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کو دیکھ رہا ہوں، میں جنّتی لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو آپس میں مُلاقات کر رہے ہیں اور دوزخیوں کے شور کی آواز سن رہا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے (ایمان کی حقیقت کو) پہچان لیا، پس اس کو لازِم پکڑنا (پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق فرمایا) یہ ایسا بندہ ہے جس کے دِل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نورِ ایمان سے منوّر کر دیا۔ (الزھد الکبیر للبیھقی، باب الورع والتقوی، ان لکل شیء حقیقة فما حقیقة ذالك، الجزء الثانی، ص٣٥٥، الحدیث:٩٧٣، مفهومًا)

زھد کے ذریعے نجات پا گئے

حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ اِس اُمّت کے اگلے لوگ یقین اور زُہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اِس اُمّت کے پچھلے لوگ بخیلی اور (لمبی) اُمّید کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔

(موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، ١/١٩، الحدیث:٣)

مُقرَّبینِ بارگاہِ الٰہی

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دُنیا میں زُہد و تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ کل (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں ہوں گے۔'' (الجامع الصغیر، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، حرف الجیم، ص۲۱۹، الحدیث:۳۵۹۷)

بکری کا تُحفہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک رات حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے گھر سے ایک شخص نے ایک بکری ہمیں بطورِ تحفہ پیش کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اس کو پکڑ لیا اور حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو کاٹ کر ٹکڑے کیے یا حضور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے اس کو پکڑا اور میں نے اس کے ٹکڑے کیے۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا یہ سب کچھ چراغ کی روشنی میں تھا؟ تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ کا تیل ہوتا تو ہم اس تیل کو کھا نہ لیتے۔ (المعجم الاوسط، باب النون، من اسمہ نعمان، ۳۰۹/۶، الحدیث:۸۸۷۲، ملتقطًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَناعت کی تَعرِیف

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''تھوڑی سی چیز پر ہی صَبر کرنے کو قناعت کہا جاتا ہے۔ جو کھانا مُیَسَّر ہو اُس پر صابر و شاکر رہنا قناعت ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان علاج الحرص والطمع ...الخ، ۸۲/۳)

اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ!

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، تاجدارِ رسالت، پیکرِ عظمت وشرافت

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن سے فرمایا: ''اے عائشہ(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذَرِیعے، یہ بھوکے کے لئے سیری کے برابر ہے۔'' (مسند احمد، مسند عائشه رضی الله عنها، ۱۳۸/۱۰، الحديث:۲۵۲۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکار عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہنّم کی آگ سے بچنے کی کس قدر ترغیب دلا رہے ہیں۔ یقیناً جہنّم کا عذاب بہُت دردناک ہے آیئے! اب میں آپ کو مختصراً جہنّم کے بارے میں بتاتی ہوں کہ جہنّم کیا ہے اور اِس میں آگ کا عذاب اور دوسرے عذاب کس طرح دیئے جائیں گے۔

جہنّم کیا ہے؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کافروں، مشرکوں، مُنافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لئے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام ''جہنّم'' ہے اور اس کو اُردو میں ''دوزخ'' بھی کہتے ہیں۔

جہنّم کہاں ہے

ایک قول یہ ہے کہ ''دوزخ'' ساتویں زمین کے نیچے ہے۔

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الاهوال، ان البحر هو جهنم، ۸۱۸/۵، تحت الحديث: ۸۸۰۰)

جہنّم کے طبقات

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۠ ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔ (پ۱۴، الحجر:۴۴)

اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسّرین کا قول ہے کہ جہنّم کے 7 طبقات ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱)...... جَهَنَّم (۲)...... لَظٰى (۳)...... حُطَمَه (۴)...... سَعِيْر (۵)...... سَقَر (۶)...... جَحِيْم (۷)...... هَاوِيَه

پوری آیت کا خُلاصہ یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصّوں میں مُنقسم ہیں اُن میں سے ہر ایک کے لئے جہنّم کا ایک طبقہ معیّن ہے۔ (حاشية الصاوى على الجلالين، پ۱۴، الحجر، تحت الآية:۴۴، ۲۴۹/۲)

جہنّم کی خوفناک شکل

حدیث شریف میں ہے کہ جہنّم قیامت کے دِن لائی جائے گی اُس کی ستّر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو ستّر ہزار فِرِشتے کھینچتے ہوں گے۔(صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب في شدة حر نار جهنم.....الخ، ص١٠٩٧، الحديث:٢٨٤٢)

جہنّم کا داروغہ

جہنّم کے داروغہ کا نام حضرتِ ''مالک'' عَلَیْہِ السَّلام ہے۔ یہ فِرِشتوں میں سے ہیں اِن ہی کے زیرِ اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذابِ جہنّم کی چند صورتیں

جہنّم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مُبتلا کیا جائے گا۔ اُن عذابوں کی قسموں اور اُن کی کیفیتوں کو خداوندِ علّامُ الغیوب کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنّم میں دی جانیوالی سزاؤں کو دُنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے اُن میں سے بعض یہ ہیں:

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنّم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا جب وہ جَل بُھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ اُن کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زِندہ کیا جائے گا اور پھر اُن کو آگ میں جلایا جائے گا یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔ جہنّم کی آگ کی گرمی کا یہ عالَم ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک ہزار برس تک جہنّم کی آگ کو بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر (تیسری بار) ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی حتّٰی کہ وہ کالے رنگ کی ہوگئی تو وہ نہایت تاریک سیاہ رنگ کی ہے۔''

(سنن الترمذي، كتاب صفة جهنم،٨- باب منه، ص٦١٠، الحديث:٢٥٩١)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنّم کی (آگ کی گرمی) دُنیا کی آگ (کی گرمی) سے اُنہتّر (69) درجے زیادہ ہے۔

(صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، ص٨٣٥، الحديث:٣٢٦٥)

آگ کا پہاڑ

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنّم کا ایک صَعُود نامی پہاڑ ہے (جس کی بلندی 70 برس کی راہ ہے) اس پر کافر 70 سال تک چڑھتا رہے گا، پھر اُس سے اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة قعر جهنم، ص۶۰۷، الحدیث:۲۵۷۶)

حدیثِ پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ دوزخی جہنّم کی آگ میں جُھلس کر ایسے مَسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سُکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور اِسی طرح نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة طعام اهل النار، ص ۶۰۹، الحدیث:۲۵۸۷)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنّم میں ایک تنُّور ہے جو اَندر سے بَہُت چوڑا اور اُوپر سے بہت کم چوڑا ہے اُس میں زنا کار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنُّور کے منہ تک اوپر آجائیں گے پھر ایک دَم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنُّور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، ۹۳۔باب، ص۳۸۶، الحدیث:۱۳۸۶، مُلَخَّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی فَضِیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کے بَہُت زِیادہ فضائل وبَرَکات ہیں، چُنانچہ صاحبِ مرویّاتِ کثیرہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک دِن رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''یَا اَبَا هُرَیْرَة! اِذَا اشْتَدَّ کَلْبُ الْجُوْعِ فَعَلَیْکَ بِرَغِیْفٍ وَجَرٍّ مِّنْ مَّاءِ الْقَرَاحِ ترجمہ: اے ابوہُریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ)! جب بھوک بہت سخت ہو جائے تو تیرے لئے ایک روٹی اور خالص پانی کا ایک پیالہ کافی ہے۔ دوسری روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں، فَعَلَی الدُّنْیَا وَاَهْلِهَا الدَّمَارُ یعنی دنیا اور اہلِ دنیا پر را کھ ڈالو (یعنی اسے چھوڑ دو)۔

(شُعَبُ الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/۲۹۵، الحدیث:۱۰۳۶۶، ملتقطًا)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اے ابوہُریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! جب تمہیں سخت بھوک لگے تو ایک روٹی اور پانی کے ایک پیالے پر گُزارہ کرو اور کہہ دو کہ دُنیا اور اہلِ دنیا پر میری طرف سے راکھ ہو۔" (اَلْکَامِل فِی ضُعَفَاءِ الرِّجَال، ۸/۱۸۳)

کان دھر کے سُن! نہ بنا تُو حریصِ مال و زر!

کر قناعت اِختیار اے بھائی تھوڑے رزق پر (وسائلِ بخشش،ص۶۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین کھجوریں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ "میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اُٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اُنہیں تین کھجوریں دیں۔ اُس عورت نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی اور ایک خود کھانے کے اِرادے سے اپنے منہ کی طرف لے جانا ہی چاہتی تھی کہ اُس کی دونوں بیٹیوں نے تیسری کھجور بھی مانگ لی تو اس عورت نے اپنی کھجور بھی دو حصوں میں بانٹ کر اپنی بچیوں کو دے دی۔ مجھے اس کا یہ عمل بہت پسند آیا اور میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اِس بات کا تذکرہ کیا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس عورت کے اس عمل کے سبب اس پر جنّت واجب کردی ہے، یا (یہ فرمایا:) اِس عمل کی وجہ سے اس عورت کو جہنّم سے آزاد کردیا ہے"۔ (صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الاحسان الى البنات، ص۱۰۱۴، الحدیث:۲۶۳۰)

میرا رونے کو جی چاہتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا مَسرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اُنہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں: "میں جب کبھی پیٹ بھر کر کھالیتی ہوں تو میرا رونے کو جی چاہتا ہے، پھر میں رونے لگتی ہوں۔" میں نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: "مجھے میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ حالت یاد آتی ہے، جس پر دُنیا سے مُفارَقت (یعنی جُدائی) فرمائی کہ کبھی بھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت سے پیٹ بھرنے کی نوبت نہ آئی۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی معیشة النبی واهله، ص۵۶۲، الحدیث:۲۳۵۶)

عائشہ صدیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر
ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹُھونس کر (فیضانِ سنّت، ۶۵۲/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عائشہ! عاجزی اختیار کرو

شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِرشاد فرمایا: ”اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! عاجزی اپناؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاجزی کرنے والوں کو پسند اور تکبّر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے“۔ (کنز العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ، الباب الثانی فی الامارۃ، فصل فی القضاء والترھیب، الھدیہ، الجزالخامس، ۳۲۷/۳، الحدیث:۱۴۴۷۸)

سلطانِ ولایت کا عالَمِ قناعت

مَخْدُومُ الاولیا، سُلطانُ الاصفیا حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم بن مَنْصُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کی شانِ فقر وقناعت اور اِبلیسی (یعنی شیطانی) حملوں سے حِفاظت کے مُتعلّق ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا بیان ہے: میں جنگل میں مصروفِ عبادت تھا کہ ایک بوڑھا شخص ظاہر ہوا اور کہنے لگا: ”اے ابراہیم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم)! تمہیں معلوم ہے یہ کون سی جگہ ہے؟ اور تمہارے پاس زادِ راہ بھی نہیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں بعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا، شیطان ہے۔ شیطان کی بات پر کان دھرنے کے بجائے میں نے اپنے پاس موجود 4 دِرْہم بھی پھینک دیئے جو میں نے کوفہ میں ایک زَنبیل (یعنی ٹوکری) بیچ کر حاصل کئے تھے اور پختہ نیّت کی کہ ہر میل کی مَسافت پر 400 رکعت نمازِ نفل اَدا کروں گا۔ 4 سال تک مُسلسل صحراؤں اور جنگلوں میں مصروفِ عِبادت رہا۔ بغیر کسی مَشقّت وکُلفت کے میرے لئے رِزْق کا اِنْتِظام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب سے ہوتا رہا۔ اِسی عرصے میں ایک بار نبیُّ اللّٰہ، رہبرِ اَولیا حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زِیارت کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھے اپنی صُحبتِ فیض اَثر سے نوازا اور اسمِ اَعظم کا درس دیا۔ اِس کے بعد میرا دِل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ذِکْرُ اللّٰہ کے سوا ہر شے سے بیگانہ ہوگیا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب (فارسی)، باب الحادی عشر فی ذکر ائمتہم من تبع التابعین الی یومنا، ص۱۳۴-۱۳۵)

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سَمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ
لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اٰمَنَّـا بِرَسُوْلِ اللّٰـهِ (سامانِ بخشش،ص۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے رَحمٰن محفوظ اَز شیطان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بقولِ شخصے (یعنی کسی کا قول ہے): ''شیطان نے ہر آن انسان کو نقصان پہنچانے کی ٹھان رکھی ہے۔ جیسا کہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے قرانِ پاک میں شیطان کا قول بیان فرمایا (کہ شیطان بولا):

لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: میں انھیں زمین میں بھلاوے دوں گا اور ضرور میں ان سب کو بے راہ کروں گا۔ (پ۱۴، الحجر:۳۹)

مگر جس خوش نصیب مسلمان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے اپنی اَمان عطا فرما دیتا ہے۔'' آپ نے اِس واقِعہ میں ملاحظہ فرمایا کہ سُلطانِ وِلایت، چراغِ ہدایت حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے جب بادشاہت چھوڑ کر راہِ عِبادت و ریاضت اِختیار کی تو دُشمنِ ایمان و دین اِبلیسِ لعین نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خُرب آزمائی کی لیکن اُسے منہ کی کھانی پڑی کیونکہ بفرمانِ قرآن، اولیائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ لغزش و مکرِ شیطان سے اَمان میں رہتے ہیں۔ جیسا کہ پارہ 14، سُوْرَۃُ الْحِجْر آیت نمبر 42 میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان مردود سے فرمایا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (پ۱۴، الحجر:۴۲) ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

مجھے اولیا کی محبت عطا کر
تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش،ص۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تھوڑے سے جَو

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وِصالِ ظاہری فرما گئے اور ہمارے

پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جَو میری کُٹھیا (یعنی غلّہ رکھنے کے مٹّی کے بڑے برتن) میں تھے، میں ایک مدّت تک اِس سے کھاتی رہی پھر میں نے اُن کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ص۱۰۸۷، الحدیث:٦٤٥١)

کسی کا مُحتاج نہ ہو

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّافِع خشک روٹی کو پانی کے ساتھ تر کر کے کھاتے اور فرماتے: "جو شخص اِس پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔" (إحیاءُ عُلومِ الدِّین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان ذم الحرص والطمع ...الخ، ۲۹۵/۳)

قَناعت کی تعلیم

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ کفایت نشان ہے: "دو کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب طعام الواحد یکفی الاثنین، ص۱۳۸۲، الحدیث:٥٣٩٢)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ مبارَک کے تحت فرماتے ہیں: "اگر کھانا تھوڑا ہو کھانے والے زِیادہ تو اُنہیں چاہئے کہ دو آدمیوں کے کھانے پر تین آدمی اور تین آدمیوں کے کھانے پر چار آدمی گُزارہ کر لیں اگرچِہ پیٹ تو نہ بھرے گا مگر اِتنا کھا لینے سے ضُعف (یعنی کمزوری) بھی نہ ہو گا، عِبادات بخوبی ادا ہو سکیں گی۔ اِس فرمانِ عالی میں قَناعت ومُرُوَّت کی اعلیٰ تعلیم ہے۔" (مِرْاٰۃُ المَناجِیح، کتاب الاطعمۃ، ۱۶/۶)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قَناعت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جہاں قَناعت کے بے شُمار فضائل وبَرَکات ہیں وہاں قَناعت نہ کرنے اور مال کی مَحَبَّت میں مُبتلا رہنے کی مذمّت بھی وارد ہے، چُنانچہ

حُبِّ مال ودولت کی مَذمّت

حُبِّ مال و دولت کی مَذمّت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِن دو فرامین سے واضح ہے:

﴿1﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ (پ۲۸، المنٰفقون:۹) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

﴿2﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌؕ (پ۲۸، التغابن:۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ یُنْبِتَانِ النِّفَاقَ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ ترجمہ: مال اور شرف (یعنی بڑائی) کی محبت دِل میں اس طرح مُنافقت پیدا کرتی ہیں جیسے پانی سبزی اُگاتا ہے۔'' (إحیاءُ عُلومِ الدِّین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان ذم الحرص والطمع...الخ، ۲۸۶/۳)

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحْبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا (کی حیثیت) مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا...الخ، ص۵۵۶، الحدیث: ۲۳۲۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب دُنیا کی یہ وَقعت ہے تو سوچئے دُنیا کے مال کی کیا وَقعت ہوگی آیئے! اِس بارے میں مزید مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس قدر نُقصان نہیں کرتے جتنا نُقصان مسلمان آدمی کے دِین میں مال اور مَنْصَب کی حِرص سے ہوتا ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، ۴۳-باب، ص۵۶۵، الحدیث:۲۳۷۶)

نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ''ھَلَکَ الْمُکْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ ترجمہ: زیادہ مال والے ہلاک ہوگئے سوائے اس کے جس نے (اپنا مال) اس طرح، اس طرح اور اس طرح کیا (یعنی صدقہ وخیرات کیا) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔'' (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۲۴۶/۴، الحدیث:۸۳۰۶)

تین دِینار باقی ہیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت''

صفحہ 255 پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بادشاہ دو عالَم ہیں، تمام جہاں مِلک ہے مگر کمبل اوڑھتے اور متاعِ دُنیا سے خالی ہاتھ رکھتے ہیں۔ ایک بار نماز کی اقامت ہوگئی، (نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تکبیرِ تحریمہ فرمانا چاہتے ہیں کہ دفعۃً (یعنی اچانک) صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو ارشاد ہوا: ''عَلٰی رِسْلِکُمْ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔'' کاشانۂ اَقدس میں تشریف لے گئے پھر برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''مجھے یاد آیا کہ آج تین دینار باقی ہیں میں ڈرا کہ رات گزرے اور وہ باقی رہیں لہٰذا جا کر انہیں تصدُّق (یعنی صدقہ) فرما آیا۔''

بندۂ بارگاہ عرض کرتا ہے:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شِکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش، ص۳۰۲-۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا طالبِ دین کے پیچھے بھاگتی ہے

مُفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''طالبِ دُنیا دین سے محروم رہ جاتا ہے مگر طالبِ دین بفضلہٖ تعالیٰ دین بھی پالیتا ہے اور دُنیا اُس کے پیچھے بھاگتی ہے۔'' (تفسیرِ نعیمی، پ۲، البقرہ تحت الآیۃ: ۲۰۰، ۲/۳۱۸، ملتقطاً)

اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 200 تا 202 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۰۰ تا ۲۰۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ربّ ہمارے ہمیں دُنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ربّ ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا ایسوں کو اُن کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللّٰہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی ذِکر کردہ آیاتِ مبارکہ کے تحت ''تفسیرِ نعیمی'' میں فرماتے ہیں: ''بعض کم ہمت صرف دُنیا مانگتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! ہمیں دُنیا ہی میں جو کچھ دینا ہے دے دے اُن کی یہ دُعا قبول ہو یا نہ ہو اور وہ دُنیوی نعمتیں پائیں یا نہ پائیں آخِرت سے تو محروم ہو ہی گئے، اُن کے لئے وہاں کوئی حصّہ نہ رہا، چاہئے کہ بڑے دربار میں بڑی چیز مانگو۔'' مزید فرماتے ہیں: ''ہَوَس سے دُنیا بڑھ نہیں جاتی اور قناعت سے گھٹتی نہیں۔''

(تفسیرِ نعیمی، پ۲، سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۰۰ـ۲۰۲، ۲/۳۲۶ـ۳۲۱)

فکرِ دُنیا سے دُور اور فکرِ آخِرت میں مشغول صحابیِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک رُوحانی و وجدانی واقِعہ مُلاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ،

دُشوار گزار گھاٹی

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک روز اپنے اَحباب میں تشریف فرما تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آئیں اور کہنے لگیں، آپ یہاں لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گھر میں مٹھی بھر بھی آٹا نہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے سامنے ایک نہایت دُشوار گُزار گھاٹی ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سوا کوئی نجات نہیں پائے گا۔ یہ سُن کر وہ بخوشی واپس چلی گئیں۔

(رَوضُ الرِّیاحِین، الفصل الاول من المقدمۃ فی شیء من فضائل الاولیاء والصلحین ...الخ، ص۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شِکوہ نہیں کرنا چاہئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس قدر قناعت پسند تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَہلیہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی کیسی اِطاعت گُزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوُجود حضرت کا خوفِ خدا سے مَملو (یعنی بھرپور) جملہ سُن کر بَطِیبِ خاطِر (خوشی خوشی) واپس لوٹ گئیں۔ تنگدستیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر شِکوہ شکایت کرنے کی بجائے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کرنا چاہئے اور اُس کی رِضا پر راضی رہنا

چاہئے۔ زہے نصیب! توکُّل کی دولتِ بے پایاں سے مالا مال ہو جائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ و توکُّل کرنے والوں کے لئے خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے:

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (پ۲۸، الطّلاق:۳) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "تفسیرِ نورُالعرفان" میں اِس آیتِ مبارَکہ فَھُوَ حَسْبُهٗ (تو وہ اُسے کافی ہے) کے تحت فرماتے ہیں: دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہو، اُسے دوسرے دروازے پر جانے کی ضَرورت نہیں ہوتی، بلکہ دوسرے اُس کے دروازے پر آتے ہیں۔

مزید فرماتے ہیں: "تم توکُّل کرو یا نہ کرو ملے گا وُہی جو مقدَّر ہے تو توکُّل چھوڑ کر ثواب سے محروم کیوں ہوتے ہو؟"

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے (عیونُ الحکایات، حصہ۲، ص۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ قناعت کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کیسے اِختیار کی جائے اِس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 417 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "اِحیاءُ العلوم کا خُلاصہ" صفحہ 265 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: قناعت تین چیزوں سے مُرَکَّب ہے: (۱)......عمل (۲)......صبر اور (۳)......علم۔

......پہلی چیز عمل ہے یعنی معیشت میں اِعتِدال اور خرچ میں کِفایت اِختیار کرنا۔ جو شخص قناعت میں بُزُرگی چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ کم خرچ کرے۔ حدیثِ پاک میں اِرشاد ہے: "اَلتَّدْبِیْرُ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ ترجمہ: تدبیر سے کام لینا نصف مَعیشت ہے۔"

(فردوس الاخبار للدیلمی، ۱/۳۰۷، الحدیث: ۲۲۴۰)

......دوسری چیز خواہشات کم کرنا ہے تاکہ وہ کسی دوسرے حال میں بھی حاجت کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔

...... تیسری یہ کہ وہ اِس بات کو جان لے کہ قناعت میں عزّت اور سوال کرنے سے بچت ہے جبکہ طَمَع میں ذِلّت ہی ذِلّت ہے، پس اِس طرح فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اِس (حرص) سے جان چُھڑا لے۔

(لُبَابُ الاِحْیَاء، الباب السابع والعشرون فی ذم حُبِّ المال وذم البخل، بیان علاج الحرص والطمع...الخ، ص۲۳۸)

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے

ترے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں (وسائلِ بخشش، ص۲۰۶)

(یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان بُزُرگوں کی پاکیزہ صفات کے صدقے ہمیں بھی دُنیا کی مَحَبَّت سے خُلاصی عطا فرما، دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے محفوظ رکھ، قناعت وصبروشکر کی نعمت عطا فرما، ہمیں زمانے میں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ کر، صرف اپنا ہی محتاج رکھ اور دُنیا کی حرص ومَحَبَّت سے ہماری حفاظت فرما۔ ہمارے دِلوں میں اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت راسخ فرما، غمِ مال میں نہیں بلکہ غمِ مصطفٰے میں رونے والی آنکھیں عطا فرما، ہمیں مال ودولت نہیں چاہئے، ہم تو تیری دائمی رضا کے ہی طلب گار ہیں۔ اے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہم سے ہمیشہ کے لئے راضی ہوجا اور ہمیں ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں قناعت کی دولت نصیب فرما اور دوسروں کی محتاجی سے بچا۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے غم میں کاش! عطار رہے ہر گھڑی گرفتار

غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش، ص۲۸۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے اندر زُہد وقناعت کا جذبہ بیدار کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستگی ہے بس ہر اسلامی بہن اپنا یہ مَدَنی ذہن بنالے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کی کوشش کے لئے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارِم کو "مَدَنی قافلوں" میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں اور سَعادتیں ہی سَعادتیں پائیں گی۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی مقبولیت کے جو اسباب بیان کئے وہ سننے سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ سنت" جلد اوّل، صفحہ 224 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِس کے جذبات اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

میں دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟

مَنڈن گڑھ ضلع رتنا گری مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ 2002ء کی بات ہے، میں بُرے دوستوں کی صُحبت کے باعِث غنڈہ گینگ میں شامِل ہوگیا۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا سوائے جینز (Jeans) کے دوسری پینٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا۔ والِد صاحِب کا انتِقال ہو چکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو مَعاذَاللّٰہ زبان درازی کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے کسی باعمامہ اسلامی بھائی نے ملاقات پر ایک رسالہ جِنّات کا بادشاہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) تحفے میں دیا، پڑھا تو اچّھا لگا۔ رَمَضانُ المبارَک میں ایک دن کسی مسجِد میں جانے کی سعادت ملی تو اِتّفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ نوجوان پر نظر پڑی معلوم ہوا یہ یہاں مُعتَکِف ہیں۔ اُنہوں نے درسِ فیضانِ سنّت دیا تو میں بیٹھ گیا۔ بعدِ درس اُنہوں نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں۔ ان اسلامی بھائی کا لباس اس قدر سادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب اُن کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بِالکل سادہ تھا! میں ان کی سادَگی سے بہُت زیادہ مُتَاَثِّر ہوا مجھے ان سے مَحَبَّت ہوگئی، میں اُن سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔ اِتّفاق سے عیدُ الفِطر کے بعد ان اسلامی بھائی کا نِکاح تھا۔ یہ بے چارے غریب وتنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی اِحساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سُوال کیا۔ میں اور زیادہ مُتَاَثِّر ہوا کہ مَاشَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا ہے اور اس کے وابستگان کس قدر سادہ اور خوددار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی حتّٰی کہ میں نے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ 8 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا۔ میرے دِل کی دُنیا زَیرو زَبَر ہوگئی، قلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا اور میں نے گناہوں سے سچّی توبہ کر کے اپنی ذات کو دعوتِ اسلامی کے حوالے کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ آج کل میں عَلاقائی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

بفیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ پُھولے پَھلے گا سَدا مَدَنی ماحول

اگر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول

بُری صحبتوں سے کَنارہ کشی کر کے اچّھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول

تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے ان کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول

تمہیں لُطف آ جائے گا زِندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مِٹانا رہے گا سَدا خوشنما مَدَنی ماحول

تُو غصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہو گا ترا مَدَنی ماحول

جو کوئی ''مجالس(1)'' کا ہو گا وفادار اُسی کو ہی راس آئے گا مَدَنی ماحول

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

بہت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو

نہ عطّار تم چھوڑنا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، ص۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



(1)..... یہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے مختلف شعبہ جات کی ''مجالس'' مُراد ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیان (9)......سیّدَتُنا عائشہ کو نصیحتیں

ایک لاکھ بندوں کی شفاعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاوٰی رضویہ"** جلد **23**، صفحہ **122** پر نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اَبُو المواہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ "قیامت کے دِن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔" میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اِس قابل ہوا؟ اِرشاد فرمایا: "اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔" (فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۱۲۲)

ثواب نذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وقت ثواب نذر کرنے کی دِل میں نیت کر لے یا پڑھنے سے قبل یا بعد زبان سے بھی کہہ لے کہ اِس دُرُود شریف کا ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نذر کرتا ہوں۔ (انمول ہیرے، ص۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مساکین سے مَحبّت کا دَرس

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **743** صفحات پر مشتمل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اَعمال" صفحہ **671** پر امام محمد شرفُ الدّین عبدُ المؤمن دِمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: "اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ اُٹھا۔" تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "ایسا کیوں، یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم؟"

فرمایا: ”کیونکہ یہ لوگ اَغنیا سے چالیس (40) سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کا آدھا یا بعض حصّہ ہی دے دیا کرو، اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مساکین سے مَحبّت کرو اور اُن کا قُرب اِختیار کرو تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت تمہیں اپنا قُرب عطا فرمائے۔“

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنۃ ...الخ، ص۵۶۲، الحدیث:۲۳۵۲)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت ”مسکین“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں مساکین سے مراد دِل کے مساکین ہیں جن کے دِلوں میں تکبُّر نہ ہو، نرمی اور تواضُع ہو، متواضع بادشاہ بھی مسکین ہے اور متکبر فقیر مسکین نہیں۔ لہٰذا اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اگرچہ مال سے غنی ہیں مگر دِل سے مسکین و متواضع ہیں جب حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس بہُت دولت آئی تب بھی حُضُور دِل کے متواضع رہے، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دُعا قبول ہوئی۔

مزید فرماتے ہیں: یہ ہے مساکین کی اِنتہائی عظمت کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہ فرمایا کہ مساکین کو میرے زُمرہ، میرے گروہ میں اُٹھا بلکہ فرمایا کہ مجھے مساکین کے زُمرہ میں اُٹھا۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مساکین کی ایک جماعت ہو، اُن میں، مَیں بھی ایک ہوں اگرچہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جماعت کے امام ہیں مگر اپنے کو ان میں سے ایک قرار دینا اُن کی عزّت اَفزائی ہے۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اِنتہائی تواضُع کے لئے ہے۔

اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مسکین کو واپس نہ لوٹانے کی جو نصیحت فرمائی ہے اِس کے تحت مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: (اِس سے مراد یہ ہے کہ) جب کوئی مسکین سُوال کرنے آئے تو جو میسّر ہو اسے دے دو نہ ہو تو اس سے اچھی بات کہہ دو۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ۷/۶۸، ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات و نصائح کی آئینہ دار تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر نصیحت پر عمل کرتی تھیں۔ مذکورہ فرمانِ مُصطفٰے پر عمل کرتے ہوئے مساکین پر بھی بہت نوازشات فرماتیں اور جو میسّر ہوتا اس کو دینے میں پس و پیش نہ کرتیں چنانچہ ایک بار اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انگور کھا رہی تھیں کہ کوئی سائل آیا، آپ کے پاس صرف ایک دانہ

انگور بچا تھا، آپ نے وہ ہی پیش کر دیا سائل ناراض ہو گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ آیت تلاوت کی:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ (پ۳۰،الزلزال:۷) ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

اور فرمایا: انگور تو ذرّہ سے بڑا ہے (یعنی جب ذرّہ بھر بھلائی کرنے کا اجر دیکھے گا تو انگور میں تو بہت سارے ذرّات ہیں لہٰذا اس کا اَجر کیوں نہ دیکھے گا)۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء......الخ، ۹/۴۳۲، تحت الحدیث:۵۲۴۴)

بیان کے آغاز میں بیان کردہ ”ترمذی شریف“ کی روایت کے تحت مُفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیا میں جو شخص مساکین اَولیاءُ اللّٰہ سے قریب ہو گا کل قیامت میں خدا سے قریب ہو گا۔ مولانا (رُوم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَیُّوْم) فرماتے ہیں:

ہَرْ کِہ خَواہَد ہم نشینی با خدا

اُو نشیند دَر حضورِ اَولیاء

یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کی ہم نشینی کا طلبگار رہے اسے چاہئے کہ اُس کے اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی صحبت میں بیٹھے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ۷/۶۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت سے مساکین کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنے لئے مساکین کے ساتھ اُٹھائے جانے کی دُعا فرمائی مزید ان کو یہ بشارت عطا فرمائی کہ یہ قیامت والے دن اَغنیا سے 40 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے اور پھر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فقرا سے مَحَبَّت اور ان سے قربت اِختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ اُن کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے۔ لیکن یاد رکھئے! یہ حکم پیشہ وَر (Professional) بھکاریوں کا نہیں جن کا کام ہی بھیک مانگنا ہے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطبُوعہ 32 صفحات پر مُشتَمِل رِسالے ”پُراَسرار بھکاری“ صفحہ 13 پر امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: ”بطورِ پیشہ بھیک مانگنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے جو بلا اجازتِ شرعی سُوال کرتا ہے وہ جہنَّم کی آگ اپنے لئے طلب کرتا ہے اور اس طرح جتنی رَقَم زِیادہ حاصل کرے گا اِتنا ہی نار کا زِیادہ حقدار ہو گا۔“

اِس ضمن میں 4 احادیثِ مُبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے:

بلا اجازت شرعی مانگنے کے عذاب پر مشتمل 4 فرامینِ مُصطفٰے

﴿1﴾...... جو شخص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اِتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دِن اِس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی الاستعفاف عن المسئلۃ، ۲۷۴/۳، الحدیث:۳۵۲۶)

﴿2﴾...... جو شخص بغیر مُحتاجی کے سُوال کرتا ہے گویا وہ اَنگارا کھاتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحاء، حبشی بن جنادہ السلولی، ۴۰۰/۲، الحدیث:۳۴۲۶)

﴿3﴾...... جو مال بڑھانے کے لئے سُوال کرتا ہے وہ اَنگارے کا سُوال کرتا ہے تو چاہے زِیادہ مانگے یا کم کا سُوال کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، ص۳۷۲، الحدیث:۱۰۴۱)

﴿4﴾...... جو شخص لوگوں سے اِس لئے سُوال کرے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ (مال) جہنّم کا گرم پتھر ہے اب جو چاہے کمی کرے اور جو چاہے زِیادہ کرے۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب المسألۃ والاخذ......الخ، ذکر الزجر عن سؤال المرء یرید التکثیر...الخ، ص۹۴۶، الحدیث:۳۳۹۱)

پیشہ ور بھکاریوں کو دینے کا حکم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ بغیر حاجت سُوال کرنے کا کتنا سخت عذاب ہے۔ بدقسمتی سے آج کل ایک بہت بڑی تعداد دِن رات اس گناہ کے اِرتِکاب میں مصروف ہے ایسے لوگوں کو یہ جانتے ہوئے کہ یہ پیشہ وَر فقیر ہیں، بھیک دینا بھی حَرام ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطبُوعہ 48 صفحات پر مُشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریری مَدَنی مذاکرے "بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حِکمت" صفحہ 36 پر منقول ہے: میرے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے پیشہ وَر گداگروں (بھکاریوں) کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: "جو اپنی ضَروریاتِ شَرعِیّہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کَسب پر قادِر ہے اسے سُوال حرام اور جو اس مال سے آگاہ ہو اسے دینا حرام، اور لینے اور

دینے والا دونوں گنہ گار و مُبتلائے آثام (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوئے)۔" (فتاویٰ رضویہ، ۳۰۷/۱۰)

گداگِری کی موجودہ صورتِ حال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل، صَفْحہ 940 پر صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُالطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندُرُست چاہیں تو کما کر اَوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وُجُود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے، مُصِیبَت جھیلے، بے مشقَّت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سُوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بَہُتیرے ایسے ہیں کہ مَزدُوری تو مَزدُوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار (شرم و ذِلّت کا کام) خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بے عزّتی و بے غیرتی ہے، مایۂ عزّت جانتے ہیں اور بَہُتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سُود کا لین دین کرتے، زِراعت وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔ (بہارِ شریعت، سُوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں، ۹۴۰/۱)

رضا پر ربّ کی راضی ہیں تمہارے ہم بھکاری ہیں
ہماری آخرت بہتر بنا دو یا رسولَ اللّٰہ! (وسائلِ بخشش، ص۵۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور سے مُلاقات

حُسْنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِرشاد فرمایا: اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنے کا اِرادہ رکھتی ہو تو (۱)......تمہارے لئے دُنیا سے اس کی مثل کافی ہے جتنا ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے، (۲)......اَغنیا کے ساتھ بیٹھنے سے بچتی رہو اور (۳)......کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھو جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔

(سُنَنُ الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب، ص۴۴۴، الحدیث:۱۷۸۰)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی **"مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح"** میں اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (ملنے سے مراد یہ ہے کہ) دُنیا و آخرت میں اچھی طرح ملنا، کامل طور پر میرے ساتھ رہنا، جس کی وجہ سے میں تم سے بہُت خوش رہوں تو یہ عمل کرنا۔ (اور مسافر کے توشے سے مراد یہ ہے کہ) تھوڑی دُنیا پر قناعت کرو جیسے مسافر راستہ طے کرتے ہوئے تھوڑا سامان رکھتا ہے، بہُت سامان کو بوجھ اور وَبال سمجھتا ہے۔ (اور اس فرمانِ عالی میں یا تو) مالداروں سے غافل اور متکبّر مالدار مراد ہیں یا وہ صورت مراد ہے جب مالداروں کے پاس بیٹھنے سے ناشکری کا جذبہ پیدا ہو کہ یہ تو اتنا بڑا مالدار ہے میں غریب ہوں ورنہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے دولت مند تھے (حالانکہ) ان کی صحبتِ کیمیا (یعنی نہایت مُفید) تھی۔ یہ (یعنی اس فرمانِ مصطفےٰ کہ "کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھو جب تک اس میں پیوند نہ لگالو" میں) اِنتہائی قناعت کی تعلیم ہے کہ پیوند والے کپڑے پہننے میں عار نہ ہو۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب اللباس، ۶/۱۰۸)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفۃُ المسلمین تھے کہ آپ کے شانہ مبارک کے دَرمیان اُوپر نیچے تین پیوند ایک جگہ پر لگے تھے کہ پیوند گل گیا تو اور لگالیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے زمانہ خلافت میں خُطبہ دیا اس وقت آپ کے تہبند شریف میں **12** پیوند تھے۔ (شرح المقاصد، کتاب اللباس، باب ترقیع الثوب والبذاذة.....الخ، ۱۲/۴۵، تحت الحدیث:۳۱۱۵)

مَقصد یہ ہے کہ پیوند والے کپڑے پہننے میں عار نہیں ہونی چاہئے۔ لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جہاں اِرشاد ہے کہ ربّ کی نعمت کا اَثر تم پر ظاہر ہو یا فرمایا کہ نیا کپڑا پاؤ تو پرانا خیرات کردو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دراز گوش (یعنی گدھے) کی سواری فرما لیتے تھے۔ اپنا نعلینِ پاک خود سی لیتے تھے۔ اپنی قمیص میں پیوند لگا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میری سنّت سے نُفرت کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔

(تاریخ مدینة دمشق، حرف الف، باب ذکر تواضعه لربه ورحمته لامته.....الخ، ۴/۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نصیحت فرماتے ہوئے دُنیا میں ایک مسافر کی سی زندگی بسر کرنے کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ مالداروں کی صحبت سے منع فرمادیا نیز عاجزی کا دَرس دیتے ہوئے پرانے کپڑوں کو پیوند لگا کر پہننے کا بھی حکم فرمایا۔ یہاں پر

مالداروں سے مراد دُنیادار مالدار ہیں جن کے دِن رات غفلت میں گزر رہے ہیں ورنہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور دیگر اَولیائے کرام عَلَیۡہِمُ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَان میں سے بہت سارے افراد ایسے گزرے ہیں جن کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے دینی بَرَکتوں سے مالامال فرمانے کے ساتھ ساتھ دُنیوی مال و منال سے بھی خوب نوازا تھا ان حضرات کی دُنیا بھی دِین ہو جاتی ہے کیونکہ جو دُنیا دِین کمانے کا ذَریعہ ہو وہ بھی دِین ہے، مال وہی ہوتا ہے یہی مال جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی نیک بندے کے پاس ہو جس سے وہ اُمورِ دینیہ میں مدد حاصل کرے تو باعثِ نجات اور جب یہی مال کسی دُنیادار کے پاس ہو جو اسے عیش و عشرت میں خرچ کرے تو باعثِ ہلاکت۔ مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا قول نقل فرماتے ہیں: **"دِل دُنیا میں رکھو مگر دِل میں دُنیا نہ رکھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، کشتی دریا میں رہے تو خیر ہے لیکن اگر دریا کشتی میں آ جائے تو ہلاکت ہے۔"**

(مراۃ المناجیح، کتاب فضائل القرآن، باب ثواب التسبیح والتحمید۔۔۔الخ، ۳/۳۲۷، تحت الحدیث: ۲۳۳۴)

یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کا دُنیوی اَشیا طلب کرنا بھی کارِ ثواب ہوتا ہے لیکن دُنیادار عبادت بھی کرتا ہے تو ریاکاری وغیرہ طرح طرح کے گناہوں کے باعث اس کی عبادت بھی دُنیا بن جاتی ہے، لہٰذا نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی صحبت سے منع فرما دیا کہ ان کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے سے دِل میں شہوات اور لہو و لعب کی مَحَبَّت اور دِین کے معاملے میں غفلت و سُستی پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا شیخ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیۡہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی **"مرقاۃ المفاتیح"** میں نقل فرماتے ہیں: **"لَا تَنْظُرُوْا اِلٰی اَرْبَابِ الدُّنْیَا فَاِنَّ بَرِیْقَ اَمْوَالِ الْاَغْنِیَاءِ یَذْهَبُ بِرَوْنَقِ حَلَاوَةِ الْفُقَرَاءِ** یعنی دُنیاداروں کی طرف نہ دیکھو کہ مالداروں کے مالوں کی چمک دَمک کو فقرا کی حلاوت کی آب و تاب لے جاتی ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، ۷/۲۲۰)

نہ ہوں اَشک برباد دُنیا کے غم میں ۔۔۔ محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی!
عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت ۔۔۔ نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی!
مجھے اولیا کی محبت عطا کر ۔۔۔ تو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی
میں یادِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ ۔۔۔ مجھے ان کے غم میں گھلا یاالٰہی!
خدایا اَجَل آ کے سر پر کھڑی ہے ۔۔۔ دِکھا جلوۂ مصطفٰے یاالٰہی!
مری لاش سے سانپ بچھو نہ لپٹیں ۔۔۔ کرم بہر اَحمد رضا یاالٰہی!

تو عطّار کو سبز گنبد کے سائے
میں کر دے شہادت عطا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش، ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی دُنیا سے بے رَغبتی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا، احمدِ مجتبٰے، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار اِختیارات سے نوازا اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیوی مال و دولت سے بے رَغبتی اختیار فرمائی، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتا تو وہ اس کو سامنے پاتا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اس کو یہاں سے ہٹادو کہ میں جب بھی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے دُنیا یاد آتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان ...الخ، ص۸۳۸، الحدیث:۲۱۰۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں: (اس پردے کو دیکھ کر دُنیا یاد آنے کی وجہ یہ ہے کہ) ایسے نقشیں (یعنی نقش و نگار والے) پردے اَمیروں کے ہاں ہوتے ہیں، جس سے ان کی امیری ظاہر ہوتی ہے (لہٰذا اِرشاد فرمایا کہ) یہ پردہ دیکھ کر ہم کو دَولتمندی یاد آتی ہے اس لئے یہ میرے سامنے سے ہٹادیا جاوے، ربِّ تعالٰی اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے جیتی دُنیا کی تازگی۔

یہ فرمانِ عالی اس آیتِ کریمہ پر عَمَل ہے، خُلاصہ یہ کہ ہمارے گھر میں تکلُّف شان کی چیزیں نہ رہیں۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، ۷/۵۳)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے
عاشقانِ نبی کے ہے دِل کی صدا
سبز گنبد کے سائے میں گھر چاہئے
رات دن عشق میں تیرے تڑپا کروں
یانبی! ایسا سوزِ جگر چاہئے (وسائلِ بخشش، ص۲۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت سے کسی کے ذہن میں یہ وَسوسہ نہ آئے کہ تصویروں والا پردہ لگانا جائز ہے اور جہاں تک اس روایت کا تعلُّق ہے تو اس کی وضاحت کرتے ہوئے شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِرْشَاد فرماتے ہیں: یا تو اس وقت تک تصویر حرام نہ ہوئی تھی، یا وہ تصویریں بہت چھوٹی تھیں، جو دُور سے نظر نہ آتی تھیں، اس لئے ہٹائی نہ گئیں، لہٰذا اس حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ جاندار کی تصویر رکھنا تو حرام ہے پھر سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پردہ میں کیوں تھیں۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، ۷/ ۵۳)

عاجزی اختیار کرنے کی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاجزی وانکساری ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو بھی اُس کی تلقین فرمائی، چُنانچہ شفیعِ روزِ شُمار، باِذنِ پروَرْدگارِ دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِرشاد فرمایا: ”اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! عاجزی اپناؤ کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ عاجزی کرنے والوں سے مَحَبَّت فرماتا اور تکبُّر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔“ (کنز العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ، باب الھدیۃ، ۳/ ۳۲۷، الحدیث: ۱٤٤٧۸)

”عاجزی“ کے پانچ حروف کی نسبت سے عاجزی کی فضیلت پر مشتمل 5 فرامینِ مُصطفٰے

معلوم ہوا جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رضائے الٰہی کے لئے عاجزی اِختیار کرتے ہیں وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب ہیں، لہٰذا اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اپنے ان محبوب بندوں کو بڑے بڑے بلند دَرَجات عطا فرماتا ہے، چُنانچہ اس ضمن میں پانچ فرامینِ مُصطفٰے ذِکر کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾ ...... جب بندہ عاجزی اِختیار کرتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کا (دَرَجہ) ساتویں آسمان تک بلند فرما دیتا ہے۔ (مکارم الاخلاق للخرائطی، جماع ابواب الرفق بالمملوکین، باب ما یستحب من التواضع فی المجلس وغیرھا، ۲/ ۱۷۱۷، الحدیث: ۲۹۷)

﴿2﴾ ...... جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے ایک دَرَجہ تواضُع اِختیار کرتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے ایک دَرَجہ بُلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیْن میں پہنچا دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب تواضع و الکبر والعجب، ذکر الاخبار عن وضع اللہ جل وعلا...الخ، ص ۱۵۱۷، الحدیث: ۵٦۷۸)

﴿3﴾......جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اس پر بلندی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔(المعجم الاوسط، باب الميم، من اسمه محمد، ٣٩٠/٥، الحديث:٧٧١١)

﴿4﴾......تواضع اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبہ والے بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔(حلية الاولياء، عبد العزيز بن ابی رواد، ٢١٣/٨، الحديث:١١٩١٥)

﴿5﴾......ہر شخص کے سَر میں ایک لگام ہوتی ہے جسے ایک فِرِشتہ تھامے ہوتا ہے اگر وہ تواضع سے کام لے تو فِرِشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی قدر بلند کر دو اور جب وہ تکبُّر کرتا ہے تو فِرِشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی قدر و منزلت کو پست کر دو۔
(المعجم الكبير، يوسف بن مهران عن ابن عباس، ١٣٥/٦، الحديث:١٢٧٦٥)

سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ اور تواضع

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کے غلاموں نے اس مبارک سنّت کو اپنایا اور نہ صرف خود اس پر عمل پیرا ہوئے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک مرتبہ (عاجزی و انکساری کی تعلیم دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: "لوگ افضل عبادت تواضع سے غافل ہیں۔" (شُعَبُ الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع......الخ، ٢٧٨/٦، الحديث:٨١٤٨)

عاجزی ذریعۂ فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اِرشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُودی پہاڑ کو سفینۂ نُوح کے ساتھ خاص فرمایا کیونکہ یہ دوسروں سے زِیادہ عجز کا اِظہار کرتا تھا اور حرا پہاڑ کو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کے ساتھ اِس لئے خاص فرمایا کیونکہ یہ دوسرے پہاڑوں سے زِیادہ تواضع کرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اَطہر کو اِس لئے دِیگر مخلوق سے مُمتاز فرمایا کیونکہ یہ عاجزی و انکساری میں ان پر فوقیت رکھتا تھا۔
(الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة الرابعة: الكبر والعجب والخيلاء، ١٤٠/١)

نرمی اختیار کرنے کی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نرمی کے بے شُمار فوائد ہیں ہماری شریعت بھی ہمیں گفتگو، لین دین اور تبلیغ وغیرہ

کے سلسلے میں نرمی کی تعلیم فرماتی ہے، چنانچہ اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! نرمی اِختیار کرو کہ جن گھر والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے نرمی کے دروازے کی طرف اُن کی رَہنمائی فرماتا ہے۔''

(مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۲۰۴، الحدیث: ۲۵۴۷۱)

نرمی زینت دیتی ہے

ایک اور موقع پر حضور نبیِ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ رَفِیْق (نرمی فرمانے والا) ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی اور اس کے سوا کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص۱۰۰۳، الحدیث: ۲۵۹۳)

ہر مُعامَلہ میں نرمی پسندیدہ ہے

ایک مرتبہ یہودیوں کے ایک گروہ نے نبیِ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضِر ہونے کی اِجازت طلب کی، (اجازت ملنے کے بعد) اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: ''اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ'' یعنی تم پر موت ہو۔'' تو اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے جواب دیا: ''بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔'' (یہ جواب سن کر) سیِّدِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مُعامَلہ میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے نہیں سُنا کہ اُنہوں نے کیا کہا تھا؟ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں نے ''وَعَلَیْکُمْ'' کہا ہے (مراد یہ ہے کہ انہوں نے جو کہا تھا کہ ''تم پر موت ہو'' اس کے جواب میں، میں نے ''وَعَلَیْکُمْ'' ہی کہا ہے جس کا مطلب ہے تم پر ہو)۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام...الخ، ص۸۵۷، الحدیث: ۲۱۶۵)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین

سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یہ غضب وغصہ حُضُور کی والہانہ محبت کی بنا پر تھا کہ تم نے محبوب کو یہ کیوں کہا۔

مزید فرماتے ہیں: حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اعلیٰ اَخلاق کی تعلیم دی وہ بھی مہمان کفار کے ساتھ ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دُشمنوں پر سختی کرنا عبادت ہے حُضُور مہمان کفار کی خاطر تواضع کرتے تھے لہٰذا اس حدیث سے یہ دھوکا نہ دیا جائے کہ حُضُور کے دُشمنوں پر نرمی کرنی چاہئے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الاداب، باب السلام،۶/۳۱۹۔۳۲۰)

کُفّار کو سلام کرنے کا حُکم

ذکر کردہ روایت میں یہودیوں کو سلام کرنے اور جواب دینے کا ذکر ہوا، ضمناً یہ بھی مُلاحظہ فرمائیے کہ کفار کو سلام نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **"فتاوٰی عالمگیری"** کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں: کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے اگر ایسی جگہ گزرنا ہو جہاں مسلم و کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے اور مسلمانوں پر سلام کا اِرادہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کہے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، ج۳، ص۴۶۱)

صدرُ الشّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی مزید فرماتے ہیں: کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حَرَج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (المرجعُ السّابق، ص٤٦٢)

وسوسہ: اِس حدیث شریف میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر مُعاملہ میں نرمی کو پسند فرماتا ہے پھر یہ کہاں سے خاص ہو گیا کہ فلاں جگہ نرمی کرنی ہے فلاں جگہ سختی؟

علاجِ وسوسہ: اس حدیث شریف کا یہ مفہوم نہیں کہ ہر کسی سے، ہر وقت، ہر معاملے میں نرمی ہی برتنی چاہئے، جیسا کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قرانِ حکیم میں اِرشاد فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔ (پ۱۰، التوبۃ:۷۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو جعفر مُحَمَّد بن جریر طَبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے نقل فرماتے ہیں: اِس آیت میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

کفار سے تلوار کے ذریعے اور منافقین سے سخت کلامی کے ذریعے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

(تفسیر الطبری، الجزء العاشر، سورۃ التوبۃ، تحت الآیۃ:۷۳، ۶/۴۲۰)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اسلامی تہذیب یہ ہے کہ کفار کو تبلیغ نرم الفاظ اچھے لہجے سے کرو مگر جو تم کو بہکانا چاہیں یا اسلام کے دُشمن ہوں اُن پر خوب سختی کرو تاکہ تمہاری سختی سے اُن کی ہمت ٹوٹ جاوے۔ بہُت دَفعہ جرأت مندانہ کلام سے بہُت کام نکل جاتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ۱۰، سورۃ التوبۃ، تحت الآیۃ:۷۳، ۱۰/۴۲۱)

ایک مقام پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَخلاقِ حَسَنَہ کو بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ۲۶، الفتح:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

صدرُ الافاضل حافظ سیّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (اور وہ کفار پر ایسے سخت تھے) جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا تشدُّد کفار کے ساتھ اِس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چُھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ اور ایک دوسرے پر مَحبّت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ مَحبّت اِس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مؤمن دوسرے مؤمن کو دیکھے تو فرطِ مَحبّت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، سورۃ الفتح، تحت الآیۃ:۲۹، ص۹۴۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ جیسے نرمی کرنا اَخلاقِ حَسَنَہ میں سے ہے اسی طرح بعض اَوقات سختی برتنا بھی اَخلاقِ حَسَنَہ میں شامل ہے۔

باقی رہا اس فرمانِ عالی کا مفہوم تو حضرتِ علّامہ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی اِس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی تمام مُعامَلات میں جہاں جہاں ممکن ہو (یعنی جہاں جہاں شریعت نے نرمی کی اجازت دی ہو وہاں) اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الاداب، باب السلام، ۸/۴۶۲، الحدیث: ۴۶۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کی نُحوست

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حُضُور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: ''آپ کو صَفِیَّہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے یہ ہے کہ وہ ایسی ایسی ہے یعنی پستہ قد تو فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اس کو سَمُنْدَر کے پانی سے مِلا دیا جائے تو اسے رَنگین کر دے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ص٧٦٤، الحدیث:٤٨٧٥)

شارِحِ مشکوٰۃ حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے کہ) جنابِ سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے اپنا بالشت دِکھا کر فرمایا کہ صَفِیَّہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اِتنی بڑی ہیں یعنی میرے بالشت کی برابر۔ یہ عرض و معروض اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ بنتِ حُیَیّ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پسِ پشت ہوئی اِس لئے اسے غیبت کہا گیا۔ معلوم ہوا کہ غیبت اِشارہ سے بھی ہو جاتی ہے۔ (ذکر کردہ فرمانِ مُصطفٰے سے مراد یہ ہے کہ) بظاہر یہ بات چھوٹی سی معلوم ہوتی ہے مگر اتنی بڑی ہے کہ اگر اس رنگت کو پوڑیا کی شکل دے دی جاوے اور اسے سَمُنْدَر میں گھول دیا جاوے تو سارے سَمُنْدَر کو رنگین کر دے تو یہ تمہارے دِل کو یقیناً گدلا کر دے گی تمہارے نیک اَعمال کا رنگ بھی بگاڑ دے گی اس سے توبہ کرو اور آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہ کرو۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان گناہوں سے مَعْصُوم نہیں، مَعْصُوم یا فِرِشتے ہیں یا حضراتِ انبیائے کرام، یہ حضرات عادل ہیں کہ گناہ پر جمتے نہیں، توبہ کر لیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ غیبت حقُّ العبد جب ہے جبکہ اس کی خبر اس کو پہونچ جاوے جس کی غیبت کی گئی ورنہ حقُّ اللّٰہ ہے کہ توبہ سے معاف ہو جاتی ہے۔ دیکھو! حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو جنابِ صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا سے مُعافی مانگنے کا حکم نہ دیا۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الاداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، ۶/۴۷۲)

اشارے سے بھی غیبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس سے مَعْلُوم ہوا کہ غیبت صِرف زبان سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اِشارے کنائے سے بھی ہو سکتی ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1197 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''بہارِ

شریعت'' جلد سوم، صفحہ 536 پر صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے، فعل سے بھی ہوتی ہے۔ صراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تعریض و کنایہ کے ساتھ ہو سب صورتیں حرام ہیں، برائی کو جس نوعیّت سے سمجھائے گا سب غیبت میں داخل ہے۔ تعریض کی یہ صورت ہے کہ کسی کے ذِکر کرتے وقت یہ کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) میں ایسا نہیں جس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی برائی لکھ دی یہ بھی غیبت ہے، سر وغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اس نے سَر کے اِشارہ سے یہ بتانا چاہا کہ اس میں جو کچھ برائیاں ہیں ان سے تم واقف نہیں، ہونٹوں اور آنکھوں اور بھوؤں اور زبان یا ہاتھ کے اِشارہ سے بھی غیبت ہو سکتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک عورت ہمارے پاس آئی، جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اِشارہ سے بتایا کہ وہ ٹھگنی ہے۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا کہ ''تم نے اس کی غیبت کی۔'' (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۶۷۶/۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غیبت کی تباہ کاریاں بَہُت زیادہ ہیں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 505 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 26 پر شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غیبت کی تباہ کاریاں ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بَہُت سارے پرہیزگار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلُّف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں، چُونکہ غیبت بَہُت زِیادہ عام ہے اِس لئے عُموماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیزگار نہیں بلکہ فاسق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔''

قرآن وحدیث اور اَقوالِ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے مُنتخب کردہ ''غیبت کی 20 تباہ کاریوں'' پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید! خائفین کے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحظہ فرمائیے:

✿ غیبت اِیمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ✿ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے ✿ بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی ✿ غیبت سے نَماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے ✿ غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ✿ غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے ✿ غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخل ہوگا، الغرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ✿ غیبت زِنا سے سخت تر ہے ✿ مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے ✿ غیبت کو

اگر سَمُنْدَر میں ڈال دیا جائے تو سارا سَمُنْدَر بدبُو دار ہو جائے ✿ غیبت کرنے والے کو جہنّم میں مُردار کھانا پڑے گا ✿ غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے ✿ غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا ✿ غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا ✿ غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا ✿ غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اُٹھے گا ✿ غیبت کرنے والا جہنّم کا بندر ہوگا ✿ غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ✿ غیبت کرنے والا جہنّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنّمی بھی بیزار ہوں گے ✿ غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنّم میں جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیشہ جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہو

نبیِّ اَکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بھوک کی تعلیم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”ہمیشہ جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہو۔“ انہوں نے عرض کی: ”کس چیز کے ساتھ؟“ اِرشاد فرمایا: ”بھوک کے ساتھ۔“ (لُبَابُ الْاَحْیَاء، الباب السادس فی اسرار الصیام، ص۷۸)

بھوک کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیٹ بھر کر کھانا کھانا جائز ہے لیکن اپنے پیٹ کو حرام اور شبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دِین و دُنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ چُنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”فیضانِ سنّت“ جلد اوّل، صفحہ 675 پر بھوک کے 10 فوائد ذکر کئے گئے ہیں: (۱)...... دِل کی صفائی (۲)...... رِقّتِ قلبی (۳)...... مساکین کی بھوک کا اِحساس (۴)...... آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد (۵)...... گناہوں کی رغبت میں کمی (۶)...... نیند میں کمی (۷)...... عبادت میں آسانی (۸)...... تھوڑی روزی میں کفایت (۹)...... تندرستی (۱۰)...... بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔

(احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ۳/۱۰۵ تا ۱۱۰، مختصرًا)

بُزُرگوں کا سرمایہ

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: ''اَلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔'' اِس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وُسعت، سلامتی، عبادت، حلاوت اور علمِ نافع حاصِل ہوتا ہے یہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے لئے بھوک اور اس پرصَبْر کرنے کے سبب حاصِل ہوتا ہے۔

(منہاج العابدین، العقبۃ الثالثۃ وھی عقبۃ العوائق، فصل فی رعایۃ الاعضاء الاربعۃ العین واللسان۔۔۔الخ، ص۲۲۹)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذُوالجلال!

از طفیلِ مصطفےٰ کر بھوک سے مجھ کو نہال (فیضانِ سنت،۱/۶۷۵)

یاد رکھئے! جس طرح بھوکے رہنے اور بھوک سے کم کھانا کھانے کے دِینی و دنیوی کثیر فوائد ہیں اسی طرح اس کے برعکس اگر خوب شِکم سیر ہو کر (یعنی پیٹ بھر کر) کھانا کھایا جائے تو اس کی بھی کثیر آفات ہیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی شِکم سیری کی آفات ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر کھانے میں 6 آفتیں ہیں:

(۱)......مناجات کی حلاوت سے محرومی (۲)......علم وحکمت کی حِفاظت میں مُشکلات (۳)......مخلوق پر شفقت سے دوری۔ کیونکہ شِکم سیر سمجھتا ہے سبھی کا پیٹ بھرا ہوا ہے یوں مِسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ (۴)......عِبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵)......خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے اور (۶)......نمازی مساجد کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیتُ الخلا کے چکر لگا رہے ہوتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ۳/۱۰۸)

شیطان کی گزرگاہوں کو تنگ کرو

اِنہی فوائد ونُقصانات کے پیشِ نظر نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک کو پسند فرمایا اور اس کی تاکید بھی فرمائی، چُنانچہ ایک موقع پر حضور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِرشاد فرمایا: ''بھوک سے شیطان کی گزرگاہوں کو تنگ کرو۔''

(لباب الاحیاء، الباب الثانی والعشرون فی ریاضۃ النفس، بیان شروط الارادۃ، ص۲۰۰)

اسراف سے بچو......!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزانہ ایک مرتبہ کھانا سنّت ہے، چنانچہ حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صبح کھانا کھالیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تناوُل فرمالیتے تو صبح نہ کھاتے۔

(حلية الاولياء، ذكر طبقة من تابعى المدينة، عطاء بن ابى رباح، ۳/ ۳۷۰، الحديث:۴۳۰۹)

ہمارے ہاں عموماً دن میں تین مرتبہ کھانے کا معمول ہے اگرچہ یہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں۔

(فیضانِ سنّت، ص۶۵۵، ۶۵۶، ملتقطًا)

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو تقویٰ کی تعلیم دیتے ہوئے دن میں دو مرتبہ کھانے سے بھی منع فرمایا۔ چنانچہ، ایک دفعہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: اِيَّاكِ وَالْاِسْرَافَ فَاِنَّ اَكْلَتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ مِنَ السَّرَفِ ترجمہ: اِسراف سے بچو، دن میں دو بار کھانا اِسراف (حد سے تجاوز کرنا) ہے۔

(لباب الاحياء، الباب الثالث والعشرون فى كسر الشهوتين، بيان طريق الرياضة فى كسر شهوة البطن، ص۲۰۶)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نبیِّ رحمت، تاجدارِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت پر ہماری جان قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھوک سے والہانہ مَحبّت تھی، کاش! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی بھوکا رہنے اور شدّتِ بھوک کے سبب سنّت کی نیت سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے (وسائلِ بخشش، ص۳۰۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ہنڈیا میں کدو زیادہ ڈالنے کی نَصِیحت

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم ہانڈی پکاؤ تو اُس میں کدو زیادہ ڈالو کیونکہ یہ

غمگین دِل کے لئے باعثِ تَقوِیَت ہے۔" (فیض القدیر شرح جامع الصغیر، حرف الکاف، باب کان، ۵/۲۶۳، تحت الحدیث:۶۹۹۴)

سرکار کا پسندیدہ کھانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ عالی وَقار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "کدّو شریف" بَہُت پسند تھا۔ چُنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن علی بن حجر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: نبیِ مکرّم، شفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدّو پسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے: "یہ میرے بھائی یونس (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا درخت ہے۔"

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب من تتبع حوالی القصعة۔۔۔الخ، ۹/۶۵۱، تحت الحدیث:۵۳۷۹)

حضرتِ سیِّدُنا اِسحاق بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ اُنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک درزی نے نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانے کی دعوت دی جو خود اُس نے تیار کی تھی (حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا:) میں بھی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گیا (بارگاہِ مصطفٰے میں شوربا پیش کیا گیا جس میں کدّو اور گوشت کے ٹکڑے تھے) میں نے دیکھا رسولِ اَکرم، تاجدارِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالے کے اِردگرد سے کدّو تلاش کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اُس دِن سے میں نے کدّو کو پسند کرنا شروع کردیا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب من تتبع حوالی القصعة مع صاحبه۔۔۔الخ، ص۱۳۷۹، الحدیث:۵۳۷۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے اصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نبیِ رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کا کیسا نِرالا اَنداز تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبوب اَشیا کو بھی محبوب جانتے اور دوسروں کو بھی ان سے مَحَبَّت کی ترغیب دلاتے تھے۔

کدّو شریف کے چند طِبّی فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! طِبّی اِعتبار سے بھی کدّو کو اِستعمال کرنے کے بَہُت فوائد ہیں، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 47 صفحات پر مُشتمِل تحریری مَدَنی مذاکرے "وضو کے بارے میں وسوسے

اور اُن کا عِلاج" صفحہ 43 پر منقول ہے: "حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدُ الرَّحمٰن صفوری شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نُزْھَۃُ النُّفُوْسِ وَالْاَفْکَار میں ہے کہ اس کے کَرتُّوں سے کُلّی کی جائے تو سَر دَردِ حارّ (گرم) کے لئے نافع ہے۔ اگر اسے خشک کر کے جلایا جائے اور سِرکہ میں ملا کر بَرَص (سفید کوڑھ) پر لگایا جائے تو اسے دُور کر دیتا ہے۔ اگر سِرکہ کے ساتھ ملا کر ککڑی کی طرح اِس کا شوربہ بنایا جائے تو بخار میں مُفید ہے، اس کا روغن (تیل) بارِد، رَطب (ٹھنڈا اور تر) ہے۔ اسی طرح مالیخولیا (پاگل پن) اور بِرسام (سینے کا دَرد یا چھاتی کی سوجن) کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اگر تھوڑا سا سِرکہ ملا کر خواہ سَر میں مَلا جائے یا ناک میں ٹپکایا جائے اور دردِ سر حارّ کو پینے اور ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کے لئے نفع بخش ہے۔

ترکیب: کدُّو کو چھیل کر اس کا عَرَق نچوڑ لیا جائے، چار حصّہ یہ عَرَق اور ایک حصّہ میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے۔

(نزھۃ المجالس، باب فی العدل، ۱۳۹/۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گوشت وغیرہ پکاتے وقت اس میں چند قَتلے کدو شریف کے ڈالنے کی عادت بنا لینی چاہیے۔ قتلے بہت چھوٹے چھوٹے ڈالیں یا پیس کر ڈالیں، بڑے قَتلے ڈالنے میں بھی مضایقہ نہیں۔ گوشت کے ساتھ کدُّو شریف پکانے میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کی ٹھنڈک، گوشت کی گرمی کو دُور کر کے اس کو مُعتَدِل کر دیتی ہے۔ کدُّو شریف وغیرہ چھلکے سمیت پکائیں۔

قرآنِ پاک میں کدّو شریف کا ذِکر

کدُّو شریف کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 23، سورۃُ الصّٰفّٰت، آیت 146 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اس پر کدُّو کا پیڑ اُگایا۔

عجیب مُعْجِزہ

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: "جب حضرتِ سیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مچھلی کے پیٹ سے باہر 80 روز یا 3 روز یا 7 روز یا 40 روز بعد میدان پر تشریف لائے تو مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایسے نحیف وضعیف اور نازُک ہو گئے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کدُّو شریف کا پیڑ اُگا دیا حالانکہ

کدُّو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعْجِزہ تھا کہ یہ کدُّو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کے بڑے بڑے پتوں کے نیچے آرام فرماتے تھے، بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہانِ مبارک میں دے کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۳، سورۃ الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ:۱۴۶، ص۸۳۵)

اچھی چیز کا احترام کرو

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! عزت دار (اچھی) چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔"

(سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب النهى عن القاء الطعام، ص۵۴۰، الحديث:۳۳۵۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روٹی کے گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھانا حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے، جیسا کہ آپ نے اِس حدیث شریف میں مُلاحظہ فرمایا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روٹی کا گرا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر صاف کر کے تناوُل فرمایا اور پھر اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس کا احترام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ کھانے کے گرے ہوئے اَجزا اُٹھا کر کھانے کے بہُت فضائل ہیں، اِس ضِمن میں 3 فضائل مُلاحظہ فرمایئے:

"نبی" کے تین حروف کی نسبت سے گرے ہوئے دانے کھالینے کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین

﴿1﴾......کھانے کے دوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھالیجئے کہ مَغْفِرت کی بشارت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو دسترخوان سے گری ہوئی چیز اُٹھا کر کھالے اس کی مَغْفِرت ہو جائے گی۔

(الجامع الصّغير، حرف الهمزة، ص۸۸، الحديث:۱۴۲۶)

﴿2﴾......حدیثِ پاک میں ہے: جو کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی خوشحالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔

(كنز العمّال، كتاب المعيشة والعادات، الفصل الاول فى آداب الاكل، الجزء۱۵، ۱۱۱/۸، الحديث:۴۰۸۱۵)

﴿3﴾......حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالی نقل فرماتے ہیں: روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چُن لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچے صحیح وسلامت اور بے عیب ہوں گے اور وہ ٹکڑے حُوروں کا حق مہر بنیں گے۔ (کیمیائے سعادت، رکنِ دوم در معاملات، اصل اوّل، اما آداب بعد از طعام آنست، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنا بھی جہنّم میں داخلے کا ایک سبب ہے جیسا کہ محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں تو دریافت فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! یہ کیا ہے؟ (سیِّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے یہ اس لئے بنوائی ہیں تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بناؤ سنگھار کروں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ (سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا) میں نے عرض کی: "نہیں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "یہ تمہیں جہنّم کے لئے کافی ہیں۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ما ھو وزکاۃ الحلی، ص۲۵۴، الحدیث:۱۵۶۵)

زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ اِستعمال والے زیورات پر زکوٰۃ فرض نہیں وہ بھی غور کرلیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جو انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی بھی زکوٰۃ دینے کا حکم فرمایا، پتہ چلا کہ زیورات خواہ استعمال کے ہوں خواہ ویسے ہی پڑے ہوئے ہوں شرائط پائے جانے کی صورت میں بہرحال زکوٰۃ فرض ہوگی، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل صفحہ 903 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: "سونا

چاندی جبکہ بقدرِ نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے خواہ ویسے ہی ہوں یا ان کے سکّے جیسے روپے اشرفیاں یا ان کی کوئی چیز بنی ہوئی خواہ اس کا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لئے زیور۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے بعض حصہ کے ذریعے ہو!

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو صدقہ کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اگرچہ ایک کھجور کے بعض حصہ کے ذریعے سے اور یہ بھوکے پیٹ میں اتنی جگہ گھیرتی ہے جتنی کہ شِکم سیر کے۔''

(مسند احمد، مسند عائشة رضی الله عنها، ۱۳۸/۱۰، الحدیث:۲۵۲۳۶)

صدقه بُری موت سے بچاتا هے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جہنّم سے بچانے اور جنّت میں لے جانے والے اَعمال میں سے ایک عمل صدقہ بھی ہے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری موت سے بچاتا اور جنّت میں داخلے کا سبب ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: صدقہ خدا عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھا دیتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقة، ص۱۸۹، الحدیث:٦٦٤)

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنّت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو مہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا۔

(سُنَن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ص ۲۷٤، الحدیث:۱٦۸۲)

گِن گِن کر صدقه کرنے کی مُمانَعت

حضرتِ سیِّدُنا اَبی اُمامہ سَہل بن حُنَیف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اور مہاجرین وانصار کا ایک گروہ

مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے ایک شخص کو حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اجازت لینے کے لئے بھیجا پھر ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حاضر ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ایک مرتبہ میرے پاس ایک سائل آیا اس وقت رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی میرے پاس موجود تھے میں نے اس سائل کو کوئی شے دینے کے لئے کہا پھر میں نے اس شے کو طلب کیا اور اس کو دیکھا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے گھر سے کوئی بھی چیز تمہارے علم کے بغیر نہ تو گھر میں داخل ہو اور نہ ہی خارج ہو؟ فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: جی ہاں۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَھْلًا، ٹھہرو، اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! گن گن کر نہ دو ورنہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی بلا حساب نہ دے گا۔ (سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب الاحصاء فی الصدقۃ، ص۴۱۹، الحدیث:۲۵۴۶)

اُمُّ المؤمنین کو دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا

حضرتِ سیّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سات دینار اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رکھوائے تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَرَض لاحق ہوا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! یہ دینار حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس لے جاؤ، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو گئی اور اسی حالت نے حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مشغول کر دیا، (ہر بار افاقہ محسوس ہونے پر) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں یہی حکم فرماتے اور ہر بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو جاتی اور یہ حالت حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مشغول کر دیتی حتی کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ دینار حضرتِ سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف بھیج ہی دیئے، حضرتِ سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دینار صدقہ کر دیئے۔ پیر کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی سختی میں گزاری اور (چراغ جلانے کے لئے) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کسی کو چراغ دے کر آس پاس کی عورتوں میں کسی عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے گھی کے برتن میں سے تھوڑا سا گھی ہدیۃً ہمارے چراغ میں ڈال دیجئے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ نزع میں ہیں۔

(المعجم الکبیر، سھل بن سعد، یعقوب بن عبد الرّحمٰن الزھری، ۲/۲۳۵، الحدیث:۵۸۵۷)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کن چیزوں سے منع کرنا جائز نہیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "پانی، نمک اور آگ۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس پانی سے نہ روکنے کی حکمت تو ہم سمجھ گئے نمک اور آگ میں کیا حکمت ہے؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے حمیرا (بارگاہِ رسالت سے عطا فرمایا گیا لقب)! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے اس آگ میں پکنے والا تمام کھانا صدقہ کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا گویا اس نے اس نمک سے (ذائقہ دار) بننے والا تمام کھانا صدقہ کیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی موجود تھا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی موجود نہ تھا تو گویا اس نے اسے زندہ کر دیا۔" (سنن ابن ماجه، كتاب الرهون، باب المسلمون شركاء في ثلاث، ص٣٩٦، الحديث:٢٤٧٤)

پڑوسی کے بچوں کا خیال

ایک مرتبہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک دوسرے سے مَحَبَّت بڑھانے کا درس دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! پڑوسی کا بچہ آ جائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے مَحَبَّت بڑھے گی۔

(جمع الجوامع، حرف الياء، ٩/١٦٦، الحديث:٢٧٩٦٥)

پڑوسی کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا اور ان کے حقوق ادا کرنا بھی جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، اَحادیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے ایک جگہ شہنشاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر فلایؤذ جارہ، ص۱۵۰۰، الحدیث:۶۰۱۸)

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن شعیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟(۱)......اگر تم سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو(۲)......اگر تم سے قرض مانگے تو قرض دو(۳)......اگر وہ غریب ہو تو اس کا خیال رکھو(۴)...... بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو(۵)......مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ(۶)......اگر اسے بھلائی پہنچے تو اس میں خوش ہو(۷)......اسے مُصیبت پہنچنے پر اس کی تعزیت کرو(۸)...... اپنامکان اِتنا اونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو، مگر اس کی اِجازت سے(۹)......اگر پھل خرید کر لاؤ تو اسے ہدیۃً بھیجو، نہ بھیج سکو تو خُفیہ طور پر پھل لاؤ۔ تمہارے بچے پھل لے کر باہر نہ نکلیں تا کہ پڑوسی کے بچے اس سے ناراض نہ ہوں(۱۰)......اپنی ہانڈی کے غبار سے اس کو تکلیف نہ دو یا اس میں سے اسے کچھ دے دو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! پڑوسی کے حقوق وہی ادا کرسکتا ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔ (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق، جماع ابواب الطرائق المحمودۃ والاخلاق المرضیۃ، باب ما جاء فی حفظ الجار وحسن مجاورتہ من الفضل، للجزء الثانی، ۴۳۸/۱، الحدیث:۲۰۰، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین کی بَرَکتیں لوٹنے نیز اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا مدَنی ذِہن پانے کے لئے آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے مُنسلِک ہوجایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ ان میں کی جانے والی دُعا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل وکرم سے قبول فرماتا ہے۔ چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کے شہر کہروڑ پکا کی ایک اِسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال) کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے حاضری سے محروم تھی۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں قبولِ دُعا کے واقِعات اگرچہ سُن رکھے تھے مگر میرا اِعتِقاد یوں مزید پختہ ہوا کہ میں 3 سال تک سفرِ مدینہ کے لیے فارم جمع کرواتی رہی لیکن حاضری کی کوئی

صورت نہ بن پائی۔ اب کی بار فارم جمع کروایا تو میں نے یوں دُعا مانگی یـــا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں مسلسل 12 ہفتے اوّل تا آخر شرکت کروں گی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے سفرِ مدینہ کی سعادت سے نواز دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی 12 ہفتے پورے نہ ہوئے تھے کہ مجھ پر بابِ کرم کھل گیا اور مجھے مدینے کا بُلاوا آ گیا، میں خوشی خوشی سفرِ مدینہ پر روانہ ہوگئی۔ حاضریٔ مدینہ سے واپسی پر میں نے 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیّت پر عمل بھی کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر ہر ہفتے پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پاتی ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۸۰)

ہم غریبوں کو روضے پہ بلوایئے
راہِ طیبہ کا زادِ سفر چاہیے (وسائلِ بخشش، ص۲۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



گھریلو جھگڑوں کا علاج

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہر شخص گھر میں داخل ہوتے وقت پوری بِسْمِ اللّٰہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) پڑھ کر داہنا قدم پہلے دروازہ میں داخل کرے، پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہوا گھر میں آئے۔ اگر (گھر میں) کوئی نہ ہو تو اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ دے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ اوّل دن میں جب پہلی بار گھر میں داخل ہوتے تو بِسْمِ اللّٰہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور رزق میں برکت بھی۔

(مِرْاٰۃ المناجیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الاول، ۶/۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿10﴾...... محبوبۂ محبوبِ خُدا

رحمتوں کی برسات

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہو کر مجھ پر دُرُود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اُس مجلس کے اِردگرد جمع ہو جاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں وہ ہر ایک کے منہ سے کہا ہوا دُرُود لکھتے جاتے ہیں ساتھ ہی وہ اہلِ مجلس کو زیادہ سے زیادہ دُرُود پڑھنے کی تلقین بھی کرتے جاتے ہیں جونہی مجلس ختم ہوتی ہے وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کی بارشیں اہلِ مجلس پر برَستی ہیں جب تک یہ لوگ دُنیوی بات نہ کریں اُس وقت تک اُن کی دُعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

(شفاء القلوب (مترجم)،ص۱۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حبیبۂ حبیبِ خُدا

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: بےشک حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حبیبۂ رسولُ اللہ (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔

(اَلْاِصَابَۃ فی تمییز الصحابۃ، کتاب النساء، حرف العین المھملۃ، عائشۃ بنت ابی بکر، ۸/۲۰۹)

حضرتِ سیِّدُنا عَریب بن حُمَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں بدگوئی کی تو حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: او گالی دیئے ہوئے بدکار! خاموش رہ، کیا تُو اللہ کے رسول صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے؟ وہ تو جنّت میں بھی آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زوجہ ہیں۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، عائشۃ زوج رسول اللہ، ۲/۵۵، الرقم: ۱٤٦۰)

حبیبۂ حبیبِ خُدا کی فَضِیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے حُضُورپُرنور،شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:عائشہ(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی فضیلت (تمام)عورتوں پرایسی ہے کہ جیسے ثَرِید کی فضیلت (تمام) کھانوں پر ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی عائشۃ، ۵۲۷/۷، الحدیث:۲)

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ محبوبۂ محبوبِ خدا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشادفرمایا: مجھے اَزواجِ مطہرات پر10وُجُوہات کی بدولت فضیلت حاصل ہے پوچھا گیا:اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)وہ(10وُجُوہات) کیا ہیں؟فرمایا:(1)......نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سِوا کسی کنواری عورت سے نِکاح نہیں کیا(2)......میرے سِوا کسی اَیسی خاتون سے نِکاح نہیں کیا کہ جس کے ماں باپ دونوں مُہاجِر ہوں (3)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے میری بَرَاءت اُتاری(4)......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرتِ جبرائیل(عَلَیْہِ السَّلَام) آسمان سے ایک ریشمی کپڑے میں میری تصویرلائے اور فرمایا:اِن سے نِکاح کرلیجئے یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَہلِیَہ (اَہ۔لِ۔یَہ) ہیں(5)......میں اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی بَرتن سے نہایا کرتے تھے اور میرے سِوا اپنی کسی اور بیوی کے ساتھ یہ(عَمَل)نہیں کیا کرتے تھے۔(6)......حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے سوئی رہتی تھی۔اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے کوئی بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس کریمانہ مَحَبَّت سے سرفراز نہیں ہوئی۔(7)......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ساتھ ہوتے تو وَحی آجایا کرتی تھی اور اگرکسی اور بیوی کے ساتھ ہوتے تو وَحی نہیں آیا کرتی تھی (8)......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات میرے گلے اور سینہ کے درمیان ہوئی(9)......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس رات فوت ہوئے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے تھے(10)......آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے حجرے میں دَفن ہوئے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، باب عائشہ، ۶۳/۱۰۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! میٹھے میٹھے آقا،مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ سے کس قدر مَحَبَّت تھی کہ مَحَبَّت کی وجہ سے آپ ان کو تمام عورتوں پرفضیلت دیتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ ایک ہی برتن میں اکٹھے غُسل فرمانا آپ کی وَفات کا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حُجرے میں ان کے گلے اور سینے کے درمیان ہونا یہ سب آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بے پناہ مَحَبَّت کا نتیجہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ کو جبریلِ امین کا سلام

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَلَمَہ بن عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں بتایا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) تمہیں سلام کہہ رہے ہیں تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا۔ (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، ما ذکر فی عائشة، ۵۲۹/۷، الحدیث: ۱۲)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) یہ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) تمہیں سلام کہہ رہے ہیں فرماتی ہیں: میں نے کہا: وَعَلَیْہِ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللّٰہ یعنی ان پر بھی سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو۔ اور بولیں: آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ پاتی۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشة، ص ۹۵۲، الحدیث: ۲۴۴۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی "مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح" میں اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) کو دیکھتے تھے اور باوجود یہ کہ حضرتِ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) میرے گھر میں بلکہ میرے بستر میں میرے پاس ہی حُضُورِ اَنور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں آتے تھے مگر میں اِنہیں نہ دیکھتی تھی نور کو دیکھنے کے لئے نور کی آنکھیں چاہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو اگرچہ یہ کہنا افضل ہے کہ عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام مگر یہ کہنا بھی دُرُست ہے وَعَلَیْہِ السَّلَام۔

(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۴۹۷/۸)

ان کے بستر میں وحی آئے رسولُ اللّٰہ پر
اور سلامِ خادمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں
(دیوانِ سالِک از حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نورانیّتِ مُصطفٰے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت سے ہمیں اس بات کا عِلْم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں، آیئے! اب نورانیت مُصْطَفٰے کے بارے میں جانتی ہیں، چُنانچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۴۵) وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا(۴۶) (پ۲۲، الاحزاب: ۴۵، ۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللّٰہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

قرآن شریف نے سورج کو بھی دوسری جگہ سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا ہے کیونکہ وہ چمکتا بھی ہے اور چمکاتا بھی ہے اور چاند تارے وغیرہ کو نُور بھی بناتا ہے کہ وہ سب سورج ہی سے جگمگاتے ہیں اِسی طرح حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا کہ حُضُور خود چمک رہے ہیں اور صحابۂ کرام واولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کو نُور بنا رہے ہیں کہ وہ سب حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے جگمگا رہے ہیں۔

ایک جگہ اِرشاد فرمایا:

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِــٴُـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(۸) (پ۲۸، الصف: ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: چاہتے ہیں کہ اللّٰہ کا نور اپنے مونھوں سے بجھادیں اور اللّٰہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر۔

ایک دوسری جگہ اِرشاد فرمایا:

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِــٴُـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ یَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: چاہتے ہیں کہ اللّٰہ کا نور اپنے منہ سے بجھادیں اور اللّٰہ نہ مانے گا مگر اپنے نُور کا پورا کرنا۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ(۱۵) (پ۶، المائدۃ: ۱۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" کی تفسیر

جمہور مُفسِّرینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے اس آیتِ مبارکہ میں مذکور لفظِ نور سے حُضور کی ذات مراد لی ہے، چنانچہ تفسیرِ جلالین شریف میں اس آیتِ مبارکہ ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ﴾ کے تحت فرمایا: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وہ نبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں۔ (تفسیر جلالین، سورة المائدة، تحت الاٰية:١٥، ص٩٧)

حِسّی و مَعْنَوی نورِ نَبَوی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو حِسّی و مَعْنَوی طور پر نور بنایا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عارِف باللہ علاّمہ احمد بن محمد صاوی مالکی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْكَافِی "تفسیرِ جلالین" کے حاشیہ میں اِس کی تشریح یوں فرماتے ہیں: "سُمِّيَ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيْهَا لِلرَّشَادِ وَلِاَنَّهٗ اَصْلُ كُلِّ نُوْرٍ حِسِّيٍّ وَّمَعْنَوِيٍّ ترجمہ: اِس آیتِ مبارکہ میں حُضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو نور اس لئے کہا گیا ہے کہ آپ لوگوں کے قُلوب اور عُقُول کو روشن کرتے ہیں اور راہِ راست کی طرف لوگوں کی رَہنمائی کرتے ہیں اور اس لئے کہ آپ ہر حِسّی اور مَعْنَوی نور کی اَصل ہیں"۔

(حاشية الصاوی، سورة المائدة، تحت الآية:١٥، ١٠٣/١)

تفسیرِ مدارک میں ہے کہ نور سے حُضور سیِّدِ عالَم حضرتِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مراد ہیں کیونکہ آپ کے ساتھ ہدایت حاصل کی جاتی ہے، جیسا کہ (قرآنِ مجید میں) آپ کو (سِرَاجًا مُّنِيْرًا) یعنی چمکتا ہوا آفتاب کہا گیا ہے۔

(تفسیر مدارك التنزیل، الجزء٦، المائدة، تحت الاٰية:١٥، ٤٣٦/١)

علاّمہ سیِّد آلوسی حنفی بغدادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" عَظِيْمٌ وَهُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ قَتَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ (ترجمہ): بے شک تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نور آیا یعنی عظیم نور جو تمام انوار کا نور ہے اور وہ نبیِ مختار ہیں قتادہ کا موقف بھی یہی ہے اور زجاج نے اِسی کو اختیار کیا۔

چند سُطور کے بعد فرماتے ہیں: "وَلَا يَبْعُدُ عِنْدِيْ اَنْ يُّرَادَ بِالنُّوْرِ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ترجمہ: اور میرے نزدیک یہ بھی بَعِید نہیں کہ نور اور کتابِ مبین دونوں سے مراد نبیِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہوں"۔

(تفسیرِ رُوحُ المعانی، الجزء السادس، سورة المائدة، تحت الاٰية:١٥، ص٩٧)

تفسیر رُوحُ البیان شریف میں ہے، وَقِیۡلَ الۡمُرَادُ بِالۡاَوَّلِ ھُوَ الرَّسُوۡلُ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم وَبِالثَّانِیۡ اَلۡقُرۡاٰنُ یعنی ایک قول یہ ہے کہ نور سے مراد رسول پاک اور کتاب مبین سے مراد قرانِ پاک ہے۔

(تفسیرِ رُوحِ البیان، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۵، ۳۷۰/۲)

"تفسیر نور العرفان" میں ہے: مُلّا علی قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ "نُوۡرٌ" اور "کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ" دونوں حُضُور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) ہی ہیں، حُضُور اللہ کا نور اس طرح ہیں کہ آپ ذاتِ باری سے پہلے فیض پانے والے اور آپ کے ذریعے سے دوسرے لوگ فیض لینے والے ہیں۔ یہ بھی پتہ لگا کہ کوئی نورِ محمدی کو بُجھا نہیں سکتا کیونکہ یہ اللہ کا نور ہیں جیسے چاند سورج۔ نیز اس کی کوئی پیمائش نہیں کرسکتا جیسے سَمُنْدَر کا پانی اور ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور کے بغیر قرآن کی سمجھ ناممکن ہے کیونکہ بغیر نور کتاب نہیں پڑھی جاسکتی قرآن کے نقوش چھونے کے لئے ضروری ہے کہ پانی سے جسم کا غُسل کیا جائے اور قرآن کے اَسرار چھونے کے لئے ضروری ہے کہ مدینہ طیبہ کے پانی سے دِل کا غُسل کیا جائے۔ (تفسیر نور العرفان، پ۶، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۵، ص ۱۳۳)

مَخلوق میں سب سے پہلے کون پیدا ہوا

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم! میرے ماں باپ حُضُور پر قربان مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟ ارشاد فرمایا: اے جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ) بے شک بالیقین اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اُس وقت لَوح، قلم، جنّت، دوزخ، فِرِشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جِن، انسان کچھ نہ تھا پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصّے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لَوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے حصّے کے چار حصّے کئے، پہلے سے حاملینِ عرش (یعنی عرش کو اُٹھانے والے فِرِشتے)، دوسرے سے کُرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کیے۔ پھر چوتھے حصّے کے چار حصّے فرمائے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمینیں، تیسرے سے بہشت و دوزخ بنائے۔ پھر چوتھے حصّے کے چار حصّے فرمائے، پہلے حصّے سے مؤمنین کے دیکھنے کا نور پیدا کیا۔ دوسرے حصّے سے ان کے دل کا نور پیدا کیا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعرِفت ہے، تیسرے حصّے سے ان کی اُنسیّت کا نور پیدا کیا اور وہ توحید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔(کشف الخفاء ومزیل الالباس، حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷، تحت الحدیث:۸۲۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے کیا خوب فرمایا:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم شریف کی نورانیت حسّی بھی تھی کہ صحابۂ کرام اور ازواجِ مُطَہَّرات نے اِسی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے مُشاہدہ کیا، چنانچہ

پسینۂ جبین نے مجھے حیران کر دیا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک دَفعہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نعلینِ مبارَک میں پیوند لگا رہے تھے جبکہ میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پُرنور کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا اور اس پسینے سے نور چمک رہا تھا آپ فرماتی ہیں: میں حیران ہوئی۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف نگاہِ (کرم) اُٹھا کر اِستفسار فرمایا: کس بات پر حیران ہو؟ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس پیشانی کے پسینے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مبارَک سے نکلتے ہوئے نور نے مجھے حیران کر دیا ہے (اس پر) حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف اُٹھے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر دے تم مجھ سے اتنا مَسرور نہیں ہوئی جتنا میں تم سے مَسرور ہوا۔

(حلیۃ الاولیاء، عائشۃ زوج رسول اللّٰہ، ۲/۵۶، الحدیث:۱۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جس سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں تم بھی اس سے مَحَبَّت کرو

حُضُورِ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا)! جس سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں کیا تم اس سے مَحَبَّت نہیں کروگی؟ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیوں نہیں (یعنی میں ضرور مَحَبَّت کروں گی)۔ اس پر حُضُورِ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو اس (عائشہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا) سے مَحَبَّت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشة، ص۹۵۰، الحدیث:۲۴۴۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَحَبَّت کی زیادتی تو دیکھئے کہ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تو حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے مَحَبَّت کرتے ہی ہیں ساتھ ہی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو بھی اپنی پیاری زوجہ سے مَحَبَّت کا حکم فرما رہے ہیں اِس میں ہمارے لئے مَحَبَّت بھرا مَدَنی پھول یہ ہے کہ ہم بھی اپنی امّی جان سے مَحَبَّت وعقیدت کا دَم بھریں۔

ہم کو امّی عائشہ سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ کا ناز ونیاز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کو محبوبِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گفتگو کرنے کی بہت قُدرت تھی اور وہ جو چاہتیں بلا جھجک عرض کر دیتی تھیں اور یہ اس قُرب ومَحَبَّت کی وجہ سے تھا جو اُن کے مابین تھی۔ (مدارج النبوت (فارسی)، قسم پنجم، باب دوم ذکر اُمّہات المؤمنین، ۲/۴۷۱)

دو بازو والا گھوڑا

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دِن رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنی گڑیاں گھر کے ایک دَریچہ میں رکھ کر اُس پر پردہ ڈالے رکھتی تھی۔ سرکار صلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرتِ زَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے۔ انہوں نے دَرِیچے کے پردہ کو اُٹھایا اور گڑیاں حُضُور صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھائیں۔ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: میری بیٹیاں (یعنی میری گڑیاں) ہیں، اِن گڑیوں میں ایک گھوڑا مُلاحَظہ فرمایا جس کے دو بازو تھے۔ اِستفسار فرمایا: کیا گھوڑوں کے بھی بازو ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں سُنا کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے گھوڑے تھے اور ان کے بازو تھے۔ حُضُورِ اَکرم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر اتنا تبسّم فرمایا کہ آپ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ (المرجع السابق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ عالمہ زاہدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بچپن میں ہی معلوم تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھوڑوں کے بازو بھی تھے۔

اِس سے واضح طور پر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عِلْمی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور اس بارگاہِ عالیہ کی جلالتِ عِلْمی کا کیا عالَم ہو گا جہاں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اپنے عِلْمی اِشکالات کا حل پاتے، عِلْمی منافع اُٹھاتے اور اس کا اِقرار کرتے نظر آتے ہیں۔ آیئے! کچھ اِس بارے میں بھی مُلاحظہ فرمایئے:

اکابر صحابۂ کرام مسائل پوچھتے تھے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عِلْم کا مرتبہ اس بات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اَکابر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ سے مسائل پوچھتے تھے، جیسا کہ عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا کہ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہہ تھیں اور عامۃُ النّاس میں قِیاس کے اِعتبار سے سب سے اچھی رائے والی تھیں۔

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة، حرف العين، عائشة بنت ابی بكر الصديق، ۱۸۹/۷)

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں: "میں نے سیِّدَتُنا عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے بڑھ کر کوئی فقیہہ، عِلْمِ طب میں ماہر اور عِلْمِ شِعر میں کامل نہ جانا۔" (الاصابة فی تمييز الصحابة، كتاب النساء، حرف العين المهملة، عائشة بنت ابی بكر الصديق، ۲۰۸/۸)

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم گروہِ صحابہ کو جب کوئی حدیث سمجھنے میں مُشکل

پیش آتی تو ہم اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس ہی اس کا جواب پاتے۔(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فضل عائشة، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۲)

آپ کا علم و فقہ تحقیقِ قرآن و حدیث
دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین (دیوانِ سالک، ص۳۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علم کی بہُت زیادہ فضیلت ہے، تمام ذِی مرتبہ لوگ نورِ علم سے مُنوَّر تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کو ہی دیکھ لیجئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آدم عَلَیْہِ السَّلام کے علم کو ظاہر فرما کر فِرِشتوں کو لاجواب کر دیا۔

کیوں فِرِشتوں پر فضیلت دی تھی آدم کو
عِلْم ہی نے کر دیا تھا آپ کا پلّہ گراں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! قرآن وسُنَّت کی روشنی میں عِلْم کے چند فضائل مُلاحظہ کیجئے۔

”عالِم“ کے چار حُرُوف کی نِسبَت سے فضیلتِ علم سے مُتَعلِّق 4 فرامینِ باری تعالیٰ

﴿1﴾......شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ (پ۳، اٰل عمرٰن:۱۸)
ترجمۂ کنزُالایمان: اللّٰہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے اِنصاف سے قائم ہو کر۔

فضیلت وشرافت اور عظمت وکمال کیلئے یہی کافی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح اپنی پاک ذات سے آغاز فرمایا پھر دوسرے نمبر پر ملائکہ اور تیسرے پر عِلْم والوں کا ذِکر فرمایا۔

﴿2﴾...... یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلة:۱۱)
ترجمۂ کنزُالایمان: اللّٰہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: عُلَما کے عام مؤمنین سے 700 درجے زیادہ ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الاوّل فی فضل العلم والتعلیم...الخ، فضیلة العلم، ۱/۱۵)

﴿3﴾......قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ ؕ (پ۱۹، النمل:۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حُضُور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

اس میں تنبیہ ہے کہ علم کی طاقت سے وہ اس پر قادر ہوا (یعنی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر حضرتِ سیِّدُنا آصف بن برخیا عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی طاقتِ علم سے پلک جھپکنے میں تخت لانے پر قادر ہوئے)۔

(احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الاول فی فضل العلم والتعلیم...الخ، فضیلۃ العلم، ۱/۱۵)

﴿4﴾......وَقَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَیۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیۡرٌ لِّمَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ (پ۲۰، القصص:۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے۔

اس آیتِ مبارکہ میں بیان فرمایا کہ قدرِ آخرت کی عظمت علم سے مَعلوم ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عائشہ“ کے پانچ حُرُوف کی نِسبَت سے فضیلت عِلم پر مُشتَمِل 5 فرامینِ مُصطَفٰے

﴿1﴾......عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا امین ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب العین، فصل العالم، الحدیث:۴۰۳۶، ۲/۱۰۱)

﴿2﴾......بے شک عُلَما انبیا کے وارث ہیں۔(سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ص۵۷۸، الحدیث:۳۶۴۱)

پتا چلا کہ جس طرح نُبُوَّت سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں یونہی نُبُوَّت کی وراثت سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔

﴿3﴾......لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ عالم ہے کہ جب اس کی ضرورت پڑے تو اپنے علم سے نفع دے اور جب اس سے بے نیازی برتی جائے تو خود اس علم کے ساتھ نفع پہنچائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دیا ہے۔

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفه، ۲/۲۶۸، الحدیث:۱۷۲۰)

﴿4﴾......ایمان بے لباس ہے، اس کا لباس تقویٰ، اس کی زینت حیا، اس کا مال دِین کی سمجھ اور اس کا پھل علم ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، فصل فی انّی،ذکر اخبار جاء ت عن النبی...الخ، ۱/۱۴۹، الحدیث:۳۸۰)

﴿5﴾......قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیا، پھر عُلَما پھر شُہدا۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الشفاعة، ص۷۰۰، الحدیث:۴۳۱۳)

پتا چلا کہ زیادہ عظمت والا مرتبہ وہ ہے جس کا ذِکر مرتبۂ نُبُوَّت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور یہ مرتبۂ شہادت سے بڑھ کر ہے اگرچہ شہادت کی فضیلت میں بھی بہت احادیث ہیں آیئے! دیکھئے! عِلم کے قدر دانوں کو کیا صِلہ ملتا ہے، چُنانچہ

عِلم کے قدر دانوں کا صِلہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 412 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "عُیُونُ الحکایات" حصہ اوّل صفحہ 405 پر حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوحسین بن شَمْعُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، مجھے اَحمد بن سُلَیمان قُطَیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بتایا: "ایک مرتبہ میں بَہُت زِیادہ مُحتاج ہوگیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم حربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس اپنی کَیْفِیَّت بیان کرنے چلا گیا۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: "اس مُعامَلہ میں تیرا دِل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے مدد فرمانے والا ہے۔ ایک مرتبہ میں بھی اِتنا محتاج ہوگیا تھا کہ نَوبَت فاقوں تک پہنچ گئی تھی۔ میری زوجہ نے مجھ سے کہا: "ہم دونوں تو صَبْر کرلیں گے مگر ہمارے ان دو بچوں کا کیا بنے گا؟ اپنی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہی لے آؤ تاکہ اسے بیچ کر یا کسی کے پاس رَہن رکھ کر ہم بچوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرلیں۔ "مجھے اپنی دِینی کتابوں سے بَہُت زِیادہ مَحَبَّت تھی" اس لئے میں نے کہا: "ان بچوں کے لئے کوئی چیز اُدھار لے لو اور مجھے آج کے دِن اور رات کی مہلت دو۔"

میرے گھر کی دَہلیز پر ایک کمرہ تھا جس میں میری کتابیں تھیں، میں وہیں بیٹھ کر (کتابوں کا) مُطالَعہ اور تحریری کام کرتا تھا۔ اس رات بھی میں اِسی کمرے میں تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: "کون ہے؟" اس نے کہا: "تمہارا پڑوسی ہوں۔" میں نے کہا: "اندر آجاؤ۔" اس نے کہا: "پہلے چراغ بجھاؤ تب میں داخل ہوں گا۔" میں نے چراغ پر بَرتن اوندھا کردیا اور کہا: "آجاؤ۔" وہ اندر آیا اور میرے پاس کوئی شے چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے چراغ سے بَرتن ہٹایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت قیمتی رومال ہے اس میں اَنواع واقسام کے کھانے اور 500 دِرہم ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کو بلا کر کہا: "بچوں کو جگاؤ تاکہ وہ کھانا کھالیں۔" دوسرے دِن ہم پر جتنا قرض تھا وہ ان دراہم سے ادا کردیا۔ اور خراسان سے حاجیوں کے قافلوں کی آمد کا وقت آ گیا تھا لہٰذا اگلی رات میں اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ساربان ساز وسامان لدے دو اونٹ لئے آرہا ہے اور ابراہیم حربی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) کے گھر کے مُتَعَلِّق پوچھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس پہنچا تو میں نے کہا: "میں ہی ابراہیم حربی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) ہوں۔" چُنانچہ اس شخص نے اُونٹوں سے سامان اُتارا اور کہنے لگا: "یہ دونوں اونٹ

خراسان کے ایک شخص نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''وہ نیک شخص کون ہے؟'' کہنے لگا: ''اس نے مجھ سے قسم لی تھی کہ میں اس کے متعلّق کسی کو نہ بتاؤں لہٰذا میں آپ کو اس کا نام نہیں بتا سکتا۔''

(عیون الحکایات، الحکایة العاشرة بعد المائتین، ص۲۰۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! حضرتِ سیدنا ابراہیم حربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کیسے عاشقِ علم تھے کہ شدید حاجت کے باوجود اپنی دینی کتابیں نہ بیچیں اور نہ ہی کسی کے پاس رَہن رکھنا گوارا کیں۔ آج ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہمیں دینی کتابوں سے کتنی محبت ہے، ہزاروں میں سے شاید ہی کوئی ہو جس کے اندر دینی کُتُب (Literature) پڑھنے کا جذبہ ہو، قرآن وسنّت کی تعلیمات سیکھنے کی، کس کو فکر ہے، ہر ایک طرح طرح کی خرافات سے بھرپور لٹریچر پڑھنے، بیہودہ فلمی پروگرام دیکھنے سننے، کیبل اور انٹرنیٹ پر تفریح کے نام پر دُنیا و آخرت کو برباد کرنے میں لگا ہوا ہے دینی کتابوں سے بیزاری کا یہ عالَم ہے کہ بہت سے لوگ اپنے گھر میں دینی کتابوں کی موجودگی بھی گوارا نہیں کرتے، اگر گھر میں کچھ ایسی کتابیں ہوں تو مقدّس اَوراق میں ڈال دیتے یا قرآنِ پاک کے شہید اَوراق کے ساتھ دریا میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ ذِکر کردہ واقعہ میں یہ مدنی پھول بھی ہے کہ حضرتِ سیّدنا ابراہیم حربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی اُمید صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں رکھی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی توکّل پر کیسا عظیم اِنعام عطا فرمایا کہ ان کی پریشانی کا فور کرنے کے لئے ایسے محسنین کو بھیجا جو اپنی نیکیاں چھپانے کے لئے ایسی انوکھی ترکیبیں بناتے ہیں کہ دیکھنے سننے والا حیران رہ جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبّت بھرا انداز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے علم کے فضائل مُلاحظہ فرمائے، آئیے! اب حبیبِ خدا اور حبیبۂ حبیبِ خدا کے مَحبّت بھرے سفر کی ایک روایت مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ، حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ (مقامِ حَرَم سے) واپس آرہے تھے اور میں ایک اُونٹ پر سوار تھی جو دوسرے اُونٹوں

میں آخر میں تھا میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آوازِ مبارک سُنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وَا عَرُوْسَاہُ ہائے! میری دلہن"۔ (مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۵۸۴، الحدیث:۲۶۸۶۶، ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجھے حُضُور کے پاس پہنچایا گیا

حضرتِ سیِّدَتُنا عَطِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ "نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح کے لئے پیغام بھیجا جبکہ آپ کم عُمر بچی تھیں۔" حضرتِ اَبوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بولے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا بندہ اپنی بھتیجی سے نِکاح کرسکتا ہے؟ فرمایا: تم میرے دِینی بھائی ہو۔ پھر حضرتِ اَبوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً 50 دِرْہم کے خانگی سامان پر سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کرادیا۔ پھر (بوقتِ رُخصتی) سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اُن کی دایہ آئیں جبکہ وہ بچوں میں کھیل رہی تھیں اور ان کا ہاتھ تھام کر گھر لے گئیں اور انہیں دلہن بنا کر پردے کی چادر کے ساتھ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچادیا گیا۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر ازواج رسولِ اللہ، عائشۃ بنت ابی بکر، ۱۰/۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کا سیِّدَتُنا عائشہ کو منانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِس قدر مَحَبَّت تھی کہ جب حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خوش ہوتیں تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوش ہوتے تھے اور اگر سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کسی بات سے ناراض ہوجاتیں تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کو مناتے بھی تھے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دِن سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اِس حال میں کہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بُلند آواز سے باتیں کررہی تھیں، تو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ کہتے ہوئے سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف بڑھے کہ اے اُمِّ رومان کی بیٹی! کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پر اپنی آواز کو بُلند کرتی ہے۔تو نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دَرمیان میں حائل ہوگئے۔جب حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ وہاں سے چلے گئے تو حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا کو مناتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ میں تمہارے اور اُن (حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ) کے دَرمیان حائل ہوگیا۔راوی فرماتے ہیں: پھر جب حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ حاضِر ہوئے تو سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا کو بہُت خوش پایا۔

(مسند احمد، مسند الكوفيين، حديث نعمان بن بشير، ۴۹۴/۷، الحيث:۱۸۸۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میں تمہاری رضامندی وناراضی کو جانتا ہوں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: مجھ سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی رہتی ہو اور جب تم خفا ہوتی ہو میں نے پوچھا: آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جب تم مجھ سے خوش رہتی ہو تو کہتی ہو: محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ربّ کی قسم! اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: ابراہیم علیہ السّلام کے ربّ عزّوجلّ کی قسم! میں نے عرض کیا: ہاں! یہی بات ہے، وَاللہ یا رسولَ اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! میں صرف آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب غيرة لنساء ووجدهن، ص۱۳۴۳، الحديث:۵۲۲۸)

مطلب یہ ہے کہ اِس حال میں صرف آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام نہیں لیتی۔لیکن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ گرامی اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد میرے دِل میں اور میری جان آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت میں مُستغرَق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا سے بہُت زیادہ مَحبَّت فرمایا کرتے تھے، چُنانچہ

مکھن ملی کھجور سے بھی زیادہ محبوب

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شب سرورِ کائنات، فخرِ موجودات رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات بھر چلتے رہے پھر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ''دیکھو! تم مجھے مکھن ملی کھجور سے بھی زیادہ محبوب ہو۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر أزواج رسولُ اللّٰہ، عائشۃ بنت ابی بکر، ۷۸/۱۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن کے جھوٹے کو بھی پسند فرماتے تھے اور جہاں سے آپ ہڈی سے گوشت کھاتیں سرکارِ والا تبار صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی جگہ سے گوشت نوش فرماتے تھے۔ چُنانچہ، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں ہڈی سے (دانتوں کے ساتھ) گوشت اُتارتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور وہ ہڈی حُضُور صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کر دیتی تو آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَہن مبارک اِسی جگہ رکھتے جس جگہ میں نے رکھا تھا اور میں (پیالے میں) پانی پی کر حُضُور صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (پیالہ) دیتی تو آپ (پیالے میں) اِسی جگہ اپنا لب مبارک رکھتے (یعنی پانی نوش فرماتے) جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ (سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی مواکلۃ الحائض ومجامعتھا، ص۵۴، الحدیث:۲۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکار صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو خوش کرنے کے لئے ان کے ساتھ کبھی کبھار کھیلا بھی کرتے تھے۔ چُنانچہ،

دوڑ کا مقابلہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ میں حُضُورِ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھی، آپ فرماتی ہیں: میں نے پیدل دوڑنے میں آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مُقابَلہ کیا میں آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نکل گئی پھر جب میرے بدن پر گوشت چڑھ آیا (یعنی میں بھاری ہو گئی) آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پھر دوڑی اس دفعہ آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے آگے نکل گئے تو آپ

نے فرمایا: یہ تمہارے اس (دِن) آگے نکل جانے کا بدلہ ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل، ص ۴۱۱، الحدیث: ۲۵۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اَزْواجِ مُطَہَّرات کے ساتھ حد درجہ خوش خُلقی اور حُسْنِ مُعاشَرَت اور بے تکلُّفی کی خوبصورت مِثال ہے اور اس میں اُمَّت کے لیے اپنے گھروں میں حُسْنِ مُعاشَرَت پیدا کرنے کا عظیم درس بھی موجود ہے۔

بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حِکایت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1548** صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صفحہ 389** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: امامِ رَبّانی حضرتِ مجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اُس کا ثواب حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحضرتِ امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم وحضرتِ خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہرا و حضراتِ حَسَنَیْنِ کریمین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی اَرواحِ مقدّسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا اور اُمّہاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا نام شامل نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب، محبوبِ خدا ئے توّاب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری جانب مُتَوَجِّہ نہ ہوئے اور چہرۂ انور دوسری جانب پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا: ''میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے گھر بھیجا کرے۔'' اِس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے توجُّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو شریکِ طعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بلکہ تمام اُمّہاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو بلکہ سب اہلِ بیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہلِ بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (مکتوبات امام ربّانی (فارسی)، دفتر دُوُم، حصہ اوّل، ۵۹/۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حکایت سے مَعْلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اُن کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب محدود بزرگوں کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بے حد اُنسیّت رکھتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)۔ میں نے عرض کی: مردوں میں؟ ارشاد فرمایا: ان کے والِد (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۱۹، الحدیث: ۳۶۶۲، ملتقطًا)

بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی	اُس حَریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ	اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ایصالِ ثواب کے بارے میں کچھ مُلاحظہ کیجئے۔

ایصالِ ثواب کا اِنتِظار!

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے حیران شخص کی مانند ہے کہ وہ (شدّت سے) اِنتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنْیَا وَمَا فِیْہَا (یعنی دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں کی دُعاؤں سے قبر والوں کو پہاڑوں کی مانند (ثواب) عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دُعائے مَغْفِرت کرنا ہے۔"

(شُعَبُ الْاِیمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتهما، ۶/۲۰۳، الحدیث: ۷۹۰۵)

دُعائے مَغْفِرت کی فَضِیلت

روایت میں کہ جو کوئی تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ہر مؤمن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات، ۱۰/۲۵۵، الحديث: ۱۷۵۹۸)

اَربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوم جائیے! اَربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت رُوئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دُنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مَغْفِرت کے لئے دُعا کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ اپنے لیے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کے لئے دُعا ایسے کی جاسکتی ہے۔ (اوّل آخر درود شریف پڑھ لیں) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ یعنی اے اللہ میری اور ہر مؤمن و مؤمنہ کی مَغْفِرت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نوٹ: مذکورہ دُعا کو عربی یا اُردو یا دونوں زبانوں میں اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل

نام غفّار ہے ترا یاربّ! (ذوقِ نعت، ص۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمِّ سَعْد کے لئے کُنواں

حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمِّ سَعْد اِنتقال کر گئی ہیں (میں ان کی طرف سے صَدَقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صَدَقہ اَفْضَل رہے گا؟ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”پانی“ چُنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: ”یہ اُمِّ سَعْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے لئے ہے۔“

(سنن ابی داود، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، ص۲۷۴، الحديث: ۱۶۸۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیّدُنا سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کہنا ہے کہ یہ کنواں اُمِّ سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے ہے۔اس کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کنواں سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ماں کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہے۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزُرگوں کی طرف مَنْسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ''یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بکرا ہے۔'' اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایصالِ ثواب کے لئے ہے۔اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف مَنْسوب کرتے ہیں۔مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کی گائے ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے: ''میری گائے ہے'' جب یہ کہنے والے پر اِعتراض نہیں تو ''غوثِ پاک کا بکرا'' کہنے والے پر بھی کوئی اِعتراض نہیں ہوسکتا۔حقیقت میں ہر شے کا مالک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذَبیحہ کے ذَبْح کے وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا جاتا ہے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَسوسوں سے نجات عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں کل کہاں رہوں گا؟

حضرتِ سیّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرضِ وفات میں تھے تو اپنی اَزواج (کی باری پر ان کے) یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے گھر جانے کی خواہش کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے: میں کل کہاں رہوں گا؟ میں کل کہاں رہوں گا؟ اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب میری باری کا دِن آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہوجاتے۔(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ، ص۹۵۲، الحدیث:۳۷۷٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حبیبِ خدا کو اپنی محبوبہ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس قدر محبت تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مَرَضُ الموت میں دوسری اَزواج کے باری والے دِنوں میں بار بار یہ ہی پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں رہوں گا؟ میں کل کہاں رہوں گا؟ یعنی میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس کب جاؤں گا اور جب باقی اَزواج نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ صورتحال دیکھی تو اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرے میں ہی قیام کرنے کی اِجازت دے دی اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے

ظاہری وِصال تک جتنے دِن بھی اس دُنیا میں جلوہ اَفروز رہے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرے ہی میں مقیم رہے اور اس سے زِیادہ مَحَبَّت اور کیا ہوسکتی ہے کہ وِصالِ ظاہری کے وقت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرے میں تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سرِ اَقدس سیِّدَتُنا عائشہ کے سینے پر تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری وِصال ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آرامِ جانِ نبی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن اَبُو مُلَیْکہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دَرْبان حضرتِ سیِّدُنا ذَکوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان فرمایا: ''جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وقتِ وِصال قریب آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کاشانۂ اَقدس پر آئے اور اَندر آنے کی اِجازت طلب کی۔'' میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبد الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سرہانے (کھڑے) تھے۔ میں نے عرض کی: ''حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آنے کی اِجازت طَلَب کر رہے ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبد الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو نہ آنے دو۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبد الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ''اے پھوپھی جان! حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے نیک بیٹوں میں سے ہیں، وہ آپ کو سلام کہنے اور آپ کو اَلوداع کہنے آئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اچھا اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو اِجازت دے دو۔'' میں نے اِنہیں اَندر بُلا لیا۔

جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حاضرِ خدمت ہوئے تو سلام کیا اور بیٹھ گئے اور عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو خوش خبری ہو۔'' اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''کس بات پر خوش خبری؟'' عرض کی: ''جیسے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِس دُنیا سے رُخصت ہوں گی تو فوراً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی

ملاقات آقائے دوجہاں، مالکِ کون ومکاں، رحمتِ عالمیاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے ہوگی (جو دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں) اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا تو حُضُورِ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضوانُ اللہِ تعالٰی علیہنَّ میں سب سے زِیادہ محبوب تھیں۔ (آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا تو طَیِّبہ وطاہرہ ہیں) اور حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پاکیزہ چیز ہی سے مَحَبَّت کرتے تھے۔ اور اَبْوَاء کی رات آپ کا ہار گُم ہو گیا تھا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے ڈھونڈنے کے لیے اِسی مقام میں صبح تک ٹھہرے رہے صحابۂ کرام بھی (آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ) ٹھہرے رہے ان کے پاس پانی نہیں تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (پ۵، النساء:۴۳) ترجمۂ کنزُالایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

(آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی تو بڑی شان ہے) آپ کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمّت کے لیے تیمم کی رُخصت کا اِعلان فرمایا ہے (تہمت کے وقت) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (طہارت وپاکیزگی کے بیان پر مشتمل بصورتِ قرآنی آیات) آپ کی براءت نازِل فرمائی جنہیں حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین علیہ السَّلام لے کر آئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا جاتا ہو مگر دن رات کے اوقات میں ان (آپ کی طہارت وپاکیزگی کے بیان پر مشتمل آیات) کی تلاوت کی جاتی ہے۔"

یہ سُن کر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طَیِّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اِرشاد فرمایا: "اے عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما! میری تعریف نہ کرو، قسم ہے مجھے میرے اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تو پسند کرتی ہوں کہ میں نَسْیًا مَّنْسِیًّا (بھولی بسری) ہو جاتی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، عائشہ بنت ابی بکر، ۷۴/۱۰)

بنتِ صِدِّیق آرامِ جانِ نبی — اُس حریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِصال کے وقت لُعاب ایک ہو گیا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی تھیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے مجھ پر یہ بھی ہے کہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصال میرے گھر میں اور میری باری میں، میرے سینے اور گلے

کے درمیان ہوا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے اور ان کے لُعاب کو ان کے وِصال کے وقت جمع فرمایا، عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں مِسواک تھی، اور رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو میں نے حُضُور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو دیکھا کہ مِسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں، میں جانتی تھی کہ حُضُور صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِسواک کو پسند فرماتے ہیں، میں نے پوچھا: آپ کے لئے مِسواک لے لوں؟ تو آپ صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرِ اَنور سے اِشارہ فرمایا کہ ہاں! میں نے مِسواک لی مِسواک سخت تھی میں نے عرض کی: اسے نرم کر دوں؟ تو آپ صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَر سے اِشارہ فرمایا کہ ہاں! تو میں نے (اپنے مُنْہ سے چبا کر) اسے نرم کر دیا (اس طرح میرا اور سرورِ دوجہاں صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعاب جمع ہو گیا)۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ص۱۱۰۳، الحدیث:۴۴۴۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسواک سے کس قدر مَحَبَّت تھی کہ آپ صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ظاہری زندگی کے اِختتام پر جو عمل کیا وہ مسواک تھی۔

آیئے! اب کچھ مِسواک کے فضائل و بَرَکات کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتی ہیں تا کہ اس وجہ سے ہمارے اندر مِسواک کرنے کا مدنی جذبہ پیدا ہو، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ المُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسواک مُنْہ کی طہارت اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب ہے۔" طَبَرانی شریف کی رِوایت میں یہ بھی ہے کہ مسواک سے نِگاہ روشن (یعنی بینائی میں ترقی) ہوتی ہے۔

(سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک، ص۱۰، الحدیث:۵. المعجم الاوسط، حرف المیم، من اسمہ محمد، ۵/۳۲۸، الحدیث:۷۴۹۶)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "مِسواک کے ساتھ نَماز پڑھنا بغیر مِسواک کے نَماز پڑھنے سے 70 گُنا افضل ہے۔"

(مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنھا، ۱۰/۶۴۶، الحدیث:۲۷۰۹۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابوُاُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی

اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا: ''مِسواک کیا کرو کیونکہ مِسواک مُنہ کی طہارت اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب ہے، جب بھی جبرائیل علیہ السَّلام میرے پاس آئے توانہوں نے مجھے مِسواک کرنے کی وَصِیَّت کی یہاں تک کہ مجھے اَندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری اُمَّت پر فَرْض نہ ہوجائے اور اگر مجھے اپنی اُمَّت کے مَشَقَّت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مِسواک فرض کر دیتا اور بے شک میں اس قدر مِسواک کرتا ہوں کہ مجھے مسوڑھے زخمی ہوجانے کا خدشہ پیدا ہوجاتا ہے۔''

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب السّواك، ص ٦٠، الحديث:٢٨٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجھے جنّت میں عائشہ دِکھائی گئی!

حضرتِ سیِّدُنا اِسحاق بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا: مجھے جنّت میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھا) دِکھائی گئی تا کہ مجھ پر موت آسان ہوجائے گویا میں اس کے دونوں ہاتھ دیکھ رہا ہوں۔ (الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر ازواج رسول الله، عائشة بنت ابي بكر، ٦٥/١٠)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سرکارِ عرب وعجم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھا سے اِس قدر پیار تھا کہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نزع کے وقت بھی حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھا کو نہ بھولے اور مزید یہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ اِرشاد کہ مجھے جنّت میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھا) دکھائی گئی تا کہ مجھ پر موت آسان ہوجائے تو یہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھا کے ساتھ خاص مَحَبَّت پر دلالت ہے۔ اِس رِوایت سے ہمیں درس حاصِل کرنا چاہیے اور ایسے اَعمال کرنے چاہئیں کہ جن کی برکت سے ہم موت کی سختی سے محفوظ رہیں۔

سکراتِ موت کا بیان

آئیے! اب کچھ سکراتِ موت کے بارے میں مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ، ''اِحیاءُ العلوم'' میں ہے کہ سکراتِ موت کی حقیقی تکلیف صِرف وہی شخص جان سکتا ہے جس نے اُسے چکھا ہو اور جس نے اُسے نہیں چکھا وہ ان تکالیف پر قِیاس کر کے اُسے جان سکتا ہے جو اُسے پہنچی ہوں یا حالتِ نزع میں لوگوں کے اَحوال کے ساتھ سختی پر اِستدلال کر کے جان سکتا ہے جس سختی میں وہ

مُبتلا ہوتے ہیں۔قیاس کی صورت یہ ہے کہ جس عُضو میں جان ہو وہ تکلیف محسوس کرتا ہے تو رُوح کو اِس کا اِحساس ہوتا ہے پس جب کسی عُضو کو زخم پہنچتا ہے یا وہ جَل جاتا ہے تو اس سے رُوح متأثِّر ہوتی ہے تو جس قدر وہ روح میں سرایت کرتا ہے اُسی قدر اَذِیَّت محسوس ہوتی ہے اور چونکہ دَرْد گوشت، خون اور تمام اجزا میں تقسیم ہوجاتا ہے اِس لئے رُوح کو صرف بعض تکلیف پہنچتی ہے اور اگر تکلیف صِرف رُوح کو ہو اور باقی کسی عُضو کو نہ ہو تو یہ تکلیف کس قدر ہوگی اور نَزْع وہ دَرْد ہے جو صرف رُوح پر اُترتا ہے اور انسان کے تمام اَعضا کو گھیر لیتا ہے حتّٰی کہ بدَن میں روح کے جتنے اَجزا ہیں اُن سب کو دَرْد محسوس ہوتا ہے۔اگر کسی شخص کو کانٹا چبھ جائے تو اس سے پہنچنے والا دَرْد رُوح کے صِرف اس حصّے کو پہنچتا ہے جو کانٹا چُبھنے والے حصّے سے ملی ہوئی ہے اور جلنے کا اثر اس لئے زِیادہ ہوتا ہے کہ آگ کے اَجزا بدن کے تمام اَجزا میں گھس جاتے ہیں تو جلنے والے عُضو کا کوئی حصّہ ظاہری ہو یا باطنی آگ سے محفوظ نہیں رہتا لہٰذا روحانی اَجزا جو گوشت کے تمام اَجزا میں پھیلے ہوئے ہیں اِسے محسوس کرتے ہیں لیکن زخم صِرف اسی جگہ کو پہنچتا ہے جس تک لوہا (یعنی کاٹنے والا آلہ وغیرہ) پہنچتا ہے اِس لئے جلنے کی تکلیف زخم سے کم ہوتی ہے جب کسی شخص کو مارا جائے تو وہ مدد بھی مانگ سکتا اور چیخ بھی سکتا ہے کیونکہ اس کے دِل اور زبان میں طاقت موجود ہوتی ہے اور موت کی سختی میں درد کے باوجود چیخ وپکار کی آواز نہیں نکلتی، کیونکہ اس کی تکلیف دِل پر غالب آجاتی اور تمام اعضا کا اِحاطہ کرلیتی ہے تو اس سے ہر عُضو کی قوت ختم ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ مدد طلب کرنے کی قوت بھی باقی نہیں رہتی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت...الخ، ۵۵۸/۴-۵۵۹، ملتقطًا)

موت کی سختی عقل کو بھی ڈھانپ لیتی ہے اور پریشان کردیتی ہے، زبان کو گونگا کردیتی اور اعضا کو کمزور کردیتی ہے۔ موت کے وقت انسان چاہتا ہے کہ روئے، چِلّائے اور مدد طلب کرکے سکون حاصل کرے لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتا اور اگر کچھ قوت باقی رہتی ہے تو رُوح کے نکلتے وقت اس کے حلق اور سینے سے غرغراہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے، اس کا رنگ بدل کر مٹیالا ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ اس سے مٹی کا رنگ ظاہر ہوتا ہے جو اس کی اصل فطرت ہے اور روح کو اس کی تمام رگوں سے کھینچ لیا جاتا ہے، پھر دَرَجہ بدَرَجہ ہر عُضو میں موت واقع ہوتی ہے، پہلے اس کے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں پھر رانیں۔ اور ہر عضو میں سختی کے بعد سختی اور پریشانی پر پریشانی پیدا ہوتی ہے حتّٰی کہ گلے تک نوبت پہنچتی ہے اس وقت اس کی نظر دُنیا والوں سے پھر جاتی ہے اور اس پر توبہ کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اور اس پر حسرت وندامت چھا جاتی ہے۔(المرجع السابق، ملتقطًا)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ والاشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک غرغرہ (موت) کی کیفیت پیدا نہ ہو۔“

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار۔۔۔الخ، ص۸۰۹، الحدیث:۳۵۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے، نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے موت، اس کی تکلیف اور اس کے گلے میں اَٹکنے کا ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”یہ تلوار کی 300 ضربوں کے برابر ہے۔“

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، الخوف من اللہ، ۴۵۳/۵، الحدیث:۱۹۲)

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ گرامی سے رِوایت کرتے ہیں: ”جب مؤمن کا کوئی دَرَجہ باقی رہ جاتا ہے جس تک وہ عمل کے ذَرِیعے نہیں پہنچ سکتا، تو اس پر موت سخت کر دی جاتی ہے، تاکہ وہ موت کی سختیوں اور تکلیفوں کے بدلے جنّت میں اپنا دَرَجہ حاصِل کرلے اور جب کافر کا کوئی اچھا کام ہو جس کا بدلہ اسے نہ دیا گیا ہو، تو اس پر موت کو آسان کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے عملِ خیر کا عِوض حاصِل کرلے، پھر اُسے جہنّم کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت۔۔۔الخ، ۵۶۰/۴)

گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکل رہی ہے

کسی بُزُرگ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اکثر مرض الموت میں مبتلا لوگوں کے پاس جا کر پوچھتے: ”تم موت کو کیسا پاتے ہو؟“ جب وہ خود بیمار ہوئے تو پوچھا گیا: آپ (موت کو) کس طرح پاتے ہیں؟ تو فرمایا: ”یوں محسوس ہوتا ہے کہ آسمان زمین سے آملے ہیں اور گویا میری روح سوئی کے ناکے سے نکل رہی ہے۔“ (المرجع السابق، ص۵۶۱)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اچانک موت کے بارے میں سُوال کیا تو تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”رَاحَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْفَاجِرِ ترجمہ: اچانک موت مؤمن کے لئے راحت اور فاجر کے لئے افسوس کا باعث ہے۔“

(مسند احمد، مسند السیدة عائشة رضی اللہ تعالٰی عنہا، ۲۸۶/۱۰، الحدیث:۲۵۷۸۴)

موت کے فِرِشتے کی شکل دیکھ کر دل پر خوف طاری ہونا

موت کے فِرِشتے کی شکل دیکھنا اور دِل پر اس کا خوف طاری ہونا بھی کسی مصیبت سے کم نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے مَلَکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ”کیا تم مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہو جس میں کسی گنہگار کی روح قبض کرتے ہو؟“ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: ”آپ نہیں دیکھ سکیں گے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: کیوں نہیں (میں دیکھ سکتا ہوں) تو پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اپنا چہرہ دوسری طرف کرنے کا کہا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چہرہ دوسری طرف پھیرا، پھر مُتَوَجِّہ ہوئے تو ایک سیاہ فام شخص کو دیکھا جس کے بال کھڑے ہیں، کپڑے سیاہ ہیں، اس سے بدبُو آرہی ہے اور اس کے منہ اور نتھنوں سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر افاقہ ہوا تو مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام اپنی پہلی صورت پر آچکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”اے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام! گنہگار آدمی کو موت کے وقت تمہاری صورت دیکھ لینا ہی کافی ہے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت۔۔۔الخ، ٥٦٢/٤)

گناہگار کا جہنّم میں اپنا مقام دیکھنا

گناہگاروں کو جہنّم میں ان کا مقام دِکھانا اور مُشاہَدہ سے پہلے ان کو خوف دِلانا بھی بہت بڑی مصیبت ہے، کیونکہ مرنے والے کی رُوح اس وقت تک نہیں نکلتی جب تک وہ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام سے ان دونوں میں سے ایک کلمہ نہ سُن لے: (۱)......اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن! تجھے جہنّم کی خبر دی جاتی ہے اور (۲)......اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! تجھے جنّت مبارک ہو۔ اہلِ عقل کا خوف اِسی وجہ سے تھا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت۔۔۔الخ، ٥٦٣/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے

حُضُورِ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: ”تم میں سے کوئی ہرگز دُنیا سے نہیں جاتا جب تک کہ اسے مَعْلُوم نہ ہو جائے کہ اس کا مقام کہاں ہے اور جب تک وہ جنّت یا جہنّم میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے اور ایک

دوسری روایت میں ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک دُنیا سے نہیں جاتا جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ وہ جنّتی ہے یا دوزخی۔"

(الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، مقام المیت فی الجنة أم فی النار، ٥/٤٩٤، الحدیث:٢٠٣۔ احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثالث فی سکرات الموت ...الخ، ٥٦٣/٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب زوجہ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صدقے سکراتِ موت میں آسانی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ کا دیدار نصیب ہوگیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبوبِ خدا اور محبوبۂ محبوبِ خدا کی غلامی پر اِستقامت پانے کے لئے آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور اپنے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بھی خوب بہاریں ہیں، حُصولِ بَرَکت کے لئے ایک مدنی بہار گوش گزار کرتی ہوں، چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مُقیم اِسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت اِنتہائی ابتر تھی۔ ماڈرن سہیلیوں کی صحبت کے باعث میں فیشن کی پُتلی اور مخلوط تفریح گاہوں کی بے حد متوالی تھی مَعَاذَ اللہ نہ نماز پڑھتی نہ ہی روزے رکھتی اور بُرقع سے تو کوسوں دُور بھاگتی تھی۔ بس T.V. اور V.C.R ہوتا اور میں۔ خودسر اتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی۔ اُن دنوں میں کالج میں فرسٹ ایئر کی طالبہ تھی۔ ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃُ المدینہ کے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام "وُضُو اور سائنس" تحفے میں دی، بیان مَعلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اس بیان سے مُتاثِّر ہو کر میں نے عَلاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا۔ مَدَنی ماحول کا نُور میری تاریک زندگی کو منوّر کرنے لگا۔ وَقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنی بُری عادتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے کچھ ہی عرصے میں مَدَنی بُرقع پہننے لگی۔ میرے گھر والے، رشتے دار اور میری سہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہت حیران تھے! انہیں یہ سب خواب لگ

رہا تھا مگر یہ سو فیصدی حقیقت تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اب میں اپنے گھر میں **فیضانِ سنّت** سے دَرْس دیتی ہوں، دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر **مَدَنی کام** کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں۔ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مدَنی انعامات** کے رِسالے کے خانے پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے۔ ایک روز مجھ پر رَبّ عزوجل کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں کم، کم اور کم ہے۔ ہوا یوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری قِسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ **دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اِجتماع** ہو رہا ہے میں جس جگہ بیٹھی ہوں وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے، میں بے ساختہ کھڑکی سے باہَر کی طرف دیکھتی ہوں تو آسمان پر بادَل نظر آتے ہیں۔ میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شُروع کر دیتی ہوں:

اے صبا مُصطفٰے سے کہہ دینا
غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین وجمیل اور نورانی چہرے والے بُزُرگ سفید لباس میں ملبوس سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سرِ مبارک پر سجائے مُسکراتے ہوئے تشریف لے آئے میں ابھی نظارے ہی میں گُم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: ''یہ حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔'' پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں اپنی سعادتوں کی اس مِعراج پر شدّتِ جذبات سے رونے لگی۔ دِل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وُہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی اُمّید پر دُرودِ پاک پڑھتے پڑھتے سوتی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اُٹھیں۔

کیا خبر آج کی شب دید کا اَرماں نکلے
اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے! (اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿11﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کی اِنْفِرادیّت

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابُوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نبیِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ چُنانچہ میں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آج سے پہلے آپ کو اتنا زیادہ خوش اور ہَشّاش بَشّاش نہیں دیکھا (اِس خوشی کی کیا وجہ ہے)؟ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: میں کیوں نہ خوش اور ہَشّاش بَشّاش ہوں حالانکہ ابھی ابھی جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس سے گئے ہیں اور اُنہوں نے مجھ سے کہا ہے: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو اُمّتی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کے دس گناہ مٹائے گا اور دس دَرَجات بُلَند فرمائے گا اور فِرِشتہ اس پر اسی طرح دُرُود بھیجے گا جس طرح اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام)! وہ فِرِشتہ کیسا ہے؟ عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی پیدائش سے بعثت تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک فِرِشتہ مقرّر فرمایا ہے، آپ کا کوئی بھی اُمّتی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو وہ فِرِشتہ کہتا ہے: اور تجھ پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو۔

(المعجم الكبير، باب الزاي من اسمه زيد، زيد بن سهل، ۵/۹۹، الحديث: ۴۷۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ سے مَحبّت رکھو......!

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا تحفہ ہیں جو حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل ومناقب ریت کے ذرّوں اور آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہُت سے ایسے خُصُوصی فضائل عطا فرمائے جن کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دیگر تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں ممتاز تھیں بلکہ بعض خُصُوصیّات تو ایسی ہیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے علاوہ کسی کو عطا نہ ہوئیں۔ یہاں پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی **41** خُصُوصیّات بیان کی جاتی ہیں:

سیِّدَتُنا عائشہ کی 41 خُصُوصیّات

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام اَزواجِ مُطَہَّرات پر ایسی **10** فضیلتیں حاصل ہیں جو دوسری اَزواجِ مطہّرات کو حاصل نہیں ہوئیں:

﴿1﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کے سِوا کسی کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا

حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سوا کسی دوسری کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ چُنانچہ، مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر وبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس وقت حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمایا اُس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمر مبارک **7** سال تھی اور رُخصتی کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمر **9** سال تھی، جیسا کہ "مسلم شریف" کی رِوایت میں خود حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نِکاح فرمایا جب وہ **7** سال کی لڑکی تھیں اور رُخصت ہوئیں جب وہ **9** برس کی لڑکی تھیں، ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں چھوڑ کر وفات پائی جب وہ **18** سال کی تھیں۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الاب البکر الصغیرۃ ص۵۲۹، الحدیث:۱۴۲۲)

بوقتِ نِکاح سیِّدَتُنا عائشہ کی عُمر

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے نِکاح فرمایا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چھ سال کی ہو کر

ساتویں سال میں داخل ہوچکی تھیں، لہٰذا یہ روایت ان اَحادیث کے خلاف نہیں جن میں آپ کی عُمر اس وقت چھ سال کی مذکور ہے۔

مزید فرماتے ہیں: غالب یہ ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اس وقت (یعنی بوقتِ رخصتی) بالغ ہوچکی تھیں۔ لڑکی کے بلوغ کی کم از کم عُمر نو برس ہے اور اگر قریبِ بلوغ بھی ہو تب بھی رُخصتی ہوسکتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب النکاح، باب الولی فی النکاح واستئذان المرأۃ، ۵/۲۶۔۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو شَرَفِ زوجیَّت سے نوازنے میں بَہُت سی حکمتیں مُضمَر ہیں، بوقتِ نِکاح عُمر کے لحاظ سے اگرچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کمسن تھیں لیکن ذَہانت وفطانت اور پاکبازی کے لحاظ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مقام بَہُت بڑا تھا، اور محبوبِ رحمٰن، مالکِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نگاہِ نبوت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا میں وہ تمام خوبیاں مُلاحظہ فرماتے تھے جو دِین کی ایک معلِّمہ ومُبَلِّغہ کے اندر ہونی چاہئے تھیں، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا عِلمی مقام ومرتبہ نہ صرف اُمہاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنّ میں سب سے بُلند تھا بلکہ کئی اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف رُجوع کرتے تھے مزید یہ کہ کئی اَحکامات کے نُزول کا سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ذاتِ بابرکات بنی، چُنانچہ تیمم کی اِجازت ہونا اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خُصُوصِیَّت ہے اور اُمّت کو یہ نعمت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے باعِث ملی نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نِکاح فرما کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مخلص صحابی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شَرَفِ مُصاہَرت سے نوازا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾...... ماں باپ دونوں مہاجر

میرے ہوا اَزْواجِ مُطَہَّرات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں، چُنانچہ

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو آقائے مظلوم، سرورِ مَعْصُوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہجرت کی جس کا واقعہ مشہور ومعروف ہے پھر مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام پذیر ہونے کے بعد اپنے اہل و

عیال کو بھی مدینہ منورہ بُلا لیا تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ رومان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت فرمائی جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی تو ہمیں اور اپنی شہزادیوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو پیچھے چھوڑ دیا پھر جب مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام پذیر ہوگئے تو زید بن حارثہ، ان کے ساتھ ابو رافع اور ابوبکر عبد اللہ بن اُرَیْقِط رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو مکہ معظّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا بھیجا اور عبدُ اللہ بن ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خط لکھا کہ وہ اُمِّ رومان اور اَسما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سوار کرکے مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف بھیج دیں اِتّفاق سے وہ سب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مل گئے وہ بھی ہجرت کا اِرادہ کئے ہوئے تھے، چُنانچہ پھر یہ سب لوگ اکٹھے سفر پر نکلے۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء حرف الراء اُمّ رومان، ۸/۴۴۰)

﴿3﴾...... آسمان سے پاکدامنی کی گواہی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری براءت اور پاک دامنی کا بیان آسمان سے قراٰن میں نازِل فرمایا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چار مقبول بندوں کی چار طریقوں سے براءت بیان فرمائی ہے:

(۱)......حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی براءت ایک دودھ پیتے بچے سے۔ (پ۱۲، یوسف:۲۶)

(۲)......حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی براءت ایک پتھر کے ذَرِیعے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے کپڑے لے اُڑا۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص۷۹۱)

(۳)......حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی براءت آپ کے فرزند حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قبل اَز وقت گویائی کے ذریعے۔ (پ۱۶، مریم:۳۰)

(۴)......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر جب تہمت جوڑی گئی تو ان کی پاکدامنی کی گواہی خود ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے دی۔ (پ۱۸، النور:۱۱تا۲۶)

اگر وہ چاہتا تو ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا۔ مگر منظور ہوا کہ اپنے محبوب کی محبوبہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور ان کی عزّت و امتیاز بڑھائیں۔

بِنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی　　اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سُورۂ نور جن کی گواہ　　اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۱۱)

دی گواہی آپ کی عِفّت کی سورۂ نور نے　　مدح کرتا ہے تیری عصمت کی قرآنِ مبین
آیۂ تطہیر میں ہے اُن کی پاکی کا بیاں　　ہیں یہ بی بی طاہرہ شوہر امامُ الطّاہرین (دیوانِ سالِک، ص۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾......سیّدہ عائشہ کو قبل اَز نِکاح تین دَفعہ خواب میں دیکھا

نِکاح سے قبل حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت لاکر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھلادی تھی اور آپ تین راتیں خواب میں مجھے دیکھتے رہے، چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''مجھ سے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا کہ میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تمہیں فِرِشتہ ریشمی ٹکڑے میں لاتا تھا۔ مجھ سے کہتا تھا کہ یہ تمہاری بیوی ہیں۔ میں نے تمہارے رُخ سے کپڑا ہٹایا تو تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے تو اسے پورا فرمائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج، ص۱۳۲۰، الحدیث:۵۱۲۵)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کبھی تو خواب میں حُضُور پر جنابِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ریشمی ٹکڑے میں پیش کی جاتی تھیں کبھی حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہتھیلی پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی صورت نقش کی جاتی تھی ان دونوں واقعوں کا ذکر اَحادیث میں ہے یعنی حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)، ربّ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی زَوجیّت کے لیے منتخب ہیں یہ آپ کے لیے ربّ تعالیٰ کا تحفہ ہیں سمجھ لو کہ ربّ کا تحفہ کس شان کا ہوگا!

خیال رہے کہ یہاں (اس حدیث میں مذکور لفظ) ''اِنْ یَّکُ'' (یعنی اگر یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے) شک کے لیے نہیں جیسے بادشاہ کہے کہ اگر میں بادشاہ ہوں تو تجھ کو یہ انعام دوں گا چونکہ یہ خواب ربّ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا ہو کے رہے

گی۔خیال رہے کہ نبی کی خواب وحی ہوتی ہے خواہ ظہورِ نبوت کے بعد ہو یا پہلے، دیکھو! حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سجدہ والی خواب آپ کی نبوت سے پہلے تھی مگر "وحیِ مَنامی" تھی۔(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۴۹۸/۸)

﴿5﴾......ایک ہی برتن کے پانی سے غُسل

میں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **ایک ہی برتن میں سے پانی لے لے کر غُسل کیا کرتے تھے یہ شَرَف میرے سوا اَزْواجِ مُطَہَّرات** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ **میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا،** خود فرماتی ہیں کہ میں اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک برتن سے غُسل کیا کرتے تھے جو میرے اور آپ کے سامنے ہوتا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ پر جلدی فرماتے حتی کہ میں کہتی: میرے لئے بھی چھوڑ یئے، میرے لئے بھی چھوڑ یئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة...الخ، ص۱۳۲، الحدیث:۳۲۱)

﴿6﴾......نمازِ مُصْطَفٰے اور آرامِ عائشہ

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **نمازِ تہجد پڑھتے تھے اور میں آپ کے آگے سوئی رہتی تھی۔اُمَّہاتُ الْمُؤمنین میں سے کوئی بھی حُضُور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی اس کریمانہ مَحَبَّت سے سرفراز نہیں ہوئیں۔**

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے ہی رِوایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبلے کی جانب ہوتے۔جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی۔(صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی الفراش، ص۱۷۰، الحدیث:۳۸۲)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جب تک حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجد کا قیام و رُکوع فرماتے میں اِطمینان سے پاؤں پھیلائے سوئی رہتی اور جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سجدہ کا وقت ہوتا تو مجھے دَبا کر اِشارہ کردیتے جب میں پاؤں سمیٹتی تب سجدہ کے لیے جگہ بنتی اور آپ سجدہ کرتے۔

مزید فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا قبلہ کی طرف پاؤں نہیں پھیلاتی تھیں کہ وہ منع ہے بلکہ آپ کے پاؤں

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے قِبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ اِس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے:

(۱)......نماز میں تھوڑا عمل جائز ہے۔ (۲)......عورت کو چُھونا وضو نہیں توڑتا اگرچہ بغیر آڑ کے ہو کیونکہ یہاں آڑ کی قید نہیں آئی۔

(۳)......عورت کا نمازی کے آگے ہونا نماز خراب نہیں کرتا۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، سترہ کا بیان، ۹/۲)

﴿7﴾......لِحافِ عائشہ میں نُزُولِ وَحی

میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک لحاف میں سَوتی رہتی تھی اور آپ پر خدا کی وَحی نازِل ہوا کرتی تھی یہ وہ اِعزازِ خداوندی ہے جو میرے سوا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کسی زَوجۂ مُطَہَّرہ کو حاصِل نہیں ہوا، جیسا کہ ایک حدیث شریف میں خود حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی بیوی کے بستر میں ہوتا ہوں تو مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے (یعنی جب میں عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے بستر میں ہوتا ہوں تب بھی مجھ پر وحی نازِل ہوجاتی ہے)۔ (صحیحُ البخاری، کتاب الھبة وفضلھا والتحریض علیھا، باب من اھدی الٰی صاحبه وتحری...الخ، ص٦٦٤، الحدیث:٢٥٨١)

اُن کے بستر میں وَحی آئے رسولُ اللّٰہ پر
اور سلامِ خادمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں (دیوانِ سالِک، ص۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9،8﴾......حُضُور کا وِصالِ ظاہری

وفاتِ اَقدس کے وقت میں حُضُور کو اپنی گود میں لئے ہوئے بیٹھی تھی اور آپ کا سرِ اَنور میرے سینے اور حَلق کے دَرمیان تھا اور اِسی حالت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوا۔

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری باری کے دِن وفات پائی، چُنانچہ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہی مروی ہے فرماتی ہیں: مجھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی جو نعمتیں ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر، میرے دِن، میرے گلے اور سینہ کے درمیان وَفات پائی۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ص١١٠٣، الحدیث:٤٤٤٩)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الحَنّان اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: وفات شریف کے وقت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرتِ اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدِّیقہ کے سینہ پر تکیہ لگائے تھے اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا سینہ عرشِ اَعظم سے اَفضل تھا۔

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ
جن کے حجرہ میں قیامت تک نبی ہیں جاگزیں (دیوانِ سالِک، ص۳۱)

مذکورہ حدیثِ پاک کی اگلی عبارت کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یہ اُمُّ المؤمنین پر ربّ تعالیٰ کا دوسرا احسانِ عظیم ہے کہ آخری فیض حُضُورِ انور کا انہیں اس طرح نصیب ہوا۔ اس وقت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) وہ عبادت کر رہی تھیں جو عرش وفرش میں کسی کو مُیَسَّر نہ تھی۔ (مراۃ المناجیح، حضور کی وفات کا بیان، ۲۸۸/۸)

﴿10﴾......حُضُور کا رَوضہ حُجرۂ عائشہ میں

حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور خاص میرے گھر میں بنی۔ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرضِ وِصال میں میری باری میں دیر کا اِحساس کر کے اس طرح کوفت کا اظہار فرماتے تھے: آج میں کہاں ہوں، کل میں کہاں رہوں گا۔ جب میری باری کا دن ہوا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس حال میں اُٹھایا کہ میرے سینے اور گلے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن ہوئے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی...الخ، ص۳۸۸، الحدیث:۱۳۸۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیث شریف سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ایک اور خُصُوصِیَّت بھی عیاں ہوتی ہے کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی باری میں دیر کا اِحساس فرما کر کوفت کا اِظہار فرماتے تھے حتی کہ بار بار اِستفسار فرمایا کرتے کہ آج میں کہاں ہوں اور کل کہاں ہوں گا۔ شارِحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ کتنی مَحَبَّت تھی۔ اس سے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظمت کا اَندازہ لگائیں کہ وہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب ہیں اس لئے جو بدنصیب حضرتِ

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عداوت رکھے حقیقت میں وہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُشمن ہے۔

(نزہۃ القاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی۔۔۔الخ ،۸۷۹/۲)

آخری آرام گاہِ مُصْطَفٰے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''سیرتِ مُصطَفٰے'' صفحہ 551 پر شیخُ الحدیث علّامہ عبدُالمصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تدفین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں یہ اِختلاف رونما ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کہاں دَفن کیا جائے کچھ لوگوں نے کہا کہ مسجدِ نبوی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدفن ہونا چاہیے اور کچھ نے یہ رائے دی کہ آپ کو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے قبرستان میں دَفن کرنا چاہیے۔ اِس موقع پر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے کہ ہر نبی اپنی وفات کے بعد اُسی جگہ دَفن کیا جاتا ہے جس جگہ اُس کی وفات ہوئی ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کو سُن کر لوگوں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچھونے کو اُٹھایا اور اسی جگہ (حجرۂ عائشہ) میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر تیار کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی میں مدفون ہوئے۔ (سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ص ۲۶۱، الحدیث: ۱۶۲۸)

آپ کے دولت کدہ میں دولتِ دارین ہے
اس زمین پر پھر نہ کیوں قربان ہو عرشِ بریں (دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11,12﴾......لُعابِ عائشہ لُعابِ مصطفٰے سے ملا

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نرم کی ہوئی مِسْواک اِستعمال فرمائی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعاب کو جمع فرمایا، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی جو مجھ پر نعمتیں ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لعاب اور حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعاب کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے وقت جمع فرمایا اس طرح کہ میرے پاس عبدُ الرَّحمٰن بن ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا آئے ان کے ہاتھ میں مِسواک تھی اور میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکیہ دیئے بیٹھی تھی میں نے حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں جانتی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِسواک چاہتے ہیں، چُنانچہ میں نے عرض کی: کیا میں اسے آپ کے لیے لے لوں؟

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر سے اِشارہ فرمایا کہ ہاں۔ لہٰذا میں نے اسے لے لیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مِسواک سخت ہوئی۔ میں نے عرض کی: کیا اسے آپ کے لیے نرم کر دوں؟ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر مُبارَک سے اِشارہ فرمایا کہ ہاں۔ چُنانچہ میں نے نرم کر دی۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے (اپنے دانتوں پر) پھیرا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک بَرتن تھا جس میں پانی تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرنے لگے اور فرماتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبود نہیں، بے شک موت کی بَہُت سختیاں ہیں پھر اپنا ہاتھ کھڑا کیا پھر فرمانے لگے کہ اوپر والے ساتھیوں میں حتی کہ جانِ شریف قبض کر لی گئی اور آپ کا دست مبارَک جھک گیا۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ص١١٠٣، الحدیث:٤٤٤٩، ملتقطًا)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اِس حدیث شریف سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اِنتہائی فضیلت کا اِظہار ہوتا ہے کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی چبائی ہوئی مِسواک کو اِستعمال فرمایا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا لعاب حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعابِ مقدّس کے ساتھ مِلا۔ اِس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بَہُت زِیادہ فضیلت و شَرَف حاصِل ہوا، چُنانچہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ جیسے حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نظر سے نظر مِلنا، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہاتھ سے ہاتھ مِلنا، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدم سے کسی کا سر مِلنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی نعمت ہے۔ یونہی حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لُعاب سے لُعاب مِلنا بھی اس کی بڑی نعمت بلکہ یہ آخری نعمت اور خاص کر اس آخری وقت میں جبکہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ظاہری فیوض بظاہر ختم ہو رہے تھے صِرف حضرت اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) ہی کو نصیب ہوئی۔ (مراٰۃ المناجیح، حضور کی وفات کا بیان، ۲۸۸/۸)

حیاتِ شریف کی آخری ساعات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نقاہت بَہُت زِیادہ تھی اِسی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مِسواک سخت ہوئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس کو چبا کر نرم نہ کرسکے، لہٰذا سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نرم کرکے دی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو اپنے دَندانِ مبارَک پر پھیرا۔

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مقبولینِ بارگاہ پر یہ کمزوری بدنی ہوتی ہے روحانی نہیں، رُوح ان کی بَہُت قوی ہوتی ہے لہٰذا یہ اِعتراض نہیں کہ جب وہ خود اِتنے کمزور ہوجاتے ہیں تو بعدِ وَفات کسی کی مدد کیا کریں گے۔ (المرجع السابق)

حضور پر عالَمِ نَزع کی سختیوں کی حِکمت

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر جو عالَمِ نَزع کی سختیاں ہوئی اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَاجِد فرماتے ہیں: حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر یہ سختی ساری اُمَّت کے لئے تسکینِ خاطر کا باعث ہے کہ کوئی شخص اس سختی سے گھبرا نہ جاوے، اپنے نبی کی سکرات کو پیشِ نظر رکھے۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہر اَدا بے چین دِلوں کا چین ہے۔ اِس موقع پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" فرمانا بھی تسکینِ دِل کے لئے ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِکر سے چین آتا ہے، "اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ۟" (پ۱۲، الرعد:۲۸) (ترجمۂ کنز الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مقبول بندے بعض حالات میں دُنیوی باتیں نہیں کرسکتے مگر ذِکرُ اللّٰہ کرتے ہیں جیسے (حضرتِ سیِّدُنا) زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک موقع پر تین دن تک کسی سے کلام نہ کرسکے مگر ذِکرُ اللّٰہ کرتے رہے۔ اِسی طرح حُضُورِ انور نے اس وقت مِسواک زبان سے نہ مانگی مگر یہ ذِکر کے الفاظ زبان سے ادا کئے۔ (مرآۃ المناجیح، حضور کی وفات کا بیان، ۲۸۹/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں کے لئے مِسواک کا حُکم

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گیارھویں انفرادیت میں مذکور حدیثِ پاک میں اِس بات کا بھی ذِکر ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مِسواک چبا کر نرم کرکے سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی پھر

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو اپنے دَندانِ مبارک پر پھیرا اِسلامی بہنوں کے لئے مِسْواک کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ان کے لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں مِسّی (ایک قسم کا منجن) کافی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ سوم، ص ۳۵۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذِکر کردہ فضائل اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے وہ 12 فضائل ہیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا خود بیان فرمایا کرتی تھیں اور ان کے باعث آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پر اِمتیازی شان حاصل تھی اِن کے عِلاوہ مختلف رِوایات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اور بہُت سی خُصُوصِیّات کا ذِکر ملتا ہے جن میں سے بعض آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے خود بیان فرمائیں، چُنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان میں سے کسی ایک سے کہا: اے فلاں! کیا تم نے حدیثِ حفصہ سُنی ہے؟ اُنہوں نے کہا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا)! جی ہاں۔ تو عبدُ اللّٰہ بن صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! وہ حدیث کیا ہے؟ فرمایا: میرے ایسے 9 خصائل ہیں جو مجھ سے پہلے کسی عورت کو عطا نہیں ہوئے مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو حضرتِ سیِّدَتُنا مریم بنتِ عمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عطا فرمایا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ بات دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے مقابلے میں اپنے اوپر فخر کرنے کے لئے نہیں کہتی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن صَفْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! وہ خصائل کیا ہیں؟ فرمایا: (۱،۲)......فِرِشتہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس میری تصویر لایا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے نِکاح فرمایا دَرآں حال یہ کہ میری عُمر 7 سال تھی (۳)......اور جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف میری رُخصتی ہوئی اُس وقت میری عُمر 9 سال تھی (۴)......رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مجھ سے نِکاح فرمایا اُس وقت میں کنواری تھی اور دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات کو یہ خُصُوصیّت حاصل نہیں ہوئی۔

(۵)...... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اس حال میں بھی وَحی آتی تھی کہ میں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے۔(۶)...... میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔ (۷)...... میرے بارے میں قرآنِ پاک کی آیات نازِل ہوئیں درآں حال یہ کہ اس مُعاملے میں اُمّت ہلاکت کے قریب تھی۔ (۸)...... میں نے جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیکھا اور میرے سوا اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے کسی نے جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نہیں دیکھا۔(۹)...... آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک میرے گھر میں قبض فرمائی گئی اُس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس فِرِشتوں کے اور میرے عِلاوہ کوئی اور نہ تھا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر تسع خلال عائشة...الخ، ۵/۱۲، الحديث: ۶۷۹۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس روایت سے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مزید درج ذیل خُصُوصِیّات بھی ظاہر وباہر ہوتی ہیں:

﴿13﴾...... حَبِیبۂ حبیبِ خُدا

رسولِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سب سے **زِیادہ مَحَبَّت** **فرماتے تھے۔** دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **60** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**اُمَّہاتُ المؤمنین**'' صَفْحہ **26** پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَعْظَم فضائل ومناقب میں سے ان سے حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حَد زِیادہ مَحَبَّت فرمانا بھی ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نَعْلَینِ مبارَک میں پیوند لگا رہے تھے جبکہ میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پُر نور کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا اور اس پسینہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (نورانی) پیشانی چمک رہی تھی آپ فرماتی ہیں میں حیران ہوئی۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف نگاہِ کرم اُٹھا کر فرمایا: کس بات پر حیران ہو؟ سیِّدہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس پیشانی کے پسینے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مبارَک سے نکلتے ہوئے نور نے مجھے حیران کر دیا ہے (اس پر) حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف اُٹھے اور میری دونوں آنکھوں کے

درمیان بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا) اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر دے تم مجھ سے اتنی مسرور نہیں ہوئی جتنا میں تم سے مسرور ہوا۔ (حلية الاولياء، عائشة زوج رسول الله، ٥٦/٢، الحديث:١٤٦٤)

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ لوگوں میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ''عائشہ۔'' (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا) (صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لوكنت متخذا خليلاً، ص٩٢٩، الحديث:٣٦٦٢)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: مَحَبَّت کی بہت قسمیں ہیں: ایک مَحَبَّت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا سے زیادہ ہے دوسری قسم کی مَحَبَّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا سے زیادہ۔ لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اس سُوال کے جواب میں فرمایا: مجھے بہُت پیاری فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا ہیں اور مردوں میں اُن کے خاوند۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر، ۳۵۰/۸)

حضرتِ سیِّدُنا عامر شَعْبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا: میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھ سے کہا: میرے نزدیک تمام اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُنَّ، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے کہا: تو نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کی کیونکہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ (المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب افضل الرجال ابوبكر وافضل النساء عائشة، ١٦/٥، الحديث:٦٨٠٢)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام اَزواجِ مُطَہَّرات سے زیادہ محبوب تھیں اور چند اَزواج میں مَحَبَّت میں برابری واجب بھی نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے، چُنانچہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس کا میں مالک ہوں اس میں، مَیں عدل کرتا ہوں اس بارے میں مجھ سے مؤاخذہ نہ فرمانا جس کا میں مالک نہیں۔

(نزھۃ القاری، کتاب الھبۃ وفضلھا، باب قبول الھدیۃ، ۷۵۵/۳)

﴿14﴾......حیاتِ ظاہری کے آخری لَمحات کی قُربت

نبیِّ اَکرم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات شریف کے آخری لمحات میں فِرِشتوں اور سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سِوا حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اور کوئی نہ تھا۔

﴿15﴾......جِبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زِیارت کی۔ چُنانچِہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زِیارت کرنے کا واقعہ ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتی ہیں: میں نے جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اپنے اس حجرے میں کھڑے ہوئے دیکھا اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سے سرگوشی فرما رہے تھے، پھر جب نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تم ان کو کس کے ساتھ تشبیہ دیتی ہو؟ عرض کی: دِحیہ کلبی کے ساتھ۔ اِرشاد فرمایا: تم نے خیرِ کثیر دیکھی، یہ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تھے۔

فرماتی ہیں کہ میں تھوڑی ہی دیر ٹھہری تھی حتّٰی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: ”وَعَلَیْہِ السَّلَامُ جَزَاہُ اللّٰہُ مِنْ دَخِیْلٍ خَیْرًا یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو رازداری کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔“ (المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، رؤية عائشة جبريل وسلامه عليها، ٥/٩، الحديث:٦٧٨٢)

﴿16﴾...... جبریلِ اَمین کا سلام کہنا

حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سلام کہا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس رِوایت سے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک اور خُصُوصِیَّت مَعلوم ہوئی کہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذَرِیعے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سلام کہا۔

عَرش سے جس پہ تسلیم نازِل ہوئی
اس سَرائے سَلامت پہ لاکھوں سلام　　(حدائقِ بخشش، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اور ایک روایت میں مزید ان دو خُصُوصِیّات کا ذِکر بھی ہے:

﴿17﴾......والِد لوگوں میں سب سے زیادہ مَحبُوب

میرے والِد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زِیادہ محبوب تھے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں میں سے سب سے زِیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)۔ عرض کی گئی: ہماری مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُطَہَّرہ نہیں ہے، فرمایا: تو ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) (المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب افضل الرجال ابوبكر وافضل النساء عائشة، ۴/۱۵، الحديث:۶۷۹۹)

آپ صِدِّیقہ، پدر صِدِّیق اور شوہر نبی　　میکہ وسُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں
کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا　　سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ المؤمنین　　(دیوانِ سالک، ص۳۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿18﴾......حُضور کی حیاتِ ظاھِری کے آخری ایّام میں تیمارداری

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر میں مَرَضُ الموت کے ایّام گزارے اور میں نے آپ کی تیمارداری کی، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہی روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مَرَضِ وفات شریف میں پوچھتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ (راوی کہتے ہیں کہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے (باری کے) دِن کو پسند فرمارہے تھے، لہٰذا تمام اَزواجِ مُطَہَّرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اجازت دے دی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں چاہیں رہیں پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رہے حتّٰی کہ انہیں کے پاس وِصال فرمایا۔

(صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب اذا استأذن الرجل نساءَهُ فی ان يمرض...الخ، ص۱۳۴۱، الحديث:۵۲۱۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ ہے حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا عدل و انصاف، جب اِتنا (عدل) کرے تو چند بیویاں رکھے، آج مسلمانوں نے 4 بیویوں کی اجازت کی آیت تو پڑھ لی، عدل کی آیت سے آنکھیں بند کر لی ہیں آج جس قدر ظلم مسلمان اپنی بیویوں پر کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی، نبی کی تعلیم کیا ہے اور اُمّت کا عمل کیا؟ (مراۃ المناجیح، کتاب النکاح، باب القسم، ۵/۸۲)

"تفسیرِ قُرطبی" پارہ 18، سورۂ نور کی آیت نمبر 26 کے تحت اُمُّ المؤمنین سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی کی ایک رِوایت میں مزید درج ذَیل خُصوصِیّات کا ذِکر ہے:

﴿19﴾......حجرۂ مُبارکہ فِرِشتوں کے جُھرمَٹ میں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور خاص حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرۂ مبارکہ میں ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ روزانہ 70 ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں اور حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرقد مبارک کو گھیر لیتے ہیں، لہٰذا حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت و خُصُوصِیَّت بھی حاصل ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرۂ مُبارکہ کو فِرِشتے گھیرے رہتے ہیں، چُنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا کَعْبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوئے سب نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا تو جناب کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بولے ہر روز ستّر ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں حتّٰی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ چڑھ جاتے ہیں اور پھر ان کی مثل (یعنی ستّر ہزار فِرِشتے) اُترتے ہیں وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضور 70 ہزار فرشتوں کے جُھرمٹ میں نکلیں گے جو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (ربّ تعالیٰ تک) پہنچائیں گے۔

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب ما أکرم اللّٰہ تعالٰی نبیہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بعد موتہ، ص۵۹، الحدیث:۹۵)

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص۲۳۰)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اِس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فِرِشتے ہی حُضُور پر دُرُود بھیجتے ہیں (جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا:) "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ" (پ۲۲، الاحزاب:۵٦) (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر) مگر یہ 70 ہزار فِرِشتے وہ ہیں جن کو عُمر میں ایک بار حاضِریٔ دربار کی اِجازت ہوتی ہے یہ حضرات حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت حاصِل کرنے کو حاضِری دیتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، ۲۸۲/۸)

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے ۔۔۔ رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تَڑپا کرے بدل کے پھر آنا کہاں نصیب ۔۔۔ بے حکم پَر مارنے کی مجال کس کی ہے

معصوموں کو ہے عُمر میں صرف ایک بار بار ۔۔۔ عاصی پڑے رہیں تو صلا عُمر بھر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود ۔۔۔ بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرَر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص۲۱۹تا۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾......خَلِیفہ اور صِدّیق کی بیٹی

میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صِدّیق کی بیٹی ہوں۔

﴿21﴾......طَیِّب کے پاس طَیِّبَہ پیدا کی گئی

میں طَیِّبَہ پیدا کی گئی اور طَیِّب کے پاس پیدا کی گئی ہوں۔

(تفسیرِ قرطبی، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۲٦، ٦/۳۰۱٦)

﴿22﴾......مَغْفِرت اور رزقِ کریم کا وَعدہ

مجھ سے مَغْفِرت اور رِزقِ کریم کا وَعدہ فرمایا گیا۔

جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا:

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ (پ۱۸، النور:۲۶)

ترجمۂ کنز الایمان: گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے وہ پاک ہیں اُن باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں اُن کے لیے بخشش اور عزّت کی روزی ہے۔

خلیفۂ اَعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ سیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس آیت سے حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیّبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرانِ کریم میں اُن کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور اُنہیں مَغْفِرت اور رِزقِ کریم کا وَعدہ دیا گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ: ۲۶، ص۲۵۴)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ سیِّدُنا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: آیت کا مَقْصد یہ ہے کہ کوئی مہربان باپ اپنی اولاد کا نکاح بُری عورت سے نہیں کرتا خوب دیکھ بھال کر تحقیقات کر کے نِکاح کرتا ہے تو میں مہربان ربّ اپنے محبوبِ اَطہر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نِکاح کسی بُری عورت سے کیسے کراتا۔ اچھوں کے لئے اچھی اور بُروں کے لئے بُری عورتیں موزوں ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ خبیث لوگ، خبیث خصلتیں اور اچھے لوگ اچھی خصلتیں اختیار کرتے ہیں، تو مسلمانوں کی ماں اور سلطانِ انبیا کی زوجہ، صِدِّیقِ اَکبر کی نورِ چشم حضرت (سیِّدَتُنا عائشہ) صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کسی بُرے کام کا اِرادہ بھی کیسے کرسکتی ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، پ۱۸، سورہ النور، تحت الآیۃ: ۲۶، ص۵۴۴)

شمعِ تابانِ عرشِ آستانِ نبی   غم گسارِ نبی طبعِ دانِ نبی
راحتِ قلب و رُوحِ رَوانِ نبی   بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام   (شرح کلامِ رضا، ص۱۰۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَزِید خُصُوصِیَّات

﴿23﴾......تَحائف کی کَثرت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی باری میں تحائف کی کثرت ہوتی، چُنانچہ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ لوگ اپنے تحفوں کے لئے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے دِن کی جستجو کرتے تھے اس سے وہ لوگ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی چاہتے تھے۔(صحیح البخاری، کتاب الھبة وفضلھا......الخ، باب قبول الھدیة، ص٦٦٣، الحدیث:٢٥٧٤)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگ جانتے تھے کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو جنابِ عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے بہُت مَحَبَّت ہے ان کے ذَرِیعہ سے جو تحفہ ہمارا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پہنچے گا وہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں زِیادہ قبول ہوگا۔ اب بھی مسلمانوں کو چاہئے کہ جو اِیصالِ ثواب حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں حاضر کریں حضرت عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کا واسطہ ضرور اِختیار کریں ان کا نام ضرور لیا کریں۔(مرآۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ٤٩٨/٨)

شارِحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: کسی کی خوشی کے موقع پر اُسے ہدیہ پیش کرنا مُستحسن ہے۔(نزہۃ القاری، کتاب الھبۃ وفضلھا، باب قبول الھدیۃ، ٧٥٥/٣)

﴿24﴾......دُنیا و آخِرت میں حُضُور کی زَوجہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو دُنیا و آخرت میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجہ ہونے کی بشارت ہے، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سبز ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ دُنیا و آخرت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجہ ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشة، ص٨٧٢، الحدیث:٣٨٧٩)

﴿25﴾......تمام عورتوں پر بُزرگی

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بُزرگی تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثَرِید کی تمام کھانوں پر۔ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مردوں میں تو بہُت کامل ہوئے، عورتوں میں سوا فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بِنتِ عِمران کے کوئی کاملہ نہ ہوئیں اور جنابِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بُزرگی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی بُزرگی تمام کھانوں پر۔ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالٰی: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ، ص۸۷۴، الحدیث:۳۴۱۱)

حضرتِ عائشہ کو ثَرِید سے مُشابہَت دینے کی وَجہ

شارِحِ مشکوٰۃ حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی ذِکر کردہ حدیث شریف کے تحت علّامہ تورپشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سے نقل فرماتے ہیں: کہا گیا ہے، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ثَرِید سے اِس لئے تشبیہ دی کیونکہ یہ عَرَب کے کھانوں میں سے اَفضل کھانا ہے اور اہلِ عَرَب شِکَم سیری کے معاملے میں اس کو سب سے بہترین کھانا خیال کرتے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ اہل عرب اس ثَرِید کو بہُت سراہتے تھے جس کو گوشت کے ساتھ پکایا گیا ہوتا اور مروی ہے: ”سَیِّدُ الطَّعَامِ اللَّحْمُ یعنی کھانوں کا سردار گوشت ہے۔“ گویا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تمام عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے جیسے گوشت کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

اس میں رَاز یہ ہے کہ گوشت میں بنایا ہوا ثَرِید غذائیت، لذّت اور قوّت کو جامع ہوتا ہے، کھانے میں آسان ہوتا ہے چبانے میں محنت کم کرنی پڑتی ہے اور کھانے کی نالی سے تیزی سے گزر جاتا ہے، چُنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے ساتھ مثال بیان فرمائی تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اچھی صورت و سیرت اور شیریں گُفتار کے ساتھ ساتھ فصیح لہجہ، عُمدہ فطری صلاحیّت، سنجیدہ رائے اور مَضبُوط و مستحکم عقل خوبیاں بھی عطا کی گئی ہیں، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حقِّ زَوجیّت، گفتگو، مانوس ہونے اور توجُّہ کا زیادہ حق رکھتی ہیں اور تمہیں یہی بات کافی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے وہ وہ کچھ سمجھ جاتی تھیں جو دیگر اَزْواجِ مُطَہَّرات نہ سمجھ پاتی تھیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وہ احادیث رِوایت کرتی ہیں جن کی مثل مردوں

میں سے کسی نے روایت نہیں کی۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب بدء الخلق وذکر الانبیاء، ۴۰۲/۱۰، تحت الحدیث: ۵۷۲۴، ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿26﴾......سیِّدَتُنا عائشہ اور نُزولِ آیتِ تیمُّم

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے باعث تیمُّم کا حکم اُترا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْؕ (پ۵، النساء:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اِس آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ”غزوۂ بنی مُصطَلق میں جب لشکرِ اسلام شب کو ایک بیابان میں اُترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کُوچ کرنے کا اِرادہ تھا وہاں اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں اِقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمم نازِل فرمائی۔ اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی ہی بَرَکت نہیں ہے۔ یعنی تمہاری بَرَکت سے مسلمانوں کو بہُت آسانیاں ہوئیں اور بہُت فوائد پہنچے پھر اُونٹ اُٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ بتانے میں بہُت حکمتیں ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہار کی وجہ سے قیام اُن کی فضیلت و منزلت کا مُشعِر (یعنی خبر دیتا) ہے۔ ”صحابہ کا جُستجُو فرمانا“ اِس میں ہدایت ہے کہ حُضُور کی اَزواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکمِ تیمُّم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج کی خدمت کا ایسا صِلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان مُنتفِع ہوتے رہیں گے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ (تفسیر خزائن العرفان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۴۳، ص۱۶۷)

﴿27﴾...... سیِّدہ عائشہ کے ہاں دو راتیں قیام

سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں دو راتیں قیام فرمایا کرتے تھے

جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہی روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَودَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بوڑھی ہوگئیں تو بولیں: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنی باری کا دِن سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دے دیا، چُنانچہ پھر رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے دو دن مقرّر فرمائے ایک ان کا اپنا دوسرا حضرت سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز ھبتھا نوبتھا لضرتھا، ص۵۵۲، الحدیث:۱۴۶۳)

﴿28﴾......سَیِّدہ عائشہ کی فَقِیہانہ شان

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقیہہ و مجتہدہ تھیں۔ ''عُمْدَۃُ القارِی'' میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صَدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَکابر فقہا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے تھیں۔

(عُمْدَۃُ القاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ، ۱/ ۳۸، تحت الحدیث: ۲)

حضرتِ سیِّدُنا عطا ابن اَبی رَباح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سب لوگوں سے زِیادہ فقیہہ اور عام لوگوں سے زِیادہ اچھی رائے رکھتی تھیں۔ (اسد الغابۃ، حرف العین، عائشۃ بنت ابی بکر الصّدیق، ۷/۱۸۹)

اَفْقَہُ نِسَاءِ الْاُمَّۃ

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ شمسُ الدین ابو عبدُاللّٰہ محمد بن اَحمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اَفْقَہُ نِسَاءِ الْاُمَّۃِ عَلَی الْاِطْلَاقِ'' یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مطلقاً اُمت کی تمام عورتوں سے زِیادہ فقیہہ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، عائشۃ ام المؤمنین ۲۰/۱۳۵)

مُشکل کُشائی کے لئے بارگاہِ عائشہ میں حاضری

حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب پر جب بھی کوئی بات پیچیدہ ہوتی ہے تو ہم اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس بارے میں سُوال

کرتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس اس کا علم پاتے ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۲)

ایک دَقیق مسئلہ کا حل

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: از آدم تا ایں دَم (یعنی اب تک) کوئی بی بی ایسی عالمہ فقیہہ پیدا نہ ہوئیں، جیسی جناب عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہوئیں۔ آپ علوم قرآنیہ، علومِ حدیث کی جامع تھیں، بڑی محدِّثہ، بڑی فقیہہ۔ صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں، کسی نے عرض کیا کہ اے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا! قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ حج و عُمرہ میں صَفا مَرْوہ کی سعی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ کیونکہ ربّ نے فرمایا: ''فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا'' (پ۲، البقرۃ:۱۵۸) (ترجمۂ کنز الایمان: اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے) کہ ان کے سعی میں گناہ نہیں۔ آپ نے جواب دیا اگر یہ سعی واجب نہ ہوتی تو یوں ارشاد ہوتا، ''فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا'' (یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں جو ان دونوں کے پھیرے نہ کرے۔)

دیکھو! اس ایک جواب میں اُصولِ فقہ کا کتنا دَقیق مسئلہ حل فرما دیا کہ واجب کی پہچان یہ ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب نہ کرنے میں گناہ، جائز کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نہ کرنے میں گناہ نہ ہو یہاں آیتِ کریمہ میں پہلی بات فرمائی گئی ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۵)

آپ کا علم و فقہ تحقیقِ قرآن و حدیث
دیکھ کر حیران ہیں سارے صحابہ تابعین (دیوانِ سالک، ص۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿29﴾......سَیِّدَہ عائشہ کی فَصِیحانہ شان

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا **نہایت فصیح زبان بولتی تھیں**، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، باب فضل عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۳)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا علاوہ قرآن وحدیث وفقہ کے عالم ہونے کے بڑی شاعرہ، علمِ اَنساب میں بڑی کامل فصاحت وبلاغت میں بے مثال عالمہ تھیں کیوں نہ ہوتیں کہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العالمین تھیں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لختِ جگر نورِ نظر تھیں ہم سب کی باعثِ نازقابلِ فخر اُمِّ محترمہ جن کے گیت قرآن گاتا ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۵۰۵/۸)

﴿30,31﴾......عِلمِ فَرائض اور عِلمِ طِب کی ماہر

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **علمُ الفرائض اور علمِ طِب کی بھی ماہر تھیں،** چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زیادہ علمِ فقہ، طب اور شعر کو جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (اسد الغابة، حرف العين، عائشة بنت ابی بكر الصِدّيق، ۱۸۹/۷)

﴿32﴾......صَحابۂ کِرام کا رُجُوع

صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **کو جب کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تو آپ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **کی طرف رُجُوع فرماتے۔**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اکابرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی علمُ الفرائض کے بارے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مَسْروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا: کیا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا علمُ الفرائض کو اچھی طرح جانتی تھیں؟ فرمایا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے نبیِّ مُکَرَّم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اکابر وبزرگ ترین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا ہے کہ وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرائض کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفرائض، ماقالوا فی تعلیم الفرائض، ۳۲٤/۷)

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مَیْمُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب میراث کے کسی مسئلہ میں لوگوں کا اِختلاف ہوجاتا تو وہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آجاتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کو اس

کے بارے میں بتادیتیں۔(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفرائض، ما قالوا فی تعلیم الفرائض، ۳۲۵/۷)

﴾33﴿......سب سے زیادہ روایت کرنے والیں

ان 6 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے تھیں جنہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت کی۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان چھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے تھیں جنہوں نے دیگر تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ روایات ذکر کیں۔چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے 2210 احادیث روایت کی ہیں جن میں سے 174 اَحادیث کو حضرات امام بخاری و مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا دونوں نے ذِکر کیا ہے اور 54 احادیث صِرف اِمام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے اور 58 احادیث صِرف اِمام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذِکر کی ہیں۔

(عمدة القاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ، ۳۸/۱، تحت الحدیث:۲)

﴾34﴿......دو تہائی دِین عائشہ سے حاصِل کرو

نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی دین اِس حمیرا (یعنی حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے حاصِل کرو۔(التفسیر الکبیر، الجزء الثانی والثلاثون، سورة القدر، تحت الآیة:۳، ۲۳۲/۱۱)

﴾35﴿......حُجرۂ مُبارکہ میں تین چاند

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے حجرے میں تین چاند گرے میں نے اپنا خواب (اپنے والد) حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بیان کیا جب حُضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وِصالِ ظاہری کے بعد حجرۂ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: یہ تمہارے چاندوں میں سے پہلا چاند ہے اور یہ چاند سب سے بہتر ہے (یعنی یہ تمہارے خواب کی تعبیر ہے)۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب تعبیر الرؤیا، رؤیا عائشة ثلاثة اقمار...الخ، ۵۶۳/۵، الحدیث:۸۲۵۳)

پھر اسی حجرہ میں حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر و حضرتِ عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تدفین کی گئی۔

(الطبقات الکبیر لابن سعد، ذکر موضع قبر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲۵۶/۲)

جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ان کے حجرۂ مبارکہ میں آسمان سے تین چاند اُترے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ قرار پائی کہ وہ تین چاند حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیق اکبر وحضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں جو کہ حجرۂ عائشہ میں جلوہ فرما ہیں اور اس میں سیِّدَتُنا کو جو فضیلت حاصل ہے دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات کو نہیں کیونکہ آپ کا حجرۂ مبارکہ دولہائے کائنات اور ان کے دو مقدّس وزیروں کی آرام گاہ ہے۔ (فیوض الباری، ۱۹/۱۷۰، بتصرفِ قلیل)

حُجرۂ عائشہ اور مدفنِ صِدِّیقِ اَکبر

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنازۂ مُبارَکہ کو جب روضۂ انور کے سامنے رکھا گیا اور ندا کی گئی: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ابوبکر دروازے پر ہے۔ (یہ عرض کرتے ہی) دروازہ (خود بخود) کُھل گیا اور قبرِ مُبارَک سے غیبی آواز آئی اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی محبوب کو محبوب سے ملا دو۔ (التفسير الكبير، الجزء الحادي والعشرون، الكهف، تحت الآيات:۹-۱۲، ۷/۴۳۳)

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا (حدائقِ بخشش، ص۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجرۂ عائشہ اور مدفنِ فاروقِ اعظم

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دَرِ دولت پر پیش کرنا اور سلام عرض کر کے کہنا: عمر بن خطاب (دفن ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے، اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اجازت دیں تو مجھے اندر دفن کرنا اگر اجازت نہ دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں وہاں دفن کرنے کی اجازت دے دی۔

(اسد الغابة فى معرفة الصحابة، باب العين والميم، عمر بن خطاب مقتله رضى الله عنه، ۴/۱۶۴، بتغیرِ قلیل)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص۲۱۹)

﴿36﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السّلام کا مَدْفَن

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے باپ سے اور وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ توراۃ شریف میں تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت مذکور ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ''عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلام '' سیِّدُالمرسلین، خاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ ابومَوْدُود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد فرماتے ہیں کہ حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(سُنَنُ الترمذی، ابواب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی، ص۸۲۷، الحدیث:۳۶۲۶)

﴿37﴾......حُجرۂ سیِّدَتُنا عائشہ کی رفعت و بُلندی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرۂ مُبارَکہ کی زمین کا وہ حصّہ جو تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَقدس سے ملا ہوا ہے وہ تمام جگہوں حتّٰی کہ کعبہ معظّمہ اور عرشِ اعلیٰ سے بھی اَفضل ہے۔

(حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الحج، مطلب فی تفضیل قبرہ المکرم، ٤/٦٢)

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو کرسی سے اُونچی کرسی اسی پاک در کی ہے
قبرِ انور کہئے یا قصرِ مُعلّٰی نور کا چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قُبّہ نور کا (حدائقِ بخشش، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿38﴾......جنّت کی کیاری

قبرِ انور سے منبر تک کا حصّہ جنت کا باغ ہے، چُنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل مابین القبر والمنبر، ص۳٤۲، الحدیث:۱۱۹٦)

فقیہِ اَعظم ہند مفتی محمد شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس پر اِجماع ہے کہ حدیث میں ''بَیْتِی'' سے مُرادبیتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔ اس لئے کہ دوسری اسی معنٰی

کی حدیث میں بجائے "بَیْتِی" کے "قَبْرِی" ہے۔ جمہور محدِّثین اس پر ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور مُراد یہ ہے کہ یہ مقدَّس حصّہ بعینہٖ جنّت میں جائے گا۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ اِتنا حصّہ جنّت کا ٹکڑا ہے، وہاں سے آیا ہے جیسے حجرِ اَسود۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ اس حصّے میں عبادت کرنی دخولِ جنّت کا سبب ہے۔ یہ بھی بعض شُرّاح نے فرمایا کہ یہ فی الحال جنت کا حصّہ ہے مگر دُنیا میں رہنے کی وجہ سے اس میں وہ خواص ولوازم نہیں جو جنت کے ہیں مثلاً گرمی سردی نہ ہونا، بھوکا پیاسا نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

یہ (یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان "میرا منبر میرے حوض پر ہے") بھی اپنے ظاہر پر ہے یعنی بعینہٖ یہی مقدَّس منبر حوضِ کوثر پر نَصب ہوگا۔ ایک توجیہ یہ بھی کی گئی ہے کہ مِنبرِ اَقدس کی زِیارت وہاں نماز وعبادت حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کا خاص سبب ہے۔ حوض سے مراد حوضِ کوثر ہے۔ ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہاں آج یہ منبرِ اَقدس ہے یہیں قیامت کے دِن حوضِ کوثر رہے گا۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے کہ محشر سرزمینِ شام پر قائم ہوگا۔ ظاہر ہے کہ شام جیسے چھوٹے سے ملک میں تمام اوّلین وآخرین سما نہیں سکتے۔ اِس لئے اِس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ محشر کا مرکزی مقام شام ہوگا خلائق کا پھیلاؤ جہاں تک ہو اس تقدیر پر اس کا امکان ہے کہ حوضِ کوثر کی جائے وقوع مدینہ طیبہ ہو۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عظیم فضیلت ثابت ہوئی، وہ اس طرح کہ تمام اَزواجِ مُطہّرات کے حجراتِ مقدّسہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہی گھر تھے مگر اِس حدیث میں خاص حضرتِ سیِّدَتُنا صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے حجرہ مبارکہ کو بَیْتِیْ فرمایا تو جس طرح کعبہ مقدسہ کو بَیْتُ اللّٰہ کہنے میں اس کی برتری وعظمت کا اِظہار ہے اسی طرح حجرۂ عائشہ کو "بَیْتِیْ" کہنے میں اس کی دِیگر بیوت پر اَفضلیّت اور برتری ظاہر کرنا مقصود ہے اور یہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ المؤمنین کی عظمت وفضیلت کو مُستلزم (یعنی لازِم) ہے۔ اِس مضمون کی ایک حدیث میں "بَیْتِیْ"، دوسری میں "قَبْرِی" دلیل ہے کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم تھا کہ میں کہاں دفن ہوں گا۔ اور یہ دلیل ہے کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب جانتے تھے نیز "مِنْبَرِی عَلٰی حَوْضِیْ" میں بھی غیب کی خبر ہے۔ (نزہۃ القاری، کتاب التہجد، ۲/۷۱۶، ۷۱۷)

﴿39﴾...... بلاجِھجک مَعروضات پیش کرنا

جو چاہتیں بلاجھجک سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کردیتیں، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 60 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''اُمَّہاتُ المؤمنین'' صفحہ 28 پر منقول ہے: سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو محبوبِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گفتگو کرنے کی بہت قدرت تھی اور وہ جو چاہتیں بلاجھجک عرض کردیتی تھیں اور یہ اس قُرب و مَحَبَّت کی وجہ سے تھا جو اِن کے مابین تھی۔ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنی گڑیاں گھر کے ایک دریچہ میں رکھ کر اس پر پردہ ڈالے رکھتی تھی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے۔ انہوں نے دریچہ کے پردہ کو اُٹھایا اور گڑیاں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھائیں۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: یہ سب کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: میری بیٹیاں (میری گڑیاں) ہیں، ان گڑیوں میں ایک گھوڑا ملاحظہ فرمایا جس کے دو بازو تھے۔ فرمایا: کیا گھوڑوں کے بھی بازو ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں سُنا کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھوڑے تھے اور ان کے بازو تھے۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر اتنا تبسّم فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دُوُم، درذکر اَزواجِ مطہرات، ۲/۴۷۱)

ایک مرتبہ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی رَحمت اور اُس کے فضل سے۔ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر خدا کی رحمت سے؟ فرمایا: ہاں! میں بھی داخل نہ ہوں گا مگر یہ کہ مجھے حق تعالیٰ نے اپنی رحمت میں چھپالیا ہے۔ (ایضاً، ۲/۴۷۲)

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن نبیِّ اَکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے درآں حال یہ کہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بُلند آواز سے باتیں کررہی تھیں، تو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ کہتے ہوئے سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی

طرف بڑھے کہ اے اُمِّ رومان کی بیٹی! کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی آواز کو بُلند کرتی ہے۔ تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درمیان میں حائل ہو گئے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں سے چلے گئے تو حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مناتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ میں تمہارے اور ان (یعنی ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے درمیان حائل ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں: پھر جب حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محظوظ ہوتے ہوئے پایا۔ (مسند احمد، مسند الكوفيين، حديث النعمان بن بشير، ۴۹۴/۷، الحديث: ۱۸۸۹۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: مجھ سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی رہتی ہو اور جب تم خفا رہتی ہو میں نے پوچھا: آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جب تم مجھ سے خوش رہتی ہو تو کہتی ہو محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اور جب ناراض رہتی ہو تو کہتی ہو: ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے عرض کیا: ہاں! یہی بات ہے یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں صِرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(صحيح البخاری، کتاب النکاح، باب غيرة النساء ووجدهن، ص۱۳۴۳، الحديث: ۵۲۲۸)

مطلب یہ ہے کہ اِس حال میں صِرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نہیں لیتی۔ لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد میرے دِل میں اور میری جان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں مُستغرق ہے۔

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا
نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین (دیوانِ سالک، ص۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿40﴾...... سیِّدہ عائشہ کی تدبیر سے قَحط دُور ہوا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تدبیر سے مسلمانوں سے قحط دُور ہوا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو جَوزا اَوْس بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے لوگ سخت قحط زدہ ہو گئے تو اُنہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہا کو شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر کی طرف غور کرو اس سے ایک طاق آسمان کی طرف بنا دو حتی کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے لوگوں نے ایسا کیا تو ہم پر خوب بارش برسائی گئی حتی کہ چارہ اُگ گیا اور اُونٹ موٹے ہو گئے حتی کہ چربی سے اُن کی کوکھیں پُھول گئیں تو اس سال کا نام ''عامُ الفتق یعنی خوب بارش والا سال'' رکھا گیا۔ (سنن الدارمی، المقدمة، باب ما اکرم اللّٰہ......الخ، ص۵۸، الحدیث:۹۳)

قبرِ انور کو ظاہر کرنے میں حکمت

شارِحِ مشکوٰۃ علاّمہ شیخ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: نبیِّ مکرّم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور پر آسمان کی طرف طاق بنانے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب آسمان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو دیکھے گا تو اس کے رونے کی وجہ سے وادی پانی سے بھر جائے گی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ (پ۲۵، الدخان:۲۹) ترجمۂ کنزُ الایمان: تو اُن پر آسمان اور زمین نہ روئے۔

اِس فرمان میں کفّار کے حال کی خبر ہے (کہ ان پر آسمان و زمین نہیں روتے) تو نیک لوگوں کی نسبت معاملہ اس کے اُلٹ ہوگا کہ ان پر آسمان و زمین روئیں گے (اِسی وجہ سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے قبرِ انور کے اوپر آسمان کی طرف کھڑکی کھولنے کا حکم فرمایا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآنِ پاک کے معانی کی یہ پہچان آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ہی حصہ تھا)

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، ۹۶/۱۱، تحت الحدیث:۵۹۵۰)

عارِف بِاللّٰہ، شیخِ محقق، محدّثِ جلیل حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدُ الحق محدّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حجاب دُور کرنے کا مقصد قبرِ انور سے طلبِ شفاعت ہے، کیونکہ ظاہری حیات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طلبِ بارش کی دُعا کی جاتی تھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پردہ فرما گئے تو سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے قبرِ انور سے طلبِ شفاعت کے بارے میں کہا تا کہ بارش ہو جائے۔ دَرحقیقت یہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقدس سے ہی شفاعت کی طلب ہے، کشفِ قبر بطورِ مبالغہ تھا۔ (اشعۃ اللمعات (مترجم)، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، ۳۳۵/۷)

حضرتِ سیّدُنا شیخ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: آسمان کی طرف رُخ کرنے کے ساتھ گویا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرض و مطلوب پیش کرنے سے کنایہ ہے اور یہی دُعا کا قبلہ اور ضعیفوں کے رزق کی جگہ ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، ۹۶/۱۱)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ وفات یافتہ بُزرگوں کے وَسیلہ سے دُعائیں کرنا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ اِن کے تبرکات کے وَسیلہ سے دُعائیں کرنا جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔ تیسرے یہ کہ بُزرگوں کی قبریں باذنِ الٰہی دافع البلا اور مشکل کُشا ہیں یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قمیض دافع البلا تھی کہ اس کی بَرَکت سے یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاؤں کا دھووَن شفا تھا۔

مزید فرماتے ہیں: قبرِ اَنور کی بَرَکت سے بارِش نہ تو بَہُت زِیادہ ہوئی جو کھیتیاں برباد کرے نہ بَہُت تھوڑی جو کافی نہ ہو نہ بے وقت ہوئی بلکہ بروقت ہوئی اور بقدرِ ضرورت ہوئی جو بے ضرر بلکہ نہایت مُفِید ہوئی۔ یہ واقعہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرامت ظاہر کر رہا ہے۔ (مراۃ المناجیح، باب الکرامات، ۸/۲۷۷)

﴿41﴾۔۔۔ سرِ اَنور میں کنگھی کرتیں

رسولِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حالتِ اِعتکاف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَرِ اَقدس دھوتیں اور کنگھی کرتیں، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ اِعتکاف میں اپنا سرِ اَقدس (میرے حجرے میں) نِکال دیتے تو میں اس کو دھو دیا کرتی تھی۔ (صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب غسل المعتکف، ص ۵۳۱، الحدیث: ۲۰۳۱)

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ اَقدس میں کنگھی کیا کرتی تھیں اِس حال میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں مُعْتَکِف ہوتے تھے اور سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا سرِ مبارک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف بڑھا دیتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب المعتکف یدخل رأسه البیت للغسل، ص ۵۳۴، الحدیث: ۲۰۴۶، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کی اصلاح کا راز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین کی بَرَکتیں حاصل کرنے، عَمَل کا جذبہ پانے، فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ سے حصّہ پانے، خود کو گناہوں سے بچانے اور نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اس کے ہفتہ وار ہونے والے اِسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت فرمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِن سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کر کے دُعا کرنے والیوں کی دعاؤں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و رَحمت سے قبول فرماتا ہے، چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اِسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میری بیٹی فلموں، ڈراموں اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد پریشان تھی، بارہا سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نکال دیتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی اور اِجتماع میں مانگی جانے والی دُعاؤں کی قبولیّت کے واقعات بھی سُنا کرتی تھی، چُنانچہ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے گیارھویں شریف کے اِجتماعِ ذکر و نعت میں اپنی بیٹی کی اِصلاح کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ اسلامی کی مُبَلِّغہ بنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی نہ کسی طرح اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے پر رضامند ہوگئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی مُتأثِّر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی ہی کی ہو کر رہ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ترقّی کی منزلیں طے کرتے کرتے (تادمِ تحریر) میری بیٹی حلقہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۸۱)

گر پڑ کے یہاں پہونچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ　　(سامانِ بخشش، ص ۱۱۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام ہوتے اور وَلِیّات ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت ''فتاویٰ رضویہ'' جلد 24، صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور دُعائے مَجْمعِ مُسلمین اَقْرَب بقُبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دُعا مانگنا قبولیّت کے قریب تر ہے)۔ عُلَما فرماتے ہیں: جہاں 40 مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک وَلِیُّ اللّٰہ ضرور ہوتا ہے۔

''تیسیر شرح جامعُ الصَّغیر'' میں ہے کہا گیا ہے کہ چالیس کے عدد میں حکمت یہ ہے کہ یہ تعداد کبھی پوری نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان میں ایک وَلِیُّ اللّٰہ ضرور ہوتا ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ۱/۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿12﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کی نیکی کی دعوت

انبیا کے اَجسام کو کھانا زمین پر حرام ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "سیرتِ مصطفٰے" صفحہ 645 پر شَیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ تمہارے دِنوں میں سب سے اَفضل دِن جُمُعہ کا دن ہے۔لہٰذا اِس دن مجھ پر بکثرت دُرُود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود شریف میرے حُضُور پیش کیا جاتا ہے۔صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب قبر شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ مبارک بکھر کر پُرانی ہڈیوں کی صورت میں ہو جائے گا تو ہم لوگوں کا دُرُود شریف کیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں پیش ہوا کرے گا؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ یعنی الله عَزَّوَجَلَّ نے حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔" (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ص۲۴۹، الحدیث:۱۰۳۱)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!
مرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شہنشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ محبوبیت کا کیا کہنا؟ جو کوئی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک کا نذرانہ پیش کرتا ہے اس کا دُرُود حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔نیز اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقدّس اَجسام ان کی مبارک قبروں میں سلامت رہتے ہیں اور اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر ان کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا

ہے۔ جب دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ شان ہے تو پھر سیّدُ الانبیاء وامامُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدّس جسمِ اَنور کو زمین کیسے کھا سکتی ہے؟ اِس لئے تمام عُلَمائے اُمّت واَولیائے اُمّت کا یہی عقیدہ ہے کہ حُضُور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قبرِ اَطہر میں زِندہ ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بڑے بڑے تصرّفات فرماتے رہتے ہیں اور اپنی خداداد پیغمبرانہ قوّتوں اور معجزانہ طاقتوں سے اپنی اُمّت کی مشکل کُشائی اور ان کی فریاد رَسی فرماتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باریک دوپٹا پھاڑ دیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینۃ کی مَطْبُوعہ 397 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 214 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمتِ سراپا غیرت میں (ان کے بھائی) حضرتِ سیّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی سیّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حاضِر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اَوڑھ رکھا تھا، حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اُڑھا دیا۔ (مؤطا امام مالك، كتاب اللباس، باب ما يكره للنساء لبسه ...الخ، الجزء الثاني، ص ۹۱۳، الحديث: ۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹہ کو پھاڑ کر دو رومال بنا دیئے تاکہ اَوڑھنے کے قابل نہ رہے، رومال کے کام آوے لہٰذا اس پر یہ اِعتراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع کیوں فرما دیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عَمَلی تبلیغ اور بچّوں کی صحیح تربیّت و تعلیم، اس دوپٹہ سے سر کے بال چمک رہے تھے، ستر حاصِل نہ تھا اِس لیے یہ عَمَل فرمایا۔ (مراۃ المناجیح، کتاب اللباس، ۶/۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''سَترِ عورت'' کیا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 397 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 12 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد

الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سَتْرِ عورت کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: سَتْر کے لغوی معنیٰ ہیں: چھپانا ڈھانپنا۔ جن اَعضا کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چھپانے کے اس عَمَل کو "سَتْرِ عورت" (یعنی پوشیدہ اَعضا کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے عُرف میں ان مخصوص اَعضا کو بھی سَتْر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا ضروری ہے۔

(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۱۴)

عورتوں کے لئے پردے کے چند اَحکام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا ہر اَجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو مَحرم نہ ہو وہ اَجنبی ہوتا ہے، مَحرم سے مُراد وہ مَرد ہیں جن سے ہمیشہ کے لئے نِکاح حرام ہو۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۴۴)

آیئے! اب عورتوں کے پردے سے مُتَعَلِّق چند اَحکام مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ آزاد عورتوں (غلام ولونڈی کا دور ختم ہوا آج کل تمام عورتیں آزاد ہیں) کے لئے سارا بدن عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔ سِوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں (اور) ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ بَعض عُلَما نے پشتِ دَست (یعنی ہتھیلی کی پیٹھ) اور (پاؤں کے) تلوؤں کو عورت (یعنی چھپانے کی چیز) میں داخل نہیں کیا۔

(بہارِ شریعت، حصہ۳، ۱/۴۸۱۔۴۸۴)

اور عورت کو عورت کا ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت کا حصّہ دیکھنے کی اِجازت نہیں۔ چُنانچہ صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اَعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ عورت صالحہ (یعنی نیک بی بی) کو یہ چاہئے کہ اپنے کو بدکار (یعنی زانیہ و فاحشہ) عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اس کے سامنے دوپٹا وغیرہ نہ اُتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اس کی شکل و صورت کا ذِکر کرے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ۳/۴۴۳)

بارِیک دوپٹا میں نماز کا حُکم

اِتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی (یعنی کالک) چمکے، عورت نے اَوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اَوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چُھپ جائے۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۱۹)

باریک کپڑوں سے سرکار کی ناگواری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایسا باریک لباس جس سے جسم کی رنگت ظاہر ہو حرام اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا باعث ہے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں باریک لباس پہن کر حاضِر ہوئیں تو شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک و مختار باِذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے چہرۂ اَنور پھیر لیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے اَسماء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! عورت جب حَیض (یعنی ماہواری) کی عُمر کو پہنچ جائے تو اُس کے لئے دُرُست نہیں کہ اُس کی اِن دو چیزوں (یعنی اعضا) کے علاوہ کچھ دیکھا جائے۔ (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المرأۃ من زینتھا، ص۶۴۵، الحدیث:۴۱۰۴)

باریک دوپٹے سے سرکار کا منع فرمانا

حضرتِ سیِّدُنا دِحیہ بن خلیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں ایک مرتبہ مِصر کا بنا ہوا سفید کپڑا لایا گیا سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ایک کپڑا مجھے عطا کیا اور اِرشاد فرمایا: اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے اپنی قمیص بنالے اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا جس سے وہ اپنا دوپٹا بنالے۔ راوی کہتے ہیں جب میں چلنے لگا تو حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگالے تاکہ دوپٹے کے نیچے کچھ نظر نہ آئے۔

(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس القباطی للنساء، ص۶۴۷، الحدیث:۴۱۱۶)

باریک لِباس پہننے کی وَعِید میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے

﴿1﴾......دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''جہنّمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے (اِس زمانے میں) نہیں دیکھا: (۱)......ایسے لوگ جن کے پاس گائے کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے، اُن سے وہ

لوگوں کو مارتے ہوں گے اور (۲)......وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود عُریاں ہوں گی، وہ راہِ حق سے ہٹانے والی اور خود بھی راہِ حق سے بھٹکی ہوئی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک جانب جھکے ہوئے ہوں گے، وہ نہ جنّت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنّت کی خوشبو سُونگھ سکیں گی حالانکہ جنّت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آئے گی۔

(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات...الخ، ص٨٤٦، الحديث:٢١٢٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث شریف کی وضاحت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 853 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''جہنّم میں لے جانے والے اَعمال'' جلد اوّل صفحہ 505 پر اِس حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا شیخ الاسلام امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِرشاد فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک میں عورتوں کے لباس میں مَلْبُوس ہونے سے مُراد یہ ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوں گی، جبکہ بے لباس ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ نعمتوں کا شکر اَدا نہیں کریں گی، یا اس سے مراد یہ ہے کہ ظاہری طور پر تو لباس زیبِ تن کریں گی مگر حقیقتاً بے لباس ہوں گی، وہ اس طرح کہ وہ ایسا بارِیک لباس پہنیں گی جن سے ان کا بدن جھلکے گا، راہِ حق سے بھٹکنے سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے رُوگردانی اور فرائض و واجبات کی ادائیگی اور ان کی حفاظت سے منہ پھیرنا ہے اور راہِ حق سے ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ وہ دوسری عورتوں کو اپنے مذموم فعل کی طرف بُلائیں گی۔ یا راہِ حق سے ہٹنے سے مُراد مٹک مٹک کر چلنا ہے اور راہِ حق سے ہٹانے سے مراد کندھوں کو جھٹک کر دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے یا پھر راہِ حق سے ہٹنے سے مراد بازاری عورتوں کی طرح اپنے بال کنگھی سے سَنوارنا ہے اور راہِ حق سے ہٹانے سے مراد بازاری عورتوں کی مثل دوسروں کے بال سَنوارنا (یعنی ہیئر اسٹائل بنانا) ہے اور عورتوں کے سروں کے بختی اُونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے سر پر کوئی کپڑا یا پٹی لپیٹ کر اسے بلند کرکے اترائیں گی۔

(الزواجر، الكبيرة الثامنة بعد المأة، ٢٩٧/١)

﴾2﴿......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میری اُمّت کے آخر میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جو زینوں پر سوار ہوں گے ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہوگی جو خود تو مساجد کے

دروازوں پر پڑاؤ ڈالے ہوں گے لیکن ان کی عورتیں (اتنا باریک) لباس پہنے ہوں گی کہ بے لباس (معلوم) ہوں گی، ان کے سر کمزور بختی اُونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، ان عورتوں پر تم بھی لعنت بھیجو کیونکہ ان پر لعنت کی گئی ہے، اگر تمہارے بعد کوئی اُمّت ہوتی تو تمہاری عورتیں اس اُمّت کی اسی طرح خدمت کرتیں جس طرح تم سے پہلی اُمّتوں کی عورتوں نے تمہاری خدمت کی ہے۔

(صحیح ابن حبّان، کتاب الحظر والاباحة، باب ذکر الاخبار عن وصف النساء اللاتی...الخ، ص١٥٢٠، الحدیث:٥٧٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورۃُ الصدر (یعنی شروع میں ذکر کردہ) روایت میں حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بِنتِ عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے چونکہ باریک دوپٹا پہنا ہوا تھا جس سے سَتر کا فائدہ حاصل نہیں ہو رہا تھا اس لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر" کرتے ہوئے وہ باریک دوپٹا پھاڑ کر دو رومال بنا دیئے تاکہ یہ رومال کسی اور کام آجائیں اور اُن کو موٹا کپڑا اُڑھا دیا۔

ہر اسلامی بہن کو اپنی طاقت وقوّت کے مطابق نیکی کی دعوت ضرور دینی چاہئے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **743** صفحات پر مُشتمِل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اَعمال" صفحہ **595** پر امام محمد شرفُ الدِّین عبدُ المؤمن بن خلف دِمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "(تم میں سے) کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت نہ رکھے اسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے اسے چاہیے کہ اپنے دِل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔" (سنن النسائی، کتاب الایمان وشرائعه، تفاضل اهل الایمان، ص٨٠٢، الحدیث:٥٠١٨، ملتقطاً)

یہاں پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا چونکہ بُرائی کو ہاتھ سے بدلنے پر قادر تھیں اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اس کو ہاتھ سے تبدیل فرمادیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین اُمّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ عظیم الشّان فریضہ ہے جس کے سبب اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمّت کو سب اُمّتوں سے اَفضل قرار دیا ہے، چُنانچہ پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 110 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرالدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تمام اُمتوں سے اَفضل ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ اُمّت نیکی کا حکم کرتی اور بُرائی سے منع کرتی ہے۔ (التفسیر الکبیر، الجزء الثامن، سورۃ اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۳/ ۳۲۶، ملخّصًا)

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی!
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"نیکی کی دعوت" کے فضائل پر مشتمل 7 فرامینِ مُصطفٰے

﴿1﴾......جہاد فی سَبِیْلِ اللہ کے مقابلے میں تمام نیک اَعمال ایسے ہیں جیسے گہرے سمندر میں تھوک اور جہاد فی سَبِیْلِ اللہ سمیت تمام نیک اَعمال "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ" کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے گہرے سمندر میں تھوک۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، الباب الاول فی وجوب الامر بالمعروف...الخ، ۲/ ۳۷۹)

﴿2﴾......ایک مرتبہ عاشقِ اَکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مشرکین سے جنگ کے بغیر بھی جہاد ہے؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اے ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ ایسے مجاہدین بھی ہیں جو شُہدا سے اَفضل ہیں، وہ مجاہدین زندہ ہیں ان کو رِزق دیا جاتا ہے اور وہ زمین میں چلتے پھرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ سما (یعنی آسمان کے فرشتوں) کے سامنے ان پر فخر فرماتا ہے اور ان کے لئے جنّت کو سجایا جاتا ہے۔

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے مَحَبَّت اور اسی کی رضا کے لئے عداوت کرتے ہیں۔

پھر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ان میں سے ایک بندہ ایسے بالاخانہ میں ہوگا جو شہدا کے بالاخانوں سے بھی اوپر ہوگا ان میں سے ایک بالاخانہ کے یاقوت اور سبز زُمُرُّد کے تین لاکھ دروازے ہوں گے اور ہر دروزے پر ایک نور ہوگا۔ اور ان میں سے ایک شخص تین لاکھ حوروں سے نِکاح کرے گا جن کی نگاہیں کسی اور طرف نہیں اُٹھیں گی جب بھی وہ کسی ایک حُور کی طرف توجُّہ کرے گا اور اس کی طرف نظر کرے گا تو وہ کہے گی: کیا تمہیں فلاں فلاں دِن یاد ہے جس میں تم نے نیکی کا حکم دیا تھا اور بُرائی سے منع کیا تھا؟ جب بھی وہ ان میں سے کسی کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کو ایسا مقام یاد دِلائے گی جس میں اس نے نیکی کا حکم دیا ہوگا اور بُرائی سے منع کیا ہوگا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الاوّل فی وجوب الامر بالمعروف...الخ، ۲/ ۳۸۲)

﴿3﴾......صاحِبِ قرآنِ مبین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ مِنبرِ اَقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے، زِیادہ مُتّقی ہو، سب سے زِیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زِیادہ صِلۂ رَحمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔ (مسند امام احمد، من مسند القبائل، حدیث درۃ بنت ابی لھب، ۱۱/ ۲۹۰، الحدیث: ۲۸۱۹۶)

﴿4﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نہ انبیا (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ہیں نہ شُہَدا، بروزِ قیامت اَنبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شہدا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کے مقام کو دیکھ کر رَشک کریں گے، وہ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیا اور شہدا کہیں گے وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب (یعنی پیارا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان بندوں کا محبوب بنا دیتے ہیں اور وہ زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرتے جاتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں،

ہم نے عرض کی: وہ کس طرح اللہ عزوجل کو بندوں کا محبوب اور بندوں کو اللہ عزوجل کا محبوب بنا دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ عزوجل کی محبوب (یعنی پسندیدہ) باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اللہ عزوجل کی ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی محبة الله عزوجل، ۱/۳۶۷، الحدیث:۴۰۹)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 616 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”نیکی کی دعوت“ صَفْحَہ 204 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اس رِوایت کو نقل کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: دیکھا آپ نے! نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے والوں کی بھی کیسی بلند و بالا شانیں ہیں، بروزِ قیامت اُن پر ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا اِنعام و اِکرام دیکھ کر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شُہدائے عِظام بھی رَشک کریں گے، اس عظمت و شان کا سبب کیا ہوگا؟ یہی کہ وہ نیکی کی دعوت اور بدی کی مُمانَعَت کے ذَرِیعے لوگوں کو باعَمَل بنا کر انہیں اللہ عزوجل کا محبوب بناتے ہوں گے۔ جب وہ دوسروں کو اللہ عزوجل کا محبوب بناتے ہوں گے تو خود کیوں نہ محبوب ہوں گے!

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو (ذوقِ نعت، ص۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾...... جو ہدایت کی طرف بُلائے اُسے اُس کی ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اَجْر کے برابر اَجْر ملے گا اور اس سے ان کے اپنے اَجْر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں کچھ کمی نہیں آئے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب العِلْم، باب من سن سنة حسنة...الخ، ص۱۰۳۲، الحدیث: ۲۶۷۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ حکم نبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے سے تمام صحابہ، آئمہ مجتہدین، عُلَمائے مُتَقَدِّمِین و متاخرین سب کو شامل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اس مُبَلِّغ کو ہر وقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہوگا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نمازوں کا ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ثواب مخلوق کے اندازے سے وَرا ہے۔

رَبّ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍۚ(۳) (پ۲۹، القلم:۳)　ترجمۂ کنزُالایمان: اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

ایسے ہی وہ مُصَنِّفِین جن کی کتابوں سے لوگ ہدایت پا رہے ہیں قیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا، یہ حدیث اِس آیت کے خِلاف نہیں:

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰیۙ(۳۹) (پ۲۷، النجم:۳۹)　ترجمۂ کنزُالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

کیونکہ یہ ثوابوں کی زیادتی اس کے عَمَلِ تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں گمراہیوں کے موجدین مُبَلِّغِین (یعنی گمراہی ایجاد کرنے اور گمراہی دوسروں کو پہنچانے والے) سب شامل ہیں تا قیامت ان کو ہر وقت لاکھوں گناہ پہنچتے رہیں گے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ۱/۱۶۰)

﴿6﴾......سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسان کے ہر عُضْو پر جس پر قدرتِ الٰہی کا نشان ہو، روزانہ ایک صدَقہ ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت ہے۔ ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے مَنْع کرنا صدَقہ ہے اور کمزور کی بات کو برداشت کرنا بھی صدَقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدَقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدَقہ ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترغیب فی اماطة الاذی عن الطریق، ص۹٤۱، الحدیث:٦)

﴿7﴾......آدمی کو **360** جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے تو جس نے اَللّٰہُ اَکْبَر، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہا اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹا دی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے مَنْع کیا اور یہ کام **360** مرتبہ کئے تو وہ اس دن اس حال میں چلے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنّم سے بچا لیا ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة...الخ، ص۳٦۲، الحدیث:۱۰۰۷)

جو بھی نیکی کی دعوت پہ باندھے کمر
اُس پہ چشمِ کرم یا شہِ بحروبر　(وسائلِ بخشش، ص۲۳٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا محتاج نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چاہت پر قادِر ہے، وہ ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں، اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس دُنیا کو بنایا، اِسے طرح طرح سے سجایا اور پھر اس میں اِنسانوں کو بسایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً رُسُل وانبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مبعوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے اِنسانوں کی اصلاح کرسکتا ہے لیکن اس کی مشیت (یعنی مرضی) کچھ اس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مشقتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے درجاتِ رفیعہ (یعنی بلند درجے) حاصل کریں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نیکی کی دعوت کے لئے دنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلۂ نُبُوَّت ختم فرمایا۔ پھر یہ عظیمُ الشَّان مَنصَب اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کے سپرد کیا کہ خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی اِصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اس اَہم فریضے کو سراَنجام دیں۔ یوں رہتی دُنیا تک ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ مبلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتا ہو، یعنی عالم ہو یا امامِ مسجد، پیر ہو یا مُرید، تاجر ہو یا ملازِم، افسر ہو یا مزدور، حاکم ہو یا محکوم، الغرض! جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو اپنی صلاحیّت کے مُطابق اپنے گردوپیش کے ماحول کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مدنی کام جاری رکھے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۸)

میں مبلِّغ بنوں سُنّتوں کا ‏ ‏ خوب چرچا کروں سُنّتوں کا

یا خدا درس دوں سُنّتوں کا ‏ ‏ ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ ‏ ‏ (وسائلِ بخشش، ص۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرائی سے مَنع کرنا ضَروری ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کا حُکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت بَہُت زِیادہ ہے ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اگر اِسلامی بہن بُرائی کا اِرتکاب کرتی ہے تو ہمیں اس کا کیا نُقصان اس کا عَمَل اس کے ساتھ ہے کیونکہ بعض اَوقات گناہوں کی نُحوست ایسی عام ہوتی ہے کہ سبھی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جیسا کہ یارِ غار و مزار حضرت سیِّدُنا ابوبکر

صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔ (پ۷، المائدۃ:۱۰۵)

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہوگے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لئے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں لیکن) میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب لوگ کسی ظالم کو (ظلم کرتا) دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کو اس کے عذاب میں شامل کر دے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی نزول العذاب...الخ، ص۵۲۳، الحدیث:۲۱۶۸)

ہر طرف نیکی کی دعوت عام ہو
نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین! (وسائلِ بخشش، ص۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرائی سے روکنے کے ضَروری ہونے کی وضاحت بذریعہ مثال

برائی کا اِرتکاب کرنے والوں کو برائی سے منع کرنے اور نیکی کا حکم دینے کی اَھَمِّیَّت وضرورت کو حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بہت اَحسن اَنداز میں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدُود میں سُستی کرنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مِثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قُرعہ اندازی کی، تو بعض کے حصّے میں نیچے والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، اُنہوں نے اس سے تکلیف محسوس کی تو ایک شخص نے کُلہاڑی لی اور کشتی کے نچلے حصّے میں سوراخ کرنے لگا، تو اوپر والے اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچالیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی

جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔(صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب القرعة فی المشکلات، ص٦٩٢، الحدیث:٢٦٨٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمر بِالمعروف کب واجب ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت کی مختلف صورتیں ہیں بعض اوقات نیکی کی دعوت دینا واجب ہوتا ہے جیسا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کے واجب ہونے کی صورت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بری بات سے باز آ جائیں گے، تو امر بالمعروف واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بیان، حصہ١٦، ٦١٥/٣)

مدنی التجا: نیکی کی دعوت کے بارے میں مزید اَحکام وفضائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایۂ ناز تالیف فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب "نیکی کی دعوت" (حصّہ اوّل) کا مطالعہ کیجئے۔

اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بے نیاز ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ واجب ہونے کے باوجود نیکی کی دعوت نہ دینے اور برائی سے منع نہ کرنے کی وجہ سے ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب میں گرفتار ہو جائیں۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 79 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۝ (پ٦، المآئدۃ:٧٩)

ترجمۂ کنزالایمان: جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے۔

بُرائی سے روکنے پر قادِر ہونے کے باوجود نہ روکنا

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے خاص لوگوں کو عذاب نہیں فرماتا حتّٰی کہ ان میں کوئی بُرائی دیکھی جائے اور وہ اس کو روکنے پر قادر ہونے کے باوجود اس کو نہ روکے۔" (تو پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو بھی عذاب میں مبتلا فرمادیتا ہے)

(احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف ونهی عن المنکر، الباب الاوّل فی وجوب الامر بالمعروف۔۔۔الخ، ٣٨٠/٢)

نیک شخص بھی عذاب میں گرفتار

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 616 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "نیکی کی دعوت" صَفْحَہ 464 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد روحانی وجسمانی اور سماجی ومعاشی وغیرہ طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہے، کہیں نیکی کی دعوت کے ترک کے سبب تو یہ حال نہیں؟ آپ خود پرہیزگار اور نیکوکار ہی سہی مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور باوجود قدرت گناہوں سے نہیں روکتے، عام مسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو برائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں تو اس حدیثِ مبارکہ کو بار بار پڑھئے، سنئے اور خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت پر کمربستہ ہو جائیے، چُنانچہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حُکم فرمایا: فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت زیروزبر کردو، حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فلاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ یعنی شہر ان پر الٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی مُتَغَیَّر نہ ہوا۔ (شعب الایمان، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۶/ ۹۷، الحدیث: ۷۵۹۵)

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اَعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلُّق اور برائیوں سے اِجتناب (یعنی پرہیز) ضروری ہے وہاں دین وملت کے خلاف سازشوں اور مسلمانوں پر ظلم وستم نیز معاشرتی بگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ تَعَالٰی کی رضاجوئی کی خاطر معاشرتی برائیوں کے اِزالے (یعنی خاتمے) کے لئے کوشاں نہیں رہتے اور عدمِ طاقت (یعنی قوت نہ ہونے) کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے ان کا تقویٰ کس کام کا! لہٰذا اپنی اِصلاح اور عبادتِ خداوندی میں مشغولیّت کے ساتھ ساتھ ملک وملت اور مسلمانانِ عالَم کی زُبوں حالی کے خاتمے اور مُعاشَرے کو غیر شرعی حَرَکات وسکنات سے پاک کرنے کے لئے کوشاں رہنا ہم سب کی ذِمّے داری ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الاداب، باب الامر بالمعروف، ۶/ ۵۱۶)

نیک لوگوں کی ہلاکت کا سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو خود نیکیوں کے حریص ہوتے ہیں، پابندیٔ وقت کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی منڈے، ماڈرن دوستوں کی صحبتوں سے کنارہ کشی کرنے کے بجائے محض حظِ نفس کی خاطر (یعنی مزے لینے کیلئے) ان کی بیٹھکوں کی رونق بنتے ان کی غیر محتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچہ چُپ رہتے مگر دل ہی دل میں لطف اندوز ہوتے ہیں کہ ظاہر ہے نفس کو مزا نہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نبھاتے! اب جو روایت پیش کی جارہی ہے وہ ایسے لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت (یعنی نصیحت و عبرت کا چابک) ہے، چنانچہ منقول ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا یوشع بن نون علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کیے جائیں گے جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یاربّ عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیک لوگ بھی ان بدکرداروں میں داخل ہیں کہ ان کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں اور یہ لوگ میری ناراضی کے سبب (ان بدکاروں سے) ناراض نہیں ہوتے۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار والمفسدین، فصل فی مجانبۃ الظلم، ۷/ ۵۳، الرقم: ۹۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں کو حمّام میں جانے کی ممانعت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" جلد 1، صفحہ 421 پر شیخ الاسلام امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حمص یا شام کی کچھ عورتیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان سے پوچھا: کیا تم وہی ہو جن کی عورتیں حمّام میں جاتی ہیں؟ میں نے خاتَمُ المرسلین، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کا پردہ پھاڑ ڈالتی ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی دخول الحمام، ص ٦٥٤، الحدیث: ٢٨٠٣)

سرکار کا سیِّدَتُنا عائشہ کو نیکی کی دعوت فرمانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا تمام انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حُضُور سیِّدُالانبیا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت مبارکہ بھی ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 301 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''آنسوؤں کا دریا'' صفحہ 257 پر حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرحمٰن بن علی جوزی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی طرف اِشارہ کرکے انہیں پَستہ قد کہا تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) تم نے اس کی غیبت کردی۔ عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ان کا قد چھوٹا نہیں؟ فرمایا: تو نے اس کی سب سے بُری چیز کا تذکرہ کیا۔ (بحرُ الدُّموع، ص۱۸۸)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے، آپ نے میرے ہاتھ میں چاندی کے کنگن دیکھے تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے زِینت اختیار کرتی ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں یا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ تمہیں جَہَنَّم کے لئے کافی ہیں۔

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ما هو ...الخ، ص۲۵۴، الحدیث:۱۵۶۵)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا)! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، ۳/ ۲۰۸، الحدیث:۴۵۸۲)

سیِّدَتُنا عائشہ کا فرمانِ مُصطفےٰ پر عمل

یہی وجہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بقدرِ اِستطاعت صدقہ وخیرات کرتی رہتی تھیں اور اس مال کے کم ہونے سے کوئی عار محسوس نہ فرماتی تھیں، چُنانچہ ایک دفعہ ایک مسکین نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے

کھانے کا سُوال کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سامنے کچھ اَنگور رکھے ہوئے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے کسی سے فرمایا کہ ان میں سے ایک دانہ اٹھا کر اسے دے دو۔ وہ حیرانی کے عالَم میں آپ کی طرف دیکھنے لگا تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: کیا تم تَعَجُّب کرتے ہو؟ یہ تو دیکھو کہ اس دانے میں کتنے ذرّات ہیں۔

(الموطا للامام مالك، کتاب الصدقة، باب الترغيب فی الصدقة، الجزء الثانی، ص۹۹۵، الحدیث:٦)

رہے جس میں عشقِ حبیبِ خدا
وہ دِل وہ جگر اور وہ سر چاہئے (دیوانِ سالک، ص۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام وصحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡن جوسرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سُنَّت کو دیوانہ وار اپنایا کرتے تھے اس معاملے میں بھی انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت کی اِتباع کرتے ہوئے نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچائیں اِسلامی بہنوں کی ترغیب وتحریص کے لئے بطورِ نمونہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نیکی کی دعوت کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں، چُنانچہ

سیِّدَتُنا عائشہ کی نیکی کی دعوت کے چند واقعات

﴿1﴾......رات کی نماز ترک نہ کرو:

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن ابوقیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: رات کے قیام (یعنی تہجد) کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ حُضُور پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسے ترک نہ فرمایا کرتے تھے اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو اسے بیٹھ کر ادا فرما لیا کرتے۔

(صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب استحباب صلاة اللیل قاعدًا...الخ، ص٢٦٥ الحدیث:١١٣٧)

﴿2﴾......نفلی روزہ کی ترغیب:

حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ انہوں نے عَرَفہ کے دِن اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے پینے کے لئے کچھ دیجئے۔ تو اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

نے فرمایا: اے لڑکے! اسے شہد پلاؤ۔ پھر دریافت فرمایا: اے مسروق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تم نے روزہ نہیں رکھا؟ تو انہوں نے عرض کیا: نہیں! مجھے خوف ہوا کہ کہیں آج عیدُ الاضحٰی کا دن نہ ہو۔ تو اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: عَرَفہ تو وہ دن ہے جس دن حاکمِ اسلام کسی کو امیرِ حج مقرر کرے اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن حاکمِ اسلام قربانی کرے۔ پھر فرمایا: اے مسروق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا تم نے نہیں سُنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَرَفہ کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر فرماتے تھے۔ (المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۱۲۷/۵، الحدیث:۶۸۰۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ عَرَفہ کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص یوم عرفۃ بالذکر ۳۵۷/۳، الحدیث:۳۷۶۴)

﴿3﴾......مسلمان کو مُصیبت پہنچنے پر ہنسنے سے منع کرنا:

قریش کے کچھ نوجوان ہنستے ہوئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس وقت مِنٰی میں تشریف فرما تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پوچھا کہ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ عرض کیا: فلاں شخص خیمے کی رسّی میں اٹک کر گر گیا (اس زور سے گرا) کہ قریب تھا کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی یا آنکھ ضائع ہو جاتی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: "مت ہنسو! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی کم جو تکلیف ہوتی ہے اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب ثواب المؤمن فیمایصیبہ...الخ ص۹۹۸، الحدیث:۲۵۷۲)

بشر کو مُنہ نہیں ورنہ یہ مَثَل سچ ہے
کہ چُپ کی داد غفورٌ رّحیم دیتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قریش کے نوجوان چونکہ کسی شخص کے خیمے کی رسّی میں اٹک کر گرنے پر ہنس رہے تھے جو کہ اس شخص کی تحقیر و دِل آزاری کا سبب تھا اس پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے انہیں ہنسنے سے منع فرما دیا اور ساتھ ہی مسلمان کو مُصیبت پہنچنے پر اس کے درجات کی بلندی اور گناہوں کی مُعافی کے سلسلے میں سرکارِ مدینہ، راحتِ

قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ بھی سنا دیا۔

﴿4﴾......میّت کو اَذِیَّت دینے سے مَنْع فرمانا:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک عورت کی میّت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا: تم کس لیے اپنی میت کی پیشانی کھینچتے ہو؟

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب شعر المیت واظفارہ، ۲۷۵/۳، الحدیث: ۶۲۵۸)

میّت کو بھی تکلیف ہوتی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح کسی زندہ شخص کو تکلیف پہنچانا حرام ہے اسی طرح میّت کو بھی تکلیف پہنچانا حرام ہے جیسا کہ ہم بے کسوں کے غمگسار، دوعالم کے مالِک ومختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: میّت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی ہڈیاں توڑنے کی طرح ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم......الخ، ص ۵۱۶، الحدیث: ۳۲۰۷)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیسے وہ (زندہ کی ہڈیاں توڑنا) حرام ہے ایسے ہی یہ (میت کی ہڈیاں توڑنا بھی) حرام، ابن ابی شیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسْعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے رِوایت کی کہ مؤمن کو بعدِ موت ایذا دینا ایسا ہے جیسے اسے زِندگی میں ستانا۔

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، باب ما قالوا فی سب الموتی ...الخ، ۲۴۵/۳، الحدیث: ۶)

مفتی صاحب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ مزید فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان مُردے کا پوسٹ مارٹم (Post-Mortem) کرنا یا اسے مردہ خانہ رکھ کر اس کی کھال اُتارنا، اس کے پُرزے اُڑا دینا، عرصہ تک دفن نہ کرنا سخت ممنوع ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، ۴۹۶/۲)

اِسی وجہ سے جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عورت کی میّت کو مُلاحظہ فرمایا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جارہی ہے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے میّت کو اَذِیَّت

پہنچانے سے منع فرمادیا۔

﴿5﴾......موت کو یاد کرنے کی ترغیب:

ایک عورت نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے قساوتِ قلبی (یعنی دِل کی سختی) کا ذِکر کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کیا کر تیرا دِل نرم ہوجائے گا۔ جب اس عورت نے ایسا کیا تو اس کا دِل نرم ہوگیا پس اس نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شکریہ ادا کیا۔

(الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارة القبور...الخ، ص۲۳)

پُھونک دے جو مِری خوشیوں کا نشیمن آقا

چاک دل، چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو (وسائلِ بخشش، ص۳۷۰)

﴿6﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا وَبال:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکتوب لکھا: جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والے لوگ اس کی مَذمّت کرنے لگتے ہیں۔

(الزهد لابن مبارك، باب الاخلاص والنية، ص ۹۰، الحديث: ۲۰۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قابلِ رَشک ہیں وہ اسلامی بہنیں جو اپنی صحت وفراغت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گزارتی ہیں اور جن کے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزرتے ہیں پھر بھی وہ لوگوں کی نگاہوں میں مُعَزَّز ہیں ان کو اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے کہ ان کی یہ عزّت دائمی ہے، چنانچہ اِمام ابنِ حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نَقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اس بات سے ڈرو کہ مؤمنین کے دِل تم سے نفرت کرنے لگے اور تمہیں اس بات کا شعور بھی نہ ہو۔ اسی سے ملتا جلتا ایک فرمان حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی ہے آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ فرماتے ہیں: جو بندہ تنہائی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دِلوں میں اس کی ناراضی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اسے اس کا شعور بھی نہیں ہوتا۔ (الزواجر، مقدمة المؤلف، خاتمة فی تحریر من جملة المعاصی، ۱/ ۲۸)

﴿7﴾......مؤمن، مؤمن کا بھائی ہے:

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی "اِحیاءُ العلوم" صفحہ 233 پر نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: مؤمن، مؤمن کا بھائی ہے نہ اسے لوٹتا ہے اور نہ اس سے تکلُّف کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، الباب الثانی فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/۲۳۳)

سچّا مسلمان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک کامِلُ الایمان اور سچّے مسلمان کی صفات میں یہ بات بھی ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے اِجتناب کرتا ہے، چُنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: (سچا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور (سچا) مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون اور مال میں مطمئن رہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ان المسلم من سلم ...الخ، ص ۲۱۹، الحدیث: ۲۶۲۷)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: (زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کے محفوظ رہنے سے مراد یہ ہے) کہ نہ کسی کو بلاوجہ مارے پیٹے نہ ان کی چغلی اور غیبت کرے۔

اور حدیث شریف کے فرمان "سچا مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون اور مال میں مطمئن رہیں" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس کا برتاؤ ایسا اچھا ہو کہ لوگوں کو قدرتی طور پر اس کی طرف سے اطمینان ہو کہ یہ نہ ہمارے مال مارے گا نہ تکلیف دے گا یہ اطمینانِ مسلمین اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے۔ اِسی لئے بُزُرگ فرماتے ہیں کہ کسی کی قُوَّت ایمانی جانچنے کے لئے اس کے پڑوسیوں اور دوستوں سے پوچھو۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الایمان، ۱/۵۴)

اِن رِوایات سے معلوم ہوا کہ ہمارا پیارا دین ہمیں اِحترامِ مسلم کا دَرس دیتا ہے اور اِحترامِ مسلم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حقوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازت شرعی کسی بھی مسلمان کی دِل شکنی نہ کی جائے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دِل نہ دُکھایا نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اُڑایا نہ کسی کو دھتکارا، نہ کبھی کسی کی بے عزتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا بلکہ

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

مذکورہ روایت میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نیکی کی دعوت دیتے ہوئے مسلمانوں کے مال وجان کی حفاظت کا درس اِرْشاد فرمارہی ہیں۔

﴿8﴾......جھانج والے گھر میں فِرِشتے نہیں آتے:

حضرتِ سیِّدَتُنا بُنانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ وہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں ایک بچی لائی گئی جس پر **جھانجھن** تھے جو آواز کررہے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے **جھانجن** توڑ دیئے جائیں اور فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اُس گھر میں فِرِشتے نہیں آتے جس میں **جھانج** ہو۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الجلاجل، ص٦٦٢، الحدیث:٤٢٣١)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: جھانجن ایک قسم کا باجا ہے اور جہاں باجا ہو وہاں فِرِشتۂ رَحمت نہیں ہوتا شیطان ہوتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: فِرِشتوں سے مُراد رَحمت کے فِرِشتے ہیں جو خُصُوصی طور پر مسلمانوں کے گھروں میں آتے جاتے رہتے ہیں یا وہاں ہی مقیم رہتے ہیں۔ خُصُوصاً ان گھروں میں جہاں تِلاوت قرآن کا ذِکر خیر رہتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۶/۱۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ رِوایات سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جذبۂ نیکی کی دعوت کا پتا چلتا ہے کہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی نیکی کی دعوت کا موقع ملتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ضرور اس پر عَمَل فرماتی۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاک سیرت پر عَمَل کرتے ہوئے ہمیں بھی اپنا یہ مدنی ذِہن بنانا چاہئے کہ **”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ عَمَل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب استِقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بسنے کی بَرَکت سے مُتَعَدَّد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی، ایسی ہی ایک بہار مُلاحَظہ کیجئے، چُنانچِہ

بے پردگی سے توبہ

پنجاب (پاکستان) کی ایک اِسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے T.V پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یُوں میرے صبح وشام غفلت ومَعْصِیَت میں بَسَر ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خوابِ غفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی بَرَکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخُصُوص بے پردگی سے سچّی توبہ کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی بُرقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زَبان جو پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعتِ مصطفٰے سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاورت کی خادِمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سَعادت حاصل کر رہی ہوں۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۱)

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی! ہوں بہت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو (وسائلِ بخشش، ص ۱۶۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننا، سنانا کس قدر مُفید ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی خوش نصیب اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں روزانہ کم اَز کم ایک سُنّتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحبِ حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم اَز کم ہر سال ربیع الاوّل شریف میں لنگرِ رسائل تقسیم کرنے کی نیّت فرمایئے اور حسبِ توفیق اِس میں سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں اور رسائل وغیرہ بانٹئے کہ یہ بھی صدَقہ ہے اور راہِ خدا میں صدَقہ وخیرات کے کیا کہنے! حُضُور سراپا نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ پُر نور ہے: "مسلمان کا صدَقہ عُمر میں زیادتی کرتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر وفخر کو دور فرما دیتا ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، عمرو بن عوف ملحة المزنی، ۶/۴۴۰، الحدیث: ۱۳۵۰۸)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
خدا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش، ص ۱۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿13﴾......سیّدتنا عائشہ کی اُمورِ خانہ داری

دُرودِ پاک ذریعۂ شفاعتِ مصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالٰی کے اِذْن سے عرش کے قریب ایک وسیع جگہ میں ٹھہرایا جائے گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے گویا کہ آپ لمبے کھجور کے درخت کی طرح ہوں گے۔ آپ اپنی اولاد میں سے جنّت کی طرف چل کر جانے والے کو دیکھ رہے ہوں گے اور اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو جہنّم کی طرف جا رہا ہوگا حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اسی حال پر ہوں گے کہ اچانک آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نظر حُضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے ایک آدمی پر پڑے گی جسے جہنّم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام آواز دیں گے: یا احمد یا احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب دیں گے: لَبَّیْکَ یَا اَبَا الْبَشَر (اے ابوالبشر! میں حاضر ہوں) تو پھر حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: یہ آپ کی اُمّت کا آدمی ہے، اسے جہنّم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ پس میں اپنی چادر کو مضبوط کرتے ہوئے تیزی سے ملائکہ کے پیچھے چلوں گا اور یہ کہوں گا: اے میرے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے قاصدو! ٹھہر جاؤ۔ تو وہ جواب دیں گے: ہم وہ غضب ناک اور طاقت ور ہیں کہ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں جو حُکم اِرشاد فرمائے ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا ہمیں حُکم دیا جاتا ہے۔ جب حُضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نااُمید ہو جائیں گے تو اپنی رِیش مبارک کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرشِ الٰہی کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں گے اور یہ عرض کریں گے: "یَا رَبِّ قَدْ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ" (اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں غمزدہ نہیں کرے گا؟) تو عرش کی طرف سے یہ ندا آئے گی: محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کرو اور اس آدمی کو اس کے مقام کی طرف واپس لوٹا دو۔ تو پھر میں اپنے اِزار باندھنے کی جگہ سے پوروں کی مثل ایک کاغذ کا پُرزہ نکالوں گا اور اسے ترازو کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا اور یہ کہوں گا: بِسْمِ اللّٰہ (اللہ کے نام کے ساتھ) تو اس کے سبب نیکیاں بدیوں کے مقابلے میں بھاری ہو جائیں گی۔ چنانچہ یہ آواز لگائی جائے گی یہ

سعادت مند ہوگیا اور اس کا دادا بھی خوش بخت ہے اور اس کا ترازو بھاری ہوگیا تم اسے جنّت کی طرف لے چلو۔ تو پھر وہ شخص کہے گا: اے میرے ربّ کے قاصدو! ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ میں اس عبدِ کریم کے بارے میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرلوں تو پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا چہرہ کتنا حسین ہے اور آپ کے اَخلاق کتنے خوبصورت ہیں آپ کون ہیں؟ آپ نے میرے گناہوں کو میرے لیے کم کردیا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُودِ پاک ہے جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا اور میں تجھ پر آسان کر رہا ہوں جس کا تو زیادہ حاجت مند ہے۔ (الدر المنثور، سورة الاعراف، آیتان۸-۹، الجزء السادس، ۳۲۷/۶)

گر نہ تم اہلِ کبائر کی شفاعت کرتے پوچھتا کون جہنّم کے سزاواروں کو
ذاتِ پاک شہِ لَولاک حبیبِ یزداں کیا وسیلہ ہے شفاعت کا گناہگاروں کو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ کا مُختَصَر تعارُف

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ماں کا نام ''اُمِّ رومان'' ہے ان کا نِکاح حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قبلِ ہجرت مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں۔ یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوبہ اور بہُت ہی چہیتی بیوی ہیں۔

(المواهب اللدنية، المقصد الثانى فى اسمائه ......الخ، الفصل الثالث فى ذكر ازواجه الطاهرات......الخ، عائشة، ۸۱/۲ ،۸۲، ملتقطاً)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ''اے اُمِّ سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا مت دو، خدا کی قسم! کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نہیں اُتری سوائے اس کے (جب میرے ساتھ بسترِ نبوّت پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اُترتی رہتی ہے)۔''

(صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل عائشة رضی الله عنها، ص۹۵۲ ، الحديث:۳۷۷۵)

اُن کے بستر میں وَحی آئے رسولُ اللہ پر
اور سلامِ خادمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں (دیوانِ سالک، ص۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 679 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، ''جنّتی زیور'' صفحہ 483 پر شیخُ الحدیث حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: فقہ و حدیث کے علوم میں حُضُور صَلَّی اللّٰہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیبیوں کے درمیان اُن کا درجہ بَہُت اونچا ہے بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُن سے مسائل پوچھا کرتے تھے عبادت میں اُن کا یہ عالَم تھا کہ نمازِ تہجد کی بے حد پابند تھیں اور نفلی روزے بھی بَہُت زِیادہ رکھتی تھیں سخاوت اور صدقات وخیرات کے مُعامَلہ میں بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب بیبیوں میں خاص طور پر بَہُت ممتاز تھیں حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کہیں سے ایک لاکھ دِرْہم ان کے پاس آئے آپ نے اُسی وقت ان سب دِرہموں کو خیرات کر دیا اس دن وہ روزہ دار تھیں میں نے عَرض کیا کہ آپ نے سب دِرہموں کو بانٹ دیا اور ایک دِرہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا کہ اس سے آپ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کرتیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک دِرْہم کا گوشت منگالیتی۔

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی **”مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح“** میں فرماتے ہیں: آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) فقیہہ، فصیحہ، حدیث کی حافظہ، قرآن کی بہترین مُفَسِّرہ تھیں، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے سینہ پر وفات پائی اور آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے حجرہ میں دَفن ہوئے جب آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو تہمت لگائی گئی تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی براءَت میں **19** آیات اُتریں:

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۱۱)

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے **2210** اَحادیث مروی ہیں، آپ نے **17** رَمضان منگل کی شب **57** ہجری میں **53** سال کی عُمر پا کر حضرتِ اَمیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ اَمارت میں وفات پائی، حضرتِ ابوہُریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، جنّتُ البقیع میں دفن ہیں۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الایمان، باب القدر، ۱/۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر میں اگرچہ خادِمہ موجود تھی لیکن پھر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر کا کام کاج خود کیا کرتی، چُنانچہ

اپنا نقاب خود سی رہی تھیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں ایک شخص حاضِر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنا نقاب سی رہی ہیں۔ اس نے کہا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھلائی (یعنی مال ودولت) کی کثرت نہیں فرمادی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: تم ہمیں چھوڑو! وہ نئے کپڑے کا حقدار نہیں جو پرانے کپڑے اِستعمال نہ کرے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، باب عائشة، ۷۲/۱۰)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اِس فرمانِ عالی پر عَمَل ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ ترجمہ: اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھو حتّٰی کہ اسے پیوند لگا لو۔“ (سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب، ص۴۴۴، الحدیث: ۱۷۸۰، ملتقطًا)

اِس حدیثِ پاک میں اِنتہائی قناعت کی تعلیم ہے کہ پیوند والے کپڑے پہننے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ اس فرمانِ مصطفٰے پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا کیسا عمل تھا، آیئے! مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو دیکھا جب کہ آپ خَلِیْفَةُ الْمُسْلِمِیْن تھے کہ آپ کے کپڑوں میں اوپر تلے تین پیوند ایک جگہ پر لگے تھے کہ پیوند گل گیا تو اور لگا لیا حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں خطبہ دیا اس وقت آپ کے تہبند شریف میں 12 پیوند تھے۔

(مرقاة المفاتیح، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ۲۲۰/۸، تحت الحدیث: ۴۳۴۴، مُلَخَّصًا)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مقصد یہ ہی ہے کہ پیوند والے کپڑے کے پہننے میں عار نہ ہونی چاہئے۔ لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جہاں اِرشاد ہے کہ ربّ کی نعمت کا اَثَر تم پر ظاہر ہو یا فرمایا کہ نیا کپڑا پاؤ تو پرانا خیرات کردو۔ اِبنِ عساکر نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گدھے کی سواری فرمالیتے تھے، اپنا نعلین پاک خود سی لیتے تھے، اپنے قمیص میں پیوند لگالیتے تھے اور پہن لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میری سُنَّت سے نفرت کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔ (تاریخ مدینة دمشق، حرف الف من اسمه محمد، باب ذکر تواضعه لربه ورحمته......الخ، ۷۷/۴، الحدیث: ۹۰۱۔ مرآة المناجیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب اللباس، ۱۰۸/۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنّت کی بہُت زِیادہ اَھَمِّیَّت ہے۔ آیئے! اب سنّت کی فضیلت و اَھَمِّیَّت کے بارے میں کچھ مُلاحَظہ کیجئے، چُنانچہ

سُنّت کی اَھَمِّیَّت

محبوبِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی سُنَّتوں پر عَمَل کرنا دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ وَالٖہ وَسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ یعنی جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(المعجم الاوسط، باب الیاء، من اسمه یعقوب، ۶/۴۷۱، الحدیث:۹۴۳۹)

100 شَھِیدوں کا ثواب

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ وَالٖہ وَسلَّم کا ارشادِ رُوح پرْوَر ہے: ''مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَةِ شَہِیْدٍ یعنی فسادِ اُمّت کے وَقْت جو شخص میری سُنّت پر عَمَل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔'' (الزهد الكبير للبيهقي، فصل في العزلة والخمول، ص۱۱۸، الحديث:۲۰۷)

دیتا ہوں تجھے واسِطہ میں پیارے نبی کا　　اُمّت کو خدایا رہِ سنّت پہ چلا دے

عطّارؔ سے محبوب کی سُنَّت کی لے خدمت　　ڈنکا یہ ترے دین کا دُنیا میں بجادے　　(وسائلِ بخشش، ص۱۰۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایسے نازُک حالات میں کہ جب دُنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع اِبلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اَکثرِیَّت کو بے عَمَل بنا چکی ہے، نیز عِلْمِ دِین سے بے رَغْبَتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صِرْف اور صِرْف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے اور دِینی مسائل سے عدمِ واقفِیَّت کی بنا پر ہر سَمْت جہالت کے بادَل منڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونا بے حد مُفید ہے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، چنانچہ

شرابی کی توبہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کھارادر کے مُقیم اِسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: ہمارے علاقے میں ایک انتہائی بدکردار شخص رہائش پذیر تھا۔ وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بہُت بدنام تھا، لوگ اسے بہُت سمجھاتے مگر اس کے

کانوں پر جُوں تک نہ رینگتی۔ دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ دن رات **شراب** کے نشے میں بدمَست رہا کرتا۔ اس کے شب وروز بحرِ گناہ میں غوطہ زَنی کرتے گزررہے تھے کہ ایک دِن کسی اِسلامی بھائی نے اُسے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی خوش نصیبی کہ وہ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ جونہی اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **سُنّتوں بھرا بیان** شروع ہوا وہ سراپا اِشتیاق بن گیا۔ جب رِقّت انگیز بیان کی تاثیر کانوں کے راستے اس کے دِل میں اُتری تو وہاں سے **ندامت کے چشمے** پھوٹ نکلے جو آنکھوں کے راستے آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگے۔ خوفِ خدا کے سبب اس پر اتنی رِقّت طاری ہوئی کہ بیان کے خَتْم ہوجانے کے بعد بھی وہ بہت دیر تک سر جھکائے زاروقطار روتا رہا۔ پھر اس نے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ پر بَیْعَت ہوکر حُضُورِ غوثِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اس نے اپنے سابقہ **گناہوں سے توبہ** کرکے شراب کو ہمیشہ کے لیے تَرْک کرنے کا اِرادہ کرلیا۔ اَچانک شراب چھوڑنے کی وجہ سے اس کی **طبیعت** شدید خراب ہوگئی، کسی نے مشورہ بھی دیا کہ شراب یک دَم نہیں چھوڑی جاسکتی لہٰذا فی الحال تھوڑی بہت پی لیا کرو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا، لیکن اس نے شراب پینے سے **صاف اِنکار** کردیا اور تکلیفیں اُٹھا کر شراب سے **چھٹکارا** پا ہی لیا۔ پانچوں **نمازیں** مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کو اپنا مَعْمول بنالیا اور چہرے پر سنّت کے مطابق **داڑھی شریف** بھی سجالی۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مدَنی ماحول نے اس اسلامی بھائی کی زندگی بدَل کر رکھ دی۔ دِن بھر سنّت کے مطابق **سفید لباس** میں ملبوس نظر آتے، ہفتے میں ایک دِن علاقائی دَورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شریک ہوتے۔ دعوتِ اسلامی کا **مدَنی کام** کرنے کی برکت سے انہیں ایسی مِلنساری نصیب ہوئی کہ جو کوئی ان سے ملتا، ان کا **گرویدہ** ہوجاتا۔

ایک دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی انہیں ہسپتال میں داخل کروادیا گیا، کثرتِ قے و اسہال (دَست) کی وجہ سے نڈھال ہوگئے۔ ان کی حالت دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ شاید اب **صحت یاب** نہ ہوسکیں۔ شام کے وَقت اچانک بلند آواز سے **کلمۂ طیبہ** ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' پڑھا اور اُن کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے **پرواز** کرگئی۔ جب اِنتقال کی خبر علاقے میں پہنچی تو اُن سے مَحَبَّت رکھنے والا ہر اسلامی بھائی اُداس اور **مغموم** دکھائی دینے لگا۔ اس مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے

جنازے میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اُن کی نمازِ جنازہ ان کے پیر و مُرشِد، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ اسلامی بھائی مُرید کے جنازے پر مُرشِد کی آمد پر فرطِ رَشک سے اَشکبار ہوگئے۔ (حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص۴۶۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ ہمیں سُنّتوں کی مَحبّت عطا فرمائے۔ یقیناً دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں لہٰذا ہر دَم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے۔

آئیے! اب دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ میں سُنّتوں کی بہاروں کے بارے میں ایک کلام مُلاحَظہ فرمائیے!

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

اِس شہر کے آئے ہیں باہَر سے بھی آئے ہیں
سرکار کے شیدائی فیضانِ مدینہ میں

داڑھی ہے عمامے ہیں زُلفوں کی بہاریں ہیں
شیطان کو شرم آئی فیضانِ مدینہ میں

لمحاتِ مُسرَّت ہیں دیوانے بڑے خوش ہیں
کیوں جھومے نہ ہر بھائی فیضانِ مدینہ میں

سنّت کی بہاروں کا کچھ ایسا سماں چھایا
فیشن کو حیا آئی فیضانِ مدینہ میں

اُلفت کے اُخُوّت کے کیا خوب مناظر ہیں
گویا ہیں سگے بھائی فیضانِ مدینہ میں

وہ لوگ ہی آتے ہیں اور فیض اُٹھاتے ہیں
تقدیر جنھیں لائی فیضانِ مدینہ میں

اپنے ہوں یا بیگانے یوں ملتے ہیں دیوانے
جیسے ہوں شناسائی فیضانِ مدینہ میں

دَرد اپنے دِلوں میں جو اِسلام کا رکھتے ہیں
ہے ان کی پذیرائی فیضانِ مدینہ میں

اللہ کرم کر دے تُو بخش دے ان سب کو
موجود ہیں جو بھائی فیضانِ مدینہ میں

سنّت کا لئے جذبہ آئے جو یہاں اس کی
ہے حوصلہ افزائی فیضانِ مدینہ میں

ابلیسِ لعیں سن لے اب خیر نہیں تیری
شامت تری ہے آئی فیضانِ مدینہ میں

فیضانِ مدینہ میں فیضانِ مدینہ ہے
فیضان ہے آقائی فیضانِ مدینہ میں

فیضانِ مدینہ ہی ہے دعوتِ اسلامی
فیضان ہے مولائی فیضانِ مدینہ میں

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی ہر لب پہ دعا آئی فیضانِ مدینہ میں

آقا ہو کرم سب پر بُلواؤ مدینے میں آئے ہیں تمنائی فیضانِ مدینہ میں

سرکار عطا کردو غم سب کو مدینے کا جتنے ہیں یہاں بھائی فیضانِ مدینہ میں

قسمت کا سکندر ہے زوروں پہ مقدّر ہے جس نے بھی جگہ پائی فیضانِ مدینہ میں

آج آقا کے دیوانے کیا مست ہیں مستانے

عطّار ہے عید آئی فیضانِ مدینہ میں (وسائلِ بخشش، ص۶۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُرانا لباس ایمان سے ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام اپنے ماننے والے ہر مرد و زَن کو سادگی اپنانے کی ترغیب دیتا اور ناجائز ذرائع سے زینت حاصل کرنے سے منع کرتا ہے۔ سادگی میں عزّت و بچت ہے۔ فیشن کی خاطر روز روز نئے لباس پہننے والیاں، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو پیوندکاری کر کے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عیب) محسوس کرنے والیاں اِس روایت کو بار بار پڑھیں: حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ العِباد، قرارِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: "اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ ترجمہ: کیا تم سنتے نہیں؟ کیا تم سنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، ص۶۵۳، الحدیث: ۴۱۶۱)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **"زینت کا ترک کرنا اَہلِ ایمان کے اَخلاق میں سے ہے۔"** (اَشِعَّۃُ اللَّمعات (مترجم)، لباس کا بیان، ۵/۵۷۶)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح"** میں اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "اس کا مطلب ہے کہ معمولی لباس پھٹے پُرانے کپڑے پہننے سے شرم و عار نہ ہونا کبھی پہن بھی لینا مؤمن متقی کی علامت ہے، ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے لباس پہننے کا عادی بن جانا کہ معمولی لباس پہنتے شرم آئے طریقہ متکبرین کا ہے۔ یہاں ایمان سے مراد کمالِ ایمان ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، ۶/۱۰۹)

ولولہ سنّتِ محبوب کا دے دے مالِک
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے (وسائلِ بخشش، ص۱۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ مُسلِمہ کی تَنَزُّلی کا ایک سَبَب

اعلیٰ درجے کا لباس، نت نئے فیشن کی بنا پر بار بار سِلوانا ایک تو اخراجات میں بے جا اضافے کا سبب ہے اور دوسرا یہ کہ نت نئے فیشن میں بے حیائی بھی زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے آج مسلمان عورتوں کی حالت ایسی ہے کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے اب تو پردے کا تصوُّر ہی نہیں رہا بے پردگی کو جدید تہذیب خیال کیا جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سینما دیکھتی ہے آج وہ ہَمشیروں کے ساتھ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی کی ہولناک سَزَا

حضرتِ سیِّدُنا امام شہابُ الدِّین احمد بن محمد بن حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ”معراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو بعض عورتوں کے عذابات کے ہولناک مَناظِر مُلاحَظہ فرمائے، اُن میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا، سرکارِ عالی مرتبت، باعثِ خیر و برکت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت سراپا شفقت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چُھپاتی تھی۔“ (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، الکبیرۃ: ۲۸۰، ۸۶/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرنے سے پہلے سَنبھل جانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہیں ہمارے فیشن ہمیں تباہ نہ کر دیں، ہماری بے پردگی ہمیں جہنّم میں نہ دھکیل دے، مرنے سے پہلے سنبھل جانا چاہئے اور پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہئے، غیر مردوں سے اپنے بال نہ چُھپانے کی وجہ سے بالوں سے لٹکائے جانے کا عذاب آپ نے مُلاحَظہ فرمایا، اسلامی بہنوں کو غیر مردوں سے اپنے بال چُھپانا بھی

ضروری ہے یہاں تک کہ کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو بھی ایسی جگہ پھینکنا ممنوع ہے جہاں پر اجنبی مردوں کی نظر پڑے، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1197** صفحات پر مُشتَمِل کتاب **''بہارِ شریعت''** جلد **3** حصہ **16** صفحہ **449** پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **''عورتوں** کو لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں اُنہیں کہیں چُھپا دیں کہ اُن پر اجنبی (یعنی غیر مردوں) کی نظر نہ پڑے۔''

سنّتوں کا ہو عطا درد مسلمانوں کو

دُور فیشن کی ہو بھرمار رسول عربی (وسائلِ بخشش، ص۳۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناجائز فیشن کرنے والیوں کے عذاب کا مُشاہدہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **480** صفحات پر مُشتَمِل کتاب **''بیاناتِ عطاریہ''** حصہ اوّل کے رسالے **''قبر کا اِمتحان''** صفحہ **30** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''(معراج کی رات) میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شور وغوغا برپا تھا (یعنی چیخ وپکار بلند تھی)، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے عرض کی: ''یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیا سے زینت حاصل کرتی تھیں۔'' (تاریخ بغداد، ذکر من اسمه محمد واسم ابیه ابراهیم، ۳۲۰: محمد بن ابراهیم بن عبد الحمید ابوبکر الحلوانی، ۲/۲۸۷)

تو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی!

مسلماں باز آجائیں شہا! فیشن پرستی سے کرم کر دو بنیں پابندِ سنّت یارسولَ اللّٰہ! (وسائلِ بخشش، ص۱۴۸،۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں کے ناجائز فیشن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریشم، سونا، مہندی وغیرہ کا اِستعمال عورت کے لئے جائز ہے۔ ہاں! زینت وفیشن کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو عورتوں کے لئے بھی منع ہیں، جیسے اِنسانی بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا، اَبرو کے بال نوچنا، ریتی سے دانت رگڑنا وغیرہ جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1197** صفحات پر

مُشتمِل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد3، حصّہ16، صفحہ596 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی مُمانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا مُوباف[1] بنانا جائز ہے اور کلاوہ[2] میں تو اَصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل مُمتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے[3] سے اَبرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(الدر المختار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، ٩/ ٦١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وہ اِسلامی بہنیں جو شرعی حُدود و قُیود کو بالائے طاق رکھ کر آئے دِن فیشن کے نت نئے ڈھنگ اور زیب و زینت کے نئے رنگ اپنانے میں اس قدر جی جان سے مگن رہتی ہیں کہ فرض پردہ تک کو مَعَاذَ اللّٰہ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان کے تصوُّرات بد میں چادر اور چار دیواری کسی اَھَمِیَّت کی حامل نہیں ہوتی۔ ایسی خواتین کا آئیڈیل اَزواج و بنات ِمصطفٰے رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نہیں بلکہ کفّار و بدکار کی چال ڈھال اور فرنگی تہذیب ہوتی ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردگی کی اس بے ہودگی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اس سے ہر ذِی شُعور باخبر ہوگا۔ اور اِس جدید سائنسی دَور میں میڈیا (ذرائعِ ابلاغ) کی وُسعتوں نے ہر دوسرے شخص کو معلومات کا حریص بنا دیا ہے، آج ہم اپنے اِردگرد، اَڑوس پڑوس، مَحَلّے اور گاؤں، شہر اور ملک بلکہ ساری دُنیا کی **معلومات حاصل** کرنے کا شوق تو رکھتے ہیں کہ فُلاں ملک میں الیکشن ہوئے تو کس سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی! فُلاں میچ کونسی ٹیم جیتی! فُلاں جگہ زَلزلہ یا طوفان آیا تو کتنے لوگ ہلاک ہوئے! فُلاں ملک کا صدر یا فُلاں صُوبے کا گورنر کون ہے! وغیرہ وغیرہ مگر افسوس اِس کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات عُموماً سطحی نوعیّت کی ہوتی ہیں پھر اُن میں سے دُرُست کتنی ہوتی ہیں؟ کوئی صاحبِ علم ہمارا امتحان لے تو پتا چلے۔ یاد رکھئے! دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتّہ

(1)......بالوں میں دھاگا لگا کر انہیں دراز کرنا مُوباف کہلاتا ہے۔ (2)......کچا سوت جو تکلے پر لگا ہوا ہو اور تکلا چرخے کی اُس آہنی سلاخ کو کہتے ہیں جس پر کاتتے وقت لَچّھی بنتی جاتی ہے۔ (3)......موچنا: یعنی بال اُکھاڑنے کا آلہ۔

بقدرِ ضرورت دینی مَعْلُومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ اِس جہانِ فانی (یعنی دُنیا) میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری جبکہ گناہ اُخروی بربادی کا سبب ہیں اور نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے عِلمِ دِین کا ہونا بَہُت ضَروری ہے۔ مثال کے طور پر جہنَّم میں لے جانے والے گناہوں میں سے ایک تَکَبُّر بھی ہے، جس کا علم سیکھنا فرض ہے، چُنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: ''مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مَثَلًا) تکبُّر و رِیا و عُجب وحَسَد وغیرہا اور اُن کے مُعَالَجَات (یعنی عِلاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۲۳ / ۶۲۴)

اس لئے ہر اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہن کو چاہئے کہ پہلے تکبُّر کی تعریف، تباہ کاریاں، اَقسام، اَسباب، علامات اور عِلاج وغیرہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے دیانتداری کے ساتھ اپنا مُحاسَبہ کرے پھر اگر اِس باطنی گناہ میں گرفتار ہونے کا اِحساس ہو تو ہاتھوں ہاتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرے اور عِلاج کے لئے بھرپور کوشِشیں شروع کر دے۔

تَکَبُّر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تَکَبُّر ہے۔ چنانچہ رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق بات کا اِنکار کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص۵٤، الحدیث: ۹۱)

اِمام راغب اِصفہانی لکھتے ہیں: ذٰلِکَ اَنْ یَّرَی الْاِنْسَانُ نَفْسَهٗ اَکْبَرَ مِنْ غَیْرِہٖ یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔ (مفردات القرآن، کتاب الکاف، کبر، ص۴۲۱) جس کے دل میں تکبُّر پایا جائے اُسے ''مُتَکَبِّر'' کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فَضِیلت

مَخْزَنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ بابرکت ہے: ''جو شخص تکبُّر، خیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بَری ہو کر مرے گا وہ جنَّت میں داخل ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء فی الغلول، ص۴۰۳، الحدیث: ۱۵۷۲)

کون سا تکبُّر کفر ہے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں تکبُّر کرنا کُفر ہے، جیسے فِرعَون کا تکبُّر کہ اُس نے کہا تھا:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ﴿۲۵﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۲۴، ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: میں تمہارا سب سے اونچا ربّ ہوں تو اللہ نے اُسے دُنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔

”یا قَهَّارُ“ کے چھ حروف کی نِسبت سے تکبُّر کے 6 نُقصانات

اِس باطنی گناہ کے کثیر دنیوی و اُخروی نُقصانات ہیں، جن میں سے 6 یہ ہیں:

﴿1﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ:

ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ تکبُّر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا جیسا کہ سورۂ نَحل میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۱۴، النحل: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

شَہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مُتکبِّرین (یعنی مغروروں) اور اِترانے والوں پر غضب فرماتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف الکاف، الکبر والخیلاء، الجزء الثالث، ۲/ ۲۱۰، الحدیث: ۷۷۲۷)

﴿2﴾......مدنی آقا کا مُتکبِّرین سے اِظہارِ نفرت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”بے شک قیامت کے دِن میرے نزدیک سب سے پسندیدہ اور سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے اَخلاق میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے قابلِ نفرت اور میری مجلس سے دُور وہ لوگ ہوں گے جو بہُت باتیں کرنے والے، لوگوں کا مذاق اُڑانے والے اور مُتَفَیْہِق ہیں۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! زیادہ باتونی اور لوگوں کا مذاق اُڑانے والوں کو تو ہم نے جان لیا مگر یہ مُتَفَیْہِق کون ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”تکبُّر کرنے والے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی معالی الاخلاق، ص۴۸۸، الحدیث: ۲۰۱۸)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم!
کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾...... بدترین شخص:

تکبُّر کرنے والے کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نَوال صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بداَخلاق، متکبر ہے، کیا میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے بہترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کمزور اور ضعیف سمجھا جانے والا، بوسیدہ کپڑوں والا اگر وہ کسی بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اٹھالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قسم ضَرور پوری فرمائے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث حذيفه بن اليمان، ۹/۵۴۰، الحديث: ۲۴۱۰۱)

﴿4﴾......قیامت میں رُسوائی:

تکبُّر کرنے والوں کو قیامت کے دِن ذِلّت و رُسوائی کا سامنا ہوگا، چُنانچہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رُوح پرور ہے: ''قیامت کے دن متکبرین کو اِنسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اُٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذِلّت طاری ہوگی، انہیں جہنّم کے ''بُولَس'' نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہُت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر ان پر غالب آجائے گی، انہیں ''طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کے زخموں کی پیپ'' نچوڑ کر پلائی جائے گی۔''

(جامع الترمذی، ابواب صفة القيامة، باب ۴۴، ص ۵۹۰، الحديث: ۲۴۹۲)

﴿5﴾......دُوری میں اِضافہ:

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بندہ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخالف چلتا رہتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوری میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

(احياء علوم الدين، كتاب ذم الكبر والعجب، بيان اخلاق المتواضعين...الخ، ۳/۴۳۴)

﴿6﴾......جنّت میں داخِل نہ ہو سکے گا:

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: ''جس کے دِل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبُّر ہوگا وہ جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔''

(صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ص٥٤، الحديث:١٤٨(٩١)، ملتقطًا)

حضرتِ علاّمہ مُلاّ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی لکھتے ہیں: جنت میں داخِل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تکبُّر کے ساتھ کوئی جنت میں داخِل نہ ہوگا بلکہ تکبُّر اور ہر بُری خَصلَت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عفو وکرم سے پاک وصاف ہوکر جنّت میں داخِل ہوگا۔ (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتابُ الاداب، باب الغَضَب والكبر، ٩/٢٩٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متکبّر جنّت میں نہیں جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جس شخص کے دِل میں ذرّہ برابر بھی تکبُّر ہو وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یقیناً آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ ترجمہ: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے، جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبُّر یہ ہے کہ حق بات کا اِنکار اور لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھا جائے۔''

(صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ص٥٤، الحديث:١٤٧(٩١))

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے الفاظ "تکبُّر حق کو جھٹلانا، لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے۔" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی متکبر وہ ہے جو کسی معمولی اِنسان کی حق بات کو اس لیے جھٹلائے کہ یہ (معمولی) آدمی کے منہ سے نکلی ہے اور مساکین کو ذلیل سمجھے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الاداب، تکبر کا بیان، ٦/ ٦٥٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ جنگ کے ہتھیار دُرست کرتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہ صرف گھر کے کام کیا کرتیں بلکہ آپ دوسرے کام بھی سرانجام دیتی تھیں جیسے جنگ کے ہتھیار دُرُست کرتیں، چُنانچہ ایک دفعہ حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (لوگوں کو جنگ کے) سامان کی تیاری کا حکم دیا اور اپنے گھر والوں سے بھی سامان کی تیاری کا فرمادیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بیٹی سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے اور دیکھا کہ وہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعض سامان کو اُلٹ پلٹ رہی تھیں تو آپ نے دریافت کیا: کیا حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تم سب کو سامان کی تیاری کرنے کا حکم دیا ہے؟ عرض کیا: ''جی ہاں'' پھر آپ نے پوچھا: کیا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''وَاللّٰہ! مجھے معلوم نہیں''۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، مغازی الرسول، ذکر الاسباب الموجبۃ المیسر الی مکۃ۔۔۔۔الخ، الاستعداد لفتح مکۃ، الجزء الرابع، ۲/۲۲، ملتقطًا)

سیِّدَتُنا عائشہ قُربانی کے جانور کے ہار بناتیں

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قربانی کے ہار بنا کر سرکارِ دوجہاں صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابَرَکت میں پیش کیا کرتی تھیں، چُنانچہ مروی ہے کہ حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اونٹ قربانی کے لیے بھیجتے اس کا ہار سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود اپنے ہاتھوں سے بناتیں اور سرکار صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیتیں اور حُضُور سرکارِ دوعالَم صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہار قربانی کے جانور کو پہنا دیتے، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم يُهْدِى مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهٖ یعنی حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ سے قربانی کا جانور بھیجتے تو میں آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹتی تھی۔ (صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فتل القلائد للبدن والبقر، ص ۴۶۰، الحدیث: ۱۶۹۸)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُورِ انور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کی خاطر (نفلی) روزہ بھی نہ رکھتی تھیں، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: مجھ پر رمضان کے قضا روزے ہوتے تھے اور میں سوائے شعبان کے ان کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی حُضُورِ انور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء رمضان فی شعبان، ص ۴۱۳، الحدیث: ۱۱۴۶)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِی **"مِرْاٰةُ الْمَنَاجِیح"** میں اِس حدیثِ پاک کے آخری جملہ کے تحت فرماتے ہیں: "اس جملہ کا مطلب ہے کہ دس ماہ میں ہر وقت حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے تیار رہتی تھی کہ نہ معلوم حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مجھے کس وقت شرفِ قُربت عنایت فرمائیں اِس لیے روزہ قضا نہ کرتی تھی، معلوم ہو رہا ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا) ان دس ماہ میں نفلی روزے بھی نہ رکھتی تھیں جب فرض قضا نہ کر سکتی تھیں تو نفل کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

حدیثِ پاک سے اَخذ ہونے والے مدنی پھول

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت دیگر عبادات سے اَفضل ہے دیکھو! سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت کے لئے نفلی روزے نہ رکھتی تھیں، حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد اکثر روزہ دار رہتی تھیں اور اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا) کو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بتا دینے سے معلوم تھا کہ میں حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں وفات نہ پاؤں گی۔ اگر آپ کو اپنی وفات کا ہر دَم خطرہ رہتا تو آپ پر قضائیں جلد کرنا ضروری ہوتا، جیسے کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حج فرض ہونے پر پہلے سال حج نہ کیا، کیونکہ آپ کو اپنی زندگی کا یقین تھا، ہم پر فرض ہوتے ہی کر لینا ضروری ہے، تاخیر گناہ ہے، چوتھے یہ کہ ایک سال کے رمضان کی قضا دوسرے رمضان آنے سے پہلے ضرور کر لینا چاہیے شعبان میں ضروری کر لے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب القضاء، ۱۷۵/۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں بھی رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی ضرور رکھنے چاہئیں۔

یاد رکھئے! شادی شدہ اسلامی بہن کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں چنانچہ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: "شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔"

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ۴۷۷/۳)

سیِّدَتُنا عائشہ کا روزہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بے حد سخی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے 70,000 دَراہم راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارَک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ دَراہم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ سب دِرہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقت باندی نے عرض کی: کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک دِرہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا: "مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچا لیتی۔" (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر امہات المومنین، ۴۷۳/۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وُسعت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گزاری اور جو دولت بھی حاضر ہوئی راہِ خُدا میں تقسیم فرما دی یہاں تک کہ لاکھ دَراہم آئے تو وہ بھی لُٹا دیئے اور روزہ اِفطار کرنے کیلئے بھی کوئی اِہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی نفل روزہ رکھ بھی لیں تو ہمیں اِفطار کے وَقت ہمہ اَقسام کے پھل کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بہر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قدر مَحَبَّت نہ رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں دل تنگ ہو۔

آج کے پُرفِتن دَور میں حُبِّ دُنیا سے پیچھا چُھڑوانے اور آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بے حد مُفید ہے آیئے! اب آپ کے سامنے ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقِعہ پیش کیا جاتا ہے جو مَدَنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی زِیارت کیلئے حاضر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا! چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "فیضانِ سنّت" جلد اوّل صفحہ 1431 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت،

بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں:

عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات

شہر قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتَّصرُّف پیش کرتا ہوں: میں ان دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی نوبت اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والدِ محترم، دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے مَحلّے کی مسجد میں حاضر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشِقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دَرس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے دَرس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے دَرس نے مجھ پر بہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں اِنکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، وہاں ہونے والے آخِری بیان " گانے باجے کی ہولناکیاں " سُن کر تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداَخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے مُتأثِّر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُس نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا مُرید ہو گیا۔ اور مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصِل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت دَرَجۂ ثالِثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔ میری نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کروں گا۔

دِل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو ہوگا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حفظِ قرآن ہو، کرکے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش، ص۶۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا عائشہ جَو شریف خود پیستیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر میں خادِمہ کے ہوتے ہوئے آٹا خود پیسا کرتیں اور خود ہی گوندھ کر خود روٹیاں پکاتی تھیں، چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ''ایک رات ایسا ہوا کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جَو پیسے اور اس کی روٹی پکا کر رکھ دی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِنتظار کرنے لگی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں تو میں روٹی پیش کروں۔ (ماخوذ از الادب المفرد، باب لایؤذی جاره، ص ٤٨، الحدیث:١٢٠)

ہنڈیا میں کدُّو زیادہ ڈالو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا ''اے عائشہ! جب ہنڈیا پکاؤ تو اس میں کدُّو زیادہ ڈالو کیونکہ یہ غمگین دِلوں کو تقوِیَّت دیتا ہے۔'' (کتاب الفوائد الشہیر الغیلانیات، باب فی اکل النبی ﷺ القرع، ٧٠١/٢، الحدیث:٩٥٧)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ظاہر ہے کہ جو خود ہنڈیا پکاتی ہوگی وہ ہی اس طرح کا مشورہ دے گی ورنہ کوئی اس طرح کا مشورہ کیسے دے سکتی ہے آیئے! اب کدُّو شریف کے بارے میں کچھ مُلاحَظہ کیجئے، چُنانچہ علّامہ عبدُ الرَّحمٰن صفوری شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''نُزْهَةُ النُّفُوْسِ وَالْاَفْكَار میں ہے کہ اس کے تَر پتّوں سے کُلّی کی جائے تو سر درد حارّ (گرم) کے لئے نافِع ہے۔ اگر اسے خشک کر کے جلایا جائے اور سرکہ میں ملا کر برص (سفید کوڑھ) پر لگایا جائے تو اسے دُور کر دیتا ہے۔ اگر سرکہ کے ساتھ ملا کر ککڑی کی طرح اس کا شوربہ بنایا جائے تو بخار میں مفید ہے، اس کا روغن (تیل) بارِد، رَطب (ٹھنڈا اور تر) ہے۔ اِسی طرح مالیخولیا (پاگل پن) اور برسام (سینے کا درد یا چھاتی کی سوجن) کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اگر تھوڑا سا سرکہ ملا کر خواہ سر میں مَلا جائے یا ناک میں ٹپکایا جائے اور دردِ سر حارّ کو پینے اور ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کے لئے نفع بخش ہے۔''
(نُزْهَةُ الْمَجَالِس، باب فی العدل، ١٣٩/٢)

گوشت میں کدّو شریف ڈالیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گوشت وغیرہ پکاتے وقت اس میں چند قتلے کدّو شریف کے ڈالنے کی عادت بنالینی چاہئے۔ قتلے بہت چھوٹے چھوٹے ڈالیں یا پیس کر ڈالیں، بڑے قتلے ڈالنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ گوشت کے ساتھ کدّو شریف پکانے میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اِس کی ٹھنڈک، گوشت کی گرمی کو دُور کر کے اس کو مُعتدل کر دیتی ہے۔ کدّو شریف وغیرہ چھلکے سمیت پکائیں۔

قرآنِ پاک میں کدّو شریف کا ذِکر

سوال: سنا ہے کدّو شریف کا ذِکر قرآن پاک میں بھی ہے، کس مقام پر؟

جواب: جی ہاں! کدّو شریف کا ذِکر قرآن مجید میں بھی ہے، خالقِ کائنات پارہ 23 سورۃُ الصّٰٓفّٰت آیت 146 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍۚ(۱۴۶) (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۴۶) ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے اس پر کدّو کا پیڑ اُگایا۔

عجیب مُعجِزہ

صدرُالافاضل حضرتِ علامہ سیِّد نعیمُ الدِّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **"تفسیرِ خزائنُ العرفان"** میں نقل فرماتے ہیں: "جب حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مچھلی کے پیٹ سے باہر 80 روز یا 3 روز یا 7 روز یا 40 روز بعد میدان پر تشریف لائے تو مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایسے نحیف وضعیف اور نازُک ہو گئے، جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا، تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کدّو شریف کا پیڑ اُگا دیا حالانکہ کدّو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعجِزہ تھا کہ یہ کدّو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کے بڑے بڑے پتوں کے نیچے آرام فرماتے تھے، بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَہن مبارَک میں دے کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صُبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارَک کی جِلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

(ماخوذ از خزائنُ العرفان، پ۲۳، سورۃ الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ۱۴۶، ص۸۳۵)

اسے پتھر پر تیز کرلو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا، سیاہی میں دیکھتا اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں)۔ وہ (قربانی کے لیے) حاضر کیا گیا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اسے ناشتہ کرایا پھر فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) چھری لاؤ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ تو میں نے ویسے ہی کیا پھر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے چُھری لی اور مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور ذبح کیا اور فرمایا: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ترجمہ: الٰہی! تو اس کو محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف سے اور ان کی آل اور اُمّت کی طرف سے قبول فرما۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، ص٤٤٧، الحدیث:٢٧٩٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا اَزواجِ مُطَہَّرات، صحابیات اور جگر گوشۂ تاجدارِ رسالت، خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین، اُمُّ الحسنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سنّتِ مبارکہ ہے۔ اِسلامی بہنیں اپنے کام خود کریں گی تو ان کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اپنے بچّوں کے ابّو کے سونپے ہوئے کام بھی کریں اور اپنی ساس کے سونپے ہوئے کام بھی کریں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اپنی شہزادی کو بوقتِ نکاح اسی طرح کی نصیحتوں پر مُشتَمِل مدنی گلدستہ عطا فرمایا، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مُشتَمِل رسالہ ''سنّتِ نکاح'' صفحہ 48 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه فرماتے ہیں:

گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخِرت سَنوارنے کے لئے ''عطّار'' کی طرف سے ''بِنتِ عطّار'' کے لئے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾......شوہر کی طرف سے ملنے والا ہر حُکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالانا ضروری ہے۔

﴿2﴾......اپنے شوہر اور ساس کا کھڑے ہوکر استقبال کیجئے اور کھڑے ہوکر ہی رُخصت بھی کیجئے۔

﴿3﴾......دِن میں کم اَز کم ایک بار (ممکن ہو تو) ساس کی دست بوسی کیجئے۔

﴿4﴾......اپنی ساس اور سُسر کا والدین کی طرح اِکرام کیجئے۔ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے "جی جناب" سے بات کیجئے۔

﴿5﴾......شوہر ضَرورتاً سزا دینے کا مجاز ہے۔(1) ایسا ہو تو صَبر و تحمُّل کا مظاہَرہ کیجئے،غصہ کر کے یا زبان درازی کر کے گھر سے رُوٹھ کر آجانے کی صورت میں آپ پر "میکے" کے دروازے بند ہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے:"بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت،متفرقات،حصہ ۱۶،۳/۶۵۵)

﴿6﴾......ہاں!بغیر رُوٹھے شوہر کی اِجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

﴿7﴾......اپنے میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو "سُننے" کے گناہِ کبیرہ میں ملوَّث کریں۔

﴿8﴾......اپنی "بے عملی" یا "لاعلمی" کو ڈھانپنے کے لئے اِس طرح کہہ دینا کہ "مجھے تو والِدَین نے یہ نہیں سکھایا" سخت حماقت ہے۔

﴿9﴾......بہارِ شریعت حصہ 7 سے "نان نفقہ کا بیان"،"زوجین کے حقوق" وغیرہ کا مطالَعہ کر لیجئے۔

﴿10﴾......اپنے لئے کسی قسم کا "سُوال" اپنے شوہر سے کر کے ان پر بوجھ مت بننا۔ہاں!اگر وہ مقرَّر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿11﴾......مہمان کی خِدمت سعادت سمجھ کر کرنا،اس کے اَخراجات کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔اپنے والد سے طلب کر لینا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مایوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دِلی سے رضا مند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

---

(1)......مُفَسِّرِ شہیر،حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سُوْرَۃُ النِّسَاء،آیت نمبر 34 کے تحت لکھتے ہیں:ربّ تعالیٰ نے یہاں ان (یعنی بیویوں) کی اِصلاح کی تین صورتیں بیان فرمائیں:(1)......نصیحت کرنا(2)......بائیکاٹ کرنا(3)......مارنا۔(مزید لکھتے ہیں:)نافرمانی پر بیوی کو خاوند مار سکتا ہے مگر اِصلاح کی مار مارے نہ کہ ایذا (یعنی تکلیف دینے) کی مار جیسے شاگرد کو اُستاد یا اولاد کو ماں باپ اِصلاح کے لئے مارتے ہیں۔بلاقصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہاں ضرور ہوگی۔(تفسیرِ نعیمی،پ۵،سورۃ النساء،تحت الآیۃ:۳۴،۵/۶۷)

﴿12﴾...... شوہر کی اِجازت کے بغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں۔(۲، صفرُ المظفر ۱۴۱۸ھ)

(اسلامی بہنوں کو چاہیں تو تحفے میں اس تحریر کی فوٹو کاپی دے سکتی ہیں)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں سرکار کے بالوں میں مانگ نکالتی تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّی عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار کے بالوں میں کنگھی بھی کیا کرتی تھیں، چُنانچہ **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اِعتکاف کرتے تو مسجد میں رہتے ہوئے میری طرف اپنا سر جھکا دیتے، میں کنگھی کر دیتی اور بجز حاجتِ انسانی گھر میں تشریف نہ لاتے۔

(مسلم شریف، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها...الخ، ص ۱۲۷، الحدیث:۲۹۷)

یعنی حُضُورِ اَنور کے حجرہ کا دروازہ مسجد میں تھا تو بحالتِ اِعتکاف آپ مسجد میں رہتے اور سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر میں، حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں بیٹھے ہوئے سرِ مبارک حجرہ میں کر دیتے، اُمُّ الْمُؤمِنِین کنگھی کر دیتی تھیں۔ شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح" میں اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِس حدیث سے بہُت سے مسائل معلوم ہوئے: ایک یہ کہ مُعْتَکِف کا اپنے بعض اَعضا مسجد سے نِکال دینا جائز ہے یہ مسجد سے نکلنا نہیں کہا جاتا۔ اِسی طرح حائضہ عورت کا اپنے بعض اَعضا مسجد میں داخل کر دینا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ کنگھی وغیرہ مسجد میں نہ کرنا بہتر ہے کہ اس سے بال مسجد میں گریں گے اڑیں گے۔ چوتھے یہ کہ جو کام مسجد میں رہ کر کیے یا کرائے جاسکتے ہیں ان کے لیے معتکف مسجد سے نہ نکلے۔ "حاجتِ اِنسانی" سے مراد صرف پیشاب پاخانہ ہے کیونکہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِحتلام سے محفوظ ہیں فقہا صرف چار کاموں کے لیے معتکف کو مسجد سے نکلنے کی اِجازت دیتے ہیں پیشاب، پاخانہ، غسلِ جنابت اور نمازِ جمعہ اگر اس مسجد میں جُمعہ نہ ہوتا ہو اور اس پر جُمعہ فرض ہو، غُسلِ جُمعہ کے متعلّق روایت نہ ملی، حضرتِ شیخ نے یہاں "اَشِعَّۃُ اللَّمعَات" میں فرمایا کہ معتکف غُسلِ نفل کے لیے بھی مسجد سے نکل سکتا ہے، (صاحبِ) مرقاۃ نے فرمایا کہ اگر مسجد میں رہتے ہوئے کسی ٹب وغیرہ میں اِس طرح غُسل کرے کہ مسجد میں مُستعمَل پانی بالکل نہ گرے تو وہاں ہی کرے غسل خانہ میں نہ جائے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/۲۱۴)

مانگ نکالنے کا سنّت طریقہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب میں ارادہ کرتی کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر میں مانگ نکالوں تو میں آپ کی مانگ (آپ کے درمیان) سر سے چیرتی تھی اور آپ کی پیشانی (کے بال) دو آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب ما جاء فی الفرق، ص٦٥٧، الحدیث:٤١٨٩)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ ہی سُنّت ہے کہ سر کے بال بکھرے نہ رہیں، ان میں کنگھی کی جاوے بالوں کے دو حصّے کیے جاویں اور مانگ بیچ سر میں ناک کے اوپر سے سیدھی نکالی جاوے اب فیشن پرست مرد و عورتیں ایک طرف سے مانگ نکالتے ہیں یعنی ٹیڑھی مانگ خلافِ سنّت ہے۔ ”**آپ کی پیشانی کے بال دو آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔**“ اس جملہ کے شارحین نے کئی معنٰی کیے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام پہلے کلام کا تتمہ (یعنی اُسے مکمل کرنے والا) ہے۔ ”یافوخ“ کہتے ہیں وسطِ سر یعنی کھوپڑی کو۔ مطلب یہ ہے کہ میں حُضور انور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف کے دو حصّے کرتی تھی ایک حصّہ داہنی جانب دوسرا حصہ بائیں جانب اور پیشانی کے اوپر سے یہ مانگ شروع کرتی تھی اور کھوپڑی شریف سے اسے گزارتی تھی پوری مانگ بیچ سر میں ہوتی تھی سیدھی جاتی تھی یہ ہی معنٰی بہت موزوں ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ٦ / ١٦٢)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حُضورِ انور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کی نماز پڑھا کر تشریف فرما ہوئے تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ (آپ کے لباس پر) خون کا داغ ہے۔ آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے آس پاس کے کپڑے کو پکڑ کر غلام کے ہاتھ میرے پاس بھیج دیا اور فرمایا: اس کو دھو کر خشک کرو اور پھر اسے میری طرف بھیج دو چنانچہ میں نے (پانی کا) برتن منگا کر اسے دھو ڈالا پھر خشک کر کے حُضور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھیج دیا پھر جب حُضور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس گھر تشریف لائے تو وہی چادر آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوپر لیے ہوئے تھے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب الاعادۃ من النجاسۃ تکون فی الثوب، ص٧٦، الحدیث:٣٨٨، مفھومًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُقوقِ زَوجین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو چلانے اور خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں میاں بیوی کا بہُت کردار ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمّہ داریاں ادا کریں تو گھر خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کے دوسرے پر بہُت سے حقوق واجب ہیں ان میں جو اپنے حقوق ادا نہ کرے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہوگا، اگر بیوی یا شوہر میں سے ایک حق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دلیل بنا کر اس کے حق کی ادائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یاد رکھئے! شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر بہُت ضروری ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے حتّٰی کہ ماں باپ سے بھی زیادہ۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زوجہ کا حق اس سے کم بلکہ باپ سے بھی کم۔ یہ اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

جس دروازے سے چاہے جنّت میں داخل ہوجا!

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ یعنی عورت جب اپنی پانچوں نمازوں کو پڑھے اور رمضان کے مہینے کا روزہ رکھے اور اپنی شرم گاہ کو پاکدامن رکھے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ذكر طوائف من النساك والعباد،الربيع بن صبيح، ٦/٣٣٦، الحديث: ٨٨٣٠)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مراٰۃُ المناجیح" میں اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (۱) یہاں خُصُوصیّت سے عورت کا ذِکر اس لیے ہے کہ آگے خاوند کی اِطاعت کا بھی ذِکر آ رہا ہے جو صرف عورت پر فرض ہے، نمازوں سے مراد پاکی کے زمانہ کی نمازیں ہیں، روزوں سے مراد رمضان کے روزے ہیں ادا یا قضا کہ ناپاکی کی حالت میں عورت روزے ادا نہیں کرسکتی، قضا کرے گی (۲) اس طرح کہ زنا اور اسبابِ زنا سے بچے بے پردگی گانا ناچنا وغیرہ حرام کام کے اسباب بھی حرام ہیں جیسے فرض کے اَسباب و شرائط، فرض نماز کی وجہ سے وضو وغیرہ بھی فرض ہے (۳) کہ اس کا ہر جائز حکم مانے بشرطیکہ قادر ہو (۴) چونکہ اس صالحہ بی بی نے ہر قسم کی عبادات کی ہیں اس لیے اسے ہر قسم کے دروازے سے جنت میں جانے کی اِجازت ہے، جنت کے بہت دروازے ہیں ہر دروازہ خاص عبادت والے کے لیے۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء وما لکل واحد من الحقوق، ۵/۹٦-۹۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ''جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے'' کی نعمت پانے کے لئے بے پردگی اور حرام کاموں سے دُور رہنا ضروری ہے۔ آیئے! اب ہم بے پردگی اور حرام کاموں کی وعیدات کے بارے میں کچھ مُلاحَظہ کرتی ہیں تا کہ ہم گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں اور ہمارا حرام کاموں جیسے گانے باجے وغیرہ سے دُور رہنے کا مدنی ذہن بن جائے، چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ترجمۂ کنزالایمان: اور کعبہ کے پاس اُن کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔

(پ۹، الانفال:۳۵)

مُفَسِّرِین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''مُكَاءً'' منہ سے سیٹی بجانا اور ''تَصْدِيَةً'' تالی بجانا اور گانا ہے اور فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب عید کا دِن ہوتا تو (کافر) لوگ مساجد (یعنی عبادت گاہوں) میں گانے گاتے اور سیٹیاں بجایا کرتے تھے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ان کے اس فعل کی مَذَمَّت فرمائی اور ان کو دَردناک عذاب کی وعید سنائی۔

(قرّۃ العیون مع الروض الفائق، الباب العاشر فی النھی عن المزامیر والمغانی، ص۴۰۵)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''باجا بجانے والے اور سننے والے دونوں مَلْعُون ہیں، تو جس نے دُنیا میں گانے باجے سُنے وہ جنت میں خوش کرنے والی آوازوں کو سننے سے ہمیشہ محروم رہے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے (اور ارشاد فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز (خوش اِلحانی میں) تو سو (900) مزامیر (یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی حمد وپاکی ہوگی) کی آوازوں کے برابر ہوگی جس دن اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا دیدار ہوگا اس دن وہ اپنی آواز سنائیں گے لہٰذا اُس خوش کُن آواز کے لئے اس دُنیاوی آواز کو سننا ترک کردو۔''

(قرّۃ العیون ملحق الروض الفائق، الباب العاشر فی النھی عن المزامیر والمغانی، ص۴۰۵)

قبرستان کی خوفناک آواز

منقول ہے، قبیلہ کے ایک آدمی نے اپنے بیٹے کی شادی کی اور اس سلسلے میں ایک محفل لہو ولعب قائم کی ان لوگوں کے مکانات قبروں کے قریب تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب رات کو یہ لوگ لہو ولعب میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سناٹا چیرتی ہوئی ایک گرجدار آواز گونج اُٹھی جس نے انہیں خوف زدہ کردیا (وہ خوفناک آواز ان دو عَرَبی اشعار پر مشتمل تھی:)

يَـا اَهْلَ لَـذَّةِ لَهْوٍ لَا تَـدُوْمُ لَهُمْ اِنَّ الْـمَـنَـايَـا تَبِيْـدُ اللَّهْوَ وَاللَّعِبَا

كَـمْ مَـنْ رَاَيْـنَـاهُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِهٖ اَمْسٰـى فَـرِيْـدًا مِّنَ الْاَهْلِيْنَ مُغْتَرِبًا

یعنی اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذّتوں میں مُنْہَمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کود کو ختم کردیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافل تھے، موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جدا کردیا! راوی کہتے ہیں: خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! چند ہی دنوں کے بعد دولہا کا انتقال ہوگیا۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الهواتف، باب هواتف القبور، ۲/۴۰۹، الرقم:۴۸)

آہ! موت کی آندھی آئی اور ٹَھٹھہ مَسخریوں، دَھما چوکڑیوں، سنگیت کی مَسحُور کُن دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں، شادمانیوں اور مَسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تک؟

تو یہاں زندہ رہے گا کب تک؟ (وسائلِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

اِس حکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہُودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہوکر گانے باجے کی دُھنوں پر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ آیئے! اِسی سے ملتا جلتا ایک اور عبرتناک واقعہ آپ کے گوش گزار کروں، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مَطْبُوعہ 48 صَفْحات پر مشتمل رِسالہ ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' صفحہ 4 پر ہے:

بد نَصِیب دُولھا

کہتے ہیں، پاکستان کے صُوبۂ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہورہا تھا۔ کیا پڑوسنیں اور کیا خاندان کی عورتیں، سب نے شرم وحیا کی چادر اُتار ڈالی تھی اور فلمی گیت کی دُھنوں پر خوب طوفانِ بدتمیزی برپا تھا۔ اتنے میں ماں کے پاس آکر دولہا کہتا ہے، ماں میری پیاری ماں! کل میری شادی ہے، خوشی کا موقع ہے، میری خواہش ہے تو بھی ناچ، ماں چونک کر بولی: ارے بیٹا! یہ تو چھوکریوں (یعنی لڑکیوں) کا کام ہے میں اب اس عُمر میں کہاں ناچوں گی! لیکن بیٹے نے بازو تھام

کرماں کو باصرار کھینچا اور رِنگ میں اُتار دیا۔ ہر طرف ہنسی کا فوّارہ اُبل پڑا، طبلہ پر تھاپ پڑی اور بڑھی ماں بھی بے تکے انداز میں ہاتھ پیر ہلاتے ہوئے ناچنے کے انداز میں اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کرنے لگی۔ اِس طرح رات گئے تک اُدھم بازی ہوتی رہی، آخر کار تھک ہار کر سب سو گئے۔ دن نکل آیا، آج شادی ہے، بینڈ باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے، گھر کا کوئی فرد دولہا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا۔ آوازیں دیں مگر دولہا میاں اٹھ نہیں رہے۔ اُوہو! ایسی بھی کیا تھکن ہے، بارات تیار ہے اور دولہے میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہو چکتی! یہ کہہ کر آنے والے نے دولہا کو جب زور سے ہلایا تو اُس کے منہ سے چیخ نکل گئی، گھر کے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔ آہ! **بدنصیب دولہا** رات بھر ناچنے اور اپنی ماں کو نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا۔ چیخ و پکار مچ گئی، خوشیوں بھرا گھر یک دم ماتم کدہ بن گیا، ابھی کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوّارے اُبل رہے تھے وہاں آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے، ابھی جہاں قہقہوں کا زور تھا وہاں اب واویلا کا شور ہے، خوشیوں اور شادکامیوں کا گلا گھونٹ دیا گیا، ہر شخص تصویرِ غم بنا ہوا ہے، غسّال نے آکر نہلایا، کفنایا، آہ و فُغاں کے شور میں لوگوں نے **بدنصیب دولہا** کا جنازہ اٹھایا۔ کافور کی غمگین خوشبو نے فضا کو مزید سوگوار بنا دیا۔ پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سُوار ہونے کے بجائے، گُلوں کے انبار سے لدے ہوئے جنازے کے پنجرے میں لیٹا ہوا **بدنصیب دولہا** لوگوں کے کندھوں پر سُوار ہو کر ویران قبرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے، آہ! **بدنصیب دولہا** کو خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے، بجلی کے قُمقُموں سے دمکتے ہوئے حُجرۂ عُروسی کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی تنگ و تاریک قبر میں اُتار دیا گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟ (وسائلِ بخشش، ص۲۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! یہ خوشیاں عارضی ہیں، موت یقینی ہے۔ جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا اسے موت کا رَنج ضَرور ملا۔ آپ غور کریں کہ اگر غیر مردوں کو بشہوت دیکھنے کے سبب خواہ وہ پھوپھا، خالو، بہنوئی، دیور وجیٹھ، چچا زاد، تایا زاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد ہی کیوں نہ ہو، اخبارات میں مردوں کی تصاویر دیکھنے کے سبب اور کیبل اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے دیکھنے یا T.V پر خبریں سنانے والے غیر مَردوں کی تصویروں کو دیکھنے کے سبب اگر ان کی آنکھوں میں کیلیں ٹھونک دی گئیں تو کیا کریں گی!

ظلم ہیں کی آنکھ میں محشر میں آگ — آہ! بھر جائیگی تو ظلموں سے بھاگ

بیٹھ باجوں سے تُو کوسوں دور بھاگ — ورنہ دوزخ کی تجھے کھائے گی آگ

مت بجاؤ بھائیو! تم تالیاں — اس طرح کی چھوڑ دو نادانیاں

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش، ص۶۶۷، ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کے لئے نَبِیذ تیّار کرتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ربّ کے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اپنے ہاتھوں سے نبیذ تیار کیا کرتی تھیں، چُنانچہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ہم رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ایک مشکیزہ میں نبیذ بناتے تھے جس کا دہانہ باندھ دیا جاتا اور اس میں کچھ سوراخ ہوتے، صُبح نبیذ بناتے تو وہ آپ صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شام کو پیتے اور شام کو نبیذ بناتے تو صُبح کو پیتے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب ابلحة النبیذ الذی ...الخ، ص۷۹۹، الحدیث:۲۰۰۵)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الغَنِی ذکر کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

(1)......یعنی ہم حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھجوروں یا کشمش کا نبیذ تیار کرتے تھے کہ شام کو کھجوریں بھگو دیتے تھے

(2)......یعنی اس مشکیزہ کے دو منہ تھے۔ ایک اوپر والا جس سے پانی وغیرہ بھرا جاتا تھا۔ دوسرا نیچے والا جس سے پانی وغیرہ نکالا جاتا تھا۔ (حدیثِ پاک میں مذکور لفظ) ”عزلاء“ ہر منہ کو کہا جاتا ہے۔ یہاں نیچے والا منہ مراد ہے کیونکہ اوپر والے منہ کا ذکر تو الگ ہو چکا۔

(3)......یعنی صُبح کے بھگوئے ہوئے چھواروں کا پانی حُضُورِ اَنور (صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دوپہر کے بعد سے شام تک پی لیتے تھے اور شام کے بھگوئے ہوئے چھوارے صبح کو پی لیتے تھے۔ زیادہ دیر نہ لگائی جاتی تھی۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمہ، باب النقیع والانبذۃ، ۶/۸۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا صُبح وشام اپنے شوہرِ نامدار، ہم بے کسوں کے غم خوار صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وخِدمت گزاری کے لئے تیار رہتی تھیں۔ جان لیجئے! جو اپنے شوہر

کی فرمانبردار ہوگی وہ ہی کامیاب ہوگی آیئے! ملاحظہ فرمایئے کہ شوہر کی اِطاعت کے کیا فوائد وثمرات ہیں، چنانچہ

شوہر کی اِطاعت پر انعامِ خداوندی

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ ترجمہ: جس عورت نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ، ص۳۰۲، الحدیث:۱۱۶۱)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی مراٰۃُ المناجیح'' میں اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہاں خاوند سے مُراد مسلمان عالم متقی خاوند ہے۔ یہ قیود بَہُت ہی مناسب ہیں، بعض بے دین خاوند تو عورت کی نماز سے ناراض ہوتے ہیں اس کے گانے بجانے، سینما جانے، بے پردہ پھرنے سے راضی ہوتے ہیں یہ رضا بے ایمانی ہے۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح ،کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، ۵/۹۷)

شوہر کی اِطاعت بڑا فرض ھے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 244 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہشت کی کنجیاں'' صفحہ 188 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المُصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: عورت پر حقوقُ اللہ کے فرائض کے علاوہ شوہر کی اطاعت کا بھی ایک بڑا فرض ہے۔ عورت اگر حقوقُ اللہ کے فرائض کو ادا کر کے اپنے شوہر کی خدمت واِطاعت کا فریضہ بھی ادا کرے اور مرتے وقت اُس کا شوہر اس سے خوش رہے تو وہ عورت جنّتی ہے۔

شوھر کے حُقُوق

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب، ''جنّتی زیور'' صفحہ 49 پر حضرتِ علامہ عبدُ المُصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بَہُت بڑی بُزُرگی دی ہے اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے کیونکہ اللہ تعالٰی نے شوہر کا بَہُت بڑا حق بنایا ہے یادرکھو کہ اپنے شوہر کو راضی وخوش رکھنا بَہُت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بَہُت بڑا گناہ ہے۔

”شوہر کے حُقُوق“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے شوہر کی فضیلت پر مُشتمل 10 فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾......اگر کسی بَشَر کا بَشَر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب اُس کا شوہر اس کے پاس آئے تو عورت اُسے سجدہ کرے۔(المستدرك، كتاب البر والصلة، حق الزوج على الزوجة، ۲۳۹/۵، الحديث:۷۴۰۴)

﴿2﴾......اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا دُرُست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذِمَّہ بَہُت بڑا حق ہے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پِیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حقِ شوہر ادا نہ کیا۔

(مسند احمد، مسند انس بن مالك، ۴۴۵/۵، الحديث:۱۲۹۴۹)

﴿3﴾......جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بُلائے تو عورت انکار کر دے اور مرد اس حال میں رات گزارے کہ وہ عورت سے ناراض ہو تو صُبْح تک اس عورت پر فِرِشتے لَعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (صحيح البخاری، كتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدكم آمين والملائكة فی السماء...الخ، ص۸۲۹، الحديث:۳۲۳۷) اور دوسری روایت میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (عورت) سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

(صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها، ص۵۳۹، الحديث:۱۴۳۶)

﴿4﴾......جب بھی عورت اپنے شوہر کو دُنیا میں ایذا دیتی ہے تو اس مرد کی جنت کی حُوروں سے تعلق رکھنے والی بیوی کہتی ہے: خدا تجھے غارت کرے، اِسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

(جامع الترمذی، كتاب الرضاع، ۱۹-باب، ص۳۰۵، الحديث:۱۱۷۴)

﴿5﴾......اگر میں کسی کو حکم دینے والا ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں ضرور عورت کو حُکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(جامع الترمذی، كتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج على المرأة، ص۳۰۱، الحديث:۱۱۵۹)

﴿6﴾......تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا نہ ہی ان کی کوئی نیکی بلند ہوتی ہے (ان میں سے ایک وہ عورت ہے) جس سے اس کا شوہر ناراض ہو یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

(صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب نفى قبول الصلاة المرأة الغاضبة لزوجها......الخ، ص۲۱۵، الحديث:۹۴۰)

﴿7﴾......جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ عورت اس کے پاس آجائے اگرچہ تندور کے پاس بیٹھی ہو۔(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأۃ، ص۳۰۲، الحدیث:۱۱۶۰)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضَروری کام میں مشغول ہو مگر شوہر کے بُلانے پر سب کام چھوڑ کر شوہر کی خِدمت میں حاضر ہو جائے۔

﴿8﴾......اگر شوہَر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ وہ (پتھر اُٹھا کر) سرخ رنگ کے پہاڑ سے سیاہ پہاڑ پر لے جائے یا سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہئے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، ص۲۹۷، الحدیث:۱۸۵۲)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمانِ مبارک مُبالَغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دُور دُور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مشکل سے مشکل کام کا بھی حکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، ۵/۱۰۶)

﴿9﴾......اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ''عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟'' ارشاد فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: ماں کا۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حق الرجل علی المرأۃ، ۲۵۳/۸، الحدیث:۹۱۰۳)

﴿10﴾......حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کے بعد مؤمن کے لیے نیک بیوی کی جستجو بہتر ہے کہ جب شوہر اس کو کسی بات کا حکم دے تو وہ اس کی بات مانے جب اس کی طرف دیکھے تو وہ شوہر کو خوش کردے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھالے تو وہ اس قسم کو پورا کردے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔ (سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب افضل النساء، ص۲۹۸، الحدیث:۱۸۵۷)

مذکورہ احادیث سے ملتی جلتی روایات نقل کرنے کے بعد شیخ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُ المُصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''جنّتی زیور'' صفحہ 50 پر تحریر فرماتے ہیں: پیاری بہنو! ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے اور ہر

عورت پر اپنے شوہر کا حق ادا کرنا فرض ہے شوہر کے حقوق بہُت زِیادہ ہیں ان میں سے نیچے لکھے ہوئے چند حقوق بہُت زِیادہ قابلِ لحاظ ہیں: (۱)......عورت بغیر اپنے شوہر کی اِجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ اپنے رِشتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔(۲)......شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال وسامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اِجازت کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔(۳)......شوہر کا مکان اور مال وسامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین ہے اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازِم ہوگا اور اس پر خدا کا بہُت بڑا عذاب ہوگا۔(۴)......عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔(۵)......بچوں کی نگہداشت، ان کی تربیت اور پرورش خُصُوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لئے بہُت بڑا فریضہ ہے۔(۶)......عورت کو لازِم ہے کہ مکان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ پھوہڑ میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ سنگھار سے رہا کرے تاکہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کے مہمانوں کی خِدمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی مہمان آجاتا تو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مہمان نوازی فرماتی تھیں۔

جیسا کہ یعیش بن طِخْفَہ بن قیس غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں میرے والد اَصحابِ صُفَّہ میں سے تھے کہ ایک دِن حُضُور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے اِرشاد فرمایا: ''ہمارے ساتھ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے گھر کی طرف چلو۔ چُنانچہ ہم چلے گئے تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ہم کو کچھ کھلاؤ۔ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چونی (یعنی دال کے بُرادہ) کا پکا ہوا کھانا لائیں۔ ہم نے وہ کھالیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ہم کو کچھ کھلاؤ چُنانچہ آپ قَطَاۃ (نامی چھوٹے سے پرندے) کی مثل حِیْسَہ (کھجور، ستّو، پنیر سے تیار کیا ہوا مخصوص کھانا) لے کر آئیں پس وہ بھی ہم نے کھا لیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ہم کو کچھ پلاؤ تو ایک بڑے پیالے میں

دودھ حاضر کیا ہم نے اسے پیا، پھر آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عائشہ (رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا)! ہم کو کچھ پلاؤ چُنانچہ ایک اور چھوٹا سا پیالہ لے کر آئیں ہم نے وہ بھی پی لیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل ینبطح---الخ، ص۷۸۷، الحدیث: ۵۰۴۰، ملتقطًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے حالات کامُطالَعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ گھریلو کام کاج بھی سنبھالتیں، روزانہ بکثرت عبادت بھی کرتیں اور حدیث وفقہ میں مہارت بھی حاصل کرتیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ آرام پسند اور کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں بلکہ دن رات کا کوئی لمحہ ضائع نہ کرتی تھیں اور دن رات گھر کے کام کاج یا عبادت یا شوہر کی خدمت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کی زندگی نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ والہٖ وسلَّم کے نِکاح میں ہونے کی بَرَکت سے کتنی مقدّس، کس قدر پاکیزہ اور کس درجہ نورانی تھی۔

کاش! ہماری زندگی میں بھی اُمُّ المؤمنین (سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا) کی زندگی کی چمک دمک یا ہلکی سی بھی جھلک ہوتی تو ہماری زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی اور ہماری گود میں ایسے بچے اور بچیاں پرورش پاتے جن کی اسلامی شان اور زاہدانہ زندگی کی عظمت کو دیکھ کر آسمانوں کے فِرِشتے دُعا کرتے اور جنت کی حوریں ہمارے لئے ''آمین'' کہتیں۔

مگر ہائے افسوس! ہمیں تو اچھا کھانا کھانے، اچھا لباس پہننے، بناؤ سنگار کرکے پلنگ پر دن رات لیٹنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے سے اتنی فرصت ہی کہاں کہ ہم اُمُّ المؤمنین (سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا) کے نقشِ قدم پر چلیں۔ خداوندِ کریم ہدایت عطا فرمائے۔ کاش! اسلامی بہنیں اِن مخلصانہ نصیحتوں پر عمل کرکے اپنی زندگی کو اِسلامی سانچے میں ڈھال لیں اور اُمُّ المؤمنین (سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا) کی سچی غلام بن کر دونوں جہاں میں سرخرو ہوجائیں۔

گھریلو کام کرنا صحابیات کی سُنَّت ہے

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ والہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام کی اَزواجِ محترمات چکی سے آٹا پیستیں، کھانا پکاتیں، بستر بچھاتیں، اپنے شوہروں کے لیے کھانا لاکر رکھتیں اور دیگر اَنواع کی خدمت سرانجام دیتی تھیں۔

سیِّدَتُنا عائشہ حضور کو خوشبو لگاتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں موجود خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو نبیِّ پاک صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لگاتی حتّٰی کہ میں آپ کے سر اور داڑھی میں خوشبو کی چمک پاتی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الراس واللحیۃ، ص۱۴۸۴، الحدیث:۵۹۲۳)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ذِکر کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: سرکار صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوشبو بَہُت ہی پسند تھی اِس لیے اَزواجِ مُطَہَّرات خُصُوصاً اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے خوشبو تیار کیا کرتی تھیں حتیٰ کہ اِحرام کھولتے وقت بھی خوشبو تیار کی گئی تھی۔ حُضُور صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سر مبارک اور داڑھی شریف میں خوشبو لگاتے تھے اور وہ خوشبو اس قدر زیادہ ہوتی تھی کہ بالوں میں اس کی چمک دیکھی جاتی تھی۔ یہ چمک خوشبو کا رنگ نہ تھا چمک تھی چمک تو پانی کی بھی محسوس ہو جاتی ہے لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ مردوں کی خوشبو بغیر رنگ والی چاہئے کہ وہاں رنگ سے مراد زینت والا رنگ ہے اس کی مُمانَعَت ہے۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ۱۵۶/۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی تھی کہ ''اگر کوئی کپڑا پھٹ جاتا تو اسے سی لیتے، اپنے جوتے مرمّت فرما لیتے، اپنی بکری کا دودھ خود دوہ لیتے اور اپنے ذاتی کام کاج وغیرہ خود کر لیا کرتے تھے، چُنانچہ

ہمارے رسول کام کاج میں مشغول رہتے

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ یَکُوْنُ فِی مَھْنَۃِ اَھْلِہٖ یعنی نبیِّ اَکرم صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر میں کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے۔

(صَحِیحُ البُخَارِی، کتاب الاذان، باب من کان فی اھلہ فلقیمت الصلاۃ فخرج، ص۲۲۹، الحدیث:۶۷۶)

اپنے کپڑے خود سی لیتے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ ''97'' صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''تکبر'' صفحہ 79 پر ہے: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''سلطانِ

مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلین مبارک گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔" (صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحة، باب التواضع والکبر والعجب، ذکر ما یجب علی المرء...الخ، ص۱۵۱۷، الحدیث:۵۶۷۷)

گھریلو کام کاج کے بارے میں چند مَدَنی پھول

- ......اسلامی بہنیں اللّٰہ عزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی رضا کی خاطر گھر کا کام کاج خود کیا کریں۔
- ......حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سنت کو ادا کرنے کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل خوب اجر وثواب حاصل ہوگا، یقیناً اسلامی بہنوں کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اتباع میں عظیم اَجر وثواب ہے۔
- ......گھر میں بھائی، بہنوں اور ماں باپ کی منظورِ نظر بن جائیں گی۔
- ......پہلے سے ہی کام کرنے کی عادت پڑے گی تو شادی کے بعد گھر سنبھالنا آسان ہوگا اور گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا، بہت سے نادان والدین اپنی بچیوں کو کام نہیں کرنے دیتے نتیجتاً انہیں کھانا پکانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے، کپڑے سینے کی تربیت نہیں ہوتی اور شادی کے بعد آزمائش ہوتی ہے۔
- ......شادی شدہ ہیں تو شوہر، نند اور ساس کے دلوں میں جگہ پیدا ہو جائے گی۔

اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تو
حشر میں پچھتائے گی اے مدنی بیٹی ورنہ تو (وسائلِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری بہنو! سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس حیاتِ مستعار کو اپنے عظیم شوہر اور عظیم باپ کی پیروی کرتے ہوئے گزارا۔ اگر ہم بھی عاملۂ قرآن اور سنّتوں کی پیکر بننا چاہتی ہیں تو ہمیں بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونا ہوگا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں وقتاً فوقتاً ایمان افروز مدنی بہاروں کا ظہور ہوتا رہتا ہے آیئے! ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

مَدَنی مُنّا صحت یاب ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ 2005ء میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بابُ الاسلام (سندھ) کے سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سپر ہائی وے روڈ باب المدینہ کراچی) میں آخری دن ہونے والی خُصُوصی نِشَست کی ٹیلیفون کے ذریعے اسلامی بہنوں میں رِلے (RILAY) کی ترکیب تھی۔ چُنانچہ ہم اپنے عَلاقے کی اسلامی بہنوں میں اس کی دعوت عام کرنے میں مصروف تھیں۔ اجتماع کے آخری دن عَلَی الصُّبح ہم چند اسلامی بہنیں گھر گھر جا کر اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلا رہی تھیں اِسی دَوران ہماری ملاقات ایک نہایت دُکھیاری اسلامی بہن سے ہوئی، اُنہوں نے غمگین لہجے میں کہا: میرے بچّے کی طبیعت خراب ہے، ڈاکٹروں نے اس کی رپورٹ دیکھ کر کسی مُہلِک بیماری کا خدشہ ظاہر کیا ہے، آپ دُعا کیجئے گا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بیٹے کو شفا عطا فرمائے۔'' ہم نے اُس پریشان حال اسلامی بہن پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے سنّتوں بھرے اِجتماع کی بَرکتیں سنا کر شرکت کی دعوت پیش کی۔ چُنانچہ وہ ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ سنتوں بھرے اجتماع کی آخری نِشَست میں شریک ہوگئیں۔ اجتماع میں ہونے والی رِقّت انگیز دعا کے دَوران انہوں نے اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعا مانگی۔ چند روز بعد وہ اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی تشریف لائیں اور اِجتماع کے اختتام پر انہوں نے ذِمّہ دار اسلامی بہن کو بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع کی خُصُوصی نشست میں شرکت کی مجھے ایسی بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ جب میں نے اپنے مُنّے کا دوبارہ میڈیکل ٹیسٹ کروایا تو حیرت انگیز طور پر رپورٹس بالکل صحیح آئیں اور اب میرا مَدَنی مُنّا مکمّل طور پر صحّت یاب ہو چکا ہے۔ میرے مُنّے کی اچانک صحّت یابی نے ڈاکٹروں کو بھی حیرت میں مبتلا کر دیا ہے!

(اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۸۳)

وَاللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے (حدائقِ بخشش، ص۱۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بیان ﴿14﴾......صحابۂ کرام سیّدَتُنا عائشہ سے آقا کی باتیں پوچھتے

دُرُود شریف کی فضیلت

شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزنِ جُود وسَخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو بندہ مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے جب تک وہ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اس پر دُرُود بھیجتے رہتے ہیں اب چاہے وہ بندہ کم پڑھے یا زیادہ۔ (مسند امام احمد، مسند المكيين، حديث عامر بن ربيعة، ٦/٤٢٩، الحديث:١٦٠٩٧)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صحابۂ کِرام کی بے قراری

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 274 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''صحابۂ کرام کا عشقِ رسول'' صفحہ 24 پر ہے: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان، میرے اہل اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد آجاتے ہیں تو جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر آپ کو دیکھ نہ لوں قرار نہیں آتا، لیکن اس دُنیا سے رُخصت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو کر آپ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بُلند مقام میں ہوں گے اور میں نیچے درجے میں ہونے کے سبب یہ اندیشہ کرتا ہوں کہ کہیں آپ کو نہ دیکھ سکوں۔ (یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے) اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام یہ آیت لے کر حاضِر ہوئے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء:٦٩)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو اللّٰہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللّٰہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صِدِّیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(حلية الاولياء، ابراهيم بن يزيد النخعي، ٤/٢٦٧، الحديث:٥٥١٦)

سَیِّدُنا زَید کا عشقِ رَسول

اِسی لئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک لمحہ کے لئے بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے چین دیکھنا گوارا نہ کرتے، چُنانچہ جب کفارِ مکہ نے حضرتِ سَیِّدُنا زید بن دَثِنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (قید کرلیا اور) قتل کرنے کے لئے حدودِ حَرم سے باہر لے گئے تو اَبُو سفیان بن حرب (جو ابھی اسلام نہ لائے تھے) نے ان سے پوچھا: اے زَید (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم پسند کر سکتے ہو کہ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور ہم ان کو قتل کریں اور تم (آرام وسکون سے) اپنے اہل میں رہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس وقت میرے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جہاں کہیں بھی ہوں ان کو ایک کانٹا بھی چُبھے اور میں آرام وسکون سے اپنے اہل میں رہوں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا: میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا کہ کسی سے ایسی مَحَبَّت کی جاتی ہو جیسی مَحَبَّت مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے ان کے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کرتے ہیں۔

(الشفاء، الباب الثانی فی لزوم محبته، فصل فیما رُوِی عن السلف والائمة...الخ، الجزء الثانی، ص ۲۱)

سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنتِ قَیس کا عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی ذاتی حیثیت بالکل فنا کردی تھی اور اپنی ذات اور اپنی آل اولاد کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کردیا تھا، عشق کی اِس بازی میں صحابیات بھی کسی سے پیچھے نہ تھیں وہ بھی بڑھ چڑھ کر قول وفعل سے اپنے عشق کا اِظہار فرماتیں چُنانچہ "سُنَنِ نسائی" میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنتِ قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جو اَوَّلین مہاجرین میں سے تھیں، فرماتی ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو نہایت دولت مند تھے) نے مجھے پیغامِ نِکاح دیا، جبکہ شہنشاہِ کون ومکاں، نبیِ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میرا نِکاح کرنے کا اِرادہ فرمایا، (جن کی فضیلت کے بارے میں) مجھے پتا چلا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دوست رکھے۔ جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کی: میرا مُعاملہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

ہاتھ میں ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس سے چاہیں میرا نکاح فرمادیں۔

(سنن النسائی، کتاب النکاح، الخطبة فی النکاح، ص٥٢٧، الحدیث:٣٢٣٤، ملخصًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشقِ رسول مُلاحظہ فرمایا! اسی عشقِ کامل کے طُفَیل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دُنیا میں اِختیار و اِقتدار اور اُخروی عزّت و وقار حاصل ہوا۔ یہ ان کے عشق کا کمال اور جذبۂ اِتباعِ سُنّت تھا کہ مشکل سے مشکل گھڑی اور کٹھن سے کٹھن وقت میں بھی انہیں سُلطانِ جہاں، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت سے اِنحراف گوارا نہ تھا کیونکہ سچا محب اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو اَدا کرتا ہے، چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے:

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَـــهُ
اِنَّ الْـمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْـــعُ

یعنی اگر تیری مَحبّت میں صداقت ہوتی تو تُو ضرور اس کی اِطاعت کرتا کیونکہ محب تو اپنے محبوب کی بات مانا کرتا ہے۔

(بحر الدموع، مقدمة المؤلف، ص١٥)

لہٰذا وہ ہر ہر منزل میں اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ پا کو مشعلِ راہ بنانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل پیرا ہونے کے لئے ایک دوسرے سے خُصُوصاً اُمُّ الْمُؤمِنِین صِدّیقہ بنتِ صِدّیق، محبوبۂ محبوبِ خدا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حُضُور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کے بارے میں پوچھتے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تعلیم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''خُذُوْا ثُلُثَيْ دِيْنِكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَاءِ یعنی تم اپنا دو تہائی دین اس حُمیرا (یعنی حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے حاصل کرو۔''

(التفسیر الکبیر، الجزء الثانی والثلاثون، سورة القدر، تحت الآیة: ٣، ٢٣٢/١١)

زیرِ نظر بیان میں حبیبۂ حبیبِ خدا، صِدّیقۂ کائنات اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس دَرَخشاں پہلو کو واضح کرتے ہوئے بعض ان رِوایات و واقعات کو ذِکر کیا جائے گا جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان محبوبِ ربِّ داوَر، خلق کے رَہبر، ساقیٔ کوثر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ پا کو دلیلِ راہ بنانے کے لئے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محبوبِ ربُّ العزّت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اَداؤں کے بارے میں سُوال کیا کرتے تھے، چُنانچہ

حُضُور کی سب سے اَنوکھی چیز

حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک دن میں اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمِنِین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، ہمارے اور ان کے درمیان پردہ تھا، اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: اے عُبَیْد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہیں ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان نے: "زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی ایک دن چھوڑ کر ملو محبّت میں اِضافہ ہوگا۔"

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب التوبۃ، ذکر البیان بأن المرء علیہ......الخ، ص۲۷۹، الحدیث: ۶۲۰)

پھر حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: آپ ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی اَنوکھی بات بتائیے، جو آپ نے دیکھی ہو؟ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں اور فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر معاملہ عجیب تھا، ایک رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ساتھ آرام فرمارہے تھے، یہاں تک کہ آپ کے جسم کے ساتھ میرا جسم مَس ہوا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مجھے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے دو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکیزے کی طرف تشریف لے گئے، اس سے وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اس قدر روئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، پھر سجدہ کیا یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی، اس کے بعد پہلو پر آرام فرما ہوگئے حتی کہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حاضِر ہو کر نمازِ فجر کی اِطلاع دی اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب آپ کے اَگلوں پچھلوں کے گناہ مُعاف فرمادیئے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تجھ پر افسوس! میں کیوں نہ روؤں، آج رات مجھ پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی ہے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ﴿۱۹۰﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔

پھر فرمایا: اس شخص کے لئے خرابی ہے جو اس آیتِ کریمہ کو پڑھے لیکن اس میں غور و فکر نہ کرے۔

(لباب الاحیاء، الباب التاسع والثلاثون فی التفکر، ص۳۳۵)

حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے پوچھا گیا کہ اِس آیتِ مبارکہ میں اِنتہائی غور وفکر کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کو پڑھا اور سمجھا جائے۔ (المرجع السابق)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَقلمَند کون؟

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بارگاہ میں خالص عقل والے وہ نہیں جو دُنیا خوب کما لیں بلکہ عُقلا وہ ہیں جو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں زبانی، دِلی، اَرکانی طور پر اللہ تعالٰی کو یاد کریں، کبھی اس سے غافل نہ رہیں اور بدَنی عبادت یعنی ذِکر کے ساتھ دِلی عبادت یعنی غور وفکر بھی کرتے رہیں کہ آسمان وزمین اور ان کی مخلوقات میں تفکُّر کرکے رَبّ تعالٰی کی قدرتیں و حکمتیں مَعلوم کریں جس سے ان کا اِیمان اور بھی پختہ ہو جائے، یہ سب کچھ سوچ کر عرض کریں کہ اے ہمارے پالنے والے! تو نے ان میں سے کوئی چیز بے فائدہ نہ پیدا فرمائی، ہر چیز میں کروڑوں حکمتیں ہیں، ہم اِقرار کرتے ہیں کہ تو سمجھ میں آنے اور تمام عُیُوب سے پاک ہے، اے مولیٰ! ہم مومن ہیں اپنا کرم فرما ہمیں دوزخ کی آگ سے بچالے۔

مزید فرماتے ہیں: اِس آیت سے چند فائدے حاصل ہوئے:

(۱)......رات و دن کی آمد و رفت، زِیادتی، کمی بتا رہی ہے کہ قوموں کا بھی یہی حال ہے کہ کبھی کسی قوم کو عروج ہے کبھی کسی کو، اس عروج پر تکبُّر وغرور نہ چاہیے بلکہ جہاں تک ہو سکے عروج کے زمانہ میں کچھ نیکیاں کما لینی چاہئیں۔

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۴)

(۲)......عاقل (عقلمند) وہ ہے جو اپنی زِندگی اللہ تعالٰی کی یاد میں گزارے، اگرچہ دُنیا زِیادہ نہ کمائے۔

(۳)......فکر یعنی غور وخوض اللہ تعالٰی کی ذات میں ہرگز نہ کرو کہ یہ کفر تک پہنچا دیتی ہے، اس کی مخلوق میں فکر اعلیٰ درجہ کی فکر ہے۔ اپنی بے کسی، بے بسی و گنہگاری سوچنا اللہ تعالٰی کی قدرت ستاری میں غور کرنا عبادت ہے۔

(۴)......کوئی مخلوق عبث (فضول) نہیں اچھی ہو یا بُری، پاک ہو یا ناپاک اس کی پیدائش میں لاکھوں حکمتیں ہیں اگرچہ شے خود بُری ہو۔ (تفسیر نعیمی، پ۴، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ ۱۹۰، ۴/۴۶۸-۴۶۹، ملتقطاً)

آسمان کو دیکھ کر غوروفِکر نہ کرنے والا مَحْرُوم

حضرتِ سیِّدُنا امام اَبُوعبدُ اللہ محمد بن عُمَر بن حُسَیْن قرشی رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ایک حِکایت نقل فرماتے ہیں کہ بنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے جب 30 سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تو اس پر ایک بادل نے سایہ کیا تو ایک اور نوجوان نے اپنے عالَمِ جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی لیکن اس پر بادل نے سایہ نہیں کیا تو اس کی ماں نے اس سے کہا: شاید! اس مدّت میں تجھ سے کوئی گناہ سرزَد ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے یاد نہیں پڑتا (کہ میں نے اس مدّت میں کوئی گناہ کیا ہو)۔ تو اس کی ماں نے کہا: شاید تو نے کبھی آسمان کی طرف دیکھا ہو اور اس میں غور وفکر نہ کیا ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو اس کی ماں نے کہا: یہی وجہ ہے کہ بادل (تجھ پر سایہ کرنے کے لئے) نہیں آیا۔

(التفسیر الکبیر، الجزءُ التاسع، سورۃ اٰل عِمران، تحت الآیۃ: ۱۹۰، ۳/ ۴۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات (یعنی نشانیوں) کو دیکھ کر ان میں غور وفکر نہ کرنا باعثِ محرومی ہے، جیسا کہ اِس واقعہ سے معلوم ہوا اور اس کے برعکس جو شخص عجائباتِ قُدرت میں غور وفکر کرتا ہے تو یہ غور وفکر کرنا اس کے لئے کثیر اَجر وثواب کا موجب بن جاتا ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ فقیہ اَبُواللیث نصر بن محمد سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ بعض رِوایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور ان کے عجائبات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت میں تفکُّر کر کے درجِ ذَیل آیت پڑھی تو اس کے نامۂ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی (وہ آیت یہ ہے):

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ربّ ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص۳۲۶)

کِن چیزوں میں غوروفِکر کیا جائے اور کِن میں نہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ فقیہ اَبُواللیث نصر بن محمد سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: جب کوئی انسان غور وفکر کی فضیلت پانے کا اِرادہ کرے تو اس کو پانچ چیزوں میں غور وفکر کرنا چاہئے:

(1)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں۔(2)......ظاہری و باطنی نعمتوں میں۔(3)......ثواب میں۔(4)......عقل میں۔
(5)......اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احسان اور اپنی ناشکری میں غور وفکر کرے۔

﴿1﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں غور وفکر:

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آسمان وزمین کو پیدا کرنے، سورج کو مشرق سے طلوع کرنے اور مغرب میں غروب کرنے، دِن رات کے آنے جانے اور خود اسے پیدا کرنے کے سلسلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت میں غور وفکر کرے جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں غور وفکر کرے گا تو اس سے یقین ومَعْرِفت میں اِضافہ ہوگا۔

﴿2﴾......ظاہری و باطنی نعمتوں میں غور وفکر:

جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ظاہری و باطنی نعمتوں میں غور وفکر کرے گا تو مَحبَّتِ الٰہی کو چاہے گا۔

﴿3﴾......ثواب میں غور وفکر کرنا:

یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیا کے لئے جنّت میں جو (ثواب) تیار کر رکھا ہے اس میں غور وفکر کرے کیونکہ اس کے ثواب میں غور وفکر کرنے سے اس کی رغبت، اس کو طلب کرنے کے سلسلے میں کوشش اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کرنے کی قوّت میں اِضافہ ہوگا۔

﴿4﴾......عذاب میں غور وفکر کرنا:

یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دُشمنوں کے لئے جہنّم میں جو عذاب تیار کر رکھا ہے اس میں غور وفکر کرے کیونکہ اس میں غور وفکر کرنے سے ڈر میں اِضافہ ہوگا اور گناہوں کو چھوڑنے کی قوّت حاصل ہوگی۔

﴿5﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِحسانات میں غور وفکر:

اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِحسان کے بارے میں اِس طرح غور وفکر کرے کہ اس نے میرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا ہے اور مجھ پر عذاب نہیں فرمایا بلکہ توبہ کی طرف بُلایا ہے۔ اور اپنے نفس کی جفاؤں کے بارے میں اس طرح غور وفکر کرے کہ اس نے کیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو تَرک کر دیا ہے اور اس کی نافرمانیوں کا اِرتکاب کیا ہے ان باتوں میں غور وفکر کرنے سے حیا وندامت میں اِضافہ ہوتا ہے۔

جب بندہ ان پانچ باتوں میں غور وفکر کرے گا تب وہ شخص ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے بارے میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ یعنی گھڑی بھر کے لئے غور وفکر کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں میں غور وفکر نہ کرے کہ ان کے علاوہ جو کچھ ہے، وہ وَسْوَسَہ ہے۔ (كشف الخفاء، حرف المثناة الفوقية، ۱/۲۷۸، الحديث:۱۰۰۲. تنبيه الغافلين، باب التفكّر، ص۳۲۷)

گذشتہ حدیثِ پاک سے ملتی جلتی ایک روایت یہ بھی ہے کہ حُضُورِ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عظیم ہے: ''فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةٍ یعنی گھڑی بھر کے لئے غور وفکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

(كتاب العظمة، فضل المتفكر فی آيات الله، ما ذكر من الفضل فی المتفكر فی ذلك، ص۳۳، الحديث:۴۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حُضُور کے اَخلاق

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 417 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''اِحیاءُ العلوم کا خُلاصہ'' صفحہ 180 پر منقول ہے: حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوا اور نبیِّ اَکرم، رسولِ مُحْتَشَم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَخلاق قرآن ہے۔

(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل...الخ، ص۲۷۰، الحديث:۷۴۶)

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اپنی مایہ ناز تصنیف ''اِحیاءُ العلوم'' میں اِرشاد فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ پاک نازِل فرمایا اور اِس کے ذَرِیعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَدَب سکھایا اِسی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلُق قرآن ہوا۔

(احياء علوم الدين، كتاب آداب المعيشة واخلاق النبوة، بيان تاديب الله تعالٰی حبيبه...الخ، ۲/۴۳۸)

اے اللہ ! مجھے بُرے اَخلاق سے دُور رکھ......!

مزید فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں بہت تضرُّع وعاجزی فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محاسنِ آداب ومکارمِ اَخلاق کا سُوال کیا کرتے تھے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، بیان تادیبِ اللّٰہ تعالٰی حبیبه...الخ، ۴۳۷/۲)

چُنانچہ نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی دُعا میں عرض کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَأَحْسِنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے میری صورت اچھی کی میری سیرت کو بھی اچھا کردے۔“ (مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۵۴۵/۲، الحدیث: ۳۹۰۰) اور یہ بھی عرض کرتے: ”اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بُرے اَخلاق سے دُور رکھ۔“ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، ذکر ما یستحب للمرء ان یسال اللّٰہ جلا وعلا.....الخ، ص۳۶۳، الحدیث: ۹۶۰، ملتقطًا)

ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اس فرمان ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنز الایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا) کو پورا کرتے ہوئے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کو قبول فرمایا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، بیان تادیبِ اللّٰہ تعالٰی حبیبه...الخ، ۴۳۸/۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اپنے محبوب کو اعلیٰ اَخلاق تعلیم فرمانے کی 4 مثالیں

چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب کو اعلیٰ اَخلاق کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾......خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ۝ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)
ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

﴿2﴾...... فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۝ (پ۶، المائدة: ۱۳)
ترجمۂ کنز الایمان: تو انہیں معاف کرو اور ان سے درگزرو بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں۔

﴿3﴾......اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَیَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ (پ۱۴، النحل: ۹۰)
ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے۔

﴿4﴾......وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ (پ٢١، لقمٰن:١٧)　ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اُفتاد (مصیبت) تجھ پر پڑے اس پر صَبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کی تکمیل فرما دی تو اس پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ٢٩، القلم:٤)　ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، بیان تادیب اللّٰہ تعالٰی حبیبه...الخ، ٢/٤٣٨-٤٣٩)

اخلاقِ مُصطفٰے کے مُتعلِّق مَزید فرامینِ عائشہ

﴿1﴾......صاحبِ مِعْراج کا اَخلاق:

حضرتِ سیِّدُنا اَبودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ انہوں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دوجہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں سُوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میرے سَر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَخلاق قرآن تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی رضا سے راضی ہوتے اور اس کی ناراضی سے ناراض ہوتے تھے۔

(شعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی خَلْقِهٖ وخُلُقِهٖ، ٢/١٥٤، الحدیث:١٤٢٨)

﴿2﴾......سب سے زِیادہ حسین اَخلاق والے:

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن شقیق عُقَیلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں سُوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاق کے اِعتبار سے تمام لوگوں سے زِیادہ حسین تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَخلاق قرآن تھا۔ (تفسیر الدر المنثور، سورة القلم، تحت الآیة:٤، ١٤/٦٢٢)

﴿3﴾......مُعاف اور دَرْگزر کرنے والے:

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُاللہ جدلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ بُری بات کرتے تھے، نہ فحش گو تھے، نہ بازاروں میں شور کرتے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ مُعاف اور دَرْگزر فرماتے تھے۔

(دلائل النبوة للبيهقي ، باب ذكر اخبار رويت في شمائله واخلاقه...الخ، ۳۱۵/۱)

﴿4﴾......پردہ نشین دوشیزاؤں سے زِیادہ حیا:

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ یزید بن وَسَق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس موجود تھی اُس وقت (مُلک) شام کی عورتیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حاضِر ہوئیں تو انہوں نے کہا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ہمیں رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: دوعالَم کے مالک ومختار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پردہ نشین دوشیزاؤں سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

(تفسير الدر المنثور، سورة القلم، تحت الآية:۴، ۶۲۳/۱۴)

اچّھے اَخلاق والا حُضُور کا مَحبوب

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حُضُور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مَخْزنِ جود وسخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُلقِ عظیم کے مالِک ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُرے اَخلاق سے بچائے جانے اور حُسنِ اَخلاق عطا کئے جانے کی دُعا کیا کرتے تھے لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس مبارَک سُنَّت پر عَمَل کرتے ہوئے ہمیں بھی بارگاہِ الٰہی میں حُسنِ اَخلاق کی دُعا کرنی چاہیے۔ حُسنِ اَخلاق کی فضیلت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر، تمام نبیوں کے سَروَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اچھے اَخلاق والے اور نرم خو کو بروزِ قیامت اپنا سب سے زِیادہ محبوب اور اپنی مجلس میں سب سے زِیادہ قریب ہونے کی بشارت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اِمامُ النَّبِیِّیْن، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ محشر تم میں میرے نزدیک سب

سے زِیادہ محبوب اور میری مجلس میں زِیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اَخلاق والے ہوں گے اور قیامت کے دِن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زِیادہ قابلِ نفرت اور میری مجلس سے زِیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ باتیں کرنے والے، مذاق اُڑانے والے اور تکبُّر کرنے والے۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی معالی الاخلاق، ص۴۸۸، الحدیث:۲۰۱۸، ملتقطًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَزواجِ مُطہَّرات سے حُضُور کا حُسنِ اَخلاق

حضرتِ سیِّدَتُنا عَمْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ جب رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِرف اپنی اَزواجِ مُطہَّرات میں ہوتے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کیسے تھے؟ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: میرے سَرتاج، سیَّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے مردوں میں سے ایک مرد کی طرح ہی تھے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ عزّت والے، اَخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے اور بہُت زیادہ مسکرانے والے تھے۔ (تاریخ مدینة دمشق، حرف الف من اسمه احمد، باب صفة الخلقه ومعرفة الخلقة، ۳۸۳/۳)

تَبَسُّم نبیِّ مُکرَّم کی عادت کریمہ تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیث شریف میں مُسکرانے کا ذِکر ہے اس کے متعلّق مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مُسکرانا اچھی چیز ہے اور قہقہہ بُری چیز۔ ''تَبَسُّم'' رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ تھی۔ (مرآة المناجیح، کتاب الرقاق، ۱۴/۷)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص۳۰۳)

قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قہقہہ کی مَذَمَّت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''وَالْقَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ، وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ یعنی قہقہہ شیطان طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ما جاء فی فضل الزھد والورع، ۳۸٤/۱۰، الحدیث:۱۸۱۲۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علامہ مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ''قہقہہ سے مراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اسے پسند کرتا اور اس پر اُبھارتا ہے۔ جبکہ تَبَسُّم سے مراد بغیر آواز کے تھوڑی مقدار میں ہنسنا ہے۔''

(فیض القدیر، حرف القاف، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، ۷۰٦/٤، تحت الحدیث:٦١٩٦)

زیادہ ہنسی دِل کو مُردہ کر دیتی ہے

مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا اَبُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ یہ دِل کو مردہ کرتا اور چہرے کے نُور کو ختم کر دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترغیب فی الصمت الاعن خیر، ص ۹۱۰، الحدیث:۲۷)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ **43** صفحات پر مُشْتَمِل رِسالہ ''وصایاامام اَعظم'' صفحہ **14** پر اِمام الائمہ، سراج الامہ امام اَعظم ابوحنیفہ نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وصیّت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: زیادہ ہنسنے سے بچنا کہ اس سے دِل مُردہ ہوجاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَنجِیدگی اِختِیار کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **51** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''اِحساسِ ذِمّہ داری'' صفحہ **37** پر ہے: پیاری پیاری اِسلامی بہنو! سنجیدگی (سَن۔جی۔دَ۔گی) کو اپنے مزاج کا حصّہ بنالیجئے اور مذاق مَسْخَری کی عادت پالنے سے پرہیز کیجئے۔ لیکن یاد رہے کہ رونی صورت بنائے رکھنے کا نام سَنْجِیْدَگی نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا یا کبھی کبھار مزاح کرلینا اور مُسکرانا سَنْجِیدگی کے مُنافی ہے۔ ہاں! کثرتِ مزاح اور زِیادہ ہنسنے سے پرہیز کریں کہ اس سے وَقار

جاتا رہتا ہے جیسا کہ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جو شخص زِیادہ ہنستا ہے، اس کا دَبدبہ اور رُعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (بکثرت) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة العاشرة المزاح، ۳/۱۵۸)

مزاح بھی اَیسا ہونا چاہئے جس کی وجہ سے کسی گناہ کا اِرتکاب نہ کرنا پڑے مثلاً کسی کا دِل دُکھا بیٹھنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ جیسا کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی ایسی (جھوٹی) بات کہتا ہے جس سے اس کا صرف یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو ہنسائے، تو وہ شخص اس کی وجہ سے آسمان (و زمین کے درمیانی فاصلے) سے بھی دور تک (جہنّم میں) گرتا ہے''۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فیما یجتنب من الکلام، ۸/۱۱۹، الحدیث:۱۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور گھر میں کیا عَمَل فرماتے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کا کام کرتے رہتے پھر جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من کان فی حاجة اهله فاقیمت الصلاة فخرج، ص۲۲۹، الحدیث:۶۷۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بیرونی اور اَندرونی زندگی کے حافظ ہونا چاہتے تھے اور اُمَّت تک پہنچانا چاہتے تھے اس لئے بیرونی زندگی شریف صحابۂ کرام سے پوچھتے تھے اور اَندرونی زِندگی ازواجِ پاک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) سے، خُصُوصاً اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے گھر کے کسی کام میں تکلّف نہیں کرتے تھے۔ بکری دوہ لیتے، اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، پھٹے کپڑے، پھٹی نعلین شریف میں پیوند لگا لیتے تھے۔ جب نمازِ جماعت کا وقت آتا تو سارے کام چھوڑ دیتے، گھر بار سے منہ موڑ لیتے جیسے کسی کو جانتے ہی نہیں اور مسجد تشریف لے جاتے، یہ ہی سنّت ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسی زندگی نصیب فرمائے۔ (اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقہ وشمائلہ، ۸/۷۳، ملتقطاً)

اپنے کپڑے خود دھو لینا خاک کے بستر پر سو لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنبیا کا طرزِ عمل

شیخِ محقق حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق محدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ) اہلِ خانہ کی خدمت کرنا اَنبیا و مُرسلین اور صالحین کا طریقہ ہے۔

(اشعة اللمعات شرح المشكاة (مترجم)، كتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقه وشمائله، ٧/ ١٨٦)

سرکار کے گھریلو مُعاملات کے مُتَعَلِّق سَیِّدَہ عائشہ کی مَزید 2 روایات

﴿1﴾ ...... جوتا شریف خود سی لیتے:

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کیا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کیا کرتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: مکّی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا جوتا شریف خود ہی سی لیتے اور (گھر میں) ایسے ہی عمل کرتے جیسے کوئی شخص اپنے گھر میں کرتا ہے۔ (الادب المفرد، باب ما یعمل الرجل فی بیته، ص١٦٤، الحدیث:٥٣٩)

﴿2﴾......اپنے کپڑے کو خود سی لیتے:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نعلین اور لباس مبارک خود سی لیتے اور گھر میں اس طرح کام کرتے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔(مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۳٦٤/۱۰، الحدیث:۲٦۰۸۳)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس عمل شریف سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ پیوند والا کپڑا اور پیوند لگا ہوا جوتا پہننے میں عار نہ کرے، یہ سنّتِ رسولُ اللّٰہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ دوسرا یہ کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں بھی شرم نہ کرے دوسرے کا حاجت مند نہ رہے مگر یہ دونوں عمل بُخْل کی بنا پر نہ ہوں بلکہ تواضع انکسار کے لئے ہوں۔ لہٰذا یہ حدیث اس فرمانِ عالی کے خلاف نہیں کہ جب نیا کپڑا یا نیا جوتا پاؤ تو پرانہ خیرات کردو کہ وہاں سخاوت کی تعلیم ہے اور یہاں تواضع کی۔

اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فطری طور پر ہر کام جانتے ہیں، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سلطنت کرنا مقدّمہ (مُ۔قَدْ۔دَ۔مَہ) میں فیصلہ کرنا بھی جانتے ہیں اور کپڑے سینا، جوتے میں پیوند لگانے سے بھی واقف ہیں۔ یہ سب کچھ کسی سے سیکھا نہیں، ربّ کے ہاں سے سیکھے سکھائے تشریف لائے۔ حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کوئی کمال کسی مخلوق سے نہیں سیکھا۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی اخلاقہ وشمائلہ، ۸/۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کا مَحبُوب عَمَل

حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کون سا عمل زیادہ پیارا تھا؟ فرمایا: ہمیشہ کا۔ میں نے کہا کہ (رات میں) کس وقت اٹھتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ کی اذان سنتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، ص ۱۵۸۹، الحدیث: ٦٤٦۱)

اِستِقامت ہزار کرامت سے افضل ھے

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نقل فرماتے ہیں: دوسری روایت میں آیا کہ پیارا عَمَل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو، ہمیشگی دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہے، اِستِقامت ہزار کرامت سے اَفضل ہے، اتنا کام شروع کرو جو نبھا سکو۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ اللیل، ۲/۲۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ عَمَل

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سَر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرمایا کرتے تھے: جتنے اَعمال کی تمہیں طاقت ہے اتنے لے لو، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نہیں اُکتاتا حتی کہ تم اُکتا جاؤ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ عَمَل وہ ہے جس پر اس کا کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی فی غیر رمضان ۔۔۔الخ، ص۴۱۸، الحدیث:۱۱۵٦)

دائمی عَمَل کے فوائد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1124 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "اِحیاءُ العُلوم" جلد 1، صَفْحہ 1043 پر حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اِنسانوں کی تمام اَقسام کے حق میں وظائف میں اصل چیز ان پر ہمیشگی اِختیار کرنا ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ باطنی صفات تبدیل ہو جائیں اور اَعمال علیحدہ علیحدہ طور پر بہُت کم اَثر کرتے ہیں بلکہ ان کے اَثر کرنے کا اِحساس ہی نہیں ہوتا، اَثر صرف مجموعے پر مُرَتَّب ہوتا ہے لہٰذا ایک عَمَل پر کوئی اَثر محسوس نہیں ہوتا تو جب اس کے پیچھے دوسرا اور تیسرا عَمَل نہیں لائے گا تو پہلا اَثر مٹ جائے گا۔ یہ اس فقیہ کی طرح ہوگا جس کا اِرادہ یہ ہے کہ وہ فقیہُ النفس ہو، وہ فقیہُ النفس اِسی وقت ہوگا جب کثرت کے ساتھ تکرار کرے اگر وہ ایک رات تکرار کرنے میں خوب مبالغہ کرے اور پھر ایک مہینہ یا ایک ہفتہ تک تکرار نہ کرے، پھر اس کی طرف لوٹے اور ایک رات تکرار میں خوب مبالغہ کرے تو اس کا کوئی اَثر نہیں ہوگا اور اگر اتنی ہی مقدار کو پے در پے راتوں پر تقسیم کر دے تو اس کا اثر ضرور ہوگا۔

اِسی راز کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرشاد فرمایا: ”اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ قلیل ہو۔“ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضیلۃ العمل الدائم ۔۔۔الخ، ص۳۸۳، الحدیث: ۷۸۳)

(احیاء العلوم، کتاب ترتیب الاوراد وتفصیل احیاء اللیل، الباب الاول فی فضیلۃ الاوراد وترتیبھا واحکامھا، ۱/ ۴۶۴)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کوئی عمل کرتے تو اسے برقرار رکھتے (یعنی ہمیشہ کرتے)۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلۃ العمل الدائم ۔۔۔الخ، ص ۳۷۱، الحدیث: ۷۴۶)

اسی وجہ سے حُضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا ہو پھر سستی کے باعث اسے ترک کردے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔“

(طبقات الشافعیۃ، الطبقۃ الخامسۃ، کتاب اسرار الصلوۃ، احادیث صلوات یوم الجمعۃ ولیلھا، ۶/ ۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کا بعدِ عصر نماز نَفل پڑھنا

حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بعدِ عَصر دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خبر دی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعدِ عصر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پھر میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں (یعنی ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے) سچ کہا۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سنا: عَصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں حتی کہ سورج طلوع ہو جائے (اور جہاں تک رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بعدِ عصر دو رکعتیں پڑھنے کا معاملہ ہے) ”فَرَسُوْلُ اللّٰہِ یَفْعَلُ مَا اُمِرَ وَنَحْنُ نَفْعَلُ مَا اُمِرْنَا یعنی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ عمل فرماتے تھے جس کا انہیں حکم دیا گیا اور ہم وہ کریں گے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔“

(مصنّف عبد الرزاق، کتاب الصلوۃ، باب الساعۃ التی یکرہ فیھا الصلوۃ، ۲/ ۲۸۵، الحدیث: ۳۹۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنا حضور کا خاصہ ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعدِ عصر دو رکعتیں نفل پڑھنا سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے جیسا کہ اسی روایت میں حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان سے معلوم ہوا جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بار حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَفدِ عبدُ القیس کو تبلیغ کرنے کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے تھے پھر وہ رکعتیں عصر کے بعد قضا کیں لیکن طریقہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ہے کہ جب کوئی نیکی ایک بار کر لیتے ہیں تو پھر ہمیشہ ہی کرتے ہیں، اس لئے اس کے بعد ہمیشہ ہی پڑھتے رہے۔ خیال رہے کہ سنّتِ ظہر کی قضا کرنا بھی حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصِیَّت ہے پھر بعدِ عصر پڑھنا اور پھر ہمیشہ پڑھنا حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصِیَّتیں ہی ہیں ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے جیسے روزۂ وصال کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکھتے تھے ہمیں منع فرمایا۔ چنانچہ طحاوی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) نے اس حدیث کے ساتھ یہ بھی ذِکر کیا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم بھی قضا کر لیا کریں؟ فرمایا: نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب اوقات النھی، ۲/۱۶۳)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بعدِ عصر دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: جب بھی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری باری کے دن تشریف لاتے تو بعدِ عصر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند عائشۃ، ۱۰/۲۱۷، الحدیث: ۲۵۰۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کی ظہر کے بعد والی سنّتیں قضا ہونے کا واقعہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک بار میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر میں تشریف فرما تھے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ ظہر کے لئے وضو فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بہُت سارے مہاجرین جمع تھے شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ایک شخص کو صدقات کی وصول یابی کے لیے روانہ فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو دیر میں مبتلا پایا اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لے گئے اور نمازِ ظہر پڑھائی پھر رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوگئے اور وہ مال تقسیم فرمانے لگے جو وہ شخص لایا تھا حتی کہ عصر کے وقت فارغ ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر نماز کی اِقامت کہی اور حُضُور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے ان (دو رکعتیں پڑھنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دو رکعتیں ہیں جن کو میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا آج مشغولیت نے (ان سے) میری توجُّہ ہٹادی لہٰذا میں نے بعدِ عصر ان دو رکعتوں کو پڑھا اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں انہیں مسجد میں ادا کروں اس حال میں کہ لوگ مجھے دیکھیں لہٰذا میں نے انہیں تمہارے پاس آکر پڑھا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ، فصل فی مفسدات الصلاۃ۔۔۔الخ، الوقت المکروہ، الجزء الثامن، ۸۹/۴، الحدیث:۲۲۴۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سُوال اور اُس کا جواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں سُوال آئے کہ کیا کوئی شخص حُضُور نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے اس طریقے پر عمل کرسکتا ہے حالانکہ عصر کی نماز کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں......؟

اِس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت میں نماز کے مکروہ ہونے کے جو اَسباب ہیں کہ (۱)......سورج کی عبادت کرنے والوں کی مُشابَہَت۔ (۲)......شیطان کا سینگ ظاہر ہونے کے وقت سجدہ کرنا۔ (۳)......اُکتا جانے کے خوف سے عبادت سے کچھ دیر آرام کرنا۔ یہ تینوں اَسباب آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں ثابت نہیں لہٰذا آپ پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اِس پر دلیل آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک فعل ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دو رکعتوں کو اپنے گھر میں ادا فرمایا کرتے تھے کہ کہیں کوئی شخص پیروی نہ کرے (جیسا کہ اوپر ذکر کی گئی روایت سے معلوم ہوا۔)

(احیاء علوم الدین، کتاب ترتیب الاوراد وتفصیل احیاء اللیل، الباب الاول فی فضیلۃ الاوراد وترتیبہا واحکامہا، ۴۶۵/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں داخلے کے بعد پہلا کام

حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ حبیبِ خدا، احمدِ مجتبےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گھر میں تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے؟ فرمایا: ''مسواک۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك، ص١١٤، الحديث:٢٥٣)

مِسواک شریف کے فوائد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح'' میں اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مِسواک وضو کے علاوہ بھی کرنی چاہئے۔ ''مِرْقَاۃ'' وغیرہ میں ہے کہ مسواک کے 70 فائدے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے، یہ پائیریا (یعنی دانتوں کی ایک بیماری) سے محفوظ رکھتی ہے، گندہ دہنی دُور کرتی ہے، دانتوں و معدے کو قوی کرتی ہے، آنکھوں میں روشنی دیتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب الطہارت، باب السواک، ۱/۲۷۵)

اَنبیائے کِرام کی 10 سُنَّتیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: 10 چیزیں فطرت سے ہیں: (۱)......مونچھ کاٹنا (۲)......داڑھی بڑھانا (۳)......مِسواک (۴)......ناک میں پانی لینا (۵)......ناخن کاٹنا (۶)......پَورے دھونا (۷)......بغل کے بال اُکھیڑنا (۸)......زیرِ ناف بال مونڈنا اور (۹) پانی خرچ کرنا یعنی اِستنجا کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں دسویں بات بھول گیا ممکن ہے کُلّی ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ص١١٦، الحديث:٢٦١)

اسلامی بہنوں کا مِسواک کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسواک کرنا اسلامی بہنوں کے لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سُنَّت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 561 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صفحہ 357 پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ علّامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان میرے آقا اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ملفوظ شریف ذکر فرماتے ہیں:

عرض: عورتوں کے لئے مسواک کیسی ہے؟

ارشاد: ان کے لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سُنَّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں، مِسّی (یعنی ایک قسم کا منجن) کافی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کا بِستر مُبارَک

حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے سُوال کیا کہ رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بِسترِ مُبارَک کیسا تھا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اِرشاد فرمایا: ٹاٹ کا ایک کمبل تھا میں اس کو موڑ کر دو تہیں بنا دیتی اور دو جہاں کے تاجدار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے کہا: اگر میں اس کی چار تہیں کر دوں تو یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے زِیادہ آرام دہ ہوگا لہٰذا میں نے اس کی چار تہیں بنا دیں۔ جب صبح ہوئی تو سیِّدُ المرسلین، شفیعُ المُذنِبین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: (آج رات) تم نے میرے لئے کیا بچھایا تھا؟ فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بستر ہی تھا ہاں! میں نے اس کی چار تہیں بنا دی تھیں، میں نے کہا کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے زِیادہ آرام دہ ہوگا۔ تو دو عالَم کے مالِک ومختار، ہم بےکسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اس کو پہلی حالت پر ہی لوٹا دو کیونکہ اس کے نرم وگداز پن نے مجھے میری رات کی نماز سے روکے رکھا۔ (الوفا باحوال المصطفٰی، ابواب آلات بیته، الباب الرابع فی ذکر فراشه، ص۱۳۲)

بوریا ممنونِ خوابِ راحتش

تاجِ کسریٰ زیرِ پائے اُمّتش (مراٰۃ المناجیح، ۷/۲۵)

یعنی سیِّدُ الانبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آرام دہ نیند سے چٹائی احسان مند ہے حالانکہ کسریٰ بادشاہ کا تاج آپ کی اُمّت کے پاؤں تلے ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کی دُنیا سے بے رَغبتی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب کو کُل کائنات کا مالک ومختار بنایا ہے پھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے اس قدر بے رَغبت تھے کہ اپنے لئے نرم وگداز اور آرام دِہ بستر بھی گوارا نہ فرماتے تھے، دوعالَم کے داتا، ہم غریبوں کے ملجا وماوٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی واِنکساری اور دُنیا سے بے رغبتی کا یہ عالَم تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیِّ مختار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے پھر اس حال میں اُٹھے کہ چٹائی کا نشان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو پر موجود تھا ہم نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بستر بچھادیں (تو مناسب ہوگا) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے دُنیا سے کیا تعلُّق؟ میری مثال دُنیا میں اس سوار کی سی ہے جو ایک درخت کے نیچے سایہ لے پھر چلا جائے اور درخت کو چھوڑ جائے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، ٤٤-باب، ص٥٦٦، الحدیث: ٢٣٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سیِّدُ الانبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے شانِ بے رَغبتی مُلاحظہ فرمائی آج ہم جیسے غلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر عیش کر رہے ہیں اور ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود دُنیا میں ایک مسافر کی سی زِندگی گزاری۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مذکورہ فرمانِ عالیشان کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی جیسے یہ سوار اتنی دیر آرام کے لئے اپنا بستر وغیرہ نہیں کھولتا، بلکہ زمین پر ہی لیٹ کر دھوپ ڈھل جانے پر چل دیتا ہے، ایسے ہی ہمارا حال ہے کہ ہم کونین کے مالک ہیں، مگر اپنے لئے کچھ نہیں رکھتے۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پردہ فرمانے کے بعد دُنیا کو اور اپنی اُمَّت کو چھوڑ دیا، ان سب سے بے تعلُّق ہوگئے، اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو چھوڑ دیں تو ہم ہلاک ہوجائیں، سورج دُنیا کو چھوڑ دے، تو دُنیا اَندھیری ہوجاوے، رُوح بدن کو چھوڑ دے تو بدن مر جاوے، جڑ درخت کو چھوڑ دے تو درخت سوکھ جاوے، اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دُنیا کو چھوڑ دیں تو کوئی اللہ، اللہ کہنے والا نہ رہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، ۷/۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ خدا میں دُعائے مُصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا فَروہ بن نَوفَل اَشجعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کے بارے میں سوال کیا تو سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو عمل میں نے کئے اور جو نہیں کئے ان کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، ص۱۰۴۵، الحدیث:۲۷۱۶)

حُضُور اَکثر اوقات کون سی دُعا فرماتے؟

ایک دوسری روایت میں اِس طرح ہے کہ اِبنِ یَساف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی وفات شریف سے پہلے زیادہ تر کونسی دُعا کیا کرتے تھے؟ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات یہ دُعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو عمل میں نے کئے اور جو نہیں کئے ان کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من شر ما عمل وذکر الاختلاف...الخ، ص۸۷۶، الحدیث:۵۵۳۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شفیعُ المُذْنِبین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے لئے دُعائے مَغْفِرت کرنا تعلیمِ اُمَّت کے لئے تھا ورنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر گناہ سے مَعْصُوم ہیں، چُنانچہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نقل فرماتے ہیں: علّامہ طِیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس دُعا میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس چیز سے پناہ طلب کی ہے جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معصوم ہیں اور یہ عمل اس لئے فرمایا تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف، عظمتِ خداوندی کے اِقرار اور اس کی طرف محتاج ہونے کو لازم پکڑے رہیں نیز یہ کہ اس عمل میں آپ کی پیروی کی جائے اور آپ لوگوں کو دُعا کا طریقہ سکھا دیں۔ (فیض القدیر شرح جامع الصغیر، حرف الھمزۃ، ۲/۱۳۶، تحت الحدیث:۱۴۶۵، ملخصًا)

حضرتِ علّامہ علی بن سلطان المعروف مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نُبُوَّت سے پہلے وبعد گناہِ صغیرہ وکبیرہ سب سے مَعْصُوم ہیں۔

(مأخوذ از مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، الفصل الاول، ۲۴۴/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رات میں کس چیز سے ابتدا فرماتے؟

حضرتِ سیِّدُنا شَریق ہَوزَنی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا میں نے ان سے دَرْیافت کیا کہ نبیِّ اَکرم، رسولِ مُحْتَشم، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں جاگتے تھے تو اِبتدا کس چیز سے فرماتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے وہ چیز پوچھی جو تم سے پہلے مجھ سے کسی نے نہ پوچھی میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں جاگتے تو دس بار اَللّٰہُ اَکْبَر، دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، دس بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، دس بار سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس، دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے پھر دس بار کہتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی اے میرے اللہ! میں دُنیا وقیامت کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر (اس کے بعد) نماز شروع فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ص۷۹۵، الحدیث:۵۰۸۵)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کے تحت "**مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح**" میں فرماتے ہیں: اس سُوال سے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا عشقِ رسول ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حضرات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ساری اندرونی وبیرونی زندگی معلوم کرکے اس کو نقل کرنا چاہتے تھے۔

مزید فرماتے ہیں کہ (نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا اور قیامت کی تنگی سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کی ہے تو) دنیا کی تنگی میں یہاں کی آفتیں، بیماری اور قرض کی مصیبتیں وغیرہ سب داخل ہیں اور قیامت کی تنگی میں وہاں کی دھوپ اور گرمی، حساب میں ناکامی وغیرہ شامل ہے، یہ کُل **70** کلمات ہوئے قربان جاؤں اس سونے اور جاگنے پر۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا قام من اللیل، ۲۵۱/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کی رات کی نماز

حضرتِ سیِّدُنا اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کیا کہ سرورِ عالَم ، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: سیِّدُ المرسلین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے شروع حصّے میں سوتے تھے اور آخری حصّے میں اُٹھ کر نماز پڑھتے پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آتے اور جب مؤذِّن اذان کہتا تو نبیِّ اکرم ، رسولِ محتشم ، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کھڑے ہوتے اگر حاجت ہوتی تو غُسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر (نماز کے لئے) چلے جاتے۔

(صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب من نام اول الليل ــ الخ، ص۳۳۲، الحديث:۱۱۴۶)

حُضُور رات کو کس چیز سے نماز شروع فرماتے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوسلمہ بن عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ نبیِّ اَکرم ، رسولِ محتشم ، شفیعِ معظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کو اُٹھتے تو کس چیز سے نماز شروع فرماتے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: سیّاحِ افلاک ، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کو اُٹھا کرتے تو اس طرح نماز شروع فرماتے: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ، وَمِیْکَائِیْلَ، وَاِسْرَافِیْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ، اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے جبرائیل ، میکائیل اور اسرافیل (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب وشہادت کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں میں ان امور میں فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ، ایسے اِختلافی اُمور جن میں حق سے اختلاف کیا گیا ہو تو اپنے اِذْن سے مجھے ہدایت عطا فرما تا بے شک تو جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتا ہے۔" (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ص۳۸۰، الحديث:۷۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کا مَرَضِ وفات شریف

حضرتِ سیِّدُنا عبیدُ اللّٰہ بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ میں نے محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلمین ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کیا: اے امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَرَض کے بارے میں بتایئے، انہوں نے فرمایا: سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب مَرَض شروع ہوا تو ہم آپ کے سانس لینے کو کشمش کھانے والے کے سانس لینے کے مشابہ قرار دینے لگے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے پاس جاتے لیکن جب مَرَض زیادہ ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے پاس رہنے کی بقیہ اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے اجازت لے لی۔ (سنن ابن ملجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء فى ذكر مرض رسول الله، ص٢٥٩، الحديث:١٦١٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر کا کَفَنِ رسول کے مُتعلِّق پوچھنا

حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر اپنی صاحبزادی سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے) دریافت کیا کہ تم لوگوں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا؟ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف کس دن ہوئی؟ (صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب موت يوم الاثنين، ص٣٨٧، الحديث:١٣٨٧، ملتقطًا)

اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آرزو تھی کہ کفن و یومِ وفات میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُوافقت ہو۔ حیات میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِتِّباع تھا ہی وہ ممات میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی اِتِّباع چاہتے تھے۔

اللہ اللہ یہ شوقِ اِتِّباع
کیوں نہ ہو صِدِّیقِ اَکبر تھے
(صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا ابو سَلَمہ کا کَفَنِ مُصطفٰے کے مُتعلِّق پوچھنا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ اُمُّ الْمُؤمنین، صِدِّیقہ بنتِ صِدِّیق حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ سرکارِ اَقدس، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے

اِرشادفرمایا: تین سحولی (1) کپڑوں میں۔(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی کفن المیت، ص۳۳۸، الحدیث:۹۴۱)

سَیِّدَتُنا عائشہ حُضُور کو کونسی خوشبو لگاتیں؟

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوال کیا کہ سرکارِ مدینہ، صاحبِ مُعطَّر و مُعنبر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اِحرام باندھنا چاہتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کونسی خوشبو لگایا کرتی تھیں؟ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشادفرمایا: سب سے عُمدہ خوشبو۔(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص۴۳٦، الحدیث:۱۱۸۹)

حُضُور کو خوشبو محبوب تھی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُنیا کی تین چیزیں پسند تھیں: (۱)......کھانا (۲)......عورتیں (بیویاں) اور (۳) خوشبو۔

(مسند امام احمد، مسند عائشة رضی اللہ عنہا، ۱۰/ ۱۲۱، الحدیث:۲۵۱۷۴، ملتقطًا)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: ان تین چیزوں سے مَحَبَّت سُنَّت ہے اپنی بیوی سے مَحَبَّت تقویٰ کی اصل ہے جو شخص اپنی بیوی سے مَحَبَّت نہیں کرتا وہ بدکار ہو جاتا ہے، خوشبو کا تعلُّق رُوحانیت سے ہے جس قدر روحانیت قوی ہوگی اسی قدر خوشبو بھی پیاری ہوگی اب بھی دیکھا گیا کہ مقبول بندوں کو خوشبو پیاری ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء، ۷/ ۸۲)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی "مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح شَرح مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح" میں اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: محبوبِ خدا، احمدِ مجتبےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانے سے اس لئے مَحَبَّت تھی تاکہ اس سے بدن کی حفاظت اور دینی معاملات کے سلسلے میں قوّت حاصل ہو، بیویوں سے اس لئے مَحَبَّت تھی تاکہ خسیس وسوسوں سے پاکیزہ دِل کی حفاظت رہے اور دماغ کی تقویّت کے لیے خوشبو سے مَحَبَّت تھی کہ بعض حکما کے نزدیک دماغ عقل کا مقام ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء......الخ، ۹/ ۴۴۷، تحت الحدیث:۵۲٦۰)

(1)......یہ "سحول" کی طرف منسوب ہے اور "سحول" یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے۔(معجم البلدان، ص۱۸٤)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیِّدُ الانبیاوالمرسلین، محبوبِ ربُّ العٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شمار معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر اور پسینۂ مبارک سے خوشبو مہکتی رہتی تھی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک وعنبر ایسا نہ سونگھا جو سرکارِ مدینہ، صاحبِ مُعَطَّر ومُعَنْبَر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہک سے زِیادہ خوشبودار ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبی ...الخ، ص ۹۱۲، الحدیث: ۲۳۳۰)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: یہ خوشبو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جسمِ اَطہر سے ہر وقت مہکتی تھی بہُت تیز تھی اور دُور دُور پہنچتی تھی حتی کہ گلی سے گزرتے تو گھروں والے اندرونِ خانہ محسوس کر لیتے تھے پھر یہ خوشبو بہُت دیر تک پھیلی رہتی تھی کہ جس گلی سے گزر جاتے بعد میں بہُت دیر تک وہ گلی مہکی رہتی تھی کہ بعد میں آنے والے پہچان لیتے کہ یہاں سے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) گزر گئے ہیں،

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں:

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں وَاللہ!
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو (حدائقِ بخشش، ص۱۴۰)

بلکہ اب بھی روضۂ اطہر پر خُصُوصاً مواجہ شریف جہاں کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے کبھی کبھی نہایت نفیس خوشبو محسوس ہوتی ہے بُزُرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کبھی کسی کو اپنے گھر میں خصوصاً تہجّد کے وقت غیبی خوشبو محسوس ہوتی ہے اس وقت درود شریف پڑھنا چاہئے یہ خیال کرے کہ یہاں سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گزرے ہیں بعض لوگوں کی وفات کے وقت ایسی خوشبو محسوس ہوتی ہے سمجھو حُضُور تشریف لائے ہوئے ہیں اس میت کو لینے آئے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الفضائل والشمائل باب اسماء النبی وصفاتہ، ۵۲/۸)

عنبر زمیں عبیر ہوا مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے
گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر (حدائقِ بخشش، ص۲۲۵-۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنیں کون سی خوشبو لگائیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خیال رہے کہ عورتوں کو ایسی خوشبو اِستعمال کر کے باہر نکلنا منع ہے جس سے مہک آتی ہو، حدیث شریف میں نبیِّ اَکرم، رسولِ مُحتشم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو رنگت چھپی رہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو مہک چُھپی ہوئی ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الطیب الرجال والنساء، ص٦٥٢، الحدیث:٢٧٨٧)

اس حدیث شریف کے تحت "مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح" میں ہے: (اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ) جب عورت باہر نکلنے کا ارادہ کرے تو اس وقت اس کی خوشبو ایسی ہی ہونی چاہئے جب وہ اپنے شوہر کے پاس ہو تو جو خوشبو چاہے لگالے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ہر آنکھ زانیہ ہے، جب کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ٢٨٧/٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا حُضُور کو بُڑھاپا آیا؟

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ کیا سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بڑھاپا آیا تھا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سفیدی کے ساتھ عیب زدہ نہیں کیا۔ (المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، ذکر خضاب رسول اللّٰہ بالحناء، ٥٠٧/٣، الحدیث: ٤٢٦٠)

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی گئی کہ شاہِ آدم وبنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑھاپے کا کیا حال تھا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سفیدی کے ساتھ عیب نہیں لگایا حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ اَقدس میں صرف 17 یا 18 (بال سفید) تھے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ٤٢٦١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کے کتنے بال مُبارَک سفید تھے؟

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفید بالوں کے مُتَعَلِّق تین روایات ہیں: (۱)......14 بال شریف سفید تھے۔ (۲)......17 تھے۔ (۳)......20 تھے۔ ہوسکتا ہے کہ اوّلاً 14 بال شریف سفید ہوئے ہوں پھر آخر میں 17 سر مبارک میں اور 3 داڑھی شریف میں، کل 20۔ لہٰذا تینوں روایات درست ہیں۔ (مراۃ المناجیح، کتاب اللباس، ۶/۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فلمیں، ڈرامے دیکھنے سے توبہ کرلی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول کی بَرَکتوں سے لاکھوں لاکھ اِسلامی بہنیں صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہیں، اس مہکے مہکے مدنی ماحول کی بَرَکت سے کثیر اسلامی بہنوں کو گناہوں سے سچی توبہ کرکے اپنی زندگی کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مطابق گزارنے کی توفیق ملی، چُنانچہ دیگر اِسلامی بہنوں کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک ایسی اِسلامی بہن کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی اور اس سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکت سے اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اپنی زندگی شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے مُطابق گزارنی شروع کردی، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ 32 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے "معذور بچی مُبَلِّغہ کیسے بنی؟" صفحہ 7 پر ہے: بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اِسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ چند برس پہلے تک میں بے پردگی، فیشن پرستی، بال کٹوانے اور فوٹو بنوانے جیسی برائیوں کی دَلدل میں پھنسی ہوئی تھی۔ گانے سننے اور فلمیں دیکھنے کی تو اس قدر رَسیا تھی کہ جب تک 2 فلمیں نہ دیکھ لیتی سوتی نہیں تھی۔ میرے چچا جان جو دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے

وابستہ ہیں، مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہونے کی ترغیب دیا کرتے۔ بالآخر اُن کی اِنفرادی کوشش رنگ لائی اور میں 1998ء میں دعوتِ اسلامی کے سالانہ بینَ الاقوامی اِجتماع کے موقع پر عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اِسلامی بہنوں کی نشست میں شریک ہوئی۔ اس اجتماع کا رُوح پرور منظر آج بھی مجھے یاد ہے۔ پُرسوز بیان، ذکرُ اللہ کی صداؤں اور بھیگی آنکھوں سے کی جانے والی اِجتماعی دُعا نے مجھ پر رِقّت طاری کردی، میرے بدن کا رواں رواں خوفِ خدا سے کانپ اٹھا، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ فلمیں ڈرامے نہ دیکھنے کا پختہ اِرادہ کر لیا۔ اجتماع سے واپسی پر جب میں نے اپنے عزم کا اِظہار گھر والوں پر کیا تو انہیں میری بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ روزانہ 2 فلمیں دیکھنے والی لڑکی ٹی وی سے کیونکر دُور رہ سکے گی، مگر مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا تھا۔ اِتفاق دیکھئے کہ اُسی دن کسی نے ٹی وی آن کیا تو اس کی پکچر ٹیوب بھک سے اُڑ گئی اور T.V خراب ہوگیا۔ اس سے میرے اِرادے کو مزید تقوِیَت (یعنی مضبوطی) ملی اور مجھے فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے پر اِستقامت نصیب ہوگئی۔ تادمِ تحریر تقریباً 8 سال ہوچکے ہیں، میں نے کبھی بھول کر بھی ٹی وی کی طرف نظر نہیں کی اور نہ ہی یہ ٹی وی دوبارہ ہمارے گھر میں ڈیرہ جما سکا ہے۔ تادمِ تحریر مجھے ''حلقہ مُشاوَرَت'' اور اسلامی بہنوں کی ''مجلسِ رابطہ'' کی خادِمہ (یعنی نگران) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصِل ہے۔

اے بیمارِ عصیاں تو آجا یہاں پر گناہوں کی دے گا دوا مدَنی ماحول

عطائے حبیبِ خدا مدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مدَنی ماحول (وسائلِ بخشش، ص۶۰۳۔۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد



حیض کے درد کا علاج

25 گرام گُڑ اور گاجر کے بیج 15 گرام دو گلاس پانی میں اُبال لیجئے جب آدھا گلاس رہ جائے تو چھان کر پی لیجئے۔ اگر حیض دَرد سے آتا ہو تو اس کے ایّام میں بغیر درد کے آنے لگے گا۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(گھریلو علاج، ص۱۰۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بیان ﴿15﴾......سیِّدَتُنا عائشہ بحیثیتِ مُفَسِّرہ

دُرُودِ پاک باعثِ نَجات

"سَعَادَةُ الدَّارَيْن" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبدالحکم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی کو دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" فرمایا: مجھ پر رَحم فرمایا اور بخش دیا مجھے جنت کی طرف رُخصت کیا گیا جیسے دُلہن کو رُخصت کیا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے یہ مقام کس سبب سے پایا؟ فرمایا: میری کتاب "اَلرِّسَالَة" میں جو دُرودِ پاک لکھا ہے اس کے سبب سے۔ میں نے پوچھا: وہ کس طرح ہے؟ فرمایا: وہ یوں ہے: "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر آپ کا ذِکر کرنے والوں اور آپ کے ذِکر سے غافل رہنے والوں کی تعداد کے برابر دُرود نازِل فرمائے۔" صبح میں نے کتاب "اَلرِّسَالَة" کو دیکھا تو وہی دُرودِ پاک لکھا ہوا تھا جیسے میں نے خواب میں مُلاحظہ کیا تھا۔ (سَعَادَةُ الدَّارَيْن، الباب الرابع فيما ورد من لطائف المرائي والحكايات...الخ، ص١٣٤)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِين بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تَفسِیر کی تَعرِیف

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان تفسیر کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں: تفسیر

کے لفظی معنیٰ ''کھولنا'' ہیں۔ محاورہ میں تفسیر یہ ہے کہ کلام کرنے والے کا مقصد اس طرح بیان کرنا جس میں کوئی شک وشُبہ باقی نہ رہے اور مُفَسِّرِین کی اِصطِلاح میں تفسیر یہ ہے کہ قرآنِ پاک کے وہ اَحوال بیان کرنا جن میں عقل کو دخل نہیں بلکہ نقل کی ضرورت ہو جیسے آیات کا شانِ نُزول یا اُن کا ناسخ اور منسوخ ہونا وغیرہ۔ (لہٰذا اگر کوئی شخص بغیر حوالہ نقل اپنی رائے سے کہہ دے کہ فُلاں آیت منسوخ ہے یا فُلاں آیت کا یہ شانِ نُزول ہے تو مُعْتَبَر نہیں) (مَاخُوذ از تفسیرِ نعیمی، ۳۸/۱)

تَفسِیر بِالرَّائے کا حُکم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ مقدّس کی تفسیر بالرّائے (یعنی بغیر نقل کے اپنی رائے سے تفسیر) کرنا حرام، حرام، اَشد حرام ہے، چُنانچہ مُفَسِّرِ قرآن، حِبْرُ الْاُمَّۃ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ سلطانِ بحروبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّار یعنی جس نے قرآنِ پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہا اُس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔''

(جَامِعُ التِّرمِذِی، کتاب تفسیر القران، باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیه، ص۶۸۵، الحدیث:۲۹۵۱)

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: ''مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ یعنی جو قرآنِ پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے پھر ٹھیک بھی کہہ دے تب بھی خطا کرگیا۔'' (المرجع السّابق، الحدیث:۲۹۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان اَحادیث کے تحت فرماتے ہیں: (پہلی حدیث شریف سے یہ پتا چلا کہ) قرآنِ پاک کی تفسیر بالرّائے کرنے والا جہنّمی ہے، خیال رہے کہ قرآن کی بعض چیزیں نقل پر موقوف ہیں جیسے شانِ نُزول، ناسخ منسوخ، تجوید کے قواعد۔ انہیں رائے سے بیان کرنا حَرام ہے، وہی یہاں مراد ہے اور بعض چیزیں شرعی عقل سے بھی معلوم ہوسکتی ہیں جیسے آیات کے علمی نکات اچھی اور صحیح تاویلیں، پیدا ہونے والے اِعتراضات کے جوابات وغیرہ ان میں نقل لازم نہیں غرضیکہ قرآن کی تفسیر بالرّائے حرام ہے اور تاویل بالرّائے عُلَمائے دِین کے لئے باعِثِ ثواب۔

(نیز دوسری حدیث شریف کے تحت فرمایا:) یعنی اگر عالم قرآن کی رائے سے تفسیر کرے یا جاہل رائے سے تاویل کرے اور اِتّفاقاً وہ تفسیر وتاویل دُرُست ہو تب بھی وہ دونوں گنہگار ہوں گے کیونکہ انہوں نے ناجائز کام کیا اور ممکن ہے کہ آئندہ اس پر دلیر

ہوکر غَلَطی بھی کر جائیں، عُلَما فرماتے ہیں کہ تفسیرِ قرآن کے لئے عالِم کو پندرہ علموں میں پوری مہارت چاہئے تب وہ قرآن کو ہاتھ لگائے ایسا عالِم اگر تاویلِ قرآن میں غَلَطی بھی کرے تب بھی ثواب پائے گا مُجتَہِد کی خطا پر ایک ثواب ہے اور صحت پر دو۔ (مِراٰۃُ المَناجیح، کتاب العلم، ۲۰۸/۱)

تَفسیرِ قُراٰن کے مُعاملے میں سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر کا خوفِ خُدا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام وصحابیات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا کو حرزِ جاں بناتے تھے، انہیں سُنّت سے ذرا بھی اِنحراف گوارا نہ تھا ایسا کب ہوسکتا تھا کہ وہ قرآنِ پاک کی تفسیر کے مُعاملے میں ان عبرت آموز فرامین کو پسِ پشت ڈال دیتے بلکہ ان نُفوسِ قدسیہ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ تھا کہ کسی بھی آیت کا معنٰی بیان کرنے سے سخت گھبراتے تھے حالانکہ رسولِ اَکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شب وروز ان حضرات کے سامنے تھے، انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ پاک کو نازِل ہوتے مُلاحظہ کیا تھا، پھر بھی خوفِ خدا کا کس قدر غلبہ تھا؟ چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **719** صفحات پر مُشتمل کتاب **''فیضانِ صدیق اکبر''** صفحہ **479** پر **''تاریخُ الخُلَفا''** کے حوالے سے منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا اِمام **ابوالقاسم بغوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ اَبی مُلَیْکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے رِوایت کیا ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''کون سی زمین مجھے جگہ دے گی یا کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا جب میں **کتابُ اللّٰہ** کی تفسیر میں وہ کہوں جو **اللّٰہ** تَعَالٰی کی منشا کے خِلاف ہو''۔

(تَارِیْخُ الْخُلَفَاء، ابوبکر الصدیق، فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القراٰن، ص۶۰)

سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس فرمان سے آج کل کے ان جاہل عربی دانوں کو سبق لینا چاہئے جو قرآنِ پاک کی تفسیر بالرّائے کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے اور نارِ جہنّم کے حقدار بنتے اور بناتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا عائشه کے بَعض فَضائل

بہرحال محبوبہ محبوبِ ربُّ العٰلمین، صدیقہ بنتِ صدیق، اُمُّ المؤمنین، اَفْقَهُ نِسَاءِ الْاُمَّة حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رحمتِ عالَم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ محبوب زوجہ مُطَہَّرہ ہیں کہ تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بستر میں سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی نازِل ہوتی تھی۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الهبة وفضلها ......الخ، باب من اهدى الى صاحبه ...الخ، ص٦٦٤، الحديث:٢٥٨١)

شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گلے اور سینہ کے درمیان وِصال فرمایا۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، كتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ص١١٠٢، الحديث:٤٤٤٩)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَکابرین فقہاصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے تھیں۔

(عُمْدَةُ الْقَارِی، کتاب بدء الوحی، بیان کیف کان بدء الوحی، ١/٣٨)

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم اَصحابِ رسول پر جب کوئی بات پیچیدہ ہوجاتی تو ہم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کرتے تو آپ کے پاس اس کا علم پالیتے۔

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فضل عائشة رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا، ص٨٧٣، الحديث:٣٨٨٢)

ایسا کیوں نہ ہوتا حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں خود نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اِرشاد فرمایا: ''تم اپنا دوتہائی دِین اس حُمَیرا (یعنی سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے حاصل کرو۔'' (التَّفْسِیْرُ الْکَبِیْر، الجزء الثانی والثلاثون، سورة القدر، تحت الآية:٣، ١١/٢٣٢)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بے شمار فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آیاتِ قرآنیہ کے معانی ومفاہیم کو خوب اچھی طرح سمجھتی تھیں اگر کسی آیت کا معنیٰ سمجھ میں نہ آتا تو اس سلسلے میں بار بار نبیِ اکرم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کرکے سمجھ لیتیں، چُنانچہ

بار بار پُوچھ کر بات سمجھ لیتیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج،

سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی سے بھی حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے آپ پر فِدا کرے، کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ نہیں فرماتا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ(۷) فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًاۙ(۸) (پ۳۰، الانشقاق:۸،۷) ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔

اِرشاد فرمایا: یہ پیش کرنا ہے، ان کے اَعمال ان پر پیش کئے جائیں گے مگر جس سے جانچ کر (رتی رتی کا) حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب: فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ، ص۱۲۷۴، الحدیث:۴۹۳۹)

فقیہِ اَعظم ہند، شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "نُزْھَۃُ القاری شرح صحیح البُخاری" میں اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشاد کا مطلب یہ ہے: حِسَابِ یَسِیْر سے مراد یہ ہے کہ اس کے اَعمال اس کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اور اس سے کچھ پُوچھ گچھ نہ ہوگی کہ تو نے یہ کیوں کیا اور تو نے یہ کیوں نہیں کیا؟ ایسے شخص کو بخش دیا جائے گا۔ لیکن حساب کے وقت جس سے پُوچھ گچھ ہوگی یہ تو نے کیوں نہیں کیا اور یہ کیوں کیا؟ (وہ ہلاک ہو جائے گا۔) (نزہۃ القاری، کتاب التفسیر، ۵/۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث شریف سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت کا بھی پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قرآن پاک کی آیات کے مَطالِب و مسائل سمجھنے اور تحقیق کرنے کا کس قدر جذبہ تھا کہ اس سلسلے میں بار بار سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافت کرتیں پھر اگر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان بظاہر کسی آیت کے خِلاف معلوم ہوتا تو اُسے بارگاہِ رسالت میں بیان کرتیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کے تسلّی بخش جوابات اِرشاد فرماتے۔

مذکورہ آیات کی دوسری تفسیر

اوپر ذِکر کی گئی آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایک فرمان یہ بھی

ہے کہ ”وہ شخص (جس کے اعمال اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور اس سے ان کے بارے میں کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی وہ) اپنے گناہوں کو پہچانے گا پھر اس کے گناہوں کو مُعاف کر دیا جائے گا۔ (تفسیر دُرِّ منثور، سورة الانشقاق، تحت الآية:٨، ١٠/٣١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کے مال سے کھانا

قرآنِ مُقدَّس کی تفسیر کے سلسلے میں بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کئی ایک رِوایات آئی ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ (پ۴، النساء:۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدرِ مناسب کھائے۔

کی تفسیر میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان ہے کہ یہ آیت یتیم کے سرپرست کے بارے میں نازِل ہوئی ہے کہ ”جب وہ محتاج ہو تو اس کے مال سے بقدرِ مناسب لے۔“

(صَحِیح مُسلِم، کتاب التفسیر، ص۱۱۰۳، الحدیث:۳۰۱۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ آیتِ مبارکہ میں اَمیر ولی کو یتیم کے مال سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ فقیر ولی کو یتیم کے مال سے بقدرِ ضرورت لینے کی اِجازت دی گئی ہے۔ یہ تو حق کے طور پر مالِ یتیم میں سے لینے کا بیان ہوا مگر مالِ یتیم ناحق کھانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن و حدیث میں صراحتاً یتیموں کا مال ناحق کھانے والوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے، چنانچہ

”یَتِیم“ کے چار حُرُوف کی نِسبت سے مالِ یتیم ناحق کھانے کی وعیدات پر مُشتَمِل 4 رِوایات

﴿1﴾...... اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو خط حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن حزم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے کر اہلِ یمن کی طرف بھیجا اس میں یہ لکھا تھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: (۱)......شرک کرنا۔ (۲)......مؤمن کو ناحق قتل کرنا۔ (۳)...... جنگ کے دن میدانِ جہاد سے بھاگنا۔ (۴)......والدین کی نافرمانی

کرنا۔(۵)......پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔(۶)......جادو سیکھنا۔(۷)......سود کھانا اور(۸)یتیم کا مال کھانا۔(اَلْاِحْسَان فِی تَقْرِیْبِ صَحِیْحِ اِبْنِ حَبَّان، کتاب التاریخ، باب کتب النبی، ذکر کتبة المصطفٰی کتابه الی اهل الیمن، ص١٧٤٤، الحدیث:٦٥٥٩)

﴿2﴾......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت کچھ لوگوں کو اُن کی قبروں سے اُٹھائے گا جن کے مونہوں سے آگ بھڑک رہی ہوگی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے۔ (پ٤، النسآء:١٠)

(مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی الْمَوْصِلی، حدیث ابی برزہ اسلمی عن النبی، ٥/٤٠٠، الحدیث:٧٤٣٧)

﴿3﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ انور، صاحبِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے معراج کی رات ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اُونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایک فِرِشتہ مقرَّر تھا جو ان کے ہونٹوں کو پکڑتا پھر ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتا جو ان کے نیچے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔

(تَفْسِیرِ قُرْطبی، سورة النساء، تحت الآیة:١٠، ٣٤/٣)

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا سدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: جب کوئی آدمی یتیم کا مال ظلم کرتے ہوئے کھائے گا اسے قیامت کے روز یوں اُٹھایا جائے گا کہ آگ کا شُعلہ اس کے منہ، اس کے کانوں، اس کی ناک اور اس کی آنکھوں سے نکل رہا ہوگا جو بھی اسے دیکھے گا وہ پہچان لے گا کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔(تفسیرِ درِّ منثور، سورة النساء، تحت الآیة:١٠، ٢٠١/٤)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب "جہنّم میں لیجانے والے اَعمال" جلد 1 صفحہ 795 پر شیخُ الاسلام، شہابُ الدِّین اِمام اَحمد بن حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی یتیم کا مال ناحق کھانے کے متعلّق فرماتے ہیں: یہ بھی کبیرہ گناہوں میں شُمار کیا گیا ہے اور عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے کلام کا ظاہر اس

بات پر دلالت کرتا ہے کہ کم یا زیادہ مال کھانے میں کوئی فرق نہیں اگر چہ ایک دانہ ہی ہو۔

اگر یتیم کا کم مال کھانے کو کبیرہ نہ قرار دیا جائے تو یہ زیادہ کھانے کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ اسے منع کرنے والا کوئی نہیں کیونکہ وہ یتیم کے تمام مال کا والی ہے، لہٰذا کم لینے پر بھی کبیرہ گناہ ہونے کا حکم متعیّن ہوگا۔

(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، باب الحجر، الکبیرۃ الثامنۃ بعد المائتین اکل مال الیتیم، ۱/۴۸۵، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کن کے دل ڈر رہے ہیں؟

محبوبۂ محبوبِ خدا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس آیۂ مبارکہ کے بارے میں پوچھا:

وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۶۰)

سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (بارگاہِ رسالت میں) عرض کی: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے بنتِ صِدِّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! نہیں، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں اپنے ان نیک اَعمال کے قبول نہ کئے جانے کا ڈر رہے، یہ لوگ بھلائی میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے اسے پہنچیں۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ المؤمنین، ص۷۳۳، الحدیث: ۳۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک آیت کی تفسیر

حضرت سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بھانجے! میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باری میں ہمارے پاس قیام فرما ہونے کے اِعتبار سے ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت نہ دیتے تھے اور بہُت کم ہی کوئی دن ہوتا تھا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم تمام کے پاس تشریف لاتے اور مَس کئے بغیر ہر زوجہ کے قریب جاتے یہاں تک کہ آپ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس زوجہ کے پاس پہنچ جاتے جس کا دِن ہوتا اور اس کے پاس رات گزارتے۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَوْدَہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا جب عُمر رَسیدہ ہوگئیں اور خوف کھانے لگیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اِنہیں جدا کردیں گے تو آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میرا دِن عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا) کے لئے ہے۔ تو نبیِّ اکرم، شفیعِ معظَّم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمالیا۔

سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ہم کہا کرتے ہیں کہ اسی بارے میں یا اس (مسئلہ) کے مشابہ جس کو خیال کیا جاتا تھا اس کے متعلّق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۲۸ (پ۵، النسآء:۱۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے اور دِل لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سُنَن اَبی دَاوٗد، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ص۳۴۰، الحدیث:۲۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر ذِکر کی گئی آیتِ مُبارکہ کے بارے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا ایک اور مقام پر فرماتی ہیں: یہ آیت اس عورت کے متعلّق نازل ہوئی تھی جو کسی مرد کے نکاح میں ایک لمبے عرصہ تک رہی ہو پھر وہ اس کو طلاق دینے کا ارادہ کرے اور وہ عورت کہے مجھے طلاق مت دو، مجھے اپنے پاس رکھو اور میری طرف سے تم کو دوسرے نکاح کی اِجازت ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی۔ (صَحِیح مُسْلِم، کتاب التفسیر، ص۱۱۵۳، الحدیث:۳۰۲۱)

آیتِ طلاق کا شانِ نُزول

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا بیان فرماتی ہیں: (پہلے ایسا ہوتا تھا کہ) آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا وہ عورت پھر بھی اس کی بیوی رہتی تھی وہ جب چاہتا تھا اس کی عدّت کے دوران اس سے رُجوع کرلیا کرتا اگرچہ اس نے اسے 100 مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ طلاق دی ہو یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہ تو میں تمہیں طلاق دوں گا کہ تم مجھ سے الگ ہو جاؤ اور نہ ہی میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا، وہ خاتون بولی: وہ کیسے؟ اس آدمی نے کہا: میں تمہیں طلاق دوں گا، جب تمہاری عدّت ختم ہونے والی ہوگی تو تم سے رُجوع کر لیا کروں گا وہ عورت گئی اور سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور یہ بات بتائی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خاموش رہیں جب رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ان کو (اس بارے میں) بتایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خاموش رہے، یہاں تک کہ قرآنِ مُقدّس (کا یہ حکم) نازل ہوا:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍؕ (پ۲، البقرۃ:۲۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: اس کے بعد لوگوں میں سے جس نے طلاق دینا ہوتی یا نہ دینا ہوتی اس نے نئے طریقے سے طلاق دینا اختیار کیا۔

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الطلاق واللعان، باب ما جاء فی طلاق المعتوہ، ص۳۱۱، الحدیث:۱۱۹۲)

مُصِیبَت کا ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام وصحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دیگر علمی سُوالات کے علاوہ قرآنِ پاک کی تفسیر کے بارے میں بھی پوچھا کرتے تھے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 743 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "جنّت میں لیجانے والے اَعمال" صفحہ 615 پر حضرتِ سیِّدُنا اِمام شَرَفُ الدِّین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ان آیات کے بارے میں پوچھا:

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ۳، البقرۃ:۲۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور......

مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِهٖ ۙ (پ۵، النساء:۱۲۳) ترجمۂ کنز الایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا

تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: ''جب سے میں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُوال کیا ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (میرے سُوال کے جواب میں) فرمایا تھا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا)! یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بندے سے مُبایَعَہ (یعنی مُعاہدہ) ہے، اسے جو بخار ہو، مُصیبت پہنچے یا کانٹا چبھے یہاں تک کہ وہ جو پونجی اپنی پوٹلی میں رکھے اور اسے نہ پائے تو اس کے لئے بے چین ہو جائے پھر اسے اپنے پہلو میں پالے، یہاں تک کہ مؤمن اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سُرخ سونا بھٹی سے نکلتا ہے۔ (اَلتَّرۡغِیۡب وَالتَّرۡہِیۡب، کتاب الجنائز الترغیب فی الصبر سیما لمن...الخ، ص۱۰۷۰، الحدیث:۶۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَفا و مَروَہ کی سَعی کا حُکم

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کی: میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص صَفا و مَروہ کے پھیرے نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اِستِفسار فرمایا: کیوں؟ میں نے عرض کی: کیونکہ اللّٰہ رَبُّ الۡعِزَّت نے اِرشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۵۸﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صفا اور مروہ اللّٰہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللّٰہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کا حج و عُمرہ مکمل نہیں فرماتا جس نے صَفا و مَروہ کے پھیرے نہیں کئے اور اگر ایسے ہوتا جیسے تم کہتے ہو (یعنی یہ سعی واجب نہ ہوتی) تو یوں اِرشاد ہوتا: ''فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِ اَنۡ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے نہ کرے۔''

کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کن کے بارے میں ہے؟ زمانۂ جاہلیّت میں اَنصار سَمُنْدر کے کنارے پر واقع دو بتوں کے لئے اِحرام باندھا کرتے تھے جن کو (۱)......اساف اور (۲)......نائلہ کہا جاتا تھا، اس کے بعد آکر صفا و مروہ کے درمیان سَعی کرتے اس کے بعد حلق کرتے پھر جب اسلام آیا تو زمانۂ جاہلیّت کے اس کام کی وجہ سے انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سَعی کرنے کو ناپسند کیا۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ پھر اَللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیَت نازل فرمائی تو انہوں نے صفا ومَروہ کی سَعی کی۔(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الحج، باب بیان ان السعی بین الصفا والمروۃ...الخ، ص٤٧٥، الحدیث:١٢٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُصولِ فِقْہ کے ایک دَقِیق مَسئلے کا حَل

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان "مِراٰۃُ المناجیح" میں اِرشاد فرماتے ہیں: دیکھو! اس ایک جواب میں اُصولِ فقہ کا کتنا دَقیق (پیچیدہ) مسئلہ حل فرما دیا کہ واجب کی پہچان یہ ہے کہ اس کے کرنے میں ثواب (اور) نہ کرنے میں گناہ (ہو)، جائز کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔ یہاں آیَت میں پہلی بات فرمائی گئی ہے۔(مِراٰۃُ المَناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی،٨/٥٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کِس قَسَم پر پکڑ نہیں فرماتا

حضرتِ سیِّدُنا عطا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حاضِر ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عَرض کی: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اَللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ (پ٢، البقرۃ:٢٢٥) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے۔

(اس سے مراد کون سی قسمیں ہیں؟) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: ان سے مراد یہ قسمیں ہیں (جیسے تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے): "لَا وَاللّٰہ" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔ "بَلٰی وَاللّٰہِ" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کیوں نہیں۔(وغیرہ) یہ ان قسموں میں سے نہیں ہیں جن کو تم پختہ کرتے ہوئے۔

(تَفْسِیرِ طَبَرِی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:٢٢٥، ٢/٤١٧، الحدیث:٤٣٨٢)

قسم کی اَقسام

مُفَسّرِ شہیر، صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اُوپر بیان کی گئی آیتِ مُقدَّسہ کے تحت قَسَم کی اَقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قَسَم تین طرح کی ہوتی ہے:

﴿1﴾......لَغو ﴿2﴾......غَمُوس ﴿3﴾......مُنْعَقِدہ

(۱)......لغو یہ ہے کہ کسی گُزرے ہوئے اَمر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور دَرْحقیقت وہ اس کے خلاف ہو، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ (۲)......غموس یہ ہے کہ کسی گُزرے ہوئے اَمر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اِس میں گنہگار ہوگا۔ (۳)......منعقدہ یہ ہے کہ کسی آیندہ اَمر پر قَصْد کرکے قسم کھائے اس قَسَم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفّارہ بھی لازِم۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۲۵، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بلا ضرورت قَسَم کھاتے رہنا بھی مَنْع ہے پھر جھوٹی قَسَم کھانے کا کس قدر ہولناک اَنجام ہوگا، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 301 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''آنسوؤں کا دَرْیا'' صفحہ 289 پر حضرت سیِّدُنا امام اَبُوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: بَہُت زِیادہ قسمیں اُٹھانے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سامنا کرنے سے بچو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

جھوٹی قَسَم کی سزا

اِسرائیلیات میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! جو تیرے نام کی جھوٹی قسم اُٹھائے اس کی سزا کیا ہے؟ فرمایا: میں اس کی زبان کو آگ کے دو انگاروں کے درمیان باٹ دوں گا۔ عرض کیا: یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! جو جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال لوٹ لے اس کی سزا کیا ہے؟ فرمایا: میں جنّت سے اس کا حصّہ کاٹ دوں گا۔

(بحر الدموع، الفصل الثانی والثلاثون تحریم الربا والسرقۃ والخیانۃ وشرب الخمر، ص۲۱۳)

عظمتِ خداوندی سے ناواقف

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس بات کا اِذن دیا ہے کہ میں ایک ایسے (فرشتہ بصورتِ) مُرغ کا ذِکر کروں جس کے قدم سب سے نچلی زمین میں گڑے ہوئے ہیں اور اس کی گردن عرشِ الٰہی کے ساتھ مُتَّصِل ہے، وہ عرض کرتا ہے: تو پاک ہے، تو کتنا عظیم ہے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: جو میرے نام کی جھوٹی قسم اُٹھاتا ہے وہ میری عظمت کو نہیں جانتا۔ (کتاب العظمة، باب فی قصة عوج۔۔۔الخ، فصل فی صفة العمالقة والجبابرة ذكر ساعات الليل والنهار۔۔۔الخ، ص٤٥٨، الحديث:١٢٦٣)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دَعوت دینے والے کی تعریف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرآنِ مجید میں فرمانِ عظیم ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (پ٢٤، حم السجدة:٣٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی لکھتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مُؤَذِّنوں کے حق میں نازِل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تَعَالٰی کی طرف دعوت دے وہ (یعنی ہر نیکی کی دعوت دینے والا) اس میں داخِل ہے۔ (تَفْسِیْرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پ ٢٤، حم السّجدة، تحت الآية:٣٣، ص٨٨٤)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ (وسائلِ بخشش، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''شبِ ہجرت'' مَعِیَّتِ مُصطفٰے میں کون تھے؟

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (پ۱۰، التوبۃ:۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اس آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ ''وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ یعنی غار میں نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صِدّیقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔''

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب المهاجرين وفضلهم، ص۹۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہِجرتِ مَدینہ کرنے والی عورتوں کا اِمتِحان

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ (پ۲۸، اَلْمُمْتَحِنَۃ:۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرلو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اِس آیت کے نُزول کے متعلق فرماتے ہیں: مفسّرینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ صُلحِ حُدَیبیہ کے بعد نازل ہوئی، اور اس کا سببِ نُزول یہ

ہے کہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان پہلے یہ صلح اس شرط پر ہوئی تھی کہ قُریش میں سے جو شخص مسلمانوں کی طرف آئے گا مسلمان اسے واپس کریں گے پھر اللہ تعالٰی نے اِمتحان کی شرط کے ساتھ عورتوں کو الگ فرمادیا (جو مسلمان عورت ہجرت کر کے مدینہ شریف بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگی بعدِ امتحان اُسے کفارِ قُریش کو واپس نہیں کیا جائے گا۔)

(فَتْحُ الْبَارِی، کتاب التفسیر، باب: إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ، ۸۱۱/۸، تحت الحدیث: ۴۸۹۱)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: جو مسلمان عورت ہجرت کر کے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہوتی تو رسولِ بے مِثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس فرمانِ عالیشان کے ساتھ اِمتحان لیتے تھے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

(پ۲۸، اَلْمُمْتَحِنَة: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حُضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اُٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر جو مسلمان عورت اِس شرط کا اِقرار کر لیتی تو شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے فرماتے: میں نے تجھے بیعت کیا۔

(سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) نبیِّ مختار، شہنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف کلام کے ذریعے بیعت فرماتے تھے، اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بیعت کرنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اَقدس نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف قول کے ساتھ ان سے بیعت فرمایا کرتے تھے (یعنی وہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ بہتان لائیں گی اور نہ کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی کریں گی)۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب: إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ، ص۱۲۵۵، الحدیث: ۴۸۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم بچیوں سے انصاف

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اللہ تَعَالٰی کے (اس) فرمان کے بارے میں پوچھا:

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ (پ۴، النسآء:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بھانجے! یہ آیت اس یتیم بچّی کے بارے میں نازِل ہوئی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور مال میں ولی کی شریک ہو، اور اس کا ولی مال اور حُسن کی وجہ سے اس یتیم لڑکی کو پسند کرتا ہو تو وہ اس سے نِکاح کرنے کا اِرادہ تو کرتا ہے لیکن اس کے مہر میں اِنصاف نہیں کرنا چاہتا کہ اس کو اس قدر مہر دے جو دوسرا شخص دیتا ہے۔ اس لئے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) لوگوں کو اس یتیم بچّی کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا گیا ہاں! اگر مہر میں اِنصاف کرتے ہوئے انہیں ان کی حیثیت کے مُطابق اعلیٰ مہر دیں تو اس سے نِکاح کر سکتے ہیں۔ اور ان کو حُکم دیا گیا کہ ان کے عِلاوہ جو عورت انہیں پسند ہو اس سے نِکاح کر لیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہے کہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اس آیت کے نازِل ہونے کے بعد لوگوں نے سلطانِ بحروبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازِل فرمائی:

وَ یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَ مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ (پ۵، النسآء:۱۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو یہ اِرشاد فرمایا ہے کہ ''وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے'' اس سے مراد پہلی آیت ہے جس میں یہ فرمایا

گیا ہے کہ ”اگر تمہیں اَندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں اِنصاف نہ کرو گے تو نِکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔“

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو یہ اِرشاد فرمایا: ”انہیں نِکاح میں لانے سے منہ پھیرتے ہو“ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو تمہاری پرورش میں ہو اور مال و جمال میں کم ہو تو تم ان سے نِکاح کرنے سے رُوگردانی کرتے ہو۔

تو اِس میں ان لوگوں کو منع کیا گیا جو یتیم عورتوں سے ان کے مال اور جمال میں رَغبت ہونے کی وجہ سے نِکاح کرتے ہیں ہاں! اگر انہیں ان عورتوں میں رَغبت ہو تو (مہر میں) اِنصاف کے ساتھ نِکاح کرسکتے ہیں۔

(صَحِیحُ الْبُخَارِی، کتاب الشرکۃ، باب شرکۃ الیتیم واھل المیراث، ص٦٤٣، الحدیث:٢٤٩٤)

فقیہِ اَعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریف الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: حضرت اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ اس وقت کے کچھ اَفراد کی اِصلاح کے لئے فرمایا گیا۔ ہوتا یہ کہ کوئی مالدار یتیم لڑکی ہوتی جس کا نہ کوئی بھائی ہوتا نہ چچا نہ دادا، صرف چچا کا لڑکا ہوتا۔ یہی اس کا ولی ہوتا لڑکی اس کی پرورش میں رہتی بحیثیت ولی کے (یعنی ولی ہونے کی حیثیت سے) اس کو حق حاصل ہے کہ جس سے چاہے اس یتیم لڑکی کا عقد کردے اور جو چاہے مہر مقرَّر کردے۔ یہ اس لڑکی سے خود اپنا نِکاح کرلیتا اور مہر بہُت مختصر رکھتا اس میں لڑکی کی حق تلفی تھی، یہ مہرِ مثل کی مستحق ہے یہ اس سے کم دیتا، لڑکی اپنی فطری حیا اور اس کے دباؤ کی وجہ سے کچھ نہیں بولتی اور تسلیم کرلیتی۔ اس کے اِزالے (یعنی ختم کرنے) کے لئے فرمایا گیا کہ جب تم ان بے کس مجبور بچیوں کو مہرِ مثل نہ دے سکو تو ان پر ظلم نہ کرو، ان سے اپنا نِکاح نہ کرو بلکہ اس سے اس کا نِکاح کرو جو اس کا مال کے اِعتِبار سے بھی کُفُو ہو اور اسے مہرِ مثل دے تمہیں نِکاح کی حاجت ہے تو عورتیں بہُت ہیں چار تک جتنی پسند آئیں ان سے نِکاح کرلو۔

اس کا دوسرا رُخ یہ تھا اگر یہ یتیم لڑکی نادار اور بدصورت ہوتی تو اس سے نِکاح نہیں کرتے اور تیسری صورت یہ تھی کہ وہ بدصورت اور مالدار ہوتی تو نہ خود اس سے نِکاح کرتے نہ دوسروں سے۔ امام ابنِ اَبی حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اپنی تفسیر میں بطریق سدی رِوایت کیا کہ حضرتِ جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ایک چچازاد بہن تھی مگر اپنے باپ سے اسے میراث میں بہُت مال ملا تھا جس کی وجہ سے وہ مالدار تھی، وہ اس کی شادی کہیں نہیں کرتے، اس سلسلے میں صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے دَرْیافت کیا تو یہ (یعنی مذکورہ) آیت نازِل ہوئی۔

حاصل یہ نکلا کہ جو یتیم بچی تمہاری پرورش میں ولی ہونے کی وجہ سے ہے ان کے ساتھ اِنصاف کرو، صرف اپنی مَنْفَعَت

کوسامنے رکھ کر ان سے مُعامَلہ نہ کرو۔ اگر تم خود نِکاح کرنا چاہتے ہو تو مہرِ مثل پر کرو اور اگر تمہیں اس کی اِستِطاعت نہیں تو عورتیں بہُت ہیں ان سے نِکاح کرلو اور اگر تمہیں ان سے نِکاح کی رَغبت نہیں تو جب وہ نِکاح کے قابِل ہو جائیں ان کا نِکاح دوسرے سے کر دو، ان کے مال سے مَنْفَعَت حاصِل کرنے کے لئے انہیں اپنے پاس روکے مت رکھو۔ (نُزہَۃُ القاری، کتاب الشرکۃ، ۳/۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول

اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (پ۲۱، الاحزاب: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے۔

اس آیتِ مُقدَّسہ کی تفسیر میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: یہ (غزوۂ) خندق کا دِن تھا۔ (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب التفسیر، ص۱۱۵۳، الحدیث: ۳۰۲۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس رِوایت میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوۂ خندق کا ذِکر فرمایا ہے، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1186 صَفْحات پر مُشْتَمِل تفسیر ''خزائن العرفان'' صفحہ 774 پر خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافِظ سیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی غزوۂ خندق کا مختصر تعارُف ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ ہجری میں پیش آیا جب یہودِ بنی نُضَیر کو جلا وطن کیا گیا تو ان کے اَکابِر مَکّۂ مُکَرَّمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دِلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں، اَبوسُفیان نے اس تحریک کی بہُت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دُنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد (مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)؟ یہود نے کہا: تمہیں حق پر ہو، اس پر قریش خوش ہوئے اِسی پر یہ آیت،

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ (پ۵، النسآء:۵۱) ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر۔

نازِل ہوئی پھر یہودی قبائلِ غطفان و قیس وغیلان وغیرہ میں گئے، وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے مُوافِق ہو گئے اس طرح انہوں نے جابجا دَورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خِلاف تیار کرلیا، جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلۂ خُزاعہ کے چندلوگوں نے سیِّدِ عالَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کُفّار کی ان زبردست تیاریوں کی اِطّلاع دی، یہ اِطّلاع پاتے ہی حُضُور (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے بمشورہ حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خندق کھدوانی شروع کردی، اِس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سیِّدِ عالَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خود بھی کام کیا، مسلمان خندق تیار کر کے فارِغ ہوئے ہی تھے کہ مُشرِکین بارہ ہزار کا لشکرِ گراں لے کران پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیّبہ کا مُحاصَرہ کرلیا، خندق مسلمانوں کے اوران کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر مُتحیّر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقِف نہ تھے، اب انہوں نے مسلمانوں پر تیراندازی شروع کی اور اس مُحاصَرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے، مسلمانوں پر خوف غالِب ہوا اور وہ بہُت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللّٰه تَعَالٰی نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرادیئے، طنابیں توڑ دیں، کھونٹے اُکھاڑ دیئے، ہانڈیاں اُلٹ دیں، آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللّٰه تَعَالٰی نے فِرِشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفّار کو لرزا دیا، ان کے دِلوں میں دَہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) کو خبر لینے کے لئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا۔ یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے، حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دستِ مُبارَک پھیرا جس سے ان پر سردی اَثر نہ کرسکی اور یہ دُشمن کے لشکر میں پہنچ گئے، وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے، آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی، عجب پریشانی کا عالَم تھا، لشکرِ کُفّار کے سردار ابوسُفیان ہوا کا یہ عالَم دیکھ کر اُٹھے اور انہوں نے قُرَیش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا، ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے، یہ اِعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں ہوں، اس کے بعد ابوسُفیان نے کہا: اے گروہِ

قُریش! تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو، گھوڑے اور اُونٹ ہلاک ہو چکے، بنی قُرَیظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اَندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں، ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو، بس اب یہاں سے کُوچ کردو، میں کوچ کرتا ہوں ابو سُفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں "اَلرَّحِیْل اَلرَّحِیْل یعنی کوچ کوچ" کا شور مچ گیا، ہوا ہر چیز کو اُلٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی، اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اس کو شاق ہو گیا اس لئے کثیر سامان چھوڑ گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۹، ص۷۷۴)

اجتماع کی بَرَکت سے اَولاد مِل گئی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دِین کی بَرَکتیں پانے، گناہوں سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اپنے یہاں ہونے والے اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! اس سنّتوں بھرے اِجتماع میں کی جانے والی دعاؤں کو **اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن** عزوجل اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتا ہے، چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مَطْبُوعہ **308** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**اِسلامی بہنوں کی نماز**" صفحہ **287** پر ہے: بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اِسلامی بہن کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ مَعَاذَ اللہ میں نت نئے فیشن کی شوقین اور نمازیں قضا کر دینے کی عادی تھی۔ ہماری خوش بختی کہ میری ایک بیٹی **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ وہ مجھے بھی اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیتی رہتی تھی لیکن میں اس کی بات کو نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حسبِ معمول میری بیٹی نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کی اور مجھے **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات میں شرکت کی ایک بَرَکت یہ بھی بتائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قَبولیّت کے کئی واقِعات ہیں، لہٰذا آپ بھی اِجتماع میں شریک ہوں اور بھائی کے لئے دُعا کیجئے۔ بات یہ تھی کہ میرے بیٹے کی شادی کو **4** سال کا عرصہ گزر چکا تھا مگر وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی بیٹی کی ترغیب پر یہ نیّت کی کہ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل! میں **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی اور اپنے بیٹے کے لیے اولاد کی دُعا مانگوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! میں نے سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنا شروع کر دی۔ وہاں

میں اپنے بیٹے کے لئے بھی دُعا کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بیٹے کو اولاد کی نعمت سے مالا مال فرما دیا۔ سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی ایک اور بَرَکت یہ بھی ملی کہ تقریباً 3 سال سے میرے پاؤں میں جو شدید تکلیف رہتی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سے بھی نجات مل گئی۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے (حدائقِ بخشش، ص۲۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مسلمان کی حاجت روائی

صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "جو اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک حاجت روائی کرتا رہے اللہ عَزَّوَجَلَّ پچھتر ہزار (75000) ملائکہ کے ذریعے اس پر سایہ فرماتا ہے وہ اس کے لئے اِستغفار اور دُعا کرتے ہیں، اگر صبح کو حاجت روائی کی تو شام تک اور اگر شام کو حاجت روائی کی تو صبح تک اور وہ جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة، الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، ص ۸٤۱، الحدیث: ۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ‹16›......سیّدتنا عائشہ کا ایثار

بروزِ قیامت حضور کے زیادہ قریب کون؟

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت ہر جگہ میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود پڑھا ہوگا، جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ اور شبِ جُمُعہ 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُرُودِ پاک پر ایک فِرِشتے کو مقرّر فرمادے گا وہ اس کو میری قبر میں ایسے لائے گا جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں وہ اس دُرُودِ پاک پڑھنے والے کا نام اور اس کا نسب اس کے قبیلے تک بیان کرے گا تو میں اسے اپنے پاس ایک سفید صحیفہ میں درج کرلوں گا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی لیلۃ الجمعۃ، ۳/۱۱۱، الحدیث: ۳۰۳۵)

اور ایک روایت میں اس بات کا اِضافہ ہے کہ میرا عِلْم میری موت کے بعد بھی ایسے ہی ہے جیسے دُنیا میں تھا۔

(اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَشَر، الباب الثانی فی ذکر الاحادیث الدالۃ علی فضل شان الصلاۃ علی رسول اللّٰہ...الخ، الحدیث الثالث والثلاثون، ص۷۷)

وِرد جس نے کیا دُرُود شریف ۔۔۔ اور دل سے پڑھا دُرُود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اس کی ۔۔۔ ہے عجب کیمیا دُرُود شریف
آپ کا سایہ حشر میں ہو گا
جس نے اکثر پڑھا دُرُود شریف ۔۔۔ (قبالۂ بخشش، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کا نام اور اس کے خاندان کا نام سلطانِ بحر و بر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کیا جاتا ہے نیز بروزِ قیامت وہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زِیادہ قریب ہوگا۔ شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے اس سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۲/۱۰۰)

بیان کردہ رِوایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبیِّ اَکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ظاہری فرمانے کے بعد بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُلُوم میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی ہے جیسے وِصال ظاہری سے قبل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن** (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا اس سب کے جاننے والے) تھے ویسے ہی اب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُلُوم میں کوئی کمی نہیں ہوئی لہٰذا جو کوئی کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اس غلام کا علم ہوتا ہے اور فِرِشتے کے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں دُرُود شریف پیش کرنے سے یہ لازِم نہیں آتا ہے کہ خود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دُرُود پڑھنے والے کا علم نہیں ہوتا بلکہ فِرِشتے کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دُرُود پیش کرنا اس دُرود خواں غلام کی عزّت اَفزائی کے لئے ہوتا ہے، جیسا کہ شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: فِرِشتے کے دُرُود پہنچانے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ حُضُور بنفسِ نفیس ہر ایک کا دُرُود نہ سنتے ہوں حق یہ ہے کہ سرکار ہر دُور و قریب کے دُرُود خواں کا دُرُود سنتے بھی ہیں اور دُرُود خواں کی عزّت اَفزائی کے لئے فِرِشتہ بھی بارگاہِ عالی میں دُرُود پہنچاتا ہے تاکہ دُرود کی بَرَکت سے ہم گنہگاروں کا نام آستانہ عالیہ میں فِرِشتہ کی زبان سے ادا ہو۔ دیکھو ربّ تعالٰی ہمارے اَعمال دیکھتا ہے پھر بھی اس کی بارگاہ میں فِرِشتے اَعمال پیش کرتے ہیں۔

(مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا عائشہ کا جَذبۂ ایثار

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں غابہ کے مقام پر موجود ایک نخلستان دیا جس سے 20 وَسق (1) کھجوریں آتی تھیں۔ جب ان کے وِصالِ پُرملال کا وقت قریب آیا انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! اے میری نورِ نظر! میں اپنے بعد تمہارے غنی ہونے سے زیادہ کسی کا صاحبِ ثروت ہونا پسند نہیں کرتا، نہ ہی مجھ پر اپنے بعد کسی کا مُفلِس ہو جانا تمہارے اِفلاس سے زیادہ گراں گزرتا ہے۔ میں نے تمہیں ایک نخلستان ہبہ کیا تھا جس سے 20 وَسق کھجوریں آتی ہیں۔ کاش! تم اسے کاٹ لیتیں، اس پر قبضہ کر لیتیں، وہ تمہارا ہو جاتا۔ آج تو وہ وُرثا کا مال ہے، وُرثا میں تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں، کتابُ الٰہی کے مُطابق وراثت تقسیم کر لینا۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے والدِ ماجد! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اتنا اتنا مال ہوتا میں پھر بھی اسے چھوڑ دیتی۔ میری بہن تو صرف حضرتِ اَسما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں، دوسری کون ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: حضرتِ بنتِ خارجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شکمِ اَطہر میں موجود حمل میرے علم کے مُطابق لڑکی ہے۔

(مُوَطَّا اِمَام مالِك، كتاب الاقضية، باب ما لايجوز من النحل، الجزء الثاني، ص۷۰۲)

اِس حدیث کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد بن عبدُ الباقی زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی تحریر فرماتے ہیں: چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام "اُمِّ کلثوم" رکھا گیا۔ (شرح الزرقاني على الموطا، كتاب الاقضية، باب مالا يجوز من النحل، ۴/۲۱۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دو کرامتیں ثابت ہوئیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیثِ مبارک کے بارے میں حضرتِ علّامہ تاجُ الدِّین سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْل حضرتِ سیِّدُنا اَبوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں:

(1)..... وَسق عرب کے ایک پیمانے کا نام ہے۔ ایک وَسق 60 صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع موجودہ وَزن کے اِعْتبار سے 3 کلو 840 گرام کا ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قبل اَز وفات ہی یہ عِلْم ہوگیا تھا کہ میں اِس مَرَض میں دُنیا سے رِحلت (یعنی کُوچ) کر جاؤں گا، اِسی لیے تو بوقتِ وَصیّت فرمایا، میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے۔ ﴿۲﴾ جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکی ہے۔

(حُجَّۃُ اللّٰہ عَلَی العٰلَمِین، المطلب الثالث فی ذکر بعض کرامات اصحاب رسول ﷺ، فمن کرامات ابی بکر، ص ٨٦٠)

صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو علمِ غیب تھا

اس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا، مَا فِی الْاَرْحَامِ (یعنی جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اس) کا عِلْم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرتِ سیِّدُنا اَبوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حاصِل ہوگیا تھا۔ اِس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آیتِ قرآنی اور اُس کی تفسیر غور سے مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ اللّٰہ تبارَکَ وَتعالٰی پارہ 21 سورۂ لُقمٰن کی آخری آیتِ کریمہ میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ (پ ٢١، لقمٰن: ٣٤)　　ترجمۂ کنز الایمان: اور (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُفَسّرِ قرآن، حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائنُ العرفان کے صَفحہ 765 پر اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: "عِلمِ غیب اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور اَنبیاء و اولیاء کو غیب کا عِلْم اللّٰہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریقِ مُعجِزہ و کرامت عطا ہوتا ہے۔ یہ اِس اِختِصاص (یعنی مخصوص ہونے) کے مُنافی (خِلاف) نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ "بارِش کا وَقت اور حَمْل میں کیا ہے اور کل کوئی کیا کرے گا اور کہاں مرے گا۔" اِن اُمور کی خبریں بکثرت اَولیاء و اَنبیاء نے ہی دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرتِ اِبراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام کو فِرِشتوں نے حضرتِ سیِّدُنا اِسحٰق عَلَیْہِ السَّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلام کو حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ مریم کو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فِرِشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ اِن حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فِرِشتوں نے اِطّلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنٰی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللّٰہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنٰی لینا کہ اللّٰہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطِل اور صدہا آیات و احادیث کے خِلاف ہے۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کاش اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جذبۂ ایثار کے

سَمُنْدَر سے ایک قطرہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم شیطان کے مکروفریب میں آکر مالِ مفت کی طلب میں رہنے کی بجائے خود اپنی پسندیدہ اَشیا دوسرے مسلمانوں کے لئے ایثار کیا کریں لیکن ہائے افسوس! نفس وشیطان کے حیلے بہانوں میں آکر ایثار کرنا تو دَرکنار خود ہمارے دِل دوسروں کے مال کی طلب میں پھنسے رہتے ہیں، کاش! اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جذبۂ ایثار کے صدقے ہم پر ایسا کرم ہو جائے کہ مالِ دُنیا کی وقعت ہمارے دِلوں سے ختم ہو جائے۔

سرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش، ص۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی تعریف

بَیان کردہ روایت میں سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جذبۂ ایثار کا ذِکر ہے، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 44 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے "مدینے کی مچھلی" صفحہ 3 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایثار کی تعریف بَیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں، ایثار کا معنی ہے: دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش وحاجت پر ترجیح دینا۔

ایثارِ صحابہ وصالحین کے واقعات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایثار کرنا (یعنی اپنے نفس پر دوسرے مسلمانوں کو ترجیح دینا) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیا وصالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے اَخلاق میں سے ہے، یہ حضرات رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی خود مُشکلات اُٹھا کر دوسرے مسلمانوں کے لئے آسانیاں فراہم کرتے، اپنی جان پر دوسرے مسلمانوں کی جانوں کو ترجیح دیا کرتے تھے، چُنانچہ

﴿1﴾...... پانی کا اِیثار:

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو جُہَم بن حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "غزوۂ یرمُوک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو

تلاش کر رہا تھا اور میرے پاس پانی کی ایک مشک یا برتن تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ کسی میں تھوڑی سی بھی جان باقی ہو میں اس کو پانی پلاؤں گا یا ہاتھ پھیر کر ان کے چہروں کو صاف کروں گا۔ (اچانک مجھے میرے چچا زاد بھائی نظر آئے) کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آخری سانسیں لے رہے ہیں، میں نے پوچھا: کیا آپ کو پانی پلاؤں؟ انہوں نے (گردن کے) اِشارے سے ہاں کی (تو میں نے پانی کی مشک ان کی طرف بڑھادی)۔ (ابھی انہوں نے اپنا منہ مشک کے قریب کیا ہی تھا) کہ اچانک کسی زخمی کے کراہنے کی آواز آئی، چچا زاد بھائی نے (فوراً پیالہ میری طرف بڑھایا) اور اشارہ کیا: **"جاؤ، پہلے اس زخمی کو پانی پلاؤ۔"** میں ان کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ حضرتِ سیّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھائی حضرتِ سیّدُنا ہشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: "کیا آپ کو پانی پلاؤں؟" (انہوں نے اِثبات میں سر ہلایا میں نے ان کو پانی دیا)۔ اتنے میں ایک اور زخمی کی آواز آئی، تو انہوں نے فرمایا: **"جاؤ، پہلے اس زخمی بھائی کو پانی پلاؤ۔"** میں ان کے پاس آیا تو وہ جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے، میں واپس حضرتِ سیّدُنا ہشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جاچکے تھے۔ پھر میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو وہ بھی واصِلِ بحق ہو چکے تھے۔

(شُعَبُ الاِیْمَان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۰، الحدیث:۳۴۸۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾......بکری کی سری کا اِیثار:

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: "ایک بکری کی سری ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس صدقۃً آئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میرا فلاں بھائی اور اس کے اہل و عیال اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: تو انہوں نے سری اس کے پاس بھیج دی۔ (اور اس نے دوسرے کی طرف اور دوسرے نے آگے تیسرے کی طرف بھیج دی۔) ہر ایک دوسرے کے پاس بھیجتا رہا یہاں تک کہ پھرتے پھرتے سات گھروں سے لوٹ کر پھر پہلے صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آگئی۔ تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ(۹) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ۲۸، الحشر: ۹)

(اَلْمُستَدرَك لِلحاكِم، كتاب التفسير، قصة ايثار الصحابة رضى الله عنهم، ۲۹۹/۳، الحديث:۳۸۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾......انوکھا اِیثار:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 78 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''اَخلاقُ الصالحین'' صفحہ 38 پر منقول ہے: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تو یہاں تک اِیثار تھا (اور اس کا جذبہ اس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا) کہ جب انہوں نے مکّۂ مُکَرَّمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا سے مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کی طرف ہجرت کی تو مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا میں مُقیم اَنصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایثار کا انوکھا مظاہرہ کیا) کہ انہوں نے اپنے بھائی مُہاجرین کو اپنی سب جائداد نِصف نِصف تقسیم کردی۔ بلکہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں انہوں نے ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی مُہاجر کے نِکاح میں دے دی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾......اِیثار باعثِ نجات:

(منقول ہے) چند دَرویش جاسوسی کی تہمت میں پکڑے گئے سرکاری حکم ہوا کہ ان کو قتل کیا جائے جب قتل کرنے لگے تو ہر ایک نے یہی تقاضا کیا کہ پہلے مجھے قتل کیا جائے تا کہ ایک دو دم زندگی کے دوسرا بھائی حاصل کرے اور میں اس سے پہلے مارا

جاؤں۔ بادشاہ نے یہ ایثار دیکھا، سب کو رِہا کر دیا۔ (اَخْلَاقُ الصالِحِین، ص۳۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾......ایک ماں کا ایثار:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھائے ہوئے آئی۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ اور ایک کھجور کو اپنے کھانے کے لیے اٹھایا ہی تھا کہ بیٹیوں نے وہ کھجور بھی مانگ لی تو اس عورت نے جس کھجور کو خود کھانے کا ارادہ کیا تھا وہ بھی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔ مجھے اس واقِعہ سے بہت تَعَجُّب ہوا، میں نے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس عورت کا عمل بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنّت واجِب کر دی یا اس کو اس (ایثار) کی وجہ سے (جہنّم کی) آگ سے آزاد کر دیا۔

(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الاحسان الی البنات، ص۱۰۱۴، الحدیث: ۲۶۳۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾......جو کھانا ملتا ایثار کر دیتیں:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 649 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" صفحہ 119 پر منقول ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ننگے پاؤں پیدل بیتُ اللہ شریف کا حج کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا اس کو ایثار کر دیتیں۔ کعبہ مُشرّفہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اپنے رُخسار کو بیتُ اللہ شریف پر رکھ کر عرض کی: یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے

مَحَبَّت کرتا ہے اب تو آنکھوں میں آنسو ختم ہو گئے ہیں۔ پھر طواف کیا، سعی کرنے کے بعد جب وُقوفِ عَرَفہ کا اِرادہ کیا تو حائضہ ہو گئیں۔ روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مُعامَلہ تیرے غیر کی طرف سے ہوتا تو میں ضرور تیری بارگاہ میں شِکایَت کرتی اب جبکہ یہ سب کچھ تیری مَشِیَّت سے ہوا ہے تو اب کیسے شِکایَت کر سکتی ہوں؟ پس انہوں نے ہاتِفِ غیبی کو یہ کہتے سُنا: اے رابعہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا)! ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قبول کر لیا اور تیری اس کمی کی وجہ سے ان کے نقائص بھی پورے کر دیئے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللّٰہ الحرام ......الخ، ص ۶۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾...... اِیثار جنّت میں داخلے کا باعِث:

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: آقائے مظلوم، سرورِ مَعْصُوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: دو شخص صحرا سے گزر رہے تھے، ان میں ایک عِبادت گزار تھا جبکہ دوسرا گنہگار، تو عابد (یعنی عبادت گزار) کو پیاس لگی یہاں تک کہ وہ شِدّتِ پیاس سے گر پڑا تو اس کے رفیق نے اسے دیکھا کہ وہ (بے ہوشی کی حالت میں) گرا ہوا ہے، اُس نے سوچا کہ اگر یہ نیک بندہ مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میں کبھی بھلائی نہ پا سکوں گا، اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مر جاؤں گا۔ بَہرحال اُس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا اور (اس عابد کی مدد کا) اِرادہ کیا، کچھ پانی اس پر چھڑکا باقی اُسے پلا دیا تو وہ کھڑا ہو گیا اور (دونوں نے) صَحرا طے کر لیا۔ (مرنے کے بعد جب) گنہگار کا حِساب ہو گا تو اُسے جہنَّم کا حکم سُنا دیا جائے گا۔ اُسے فِرِشتے لے کر چلیں گے، اُسی لمحے اُس کی نظر (اُسی) نیک بندے پر پڑے گی، وہ کہے گا: اے فُلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا؟ تو وہ (عابد) کہے گا: تو کون ہے؟ کہے گا: میں وہی ہوں جس نے بیابان والے دن اپنے نفس پر آپ کو فضیلت دی تھی۔ تو وہ کہے گا: ہاں، ہاں! پہچان گیا۔ تو وہ نیک بندہ فرشتوں سے کہے گا: ٹھہرو! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر ربّ تعالیٰ سے دُعا کرے گا، عرض کرے گا: اے پروردگار! تو اُس شخص کا مجھ پر اِحسان جانتا ہے، کیسے اس نے اپنے نفس پر مجھے فضیلت دی تھی۔ اے ربّ! اس کا مُعامَلہ مجھے سونپ دے۔ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا وہ تیرے حوالے، پھر وہ نیک

بندہ آئے گا اور اپنے (پانی پلانے والے) بھائی کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، باب الالف، من اسمہ ابراھیم، ۲/۱۶۷، الحدیث:۲۹۰۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا عائشہ کا توکل

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی باندی سے ارشاد فرمایا: اسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِفطاری کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں: تو میں نے وہ روٹی اسے دیدی جب ہم نے شام کی تو اہلِ بیت یا اُس شخص نے جو ہمیں ہدیہ کرتا تھا، ایک بکری ہدیہ کی، لانے والا اس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لایا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خادمہ کو بُلا کر فرمایا: لو، اس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اس روٹی سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الزکاۃ، فصل ما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۰، الحدیث:۳۴۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مقامِ **توکل** یقیناً بہت بلند تھا کہ باندی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِفطاری کے لئے جو روٹی بچا کر رکھی ہوئی تھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **توکل** کرتے ہوئے اس کو بھی ایثار فرما دیا، اَللہُ اَکْبَر! توکل ہو تو ایسا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسا توکل و ایثار کا جذبہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

توکل کی حقیقت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: توکل یہ ہے کہ اس بات پر تیرا

پختہ یقین ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو وعدہ فرمایا ہے یعنی جو کچھ تیرے مُقَدَّر میں لکھ دیا ہے، وہ ہر حال میں تجھے مل کر رہے گا۔ اگرچہ پوری دُنیا اس کی راہ میں رُکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے، (تب بھی اس کو روکا نہیں جاسکتا) اور جو کچھ تیری تقدیر میں نہیں لکھا، وہ تجھے کبھی نہیں ملے گا اگرچہ اس (کو حاصل کرنے) کے لیے پوری دنیا تیری مدد کرے۔ (اَیُّھَا الْوَلَد، ص۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرالی مہمان نوازی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو کہ کامِلُ الایمان مؤمن تھے ان کی شان تَوَکُّل و ایثار بہت عظیم تھی، چُنانچہ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے اس ضمن میں ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایک بار ایک شخص حاضر ہوا، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے گھروں میں معلوم کروایا (کہ کوئی کھانے کی چیز مل جائے) مگر کسی کے یہاں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ شاہِ خَیْرُ الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے) اِرشاد فرمایا: سن لو! جو آج کی رات اس شخص کو مہمان بنائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحم فرمائے گا۔ تو ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (مہمان بناؤں گا۔ پھر مہمان کو اپنے دولت خانے پر لے گئے) گھر جا کر اپنی اَہلیہ سے فرمایا: (یہ) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہمان ہے، (گھر میں) کچھ بچا کر نہ رکھنا۔ اُنہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اِصرف بچوں کیلئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اَنصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جب بچے شام کو کھانے کا ارادہ کریں تو ان کو سُلا دینا (اور جب مہمان کھانا کھانے لگے تو) چَراغ بجھا دینا آج رات ہم بھوکے رہیں گے۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

جب صُبح بارگاہِ نُبوّت میں حاضر ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں فرمایا: فُلاں اور فُلانہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت خوش اور راضی ہوا۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل ما جاء فی الایثار، ۳/۲۵۸، الحدیث: ۳۴۷۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا دوسرے دن کے لئے کھانا نہ بچاتے

اس حکایت سراپا نصیحت سے تربیت کے بہُت سارے مدنی پھول مُیَسَّر آتے ہیں۔مَثَلاً شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر سادگی کے عالَم میں زندگی گزار رہے تھے کہ کسی بھی اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سے رات کو کھانا برآمد نہ ہوا۔ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَکُّل کا عالَم یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسرے دِن کیلئے کھانا بچا کرنہیں رکھتے تھے۔اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:رَسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حالانکہ کھا سکتے تھے مگر (کھانے کے بجائے)ایثار کر دیا کرتے تھے۔(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرهِیب، کتاب التوبة والزهد، الترغيب فی الزهد فی الدنيا...الخ، ص۱۰۲۲، الحدیث:۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ رَحمت،شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والیو!دیکھا آپ نے!مکّی مدنی سلطان،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَکُّل کا عالَم کیا تھا کہ کبھی دوسرے دن کے لئے کھانا بچا کر نہیں رکھا اور مسلسل تین دِن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کرتے تھے بلکہ ایثار فرما دیا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں جو عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے کے باوجود مال جمع کرنے کی فکر سے ہی خلاصی (چھٹکارا) نہیں پاتے حالانکہ سچا مُحِب اپنے محبوب کی اداؤں کو اپنانے کا بھرپور جذبہ رکھتا ہے چُنانچہ کسی شاعر کا قول ہے:

لَوْ کَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

یعنی اگر تیری مَحَبَّت میں صداقت ہوتی تو تُو ضرور اس کی اطاعت کرتا کیونکہ مُحِب تو اپنے محبوب کی بات مانا کرتا ہے۔(بَحْرُ الدُّمُوْع، مقدّمة المؤلف، ص۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرِ انور کی جگہ ایثار کر دی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعدِ وفات شہنشاہِ خوش خِصال،پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ

اَنور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوارِ رحمت میں دَفن ہونے کی جگہ پانا کتنی بڑی خوش نصیبی ہے بلکہ ہم غلاموں کے لئے تو مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دفن ہونا ہی بہت بڑے شرف کی بات ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے) پھر سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ روضۂ اَنور میں دَفن ہونے کی سعادت کا کون اَندازہ لگا سکتا ہے اور جو اس عظیم سعادت کو کسی دوسرے مسلمان کے لئے ایثار کردے اس کی شان کس قدر بلند ہوگی۔

آیئے! سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس عظیم الشان ایثار کا واقعہ پڑھیے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایثار کی اَیک جھلک مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ جب اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وَفات کا وقت قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرمایا: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں چلے جاؤ اور ان سے عرض کرو: عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے آپ کو سلام بھیجا ہے، "اَمیرُ المؤمنین" کا لفظ نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا اَمیر نہیں ہوں۔ اور ان سے عرض کرو: عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس بات کی اِجازت چاہتا ہے کہ اسے اس کے دوستوں کے ساتھ دَفن کیا جائے (اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قُرب میں جگہ عطا فرمائی جائے)۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو روتے ہوئے پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: حضرتِ عُمر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کو سلام عرض کر رہے ہیں اور اس بات کی اِجازت چاہتے ہیں کہ اُنہیں ان کے دوستوں کے قُرب میں دَفن کیا جائے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ سُن کر ارشاد فرمایا: یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن اب میں یہ جگہ عُمر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِیثار کرتی ہوں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا واپس تشریف لائے۔

جب حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آنے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے بٹھادو۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سہارا دے کر بٹھادیا گیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: (اے میرے بیٹے!) کیا خبر لائے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین جس چیز کو آپ پسند فرماتے ہیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (اس کی) اِجازت عطا فرمادی

ہے، یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ! (مجھے میری پسندیدہ چیز مل گئی ہے) مجھے اس چیز سے زیادہ اور کسی چیز کی فکر نہ تھی۔ (لُبَابُ الْاِحْیَاء، وفاۃ عمر رضی اللہ عنہ، ص ۳۵۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کو ایثار کرنا سکھائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنی اَولاد کی بھی مَدَنی تربیت کرتے ہوئے انہیں سکھائیں کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت کو قربان کر دینے کا بڑا اَجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لئے مختلف اَوقات میں اسے ایثار کی عَمَلی مشق اس طرح کروائیں کہ وہ چیزیں جو اس کی مِلکیَّت میں نہیں، اس کے ہاتھ سے دوسروں کو دِلائیں تا کہ اسے بڑا ہونے کے بعد اپنی ضرورت کی چیزیں دوسرے کے لئے ایثار کرنے کی عادت پڑے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"**

(الطبقات الشافعیۃ، الطبقۃ الخامسۃ---الخ، کتاب کسر الشھوتین، ۶/۳۳۵)

ایثار کرنے والی پر آقا کا کرم

ایک اِسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک مَدَنی بہار مختصراً عرضِ خدمت ہے: بمبئی کے ایک علاقے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اِسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذِمّے دار اِسلامی بہن کے پاس کسی نئی اِسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشُدگی کی شِکایت کی۔ ذِمّہ دار اِسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اِسلامی بہن جن کو مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی! باِصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس

نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابرہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک مُنَوَّر (مُ۔نَوْ۔وَر) مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: بچّی ایثار کرتے وقت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ "کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی؟" ہمیں بہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی) (مدینے کی مچھلی، ص ۳۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ایثار کی بھی کیا خوب مَدَنی بہار ہے! نیز ایثار کی فضیلت کے بھی کیا ہی اَنوار ہیں! مذکورہ حدیثِ پاک میں آپ مُلاحظہ کر چکی ہیں کہ جو شخص دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔ ربّ کی بارگاہ سے بخشش کا پروانہ مل جائے تو اور کیا چاہئے!؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیا آپ اپنی آخرت کی بہتری کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے ہر روز 2 گھنٹوں کی قربانی نہیں دے سکتیں؟ مقامِ غور ہے! کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتیں؟

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش، ص ۱۹۴)

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں خوش دلی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب ایثار کرنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عِنایت کر اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بیان «17» ......سیّدَتُنا عائشہ کا عِشقِ رَسول

ایک بار دُرُودِ پاک پڑھنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ پر مُسَرَّت و بَشاشت (یعنی خوشی) کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر چمک دَمک اور خوشی کے آثار دِکھائی دے رہے ہیں؟ تو اِرشاد فرمایا: ''ہاں! (آج میں کیونکر خوش نہ ہوں گا کہ) میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اُس نے عرض کی: یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو اُمَّتی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اس کے عِوَض اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے **10** نیکیاں لکھتا ہے اس کے **10** گناہ مُعاف فرماتا ہے اور اس کے **10** دَرَجات بُلند فرماتا ہے اور اسی دُرودِ پاک کی مثل کو اُس شخص پر لوٹاتا ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی اس بندے پر دُرود بھیجتا ہے)۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند المدنیین، حدیث ابی طلحۃ زید بن سھل...الخ، ۶/۶۲۵، الحدیث:۱۶۷۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَلاوتِ ایمان پانے کا نُسخہ

شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پالیتا ہے: (۱)......جس کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے عالَم سے زیادہ پیارے ہوں (۲)......جو کسی بندے کو خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبوب رکھتا ہو اور (۳)......جو کفر میں لوٹنے کو ایسا بُرا جانتا ہو جیسا اپنے آپ کو آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، ص۷۴، الحدیث:۱۶)

مَحَبَّتِ رَسول جانِ ایمان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیث شریف میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو ایمان کی جان قرار دیا گیا ہے اور اس مَحَبَّت کو ایمان کی دوسری حلاوتوں پر مُقَدَّم کر کے اس کی غیر مَعْمولی اَہَمِّیَّت بھی بتائی گئی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ محبّتِ رسول، جان، مال، اَولاد وغیرہ ہر چیز پر فوقیت رکھتی ہے، اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت پورے طور پر دِل میں جاگزیں ہو تو دِل ودماغ اور جسم ورُوح پر کتاب وسنَّت کی ایسی حکومت قائم ہو جاتی ہے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں گستاخی سے بھرا ایک حرف بھی برداشت نہیں ہو سکتا، چُنانچِہ

حُضُور سے والِہانہ مَحَبَّت

ایک دَفعہ یہودیوں کا وَفد محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہوا، انہوں نے "اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ" کہا، یعنی آپ پر موت واقع ہو۔ (مَعاذَ اللہ)۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "میں ان الفاظ کو سمجھ گئی اور میں نے انہیں "وَعَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ" کہا یعنی تم پر موت اور لعنت واقع ہو۔ فرماتی ہیں: (میرا یہ جواب سُن کر) شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! رُک جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مُعامَلے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے"۔ میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں سُنا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "میں نے (سُن لیا تھا اور جواب میں صرف) "وَعَلَیْکُمْ" کہہ دیا تھا یعنی تم پر وہی کچھ ہو جو تم نے کہا ہے۔"

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الادب، باب الرفق فی الامر کلہ، ص۱۵۰۲، الحدیث:۶۰۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یہ غضب وغصہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی والہانہ مَحَبَّت کی بنا پر تھا کہ تم نے محبوب کو یہ کیوں کہا۔ ایک رِوایَت میں لَعْنت کے ساتھ غضب کا لفظ بھی آیا ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین نے انہیں 3 بددُعائیں دیں: (۱)...... موت کی (۲)...... لعنت کی (۳)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کی۔

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِرشاد فرماتے ہیں: خیال رہے کہ جنگ ومُناظرہ

میں کفّار پر سختی محبوب ہے مگر جب وہ ہمارے گھر ہم سے ملنے آویں تب ان پر نرمی کی جاوے لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ " وَاغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ "(پ۱۰، التوبۃ:۷۳)(ترجمۂ کنز الایمان: اوران پر سختی کرو) مختلف مقامات کے مختلف اَحکام ہوتے ہیں۔ حُضُورِ انور(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اعلیٰ اَخلاق کی تعلیم دی وہ بھی مہمان کفّار کے ساتھ ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّم کے دُشمنوں پر سختی کرنا عبادت ہے۔ حُضُور(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مہمان کفّار کی خاطر تواضع کرتے تھے لہٰذا اس حدیث سے یہ دھوکا نہ دیا جائے کہ حُضُور(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے دُشمنوں پر نرمی کرنی چاہئے مہمان کا حکم کچھ اور ہے۔(مِراٰۃُ المناجیح، کتاب الاداب، باب السلام،۳۱۹/۶۔۳۲۰، ملتقطاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا کی شان میں گستاخی نامنظور!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهَا کو نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے بے پناہ مَحَبَّت تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهَا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقدس میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہ کرتی تھیں بلکہ تمام صحابۂ کِرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان کی یہی کیفیّت تھی کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی سُننا انہیں گوارا نہ ہوتا تھا اور وہ گستاخِ رسول کی بالکل رِعایَت نہیں کرتے تھے خواہ وہ ان کے اپنے والِدین ہی کیوں نہ ہوں، اپنے بارے میں تو گالی سُن لیتے تھے لیکن سلطانِ بحروبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان میں نازیبا کلمات تک برداشت نہ کرتے تھے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهُ سے مروی ہے، ایک آدمی نبیِّ مختار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے دُشمنوں کو سامنے آتا ہوا پایا اور ان میں میرا والِد بھی تھا جس سے میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بارے میں گستاخی سُنی جسے میں برداشت نہ کرسکا لہٰذا میں نے اسے نیزہ مارا یاقتل کردیا۔ اس پر آقائے مظلوم، سرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر، باب المسلم یتوقی فی الحرب ...الخ، ۴۶/۹، الحدیث:۱۷۸۳۶)

حُرمتِ محبوبِ رحمٰن پر جان قُربان

حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے رِوایت ہے فرماتے ہیں: نبیِّ اَکرم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن رَوَاحہ اور حضرتِ سیِّدُنا خالِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تھے جب انہوں نے مُشرِکین کے خلاف صفیں بنائیں تو ایک شخص آیا اور اس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کی، تو ایک مسلمان نے کہا: میں فُلاں بن فلاں ہوں اور میری والِدہ فلاں ہے (اب جبکہ میں نے تمہیں اپنا نسب بیان کر دیا ہے) تو تُو مجھے اور میری والِدہ کو گالی دے لے مگر مکی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایسا نہ کہہ۔

مگر اس نے پھر وہی گستاخی کی، صحابیِ رَسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے دوبارہ یہی کہا اور اس شخص نے بھی دوبارہ گستاخی کی تو صحابیِ رَسول نے فرمایا: اب اگر تو نے تیسری مرتبہ گستاخی کی تو میں اپنی تلوار کے ساتھ تیرے اوپر آجاؤں گا۔ اس نے پھر گستاخی کی، (جانثار) صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی تلوار نکال کر اس کا پیچھا کیا حتّٰی کہ مُشرِکین کی صف توڑ کر اس (گستاخ) کو اپنی تلوار سے مارا اور مُشرِکین نے جمع ہو کر اس جانثار صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا۔ اس پر رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اس آدمی پر تعجُّب کرتے ہو جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچائی؟ (مکارم الاخلاق، باب فی صدق الباس وما جاء فیہ، ص۱۳۸، الحدیث:۱۷۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رَسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا کو روتے دیکھ کر رونے لگیں

حضرتِ سیِّدُنا امام شمسُ الدِّین ابو عبدُاللہ محمد بن احمد انصاری قُرطُبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: جب حَجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم لوگوں کو ساتھ لے کر چلے اور حجون کی گھاٹی پر سے گزرے تو رَنج و غم میں ڈوبے ہوئے رونے لگے اور شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی۔ پھر نبیِ مُکرَّم، تاجدارِ عرب و عجم، شہنشاہِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھلانگ لگا کر (اپنی اونٹنی سے) نیچے تشریف لے آئے اور مجھ سے

فرمایا: اے حُمَیرا! (یہیں) ٹھہری رہو۔ میں نے اُونٹ کے پہلو سے ٹیک لگالی۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافی دیر مجھ سے دُور رہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش خوش مُسکراتے ہوئے میرے پاس واپس تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنج وغم میں ڈوبے ہوئے میرے پاس سے تشریف لے گئے تھے مگر شاداں وفرحاں مُسکراتے ہوئے واپس لوٹے یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیا ماجرا ہے؟ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ میں اپنی والِدہ حضرت سیِّدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر کے پاس سے گزرا تو میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کیا کہ وہ انہیں زندہ فرمادے (میرے سُوال کرنے پر) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں زندہ فرمادیا اور وہ مجھ پر ایمان لائیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں واپس (پہلی حالت پر) لوٹادیا۔

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ، باب ما یذکر الموت الآخرۃ، فصل ذکر فیہ فائدۃ زیارۃ القبور، ۱۳۷/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اکبر! یہ تھا اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کا عشقِ رسول کہ سرکارِ دوعالَم، شاہِ اُمَم، رسولِ مُحتشَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رونا بھی ان سے برداشت نہ ہوتا تھا اسی لئے تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتا دیکھ کر خود رونے لگیں۔

جان ہے عشقِ مُصطفےٰ روز فُزوں کرے خدا
جس کو ہو دَرد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں
(حدائقِ بخشش، ص۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمانِ اَبَوَینِ کریمَین مُصطفےٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت میں شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایمان کا تذکرہ ہے، ایمانِ والدینِ مصطفےٰ کے بارے میں اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت، مُجَدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ، جلد 14 میں ارشاد فرماتے ہیں: مذہب صحیح یہ ہے کہ حُضور اَقدس، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَالِدَیْنِ کَرِیْمَیْن حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا اہلِ توحید و اسلام ونجات تھے بلکہ حُضور (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے آباء واُمّہات حضرت عبدُ اللہ وآمنہ

(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے حضرتِ آدم وحوّا (عَلَیْہِمَا السَّلَام) تک مذہب اَرجح میں سب اہلِ اِسلام وتوحید ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا):

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

(پ۱۹، الشعراء:۲۱۸۔۲۱۹)

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا اور حدیث میں ہے کہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے نورِ اَقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اَصلابِ طیبہ واَرحامِ طاہرہ میں رکھوں گا اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ کبھی کسی کافر کو طیّب وطاہر نہ فرمائے گا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (پ۱۰، التوبۃ:۲۸) ترجمۂ کنز الایمان: مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ،۳۰/۲۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا کی بھوک دیکھ کر رو پڑیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کھانا کیوں طلب نہیں فرماتے تاکہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھلائے؟ فرماتی ہیں: میں شاہِ ابرار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک دیکھ کر رونے لگیں، اس پر میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کروں کہ یہ دُنیا کے پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلیں تو جہاں میں چاہتا وہ ان پہاڑوں کو میرے ساتھ چلا دیتا لیکن میں نے دُنیا کی سیری پر بھوک، دُنیوی غِنا پر فقر اور دُنیوی خوشی پر غم کو اختیار کیا ہے۔"

اے عائشہ(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! محمد(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)اور آلِ محمد کے لئے دُنیا مُناسب نہیں۔

اے عائشہ(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُولُوا الْعَزْم رسولوں کے لئے دُنیا کی ناپسندیدہ چیزیں ملنے اور پسندیدہ چیزیں (نہ ملنے پر) صبر کرنے کو پسند فرمایا ہے پھر مجھے بھی انہی باتوں کا مُکلّف بنانا پسند فرمایا جن کا انہیں (یعنی رسولوں کو) مُکلّف بنایا تھا، چنانچہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ترجمۂ کنزالایمان: تو تم صبر کرو جیسا ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا۔

(پ۲۶، الاحقاف:۳۵)

(شرح السنة، كتاب الرقاق، باب القناعة بالقليل من الدنيا، ۲۴۷/۱۴، الحديث: ۴۰۴۶)

ایک روایت میں مزید یہ بھی ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ پر اس کی اِطاعت ضروری ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں (ان مشکلات پر) ضرور صبر کروں گا جیسے اُولُوا الْعَزْم رسولوں نے صبر کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی طاقت نہیں۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزهد، بیان فضیلة الزهد، ۲۷۰/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاقہ کشیٔ مُصطفٰے کے باعِث سَیِّدہ عائشہ کا آنسو بہانا

اِسی سے ملتی جلتی ایک اور روایت میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: تاجدارِ عرب وعجم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شکمِ مُبارک کبھی بھی نہ بھرا اور نہ کبھی اس کا شکوہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شکم سیر ہونے سے فاقہ زیادہ پسند تھا جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیٹ مبارک پر ہاتھ پھیرتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک کی حالت دیکھ کر مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحم آتا اور میں روتے ہوئے عرض کرتی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب! میری جان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر دُنیا میں اتنی غذا لے لیں جو آپ کی بھوک کے لئے کافی ہو (تو کیا ہے)

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مجھے اِس دُنیا سے کیا تعلُّق؟

پھر ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جو اُولُوا الْعَزْم رسول گزرے ہیں انہوں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ حالت پر صبر کیا

اور وہ اِسی حالت میں چلے گئے۔ جب وہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور پہنچے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ان کے انجام کو بہُت مُعزّز بنادیا اور ان کے ثَواب کو اور بڑھادیا، مجھے اس سے حیا آتی ہے کہ میں اپنی زندگی خوشحال گزاروں اور کل درجہ میں اپنے بھائیوں سے پیچھے رہ جاؤں۔

(کتابُ الشِّفَاء، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالٰی له المحاسن ۔۔۔الخ، فصل زهده فی الدنیا، الجزء الاول، ص١١٤)

کون و مکاں کے آقا ہو کر دونوں جہاں کے داتا ہو کر

فاقے سے ہیں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (فیضانِ سنت،١/٦٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ عالی وَقار کی دُنیا سے بے رَغبتی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبوب کو مُشکلات میں دیکھنا مُحِب کے دِل پر بہت شاق گُزرتا ہے، محبوب کو تکلیف پہنچے تو دردِ مُحِب کو ہوتا ہے اِسی لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا سرکارِ عالی وقار، شافِعِ روزِ شمار، محبوبِ خدائے غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک کو دیکھ کر خود رو پڑتی تھیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دونوں جہاں کے مالِک ومختار ہو کر شہنشاہِ خوش خصال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے ایسی بے رَغبتی! اَللّٰہُ اَکْبَر! یقیناً سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فَقر اِضطِراری نہ تھا بلکہ اِختیاری تھا جیسا کہ بَیان کردہ رِوایَت میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِرشاد فرمایا: اگر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کروں کہ یہ دُنیا کے پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلیں تو جہاں میں چاہتا وہ ان پہاڑوں کو میرے ساتھ چلا دیتا لیکن پھر بھی مکّی مدَنی سلطان، رحمتِ عالمیان، مکینِ لامکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعلیمِ اُمّت کے لئے غِنا کی بجائے فقر کو اختیار فرمایا لیکن آہ! ایک ہم عشقِ رسول کا دَعوٰی کرنے والیوں کا حال ہے کہ مال ودولت کی مَحبّت ایسی گھر کئے ہوئے ہے کہ فرض ہونے کے باوجود مال کم ہونے کے خوف سے زکوٰۃ ادا کرنے کو جی ہی نہیں چاہتا، یاد رکھئے! اِسلامی بہنوں پر زیورات کی زکوٰۃ بھی فرض ہے اگرچہ وہ زیورات اِستعمالی ہوں، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 903 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے

ہیں: سونا چاندی جب کہ بقدرِ نصاب ہوں تو ان کی زکاۃ چالیسواں حصہ (1/40) ہے، خواہ وہ ویسے ہی ہوں یا ان کی کوئی چیز بنی ہوئی ہو خواہ اس (بنی ہوئی چیز) کا اِستعمال جائز ہو جیسے عورت کے لیے زیور یا اِستعمال ناجائز ہو جیسے چاندی سونے کے برتن وغیرہ (دونوں صورتوں میں ان پر زکوٰۃ فرض ہے)۔ (حَاشِيَةُ اِبْنِ عَابِدِيْن عَلَى الدُّرِّ الْمُخْتَار، كتاب الزكوة، باب زكوة المال، ۲۷۰/۳، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بروزِ قیامت آگ کے کنگن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنا حرام اور بروزِ قیامت دَرْدناک عذاب کا حق دار بنانے والا کام ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسما بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: میں اور میری خالہ شاہِ ابرار، نبیِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئیں، خالہ نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے اِستفسار فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، ہم نے عرض کی: نہیں۔ اِرشاد فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند القبائل، من حديث اسماء ابنة يزيد، ۳۴۰/۱۱، الحديث: ۲۸۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِصالِ مُصطفٰے پر سیّدہ عائشہ کے عِشق بھرے اَلفاظ

جب سرکارِ عالی وقار، مکّے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار حُضور اَحمدِ مُجتبٰے محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال پُر ملال ہوا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجۂ مُحترمہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِس سانحۂ عظیمہ پر اپنے رَنج وغم کا اِظہار کرتے ہوئے کہا: ہائے **افسوس!** وہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنہوں نے فَقر کو غِنا پر اور مسکینی کو دولت مندی پر ترجیح دی، **افسوس!** وہ مُعلِّمِ دِین جو گنہگار اُمّت کی فِکر میں کبھی پوری رات آرام سے نہ سوئے، ہم سے رُخصت ہو گئے، جنہوں نے ہمیشہ صَبر و اِستِقامت سے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کیا، جنہوں نے برائیوں

پر کبھی توجہ نہ کی، جنہوں نے نیکی اور اِحسان کے دروازے کبھی ضرورت مندوں پر بند نہ کیے، جس روشن ضمیر کے دامن پر دُشمنوں کی اِیذا رسانی کا گرد وغبار کبھی نہ بیٹھا۔ (صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص۲۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدہ عائشہ کے عِشقِ رَسُول سے مَعمُور اَشعار

منقول ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ بے مثال، پیکرِ حسن وجمال، شہنشاہِ خوش خِصال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن وجمال کو بیان کرتے ہوئے یہ اَشعار پڑھے:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرٍ اَوْصَافَ خَدِّہٖ لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٖ

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

(شَرحُ الزُّرقَانِی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات ۔۔الخ، عائشۃ اُمُّ المؤمنین، ۴/۳۹۰)

ترجمۂ اَشعار: اگر اہلِ مصر شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسارِ مُبارَک کے اُوصاف سُن لیتے تو جنابِ یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قیمت لگانے میں سیم وزر نہ بہاتے۔

اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جبینِ اَنور دیکھ پاتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ ورَسول کو اِختیار کیا

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ پارہ 21، سُورَۃُ الْاَحْزَاب میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾

(پ۲۱، الاحزاب: ۲۸-۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دُنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اَجر تیار کر رکھا ہے۔

جب یہ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں، اُس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو (جواب نہ دینا)۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا بات ہے؟ شاہِ اُمَم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذکر کردہ آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔

(اس پر) محبوبۂ محبوبِ خدا، صدیقہ بنتِ صدیق اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب بیان ان تخییر امراتہ...الخ، ص ٥٦٢، الحدیث: ١٤٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سب سے پہلے پوچھا اور دونوں چیزوں کا اختیار دیا اور فرمایا کہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لو لیکن سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ اس سلسلے میں والدین سے مشورہ کی حاجت بھی نہ سمجھی اور فوراً اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار کیا اور اس بات کا عملی ثبوت فراہم کیا کہ مجھے اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جان و مال، والدین اور اولاد سب سے زیادہ مَحَبَّت ہے۔ اے کاش! اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کا ایک قطرہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم اپنے وقت کو مال و دولت کی فکر اور عصیاں میں برباد کرنے کی بجائے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت والے کاموں میں صَرف کرنا شروع کر دیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ رَحمَت کی نِسبَت سے مَحَبَّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے مَحَبَّت رکھنا خود نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں داخل ہے، قدرتی طور پر انسان جس سے مَحَبَّت رکھتا ہے اس کے ساتھ نسبت رکھنے والی تمام نسبتوں کو بھی محبوب جانتا ہے لہٰذا شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھنے والے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وطنِ پاک اور یہاں کے رہنے والوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کے ساتھ دِل وجان سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ اِس طور پر بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرو ر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کے بیشتر واقعات مروی ہیں، چُنانچہ

حُضُور کا کَمبل مُبارَک

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوبُردَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہمارے سامنے ایک پیوند والا کمبل نِکالا اور فرمایا: اِسی (کمبل) میں رسولِ انور، صاحبِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَکہ قبض کی گئی۔ (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی وعصاہ۔۔۔الخ، ص۷۹۶، الحدیث:۳۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدہ عائشہ کا حُضُور کے تَبَرُّکات کی زِیارت کرانا

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِسی مفہوم کی روایت کے تحت فرماتے ہیں: بعض حضرات اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تبرُّکات کی زِیارت کرنے آیا کرتے تھے اور آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اُنہیں زیارت کراتی تھیں۔

مزید فرماتے ہیں: یہ اس دُعا کا اَثَر ہے کہ (سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں یہ دُعا کیا کرتے تھے:) اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری زندگی وموت مسکین ہوکر ہو۔

ہم جیسے کمینے غُلام ان کے نام پر عیش کررہے ہیں اور وہ خود اس حالت میں دُنیا سے پردہ فرماتے ہیں، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّم ۔خیال رہے کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اعلیٰ وعمدہ لباس بھی پہنے ہیں مگر اُن کی عادت نہ ڈالی۔ ہر قسم کا لباس بے تکلف پہن لیتے تھے آخر وقت یہ لباس جسمِ اَطہر پر تھا۔ (مراۃ المناجیح، کتاب اللباس، ۹۱/۶، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہر طرف بے عَمَلی کا دَور دَورہ ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عَمَل تَرک کیا جارہا ہے، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا مُشکل سے مُشکل تر ہوتا جارہا ہے حتّٰی کہ اب تو دِلوں سے گناہوں کی نفرت بھی ختم ہوتی جارہی ہے اس پُرفِتن دَور میں گناہوں سے نفرت کرنے اور نیکیاں کرنے کا مَدَنی ذِہن پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کئی اِسلامی بہنوں کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا، چُنانچہ

فیشن کی پُتلی مَدَنی بُرقَع پہننے والی کیسے بنی......؟

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب (یعنی خُلاصہ) ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہُت زِیادہ فیشن اَیبل تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لُطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں رسمِ مہندی وغیرہ کے موقع پر مجھے خاص طور پر بُلایا جاتا، وہاں میں نہ صِرف خُود رَقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی ڈانڈیا راس سکھا کر اپنے ساتھ نچواتی، لاتعداد گانے مجھے زَبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بدقسمتی سے گھر میں T.V بہُت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہُت اَہم کِردار تھا۔ رَبِیْعُ النُّور شریف کی ایک سُہانی شام تھی، نمازِ مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مکتبۃُ المدینہ کے جاری کردہ سُنَّتوں بھرے بیانات کی تین کیسٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام **''قبر کی پہلی رات''** تھا خوش قسمتی سے یہ کیسٹ سُننے کی میں نے سعادت حاصل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سُن کر ہوا۔ **مگر افسوس!** میرے دِل پر گناہوں کی لذّت کا اس قدر غلبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ **ہاں!** اِتنا فرق ضَرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا اِحساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں **دعوتِ اسلامی** کی ذِمّے دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ گیارہویں شریف اِجتماعِ ذِکرو نعت کا اِہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ **''قبر کی پہلی رات''** سُن کر میرا دِل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چُنانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار اِجتماعِ ذِکرو نعت میں

جانے کا اِرادہ کیا۔ مگر میری حماقت کہ خوب میک اَپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اِجتماع میں گئی، ایک اِسلامی بہن نے وہاں سنّتوں بھرا بیان فرمایا، جسے سُن کر میرے دِل کی دُنیا زیروزَبَر ہوگئی۔ بیان کے بعد جب منقبت ''یا غوث بُلاؤ مجھے بغداد بلاؤ'' پڑھی گئی، اِس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیوانیوں کی صحبتوں کی بَرَکت سے میرے دِل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر اَیسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پُتلی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دوپٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اُوڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں مدنی بُرقع پہننے کی سعادت پانے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۷۳)

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو! (وسائلِ بخشش، ص۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



موٹاپے کا سب سے بہترین علاج

سب سے بہترین علاج **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تجویز فرمودہ ہے اور وہ یہ کہ **''بھوک کے تین حصّے کر لئے جائیں ایک حصّہ غذا، ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ ہوا اور سانس۔''** (کَنْزُ الْعُمَّال، الجز ۱۵، ۸/۱۱۰، الحدیث: ۴۰۸۱۳) اگر کھانے میں یہ طریقہ اپنا لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کبھی بدن موٹا ہو گا نہ کبھی گیس، بادی، پیٹ میں گڑبڑ، قبض وغیرہ کا عارضہ۔ مگر ہائے! لذّتِ خور نفس کی حیلہ بازیاں!

رضاؔ نفس دُشمن ہے دَم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چَندرانے والے (حدائقِ بخشش، ص۱۵۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان﴿18﴾۔۔۔سیّدتنا عائشہ کا فرامینِ مُصطفٰے پر عمل

دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے مَغْفِرَت

مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوکر عرض کی: ''یا شیخ! میری بیٹی فوت ہوگئی ہے میری خواہش ہے کہ میں اسے خواب میں دیکھوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ''چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ تکاثُر پڑھو اور یہ چار رکعتیں نمازِ عشا کے بعد ہونی چاہئیں پھر کروٹ کے بل لیٹ کر نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے سوجاؤ۔''

اس نے ایسے ہی کیا تو خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھ لیا، اس کی بیٹی عذاب میں تھی اور اس پر تارکول کا لباس تھا، اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

بیدار ہونے کے بعد وہ عورت حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوئی اور واقعہ کی خبر دی، حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''صدقہ کرو شاید کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے معاف فرمادے۔''

اس رات جب حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا گویا کہ آپ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں اور ایک نصب شدہ تخت دیکھا جس پر ایک حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سر پر نور کا تاج ہے، اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے حَسَن (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ''نہیں'' اس نے کہا: ''میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نبیِّ مُکَرَّم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے کا فرمایا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''تمہاری ماں نے تو تمہاری کچھ اور حالت بیان کی تھی۔'' اس نے جواب دیا: ''اس وقت ایسے ہی تھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''کس سبب سے تم اس مرتبے کو پہنچی؟'' اس نے جواب دیا: ''جیسا کہ میری والدہ نے آپ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کیا، ہم 70 ہزار اَفراد عذاب میں تھے، ایک نیک شخص ہماری قبروں پر سے گزرا اور اس نے ایک مرتبہ سرورِ کونین، تاجدارِ حرمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے قبول فرما کر اس نیک شخص کی بَرَکت سے ہم سب کو اس عذاب سے آزاد فرما دیا اور مجھے جو میرا حصّہ پہنچا وہ اس قدر ہے جس کا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُشاہَدہ فرما رہے ہیں۔" (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللّٰہ، ص۱۳۶)

عاصیو! جُرم کی دوا ہے دُرود
کیا دوا عین کیمیا ہے دُرود (کاش کی تحت، ص۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں کو پردے کا حُکم

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ اَبوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آئیں تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: "اے اَسماء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! **عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصّہ دِکھائی نہیں دینا چاہئے سوائے اس کے اور اس کے۔**" (اور اس کی وضاحت فرماتے ہوئے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اِشارہ فرمایا۔

(سُنَنِ اَبِی داوٗد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المرأۃ من زینتہا، ص ٦٤٥، الحدیث:٤١٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: "یہ منہ پھیر لینا یا تو اظہارِ ناراضی کے لئے تھا یا نگاہِ پاک کی حفاظت کے لئے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نُزولِ اَحکام سے پہلے بھی اَحکام پر عامل تھے۔" (مراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، ۶/۱۲۱)

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: "اِس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اگر باریک کپڑے میں سے جسم نظر آ رہا ہو تو وہ ننگے جسم کے حُکم میں ہے اس کو پہن کر نماز نہ ہوگی دوسرے یہ کہ عورت کے ہاتھ کلائیوں تک اور چہرہ ستر نہیں مگر اب اجنبی کو اس کا دیکھنا حرام ہے۔" (المرجع السابق، ص۱۲۲)

صَدْرُالشَّرِیعہ، بَدْرُالطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "بہارِ شریعت" جلد اوّل، صفحہ 484 پر نقل فرماتے ہیں: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے۔ یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لئے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ۹۷/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں پر پردہ فرض ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ عورتوں کو پردے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 679 صَفحات پر مُشتمل کتاب "جنّتی زیور" صَفحہ 80 پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اِس آیت میں اللہ تَعَالٰی نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت (جا۔ ہِ۔ لی۔ یَت) کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ جاہلیت میں کفّارِ عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں۔ اِسلام نے اس بے پردگی کی بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں بلکہ پردہ کے ساتھ باہر نکلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہئے) جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔" (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ص۳۰۴، الحدیث:۱۱۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹا کھویا ہے، حَیا نہیں کھوئی!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیاتِ طیّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ جن کے اندر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عَمَل کرنے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، پردے کے سلسلے میں بھی اپنی مثال آپ تھیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کے بارے میں مَعْلُومات حاصل کرنے کیلئے نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **"میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے حیا نہیں کھوئی۔"** (سُنَن اَبِی داود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم علی غیرهم من الامم، ص٣٩٧، الحدیث:٢٤٨٨)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَحکاماتِ شرعیہ پر کس قدر عَمَل پیرا تھیں!

غور کیجئے! میدانِ جنگ میں شُہَدائے کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مُبارَک اَجسام تشریف فرما ہیں ان میں حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے بھی ہیں ایسے صَبْر آزما موقع پر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حیا کا دامن نہیں چھوڑا، ایسے نازُک لمحات میں بھی پردہ کیے رکھا اور حیرت سے دریافت کرنے والے کو کیسا زبردست جواب دیا کہ **"میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے حیا نہیں کھوئی"** اس سے آج کل کی بے پردہ اسلامی بہنوں کو درس لینا چاہئے۔ آیئے! اِس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کَیْفیّات بھی مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

پردے کی اِحتیاط!

﴿1﴾......اَبُو قُعَیس کی زَوجہ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بچپن میں دودھ پلایا تھا لہٰذا اَبُو قُعَیس حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رضاعی والد اور اَبُو قُعَیس کے بھائی اَفْلَح حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رضاعی چچا ہوئے چُنانچہ بخاری شریف میں ہے، سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:

پردے سے متعلق آیاتِ مقدسہ نازل ہونے کے بعد اَبُوقُعَیس کے بھائی اَفْلَح نے میرے پاس آنا چاہا تو میں نے کہا: میں اس شخص کو اجازت نہیں دوں گی جب تک وہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بارے میں اجازت حاصل نہ کر لے، یقیناً اَبُوقُعَیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ اَبُوقُعَیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَبُوقُعَیس کے بھائی اَفْلَح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں گھر میں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اجازت مرحمت فرمائیں۔ تو نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آپ کو کس نے روکا کہ اپنے چچا کو اجازت نہ دیں؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس شخص نے مجھے دودھ نہیں پلایا، مجھے تو اَبُوقُعَیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، تو سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَفْلَح کو اجازت دے دو وہ تمہارے (رضاعی) چچا ہیں۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب قوله: اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا...الخ، ص۱۲۱۹، الحدیث:۴۷۹۶ ملتقطًا)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حالتِ اِحرام میں بھی چہرے کا پردہ

﴿2﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''ہمارے پاس سے سواروں کے قافلے گزرتے تھے اور ہم رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ (سفرِ حج میں) حالتِ اِحرام میں ہوتیں، جب سوار ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنی چادروں کو اپنے سروں سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کر لیتیں[1] اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم چہرے کھول لیتیں۔'' (سُنَنِ اَبِی داؤد، کتاب المناسك، باب فی المحرمة تغطی وجهها، ص۲۹۷، الحدیث:۱۸۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......تنبیہ: احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

باریک دوپٹا پھاڑ دیا

﴿3﴾......ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت سراپا غیرت میں (ان کے بھائی) حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حاضر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اُوڑھ رکھا تھا، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(الموطّا للامام مالك، كتاب اللباس، باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب، الجزء الثاني، ص٩١٣، الحديث:٦)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باجے دار جھانجھن پہننے کی مُمانَعَت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تھا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پردے کے سلسلے میں جذبۂ اطاعتِ رسول! اے کاش! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں بھی ایسا جذبہ عطا فرما دے۔ یاد رکھئے! عورت کی بے پردگی مُوجِبِ غضبِ الٰہی اور سببِ تباہی ہے۔ پارہ 18 سورۂ نُور کی آیت نمبر 31 کے اِس حصّے کی تفسیر میں مُلاحظہ ہو چُنانچہ اِرشادِ الٰہی ہوتا ہے:

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّؕ (پ١٨، النور:٣١)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مُفَسِّرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: **"یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے۔"**

مسئلہ: اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: اللہ تَعَالٰی اُس قوم کی دُعا نہیں قَبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ (تفسیراتِ احمدیہ، پ١٨، النور:تحت الآیۃ:٣١ص ٥٦٥)

اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازتِ شرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غضبِ الٰہی ہوگی؟ پردے کی طرف سے

بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔(خزائنُ العِرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۳۱، ص٦٥٦)

بیان کردہ آیت کی تفسیر میں ''جھانجھن'' کا ذِکر ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' صفحہ 5 پر ارشاد فرماتے ہیں: ''اس سے گھنگرو والا زیور مراد ہے۔'' ایسے زیور پہننے والیوں سے مُتَعَلِّق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جھانجھن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غِنا (گانے) کو ناپسند فرماتا ہے اور اسے پہننے والی کا حشر ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا اور مَلْعُونہ (یعنی لعنتی) عورت ہی آواز والی جھانجھن پہنتی ہے۔

(کنزالعُمّال، کتاب النکاح، الباب السادس فی ترھیبات وترغیبات وتختص بالنساء، جز۱٦، ۸/۱٦٤، الحدیث:٤٥٠٦۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بجنے والے زیور کے استعمال کے مُتَعَلِّق اِرشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دَیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ (پ۱۸، النور:۳۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر۔

اور فرماتا ہے:

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔ (پ۱۸، النور:۳۱)

فائدہ: یہ آیۂ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دَھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔(فتاویٰ رضویہ،۱۲۸/۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَھانجھن کی مَذَمَّت میں 3 فَرامِینِ مُصطَفٰے

﴿1﴾......فِرِشتے اس گروہ کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کُتّا ہو اور نہ ہی اس کے ساتھ رہتے ہیں جس میں جھانجھن ہو۔

(صَحِیح مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر، ص٨٤١، الحدیث:٢١١٣)

﴿2﴾......جھانجھن شیطان کا باجا ہے۔(المرجع السابق، الحدیث:٢١١٤)

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خبر دی کہ ان کی ایک لونڈی حضرت سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی کو اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لے گئی، ان کے پاؤں میں جھانجن تھے، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں توڑ کر فرمایا: میں نے شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے: ''ہر جھانجھ کے ساتھ شیطان ہے۔''

(سُنَن اَبِی داوٗد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، ص٦٦٢، الحدیث:٤٢٣٠)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: ''کیونکہ جھانجھ ایک قسم کا باجا ہے اور جہاں باجا ہو وہاں فرشتۂ رحمت نہیں ہوتا (بلکہ) شیطان ہوتا ہے۔''

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ٦/١٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَھانجھن توڑ دئیے جائیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرمانِ مُصطَفٰے پر عمل کرتے ہوئے جھانجھن سے اِجتناب کے سلسلے میں سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیفیت بھی مُلاحظہ فرمائیے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا بُنانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ وہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حاضر تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں ایک بچّی لائی گئی جس پر جھانجھن تھے جو آواز کر رہے تھے، سیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اسے میرے پاس ہرگز نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے جھانجن توڑ دیئے جائیں، اور فرماتی ہیں: میں نے پیکرِ اَنوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اُس گھر میں فِرِشتے نہیں آتے جس میں جھانجھن ہو۔''

(سُنَنِ اَبِی داوٗد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، ص۶۶۲، الحدیث:۴۲۳۱)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ''فِرِشتوں سے مُراد رَحمت کے فِرِشتے ہیں جو خُصُوصی طور پر مسلمانوں کے گھروں میں آتے جاتے رہتے ہیں یا وہاں ہی مُقیم رہتے ہیں خُصُوصاً ان گھروں میں جہاں تلاوتِ قرآن کا ذِکرِ خیر رہتا ہے۔''

مذکورہ حدیثِ پاک میں جو جھانجھن توڑ دینے کا ذِکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں: ''اِس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اس کے گُھنگرو الگ کردیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجھن ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے۔'' (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۶/۱۳۶)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! شرعی پردے کی پابندی اوراس پر اِستقامت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، دعوتِ اسلامی کا مدَنی کام بھی کرتی رہئے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول، سُنَّتوں بھرے اِجتماعات اور مدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بسنے کی بَرَکت سے مُتَعَدِّد اِسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک بہار مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اِسلامی بہن کے تحریری بیان کالبِّ لُباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صُبح وشام غَفلت ومَعْصِیَت میں بَسَر ہورہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے اُنہیں سُنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں خوابِ غَفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی بَرَکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کاجذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے پکی توبہ کرلی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدَنی برقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! نعتِ مصطفٰے سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر سُنَّتوں کی خِدمت کی سعادت حاصِل کررہی ہوں۔

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی ہوں نہایت کمزور بندہ نہ دُنیا میں نہ عقبیٰ میں سزا ہو (وسائلِ بخشش، ص۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُننا، سُنانا کتنا مُفِید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ کم اَزْ کم ایک سُنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحبِ حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم اَزْ کم ہر سال لنگرِ رسائل کرنے کی نیّت فرمائیے اور حسبِ توفیق اس میں سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں اور رسائل وغیرہ بانٹئے کہ یہ بھی صدقہ ہے اور راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کے کیا کہنے! حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''مسلمان کا صدقہ عُمر میں زِیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دَفع کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر وفخر کو دُور فرمادیتا ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، عمرو بن عوف ملحة المزنی، ۶/۴۴۰، الحدیث:۱۳۵۰۸)

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں
خدا! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش، ص۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَفْضَل صَدَقہ

کاش! مالِ دُنیا کی مَحَبَّت ہمارے دِلوں سے نکل جائے اور راہِ خدا میں کثرت سے مال خرچ کرنے کی عادت بن جائے۔ **یاد رکھئے!** صدقہ کے لئے مالدار ہونا شرط نہیں بلکہ ہر ایک کو حسبِ اِستطاعت صدقہ کرتے رہنا چاہئے، اِسی ضمن میں ایک حدیث شریف مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کونسا صدقہ اَفضل ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''وہ صدقہ جو کوئی غریب بقدرِ طاقت کرے اور یہ کہ تم (دینے میں) ان سے شروع کرو جن کی پرورش کرتے ہو۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب الرخصة فی ذلك، ص۲۷۴، الحدیث:۱۶۷۷)

اس فرمانِ عالی کی بدولت صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان زِیادہ صدقہ کرنے کی اِستطاعت نہ ہونے کی صورت میں تھوڑی سی چیز صدقہ کرنے میں بھی کوئی شرم وعار نہ سمجھا کرتے تھے، جیسا کہ اِمام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''مُوَطّا اِمام مالک'' میں نقل

فرماتے ہیں کہ ایک مسکین نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کھانے کا سُوال کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سامنے کچھ انگور رکھے ہوئے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کسی سے فرمایا: (ان میں سے) ایک دانہ اٹھا کر اسے دے دو۔ وہ تعجُّب کے ساتھ آپ کی طرف دیکھنے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم تعجُّب کرتے ہو، تمہارا کیا خیال ہے کہ اس دانے میں کتنے ذرّات ہیں؟ (اَلْمُوَطَّا للامام مالك، كتاب الصدقة، باب الترغيب فى الصدقة، الجزء الثانى، ص۹۹۷، الحديث:٦)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِمامُ الْعَابِدِیْن، سیِّدُ السَّاجِدِیْن، محبوبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عَمَل کرنے کا سیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کیسا جَذْبہ ہے کہ کسی قسم کی دُنیوی حیا انہیں عَمَل سے مانع نہیں آتی اور پھر توکُّل وایثار بھی کیسا کہ خود کو بھی حاجت ہے ایسے میں بھی اگر کوئی سائل سُوال کرتا ہے تو اس کو بھی عطا فرماتی ہیں۔ آیئے! سیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے توکُّل کی ایک اور جھلک مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھا

مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دُعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات میں رکھے۔ رسولِ خدا، احمدِ مُجتَبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر تم اس رُتبہ کی تمنّا کرتی ہو تو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو۔ سیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس وَصِیَّت ونصیحت پر اس قدر کاربند رہیں کہ **کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔**

(مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم درذکر ازواج مطہرات، ذکر حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ، الجزء الثانی، ص۴۷۲)

مُتَوَکِّل خاتون

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھنے کی کیسی عُمدہ مثال قائم کی، ہمیشہ رَبّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پر توکُّل کرتے ہوئے بچا ہوا کھانا

دوسروں پر ایثار کردیا۔ مگر آہ! آج کے ہم جیسے بےعَمَل مسلمان ایثار تو کیا کریں گے، جن سے بن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لُقمہ چھین لیتے ہیں، ڈھیروں ڈھیر غذائیں موجود ہونے کے باوجود ایک ایک ٹکڑے کی خاطر فساد بَرپا کرتے پھرتے ہیں، ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا توکُّل بے مثال ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل توکُّل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک مُتَوَکِّل خاتون کی حِکایت نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عفَّان بن مُسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمَہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ ہمارے ہاں ایک سال لگاتار بارش ہوتی رہی۔ میرے پڑوس میں ایک عبادت گزار بڑھیا تھی۔ جس کے پاس یتیم بچیاں تھیں۔ ان پر چھت ٹپکنے لگی۔ اسے یوں کہتے ہوئے سنا گیا: ''میرے دوست! میرے ساتھ نرمی کر'' اسی وقت بارش رُک گئی۔ میں نے ایک تھیلی لی۔ جس میں دس دینار تھے۔ اس کے دروازے پر دستک دی۔ اس نے کہا: ''اسے حمّاد بن سَلَمَہ بنادے'' انہوں نے کہا: میں حمّاد ہی ہوں۔ میں نے تمہاری صدا سنی۔ تم نے بارش بند ہونے کے لئے آہ وفغاں کی۔ تم نے کہا: ''اے دوست! میرے ساتھ نرمی کر'' اس کی کون سی نرمی تم تک پہنچی ہے؟ وہ نیک عورت بولی: ''میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر اس طرح نرمی فرمائی کہ بارش رُک گئی اور جو پانی ہمارے گھر میں جمع ہوگیا تھا وہ بھی خشک ہوگیا۔ میرے بچے بھی سردی سے محفوظ ہوگئے ہیں، انہوں نے گرمائش حاصل کرنے کا بھی اِنتظام کرلیا ہے۔'' میں نے دینار نکالے اور کہا: ''ان سے فائدہ حاصل کرو'' اچانک ایک بچی نمودار ہوئی۔ جس پر صوف کی اوڑھنی تھی۔ جس کی جگہ جگہ سے پھٹن عَیاں تھی وہ میرے پاس آئی۔ اس نے کہا: ''حماد! آپ خاموش نہیں ہوجاتے آپ ہمارے اور ہمارے ربّ کے مابین حائل ہورہے ہیں'' پھر اس نے کہا: ''والدہ ماجدہ! جب ہم نے اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے اپنی مُصیبتوں کی اِلتجا کی تو اس نے فوراً ہی دُنیاوی دولت ہماری طرف بھجوادی، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس دُنیاوی دولت کی وجہ سے اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافل ہوجائیں اور ہماری توجُّہ اس سے ہٹ کر کسی اور کی طرف مبذول ہوجائے۔'' پھر اس لڑکی نے اپنا چہرہ زمین پر ملنا شروع کیا اور کہنے لگی: ''جہاں تک میرا تعلُّق ہے تو تیری عزّت کی قسم! میں تیرا دروازہ نہیں چھوڑوں گی۔ اگرچہ تو مجھے دُھتکار بھی دے'' پھر اس نے کہا: اے حماد! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو معاف فرمائے یہ دینار لے جاؤ۔ انہیں اسی جگہ رکھ دو جہاں سے نکالے تھے۔ ہم اپنی ضروریات اس ہستی کے سامنے پیش کرتے ہیں جو عاجزین سے نہیں ڈرتا۔ (عُیُونُ الحِکایات، الحکایۃ السبعون بعد المائۃ، حکایۃ فتاۃ عابدۃ، ص۱۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا (ذوقِ نعت، ص۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نَفْس و شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرما اور توکُّل کی عظیم نعمت سے نواز کر اپنی صابِرہ وشاکِرہ بندیاں بنادے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنا نقاب خود سِی رہی تھیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر بیان کردہ حدیثِ عائشہ میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مُبارَک فرمان بھی ہے کہ "کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو" لہٰذا اس سلسلے میں بھی اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عَمَلِ مُبارَک مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ "طبقاتِ ابنِ سَعْد" میں ہے کہ ایک آنے والا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنا نقاب سِی رہی ہیں۔ اس نے کہا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (مال و دولت) کی فراوانی نہیں فرمادی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: "(ان باتوں کو) چھوڑو، وہ نئے کپڑوں کا حقدار نہیں جو پرانے کپڑے اِستعمال نہ کرے۔" (طبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر ازواج رسولِ اللہ، عائشة بنت الصدیق، ۱۰/۷۲)

پُرانے لِباس کی فَضِیلت

سیِّدُ الْمُرْسَلِین، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "کیا تم نہیں سُنتے، کیا تم نہیں سُنتے! بے شک پُرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے، بے شک پُرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، ۱-باب، ص ۶۵۳، الحدیث: ۴۱۶۱)

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الامّت حضرتِ علاّمہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: ”اس کا مطلب ہے کہ مَعمولی لباس پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے شرم وعار نہ ہونا کبھی پہن بھی لینا مومن مُتّقی کی علامت ہے، ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے لباس پہننے کا عادی بن جانا کہ مَعمولی لباس پہنتے شرم آئے طریقہ مُتَکَبِّرین کا ہے یہاں ایمان سے مُراد کمالِ ایمان ہے۔“ (مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، ۱۰۹/۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سارے دِن کی حاجتیں صبح کی 4 رَکعت میں

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء اور ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، تاجدارِ عرب وعجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ ربِّ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: **”اِبنِ آدم! تو شروع دن میں میرے لئے 4 رکعتیں پڑھ لے، میں آخر دن تک تیرے لئے کافی ہوں گا۔“** (سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضُّحٰی، ص۱٤۲، الحدیث:٤۷٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کتنی پیاری فَضِیلت اِرشاد فرمائی کہ شروع دِن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے تو ربِّ کائنات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سارا دن اس آدمی کی حِفاظت فرمائے گا، چُنانچہ شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الامّت حضرتِ علاّمہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: خُلاصہ یہ ہے کہ تو اوّل دِن میں اپنا دِل میرے لئے فارِغ کردے میں آخر دن تک تیرا دِل غموں سے فارِغ رکھوں گا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِل کی فراغت بڑی نعمت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ہو جاتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہو جاتا ہے۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضحی، ۲۹۷/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ چاشت کی فَضِیلت میں 2 رِوایات

﴿1﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت، سراپا جود وسخاوت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ باعظمت ہے: **”جو چاشت کی 12 رکعتیں پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنّت میں سونے کا محل بنائے گا۔“**

(سنن التِّرمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضحٰی، ص۱٤۱، الحدیث:٤۷۳)

﴿2﴾......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 134 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "جنّت کی تیاری" صَفْحہ 63 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بیشک جنّت میں ایک دروازہ ہے جسے ضُحٰی کہا جاتا ہے جب قِیامت کا دن آئے گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اس میں داخل ہو جاؤ۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، من اسمه محمد، ١٨/٤، الحديث: ٥٠٦٠)

بے عدد غلام آقا خُلد جا رہے ہیں ساتھ
پیچھے پیچھے میں بھی کاش! شاہِ بحر و بر جاتا
(وسائلِ بخشش، ص٣١٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ چاشت اور سیِّدَتُنا عائشہ

اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُبارَک عَمَل بھی مُلاحَظہ فرمائیے: "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چاشت کی 8 رکعتیں پڑھا کرتی پھر فرماتیں کہ اگر میرے ماں باپ بھی اُٹھا دیئے جائیں تو بھی میں یہ رَکعتیں نہ چھوڑوں۔" (اَلْمُوَطَّا للامام مالك، كتاب قصر الصلوٰة فی السفر، باب صلوٰة الضُّحٰی، الجزء الاول، ص١٥٣، الحديث: ٣٠)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح" میں اس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: "یعنی اگر اِشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والِدَین زندہ ہو کر آ گئے ہیں تو میں ان کی مُلاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔"

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضُّحٰی، ٢/٢٩٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیک اَعمال پر اِستِقامت اِختیار کرنا عموماً دُشوار ہوتا ہے لیکن یاد رکھئے! اِستِقامت بے حد ضروری ہے، چُنانچہ

اِستِقامت کی فَضِیلت میں 3 فرامین

﴿1﴾......سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِی وَقار ہے: "اَفضل عَمَل وہ ہے جو ہمیشہ ہو۔" اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی عَمَل فرماتے تو اس بات کو پسند فرماتے کہ اس پر

مُداوَمَت اِختیار کی جائے۔ (صَحِیْح اِبْنِ خُزَیْمَہ، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب الاوقات التی عن التطوع فیھن، باب ذکر الدلیل علی ان نھی النبی عن الصلاۃ...الخ، ص۲۹۸، الحدیث:۱۲۷۷)

﴿2﴾......اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''اِستِقامت آدھی کامیابی ہے جیسا کہ غم آدھا بُڑھاپا۔''

(عُیُونُ الحِکایات، الحکایۃ الثامنۃ والخمسون بعد المائۃ من وصایا الامام علی، ص۱۷۳)

﴿3﴾......حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ بندے کو جنت کیسے حاصِل ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ''پانچ باتوں سے جنت حاصِل ہوتی ہے: (۱)......ایسی اِستِقامت جس میں جھول نہ ہو۔ (۲)......ایسا اِجتِہاد جس میں بھول نہ ہو۔ (۳)......ظاہر و باطن میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو سامنے دیکھنا (یعنی مُراقبہ) (۴)......تیاری کے ساتھ موت کا اِنتِظار اور (۵)......نفس کا اِحتِساب کرنا اس سے پہلے کہ اس کا مُحاسَبہ کیا جائے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثانیۃ: المراقبۃ، ۴۸۲/۴)

اللہ تعالٰی کے نزدیک پسندیدہ عَمَل

اِسی طرح اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اَعمال میں زِیادہ پسند اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''سیّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جس عَمَل کو شروع کرتیں تو اس کو لازِم کر لیتیں۔'' (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضیلۃ العمل الدائم...الخ، ص۲۸۳، الحدیث:۷۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو بَغیر مانگے ملے قبول کر لو

صحابۂ کرام و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر اَدا اور ہر ہر سُنَّت کو دِیوانہ وار اپنایا کرتے تھے، نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو حرزِ جاں بناتے اور انہیں اپنے لئے دلیلِ راہ بناتے ہوئے ان کی پیروی کیا کرتے تھے، چنانچہ مُطَّلِب بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ عبدُ اللّٰہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کچھ خرچ ولباس

بھیجا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قاصِد سے فرمایا: ''اے بیٹا! میں کسی سے کچھ نہیں لیتی''۔ جب قاصِد روانہ ہونے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''یہ (خرچ ولباس) مجھے واپس کر دو۔'' راوی فرماتے ہیں: تو اُس (لانے والے) نے اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو واپس کر دیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''مجھے یاد آ گیا تھا کہ مجھ سے میرے سرتاج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! جو تمہیں بغیر مانگے کچھ دے تو قبول کر لیا کرو کہ وہ تو رِزْق ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الزکاۃ، فصل فیمن اتاہ اللہ مالا۔۔۔الخ، ۲۸۲/۳، الحدیث:۳۰۰۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی چینل کی بہاریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خِدمات کا ایک زمانہ مُعْتَرِف ہے۔ نیکی کی دعوت کو ساری دُنیا میں عام کرنے کے لئے آپ کی کوششیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عالَمِ اِسلام کے مسلمانوں کو ایک عظیم مَدَنی مقصد پیش کیا کہ **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''اِس مَدَنی مقصد کے تحت آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۴۰۱ھ، 1981ء میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز فرمایا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر خلوص اور اَنْتھک کوششوں کی بَرَکت سے دیکھتے ہی دیکھتے اس تحریک کا پیغام تادمِ تحریر کم وبیش 200 سے زائد ممالک میں پہنچ چکا ہے اور 86 سے زائد شُعبہ جات میں مدَنی کام ہو رہا ہے۔ ان شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ ''مدَنی چینل'' بھی ہے۔ ہر باشُعور مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے کی تباہی میں T.V. کا بَہُت اہم کردار ہے لہٰذا مُبَلِّغِین دعوتِ اسلامی نے T.V. کی تباہ کاریوں کے خلاف اچھی خاصی مُہم چلائی، ان کاوِشوں میں کچھ نہ کچھ کامیابی بھی ملی، مگر فی زمانہ ہزار میں سے شاید تقریباً نو سو ننانوے (999) مسلمان T.V. کے رَسیا ہو چکے ہیں اور غالِب اکثریت دنیا و آخرت کی بھلائی بُرائی کی پرواہ کئے بغیر T.V. کی غیر

شَرعی وغیر اَخلاقی نشریات دیکھنے میں مشغول ہے۔ T.V بینی میں ان کی جُنُون کی حد تک دِلچسپی کی وجہ سے شیطان کی ان کے کردار کے ساتھ ساتھ اِسلامی اَقدار پر بھی یلغار ہے۔ اِبلیس کی تحریک پر اِسلام ہی کا لَبادَہ اَوڑھ کر بعض لوگ اِسلام کو ماڈَرن (مَا۔ ڈَر۔ ن) انداز میں پیش کرنے کی مذموم سعی کررہے ہیں، اِسلام کی حقیقی روح مسلمانوں کے دِلوں سے نکالی جارہی ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کو ان نامُساعِد حالات میں اس بات کا شِدَّت سے احساس ہوا کہ مسلمانوں کی اِس اصلاح کا دائرۂ کار اگر صِرف مساجِد اوراجتماعات وغیرہ کی حد تک رکھتے ہیں تو اُمّت کی غالِب اکثریّت تک ہمارا دَردبھرا مَدَنی پیغام پہنچ ہی نہیں پاتا اور طاغوتی طاقتیں یکطرفہ طور پر اپنے مختلف چینلز کے ذَرِیعے مسلمانوں کو گمراہ کرتی رہیں گی۔ اَغلَب گمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے اب T.V نکلوانا مشکل ہی نہیں قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں سیلاب آتا ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ کھیت بھی سَیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V کے ذَرِیعے آنے والے طوفان بدتمیزی کے سیلاب کی روک تھام کی کوشش کے لئے **T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہوا جائے** اور ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے اور گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے انہیں خبردار کیا جائے، چُنانچہ جب معلوم ہوا کہ اپنا **T.V چینل** کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں باجوں، موسیقیوں کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے **100** فیصدی اسلامی مَوادفراہم کرنا ممکن ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے خوب جِدوجُہد کرکے رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں **مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے نیکیوں اور گھر گھر سنّتوں کا مَدَنی پیغام پیش کرنا شُروع کردیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بشُمول یورپین مَمالِک دنیا کے بے شمار مُلکوں میں T.V پر مَدَنی چینل دیکھا جانے لگا اور انٹرنیٹ کے ذَرِیعے تادمِ تحریر دُنیا کے تقریباً **150** مُلکوں میں **مَدَنی چینل** داخِل ہوچکا ہے اور یوں ڈیڑھ سو کے قریب ملکوں میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی پیغام پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے حیرت انگیز مَدَنی نتائج آنے لگے ہیں۔ یقیناً اس کی یہ بَرَکت تو بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک **مَدَنی چینل** گھر یا دفتر وغیرہ میں آن رہے گا کم ازکم اُس وَقت تک تو مسلمان دوسرے گناہوں بھرے چینلز سے بچے رہیں گے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل 100** فیصدی اِسلامی چینل ہے، نہ اس میں مُوسیقی ہے نہ ہی عورت کی نُمائش۔ اِس پر کاروباری اشتہارات (ایڈوَرٹائز) بھی نہیں دیئے جاتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے اِخراجات مُخَیِّر مسلمانوں کے عَطِیّات **(DONATIONS)** سے پورے کئے جاتے ہیں۔

مَدَنی چینل میں کیا ہے؟اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیا، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیا کے معلوماتی روح پرور سلسلے ہیں، اِس میں تلاوتیں، نعتیں، منقبتیں دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں اور مَدَنی خاکے ہیں، دُعاو مُناجات میں اِلحاح وزاری کے دل ہلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے رُلانے اور تڑپانے والے رِقّت انگیز مناظر ہیں، دارالافتا اَہلسنّت، روحانی علاج، سنّتوں بھرے مَدَنی پھول اور آخرت بہتر بنانے والی خوب مَدَنی بہاریں ہیں۔ اس میں سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، مَدَنی مُکالمات، صُبح کے وَقت ''کُھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' وغیرہ کئی سلسلے براہِ راست (LIVE) بھی دکھائے جاتے ہیں۔ اَلغَرَض! مَدَنی چینل ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذَرِیعے انسان گھر بیٹھے اچّھا خاصا علمِ دین سیکھ سکتا ہے! مَدَنی چینل کی مَدَنی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل دیکھ کر کئی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی، نیز نہ جانے کتنے ہی ''بے نَمازی'' نمازی بن گئے، مُتَعَدَّد افراد نے گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی کا آغاز کردیا۔ ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چُنانچِہ

مجھے مدنی چینل نے مَدَنی بُرقع پہنا دیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اِسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ پہلے پہل میں پردہ نہیں کرتی تھی۔ پھر ہمیں دعوتِ اسلامی نے ''مَدَنی چینل'' کا عظیم تحفہ عطا کیا جسے دیکھنے کی بَرَکت سے میں اور میرے بچّوں کے ابو نماز کے پابند ہوگئے۔ ایک دن مَدَنی چینل پر ''پردے کی اہمیّت'' کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان جاری تھا۔ میرے بچّوں کے ابو نے جب وہ بیان سُنا تو اتنے مُتأثِّر ہوئے کہ مجھے مَدَنی بُرقع پہننے کی ترغیب دِلائی اور بلاضرورت بازار وغیرہ جانے سے بھی منع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل کی بَرَکت سے مجھے بے پردگی سے توبہ نصیب ہوئی اور اب میں کوئی دِیدہ زیب، غیر مردوں کو مُتَوَجِّہ کرنے والا یا مَعَاذَاللّٰہ ننگا سر رکھنے والا رسمی برقع نہیں بلکہ شرعی پردے کے مطابق صرف اور صرف مَدَنی بُرقع پہنتی ہوں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسلامی بہنوں کے مدَنی چینل دیکھنے کا شرعی مسئلہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 505 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحَہ 476 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلامی بہنوں کو مدَنی چینل دیکھنے سے پہلے 112 بار غور کر لینا چاہئے کیونکہ مدَنی چینل میں اَکثر نوجوانوں ہی کے مناظر ہوتے ہیں اور عورت نازُک شیشی ہے اور اسے معمولی سی ٹھیس ہی کافی۔ کہیں مَعَاذَ اللّٰہ وہ بدنگاہی کے گناہ میں نہ جا پڑے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 86 پر فرماتے ہیں: عورت کا مردِ اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وُہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/۳۲۷)

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھیں نگاہیں
آنکھوں پہ مِری بھی ہو لگا قُفلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



حِرص اور حُبِّ جاہ کی مَذمّت

اللّٰہ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال ودولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، ۴۳۔باب، الحدیث: ۲۳۷۶، ص۵۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿19﴾......سیّدَتُنا عائشہ کا سُوالات کرنا

جمعرات اور شبِ جمعہ دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرت نشان ہے: ”جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قَلَم ہوتے ہیں، وہ یومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعَہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔“

(تاریخ مدینه دمشق، حرف المیم فی اباء من اسمه علی، علی بن محمد بن احمد، ۱۴۲/۴۳)

پڑھتی رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (وسائلِ بخشش،ص۱۰۶)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حبیبۂ حبیبِ خدا، صِدِّیقہ بنتِ صِدِّیق، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیُّ الْحَرَمَیْن، سیِّدُ الثَّقَلَیْن، اِمَامُ الْقِبْلَتَیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے زیادہ محبوب زَوجہ ہیں، اِسی دَرَجۂ محبوبیّت کے باعِث آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جو چاہتیں بلا جھجک سرکارِ عالی وقار، مکّے مدینے کے تاجدار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کر دیتیں، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: ایک رات میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے کہیں تشریف لے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے اس پر غیرت کی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو دیکھا جو میں کر رہی تھی۔ فرمایا: ”اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا حال ہے، کیا تم نے غیرت کھائی ہے؟“ میں بولی: ”مجھے کیا ہوا کہ مجھ جیسی بی بی آپ جیسے پر غیرت نہ کرے؟“ تب شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ ”تمہارے پاس شیطان آ گیا“۔ بولیں: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟“ فرمایا: ہاں۔

فرماتی ہیں: ”میں نے کہا یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے ساتھ بھی؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں! لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر میری مدد فرمائی حتّٰی کہ اُس نے اسلام قبول کرلیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان......الخ، ص۱۰۸۳، الحدیث:۲۸۱۵، ملتقطًا)

اِسی طرح ایک موقع پر سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کے پاس تشریف لے جانے کا اِرادہ فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانی کے مٹکے میں دیکھ کر اپنا عمامہ شریف اور گیسو سنوارے تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ایسا کر رہے ہیں؟“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”ہاں! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے جب بندہ اپنے دوست اَحباب کی طرف جائے تو اُن کے لئے زینت اختیار کرے۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاه والریاء، بیان حقیقة الریاء وما یراء ی به، ۳/۳۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بارگاہِ مصطفٰے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یہ ناز و اَنداز اس مَحَبَّت کی بنا پر تھا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے تھی، اِسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بلا جھجک جو چاہتیں عرض کر دیتیں، اِسی سلسلہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مختلف مواقع پر سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کئے گئے سُوالات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِکمت بھرے جوابات پیش کئے جاتے ہیں، مُلاحَظہ فرمایئے:

حُضُور کے چہرے کی نورانیّت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میں وقتِ سحر کچھ سی رہی تھی کہ سُوئی میرے ہاتھ سے گر گئی اور چراغ بُجھ گیا۔ اِتنے میں حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدس کے نُور سے سارا کمرہ جگمگا اُٹھا اور سُوئی مِل گئی۔“

فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ہلاکت ہے اس کے لئے جو بروزِ قیامت مجھے نہ دیکھے گا۔'' میں نے عرض کی: ''بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے کون محروم رہے گا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بخیل''۔ میں نے پوچھا: بخیل کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: ''وہ ہے جو میرا نام سنتے وقت مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔''

(القول البدیع، الباب الثالث فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ.....الخ، ص ۱۰۳، مفہومًا)

سُوزَنِ گُم شدہ مِلتی ہے تبسُّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت، ص۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھنا کثیر فضائل کا مُوجِب ہے جن کا شُمار ہماری طاقت سے باہَر ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھنے کا حُکْم بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''حق یہ ہے کہ ہر مسلمان پر عُمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجِب ہے اور ہر بار مستحب۔ دُرُود شریف صرف نبی یا فِرِشتوں پر ہو سکتا ہے، غیرِ نبی پر نبی کے تابع ہو کر دُرُود جائز بالاِستقلال مکروہ۔''

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۹۷/۲)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِس عالَم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے، اب بھی اسی طرح فرضِ اعظم ہے، جب حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ذِکر آئے تو بکمالِ

خشوع وخضوع وانکسار بادَب سُنے اور نام پاک سُنتے ہی دُرُود شریف پڑھنا واجِب ہے۔''

مزید فرماتے ہیں: ''اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذِکر کرے اور دُرُود شریف کی کثرت کرے اور نامِ پاک لکھے تو اس کے بعد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھے، بعض لوگ براہِ اِختِصار صلعم یا م لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز وحرام ہے۔'' (بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، حصہ ۱، ۱/۷۵تا۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''چل مدینہ'' کے سات حروف کی نسبت سے دُرُود شریف کے 7 مدنی پھول

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دُرُود شریف کے سلسلے میں ذِکر کردہ اَقوالِ عُلَما کی روشنی میں دَرْجِ ذَیل مدنی پھول حاصل ہوئے:

﴿1﴾......ہر مسلمان پر عُمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے۔

﴿2﴾......جب بار بار سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک لیا جائے تو ہر مجلس میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا واجِب اور ﴿3﴾...... ہر بار مستحب ہے۔

﴿4﴾......دُرُود شریف صرف نبی اور فرِشتوں پر پڑھ سکتے ہیں، غیرِ نبی پر نبی کے تابع ہو کر جائز ورنہ مکروہ ہے۔ (مثلاً اگر کسی غیرِ نبی کا ذِکر کر کے ان پر اس طرح دُرُود پڑھا: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم'' تو یہ منع ہے اور اگر کسی نبی کے تابع ہو کر دُرُود پڑھا مثلاً اس طرح کہا: ''حُضُورِ نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' تو اب اس میں بھی آل پر دُرُود بھیجا جا رہا ہے جو غیرِ نبی ہیں لیکن چونکہ نبی کے تابع ہو کر ہے اس لئے ممنوع نہیں)۔

﴿5﴾......سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت ہے۔

﴿6﴾......جب بھی نام پاک لکھا جائے تو اس کے ساتھ دُرُود شریف ضرور لکھا جائے۔

﴿7﴾......دُرُودِ پاک کا اِختِصار یعنی "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کی جگہ **صلعم** یا م وغیرہ نہ لکھا جائے کہ ناجائز و حرام ہے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی مزید فرماتے ہیں: وہ کہ (جو) اپنے اَوقات دُرُود شریف میں مُستغرق رکھتے ہیں ان کے بَدَن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہارِ شریعت، عالم برزخ کا بیان، حصہ ۱، ۱۱۳/۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُرُودِ پاک کے اس قدر فضائل ہیں کہ پڑھ یا سُن کر جی چاہتا ہے کہ بس ہر وقت سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کرتے رہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار، مکّے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ شریف سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف نہ پڑھنے والے کی یہ کتنی بڑی محرومی ہے کہ بروزِ قیامت اسے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دیدار نصیب نہیں ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضراتِ جبرائیل واسرافیل کا خوفِ خدا

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، کس کے بارے میں اس کی کیا خُفیہ تدبیر ہے کوئی نہیں جانتا اس لئے مقرَّبینِ بارگاہِ الٰہ اپنے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہیں، چُنانچہ منقول ہے کہ جب اِبلیس کے مَردود ہونے کا واقعہ ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل اور حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک لمبے عرصے تک روتے رہے، ربّ تعالٰی نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ "تم کیوں روتے ہو؟" انہوں نے عرض کی: "اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں۔" **اللہ** ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: **"تم اسی حالت پر رہنا میری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ ہونا۔"**

(اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَۃ، باب الخوف، ص۱٦٦)

دِین پر ثابت قدمی کی دُعا

(اسی لئے) دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے: "**یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ** یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔" (جَامِعُ التِّرمِذِی، کتاب الدعوات،

۹۲-باب، ص۸۰۷، الحدیث:۳۵۲۲)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے: "یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَطَاعَتِکَ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین اور اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ۔" میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے یہ دُعا مانگتے ہیں، کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی کوئی خوف ہے؟" تو رسولِ بے مثال بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں بے خوف کیسے رہ سکتا ہوں حالانکہ بندوں کے قُلوب، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی (دستِ قدرت کی) اُنگلیوں میں سے دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جب اپنے کسی بندے کے دِل کو پھیرنا چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔" (مسند ابی یعلٰی، مسند عائشۃ، ٥٧/٤، الحدیث:٤٦٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰہُ اَکْبَر! نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب مخلوقات سے اَفضل ہونے کے باوجود کس قدر خوفِ خدا رکھتے اور بار بار اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دِین پر ثابت قدمی کی دُعا مانگتے تھے۔

یاد رکھئے! سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُعا مانگنا اُمّت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو معصوم بلکہ معصومین کے بھی سردار ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفر بلکہ اس کے شائبہ سے بھی مُنَزَّہ ومُبَرَّا فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر قسم کے گناہوں سے بھی معصوم فرمایا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا، محال ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کوئی گناہ سرزد ہو بلکہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں تو پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سَیِّدُ الانبیا یعنی انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھی سردار ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے، ہر دَم ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہنا چاہئے، کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر نہ کیجئے کیا معلوم وہی گناہ جسے ہم نے معمولی سمجھ لیا ہے اللّٰہ نہ کرے ہماری ہلاکت وبربادی کا سبب بن جائے، یاد رکھئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو بظاہر بہت چھوٹے سے عمل پر

جنت کی اعلیٰ نعمتوں سے سرفراز فرما دیتا ہے اور جب گرفت کرنے پر آتا ہے تو کسی ایک صغیرہ گناہ پر پکڑ لیتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کوئی بھی نیکی ہرگز ترک نہ کریں اور گناہ سے ہر صورت میں اِجتناب کریں اور ہر حال میں ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہیں اور رو رو کر عرض کریں: "یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خوفِ خدا مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! اسی سلسلے میں ایک اور روایت مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

حُضُور کا خَوفِ خُدا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بادل یا تیز ہوا دیکھتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور پر ناپسندیدگی پہچانی جاتی ہے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عرض کرتیں: "یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں خوش ہو جاتے ہیں اس اُمید پر کہ اس میں بارش ہو گی اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتی ہوں کہ جب بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بادل کو دیکھتے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے جاتے ہیں۔" نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! مجھے اس میں عذاب ہونے کے اَندیشے سے اَمن نہیں (یعنی مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو)، ایک قوم کو ہَوا کے ذریعے عذاب دیا گیا انہوں نے عذاب کو دیکھ کر کہا (چنانچہ قرآنِ پاک میں اُن کا قول اِن الفاظ میں نقل فرمایا گیا):

هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ (پ۲۶، الاحقاف: ۲۴) ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم، ص۱۲۳۰، الحدیث: ۴۸۲۹)

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں اِس طرح عرض کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہوا کی خیر اور جو اس ہوا میں

ہے اس کی خیر اور جو چیز ہوا لے کر بھیجی گئی اس کی خیر مانگتا ہوں اور ہوا کے شر اور جو اس میں ہے اس کے شر سے اور جو لے کر ہوا بھیجی گئی اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

اور جب آسمان اَبر آلود ہوتا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَنگ مُبارَک مُتغیّر ہو جاتا، باہر جاتے، اندر آتے، سامنے آتے، پیچھے جاتے، پھر جب مینہ برستا تو یہ کیفیت دُور ہو جاتی، سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدس میں اُس پریشانی کو جان لیا۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (اس کا سبب) پوچھا تو رسولِ خدا، اَحمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! شاید یہ ایسا ہی ہو جیسا قومِ عاد نے کہا تھا (چنانچہ قرآن پاک میں ہے):

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ (پ٢٦، الاحقاف: ٢٤)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیۃ الریح۔۔۔۔۔۔الخ، ص ٣٢١، الحدیث: ٨٩٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قومِ عاد پر عذاب آنے کا واقعہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں ہر دَم رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے لرزاں و ترساں رہنا چاہئے، کون ہے جو ایک لمحے کے لئے بھی قہرِ قہار کے سامنے ٹھہر سکے، عذابِ الٰہی کی تاب کون لاسکتا ہے، ذِکر کردہ حدیث شریف میں قومِ عاد پر عذاب آنے کا تذکرہ ہے، بطورِ عبرت اس کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے: قومِ عاد مقامِ "اَحقاف" میں رہتی تھی جو عُمّان و حضر مَوت کے درمیان ایک بڑا ریگستان ہے۔ یہ لوگ بت پرست اور بہت بداَعمال و بدکردار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلام کو ان لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلام نے ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے کا حکم دیا

اور غیرُ اللہ کی عبادت سے منع فرمایا اور لوگوں پر ظلم کرنے سے روکا مگر اس قوم نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو جھٹلا دیا اور اپنے کفر پر اَڑے رہے۔ (قرآنِ پاک میں اُن کے بے باکانہ اور گستاخانہ جواب کو ان الفاظ میں نقل کیا گیا:)

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو۔

(پ۸، الاعراف: ۷۰)

آخر عذابِ الٰہی کی جھلکیاں شروع ہو گئیں۔ تین سال تک بارش ہی نہیں ہوئی اور ہر طرف قحط و خشک سالی کا دَور دَورہ ہو گیا۔ (اس زمانے کا دستور تھا کہ) جب کوئی بلا اور مُصیبت آتی تھی تو تمام مسلمان اور کفار مکّۂ مُعظّمہ جا کر خانۂ کعبہ میں دُعائیں مانگتے تھے۔ چُنانچہ اس قوم کی 70 افراد پر مشتمل ایک جماعت مکّۂ مُعظّمہ چلی گئی۔ اس جماعت میں مَرْثد بن سَعْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نامی ایک شخص بھی تھا (جو مؤمن تھا مگر اپنے ایمان کو قوم سے چھپائے ہوئے تھا)۔ جب قوم کے لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا: حرم شریف میں جا کر اپنی قوم کے لئے بارش طلب کرو تو مَرْثد بن سَعْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد (کا جذبۂ ایمانی بیدار ہو گیا اور اس نے تڑپ کر) کہا: (اے میری قوم!) خدا کی قسم! اس وقت تک پانی نہیں برسے گا جب تک تم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بارگاہ میں توبہ کر کے اپنے نبی (حضرت سیّدنا ہود عَلَیْہِ السَّلام) پر ایمان نہ لاؤ گے۔ حضرتِ مرثد بن سَعْد (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد) نے جب اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قومِ عاد کے شریروں نے انہیں مکّہ آنے سے روک دیا۔ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین بدلیاں بھیجیں۔ ایک سفید، ایک سرخ، ایک سیاہ اور آسمان سے ایک آواز آئی: اے قومِ عاد! تم لوگ اپنی قوم کے لئے ان تین بدلیوں میں سے ایک بدلی کو پسند کر لو۔ ان لوگوں نے کالی بدلی کو پسند کر لیا، چُنانچہ وہ ابرِ سیاہ قومِ عاد کی آبادیوں کی طرف بھیج دیا گیا۔ قومِ عاد کے لوگ کالی بدلی کو دیکھ کر بہُت خوش ہوئے (اور کہنے لگے) "هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ یعنی یہ تو بادل ہے جو ہمیں بارش دینے کے لئے آ رہا ہے۔" اور ایک دَم ناگہاں اس میں سے ایک آندھی آئی جو اتنی شدید تھی کہ اُونٹوں کو مع ان کے سواروں کے اُڑا کر (کہیں سے کہیں) لے جاتی تھی۔ (تَفْسِیرِ رُوْحُ الْبَیان، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۳/۱۹۹ تا ۲۰۰ مفهومًا)

یہ دیکھ کر قومِ عاد کے لوگوں نے اپنے محلوں میں داخل ہو کر دروازوں کو بند کر لیا مگر آندھی (کے جھونکے) نہ صرف دروازوں کو اُکھاڑ کر لے گئے بلکہ ان کے گھروں میں داخل ہو کر ان کے مردوں، عورتوں، بچوں اور ان کے مالوں کو ہلاک کر دیا سات رات اور آٹھ دِن مسلسل یہ آندھی چلتی رہی۔ (تَفْسِیرُ الصّاوی، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱/۲۶۸)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا میں رَبّ کا شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہر لمحے، ہر گھڑی، ہر ساعت ہم پر برس رہی ہیں جن کو شُمار کرنے کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا اس لئے بندے پر واجب ہے کہ ربّ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر اَدا کرتا رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝ (پ۲، البقرۃ:۱۷۲) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔“ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۲، ص۵۶) اس لئے مُقرّبِینِ بارگاہِ اِلٰہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ **743** صفحات پر مشتمل کتاب **”جنت میں لے جانے والے اَعمال“** صفحہ **145** پر ہے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو اُٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمَینِ شریفَین سُوج گئے۔ میں نے عرض کیا: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مُعاف فرمادیے ہیں؟“ تو اِمامُ الْمُتَوَرِّعِیْن، سَیِّدُ الشّٰاکِرِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ”کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟“ (صَحِيْحُ الْبُخَارِي، كتاب التفسير، باب ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك۔۔۔الخ، ص۱۲۲۷، الحديث:۴۸۳۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حکیم الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: (تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان، ”کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟“ سے مراد یہ ہے کہ) میری یہ نماز مَغْفِرت کے لئے نہیں بلکہ مَغْفِرت کے شکریہ کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ ہم لوگ ”عبد“ ہیں حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَبْدُہٗ ہیں ہم لوگ شاکر ہو سکتے ہیں حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم ”شکور“ ہیں یعنی ہر طرح ہر وقت ہر قسم کا اعلیٰ شکر کرنے والے مقبول بندے۔ حضرتِ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) فرماتے ہیں کہ جنّت کی لالچ میں عبادت کرنے والے ”تاجر“ ہیں، دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے ”عبد“ ہیں مگر شکر کی عبادت کرنے والے ”اَحرار“ ہیں۔

(مراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب التحریض علی قیام اللیل، ۲/۲۵۴)

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار اُو سراپا منتظر

مراد یہ کہ عَبْد اور عَبْدُہٗ میں بہت فرق ہے عَبْد سراپا انتظار ہوتا ہے جبکہ عَبْدُہٗ کا انتظار کیا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شکر ربّ تعالیٰ کی رضا کا باعِث اور اس میں نعمتوں کی حِفاظت ہے جبکہ ناشکری غضبِ جبّار کا باعِث، نعمتوں میں رُکاوٹ اور باعِثِ ہلاکت ہے، چُنانچہ بَلْعَم بن باعُورا جو اپنے دَور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا اور اس کو اِسمِ اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا اور بہت ہی مستجابُ الدَّعوات تھا کہ اس کی دُعائیں بہُت زِیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہُت زِیادہ تھی مشہور یہ ہے کہ اس کی دَرْسگاہ میں طالِبِ علموں کی دواتیں بارہ ہزار تھیں لیکن پھر یہ مردودِ بارگاہِ الٰہی ہو گیا۔ آخری دَم تک اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکتی رہی اور وہ بے ایمان ہو کر مر گیا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۱۷تا۱۱۹ ملتقطًا)

رِوایت میں ہے کہ بعض اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خدا تعالیٰ سے بَلْعَم بن باعُورا کے مُعاملے اور اسے

اتنی نشانیاں اور کرامتیں عطا فرمانے کے بعد دُھتکارنے کے مُتعلِّق دریافت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا کہ اس نے میری نعمتوں کا کبھی شکر اَدا نہیں کیا اگر وہ ایک مرتبہ بھی ان نعمتوں پر میرا شکر ادا کرتا تو میں اس کی کرامتوں کو سَلب کر کے اس کو دونوں جہان میں اس طرح ذلیل وخوار اور خائب وخاسر نہ کرتا۔ (تَفْسِيْرِ رُوْحُ الْبَيَان، سورة الاعراف، تحت الآية: ۱۰، ۳/۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حُسنِ اَخلاق

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حُسنِ اَخلاق وہ عظیم نعمت ہے جو ہمارے خالق ومالک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے خاص الخاص بندوں کو عطا فرمائی ہے، ایک شخص نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حُسنِ اَخلاق کے مُتعلِّق سُوال کیا تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے محبوب معاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

پھر ارشاد فرمایا: ''حُسنِ خُلق یہ ہے کہ تم قطع تعلُّق کرنے والے سے صِلہ رَحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔'' (احياءُ عُلُوْمِ الدِّيْن، كتاب رياضة النفس، بيان فضيلة حسن الخلق ومذمة سوء الخلق، ۳/۶۳)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے حُسنِ خُلُق کا وصف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''خندہ پیشانی سے مُلاقات کرنے، بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام ''حُسنِ خُلق'' ہے۔''

(جَامِعُ التِّرْمِذِي، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى حسن الخلق، ص۴۸۶، الرقم: ۲۰۰۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حُسنِ اَخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیِّدُ الْمُرْسَلِيْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حاضر ہونے کی اِجازت مانگی، (فرمایا کہ اِجازت دے دو) جب اس کو دیکھا تو فرمایا:

یہ اس قبیلہ کا بُرا آدمی ہے پھر جب وہ بیٹھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سامنے خندہ پیشانی کی اور کُشادہ رُوئی فرمائی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص کو دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے متعلّق ایسا ایسا فرمایا پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خندہ پیشانی اور کُشادہ رُوئی بھی فرمائی؟ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بدترین درجہ والا قیامت کے دِن وہ ہے جسے لوگ اس کے شر سے ڈر کر چھوڑ دیں۔''

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الادب، باب لم یکن النبی فاحشا ولا متفحشا، ص۱۵۰۳، الحدیث:۶۰۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (اللّٰہ کے نزدیک بدترین درجہ والا قیامت کے دن وہ ہے جسے لوگ اس کے شر سے ڈر کر چھوڑ دیں) یعنی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نالاں (یعنی تنگ) ہوتے ہیں مگر اس سے ڈر کر اس کا اِحترام کرتے ہیں، یہ انہیں میں سے ہے اگر میں اس کے سامنے وہ ہی کہتا جو اس کے پسِ پشت کہا تھا تو یہ میرے پاس آنا چھوڑ دیتا اور اس کی اِصلاح نہ ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کا مشہور عیب پسِ پشت بیان کرنا غیبت نہیں نیز لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے اس کی شر پر مُطّلع کر دینا غیبت نہیں نیز کسی کی اِصلاح کے لئے اس کو بُرا نہ کہنا اس سے اَخلاق سے پیش آنا سنّتِ رسول ہے ہر شخص کی اِصلاح کے طریقے جداگانہ ہیں، حُضور (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حکیمِ مُطلَق ہیں۔

(مراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، ۶/۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُثمانِ باحیا سے مَلائکہ کی حَیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گلشنِ سرورِ رسالت کے ہر پھول کی بو و رنگ علیحدہ علیحدہ ہے، اسی گلشنِ پاک سے فیض پانے کے بعد کوئی صِدِّیقِ اَکبر بن گیا تو کوئی فاروقِ اَعظم، کسی نے شیرِ خدا ہونے کا عظیم لقب پایا تو کوئی حبرُ الاُمّہ کے خطاب

سے نوازا گیا، اسی گلشن کے ایک پھول خلیفۂ ثالث اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا جن میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک اِمتیازی وصف "حیا" کا بوجہِ کمال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اندر پایا جانا ہے، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھولے لیٹے ہوئے تھے [1] تو حضرتِ ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِجازت مانگی اسی حالت پر انہیں اِجازت دے دی انہوں نے کچھ بات چیت کی پھر حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِجازت مانگی انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی پھر انہوں نے بھی بات چیت کی پھر حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِجازت مانگی تو حُسنِ اَخلاق کے پیکر، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرُست کر لیے پھر وہ داخل ہوئے اور بات چیت کی۔ جب وہ چلے گئے تو سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا کہ حضرتِ ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے نہ تو جُنبش کی اور نہ ان کی پرواہ کی پھر حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آگئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے نہ تو جنبش کی اور نہ ان کی پرواہ کی پھر حضرتِ عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرُست فرما لئے (اس میں کیا حکمت ہے)؟

نبیوں کے سالار، حبیبِ پروَردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فِرِشتے بھی حیا کرتے ہیں؟" (صَحِیح مُسلِم،کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص۹۳۷،الحدیث:۲۴۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی فِرِشتے بھی حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے شرم کرتے ہیں ان کی توقیر و تعظیم کا اِہتمام فرماتے ہیں۔

(1)......اس کی وضاحت کرتے ہوئے شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: یعنی بے پرواہی سے لیٹے ہوئے تھے جس سے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی پنڈلیاں یا ران شریف کھلی تھیں۔ (اور اگر) ران کھلی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل ننگی تھی۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ران سے قمیص ہٹی ہوئی تھی تہبند شریف اس جگہ پر تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، ۸/۳۹۲)

ایک رِوایت میں ہے کہ جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنصار و مُہاجرین میں بھائی چارہ کا عقد فرمایا تو حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی وہاں موجود تھے ان کے سینے سے کُرتہ ہٹ گیا تو وہاں کے موجود فِرِشتے اس مَجلس سے ہٹ گئے، حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ملائکہ سے ہٹنے کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا: حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے ہم کو شرم آتی ہے۔ حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی شرم وحیا کا یہ حال تھا کہ آپ غسل خانہ میں تہبند باندھ کر غسل کرتے تھے، صرف اوپر کا بدن برہنہ ہوتا تھا تب بھی آپ سیدھے نہ بیٹھتے تھے شرم سے جھکے ہوئے ہی غسل فرماتے تھے۔ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے کبھی اپنی شرم گاہ کو نہ دیکھا۔ اور ایک رِوایت میں ہے کہ عثمان شرمیلے آدمی ہیں مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ مجھ تک اپنی حاجت نہ پہنچا سکیں گے۔ (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص۹۳۸، الحديث:۲۴۰۲)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ایک رِوایت میں ہے کہ میں نے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے دُعا کی کہ مولیٰ! میرا عثمان بڑا ہی شرمیلا ہے تو کل قیامت میں اس کا حِساب نہ لینا کہ وہ شرم وحیا کی وجہ سے تیرے سامنے کھڑے ہو کر حساب نہ دے سکے گا، چُنانچہ پہلے حِساب اَبوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ہوگا پھر عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا پھر علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا پھر دوسروں کا حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حِساب ہوگا ہی نہیں۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح شرح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، ۸/۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضراتِ اَبُو بَکْر وعُمَر کی فَضِیلَت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ روایت میں سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر و فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بھی ذِکر ہے، اَہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے اَفضل خُلَفائے اربعہ ہیں اور ان میں سب سے اَفضل خلیفۂ اوّل امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا اَبوبکر صِدِّیق، پھر خلیفۂ دُوُم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم، پھر خلیفۂ سِوُم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی اور پھر خلیفۂ چہارُم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جیسا کہ سیِّدُنا ومولانا اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان "فتاویٰ رضویہ شریف" میں اِرشاد فرماتے

ہیں: ''صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں سب سے اَفضل واَکمل واعلیٰ واَقرب اِلَی اللّٰہ خُلَفائے اَرْبعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم تھے اور ان کی اَفضلیَّت ولایت بترتیبِ خلافت، یہ چاروں حضرات سب سے اعلیٰ درجے کے کامل مُکَمَّل ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۲۳۴)

صدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: بعدِ اَنبیا ومُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس وجن وملک سے اَفضل صِدّیقِ اَکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اَعظم، پھر عثمانِ غنی پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔ جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو صِدّیق یا فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اَفضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ (بہارِ شریعت، اِمامت کا بیان، حصہ ۱، ۱/۲۴۱ تا ۲۴۶)

آسمان کے تاروں کے برابر نیکیاں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سرِ مُبارَک ایک چاندنی رات میں میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہوں گی؟'' محبوبِ ربِّ غفار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ہاں! وہ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہیں۔'' سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: ''حضرتِ اَبوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی نیکیاں کہاں گئیں؟'' اِرشاد فرمایا: ''عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ساری نیکیاں اَبوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔''

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر وعمر، ۲/۴۲۳، الحدیث:۶۰۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سُوال سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عقیدہ یہ تھا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر آسمان کے ہر گوشہ کی خبر ہے اور زمین کے ہر کونہ اور تا قیامت اپنے ہر اُمَّتی کے ہر عَمَل کی خبر ہے کیونکہ تارے مختلف آسمانوں پر ہیں اور اُمَّت کی عِبادتیں زمین کے مختلف گوشوں میں، دِن کے اُجیالے میں، رات کے اندھیرے میں ہوں گی، دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی خبر ہو۔ یہ ہے حضرتِ عائشہ صِدّیقہ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا عقیدہ (اور) یہ ہے حُضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا عِلْم کہ نہ یہ فرمایا کہ جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) کو آنے دو پوچھ کر بتائیں گے، نہ یہ کہ قلم دوات کا غذ لاؤ ٹوٹل

لگا کر کہیں گے، نہ یہ کہ ذرا مجھے سوچ کر حساب لگا لینے دو (بلکہ) بلاتامُّل فرمایا کہ میری ساری اُمّت میں حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) وہ ہیں جن کی نیکیاں تعداد میں آسمانوں کے تاروں کے برابر ہیں، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا علمِ غیب کُلّی۔

(اور حُضُور علیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے فرمان "عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ساری نیکیاں اَبُوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں" کے متعلق مفتی صاحب فرماتے ہیں:) اس ایک نیکی میں بحث گفتگو ہے کہ اس سے کونسی نیکی مُراد ہے۔ فقیر (یعنی مفتی صاحب) کے نزدیک اس سے مراد ہجرت کی رات غارِ ثور میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت مراد ہے۔ اس رات حضرتِ صِدِّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے تہجد نہیں پڑھی تھی اور کوئی عبادت نہیں کی تھی، حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بے مِثال خدمت کی تھی اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مُبارَک سر اپنے زانو پر رکھ کر خوب جی بھر کر اس صورتِ پاک کے نظارے کیے تھے، یہ ایک نیکی دُنیا بھر کی ساری نیکیوں سے بڑھ کر قرار پائی۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر وعمر، ۸/۳۹۱)

ثابت ہوا کہ جُملہ فرائض فُروع ہیں
اَصْلُ الاُصول بندگی اس تاجور کی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَعْبَان کے روزے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزہ داروں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اللہ تبارَک وتعالیٰ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصّٰٓىٕمِیْنَ وَالصّٰٓىٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ سنّت" جلد اوّل، صفحہ 1333 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:: فرض روزوں کے عِلاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شمار دینی ودُنیوی

فوائد ہیں اور ثواب تو اتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنّم سے نجات اور جنّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صرف ہونے والے وقت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حفاظت کا سامان ہے اور تمام فوائد کی اصل یہ ہے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں روزوں کی کثرت

ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے بعد شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا سب سے زِیادہ پسند تھا، چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مہینوں میں سے شعبان کے روزے زِیادہ پسند ہیں؟ تو اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والوں کے نام لکھتا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں موت آئے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(مسند ابی یعلٰی، مسند عائشۃ، ٤/١١٩، الحدیث:٤٩٠٨)

معلوم ہوا کہ پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا سنّتِ مُبارَکہ ہے اس لئے ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم اَز کم ایک بار پورے ماہِ شعبان کے روزے رکھ کر اس سنّت پر بھی عَمَل کرنا چاہئے۔ ذِکر کردہ حدیث شریف میں نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پورے سال میں مرنے والوں کے نام لکھے جانے کا جو تذکرہ فرمایا ہے یہ عَمَل شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات میں ہوتا ہے، جیسا کہ تفسیر دُرِّ مَنثُور میں حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں: ”شعبان کی پندرہویں رات لوگوں کی عمریں، ان کا رِزْق اور اس سال حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔“ (اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر، سورۃ الدخان، تحت الآیۃ:٤، ٧/٤٠٢-٤٠٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی رات کے لمحات کس قدر نازُک ہیں! نہ جانے قسمت میں کیا لکھ دیا جائے، بہُت سارے غافِل انسان اس رات کو آتش بازی وکھیل کود میں گنوا دیتے ہیں، آہ! بعض دفعہ بندہ غفلت میں پڑا

رہ جاتا ہے اور اس کے بارے میں کچھ کا کچھ لکھا جا چکا ہوتا ہے، چُنانچہ "غُنْيَةُ الطَّالِبِين" میں ہے: "بہُت سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، بہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر ان میں دفن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں۔ بہُت سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی ہلاکت کا وقت قریب آ چکا ہوتا ہے۔ بہُت سے مکانات کی تعمیر کا کام مکمّل ہونے والا ہوتا ہے مگر مالِکِ مکان کی موت کا وقت بھی قریب آ چکا ہوتا ہے۔" (اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ، مجلس فی فضل شهر شعبان......الخ، فصل وقد سميت ليلة البراءة، الجزء الاوّل، ص۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سَو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

لہٰذا دن رات دَھن کمانے کی دُھن میں مگن رہنا، اور کھیل تماشوں میں وقت گنوانا کوئی دانشمندی نہیں، نہ جانے ہمیں یہ نازُک لمحات پھر کبھی نصیب ہوں یا نہ ہوں اس لئے ان کو غنیمت جانتے ہوئے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا پورا مہینہ خصوصاً پندرہویں رات کو عبادت میں گزارنا چاہئے، اب آیئے! اس مہینہ میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عَمَلِ مُبارَک بھی مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قرآنِ پاک میں مَشْغُول ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حکّام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر حد (سزا) قائم کرنا ہوتی اس پر حد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے (یوں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسْل کر کے اِعتکاف میں بیٹھ جاتے۔" (اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ، مجلس فی فضل شهر شعبان......الخ، فصل قال الله تعالٰی: وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ، الجزء الاول، ص۳۴۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

طاعون مُسلمانوں کے لئے رَحمت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے پیکرِ اَنوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طاعون کے مُتعلّق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بتایا:

"وہ ایک عذاب ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ جس پر چاہے بھیجے البتہ ربّ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لئے رَحمت بنادیا ہے، ایسا کوئی نہیں کہ جس کے شہر میں طاعون [1] پھیلے اور وہ وہاں صَبْر کر کے اَجر کے لئے ٹھہرے رہے یہ جانتے ہوئے کہ اُسے وہی پہنچے گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے لکھا مگر اسے شہید کا سا ثواب ہوگا۔"

(صَحِيْحُ الْبُخارِی، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ص۸۹۲، الحدیث:۳۴۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی طاعون کفّار پر عذاب ہے جو کافر اس میں مرے گا وہ عذاب کی موت مرے گا۔ (اور طاعون زدہ شہر میں صَبْر کے ساتھ ٹھہرنے والا مؤمن) خواہ طاعون میں فوت ہو جائے یا نہیں جب بھی مرے گا اُسے درجۂ شہادت ملے گا گویا طاعون میں صَبْر شہادت کے اجر کا باعث ہے۔"

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض وثواب المرض، ۲/۴۱۴)

حضرتِ سیِّدُنا عِرْباض بن سَارِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "شُہَدا اور اپنے گھروں میں مرنے والے دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں طاعون میں مُبتلا ہو کر مرنے والوں کے بارے میں جھگڑیں گے، شُہَدا کہیں گے: (طاعون سے مرنے والے) ہمارے بھائی ہیں یہ ایسے ہی قتل کئے گئے، جیسے ہمیں قتل کیا گیا جبکہ اپنے بستر پر مرنے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں اور یہ اپنے بستروں پر مرے جس طرح ہم مرے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ ان کے زخموں کی طرف دیکھو، اگر وہ مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو انہیں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔ پس ان کے زخم شُہَدا کے زخموں کے مُشابہ ہوں گے۔

(سُنَنُ النَّسائی، کتاب الجهاد، ۳۶-باب، ص۵۱۰، الحدیث:۳۱۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہر حال مُصیبتوں سے گھبرا کر بھاگنا نہیں چاہئے بلکہ صَبْر کر کے اَجر کمانا چاہئے، بعض دفعہ یہ مصائب بھی رَحمت ہوا کرتے ہیں، چُنانچہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بندہ کے لئے

---

(1)......طاعون کو انگلش میں پلیگ (Plague) بولتے ہیں، یہ چوہے یا پسّوؤں کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا مُہلک مرض ہے، اس میں چھاتی یا بغل وغیرہ میں گلٹیاں (گانٹھیں) نکلتی ہیں اور تیز بخار ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از فیروز اللغات، ص۹۲۳)

علمِ الٰہی میں جب کوئی مرتبۂ کمال مقدّر رہتا ہے اور وہ اپنے عَمَل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مُبتلا کر دیتا ہے پھر اس پر صَبْر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے مقدّر ہو چکا ہوتا ہے۔" (سُنَنِ اَبِی داوٗد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة للذنوب، ص۴۹۹، الحدیث: ۳۰۹۰)

20 غم 20 منازِل

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بندہ بَلا ومُصیبت پر صَبْر کرنے سے اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جس تک طاعت وعبادت سے نہیں پہنچ سکتا، چُنانچہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان "مثنوی شریف" کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: "ایک عورت کے بیس بیٹے تھے قضائے الٰہی سے ہر سال ایک ایک بیٹا اٹھارہ اٹھارہ سال کی عمر میں فوت ہونا شروع ہوا، انیس تک یہ صابرہ رہی جب بیسویں بچے کو وہ ہی بیماری ہوئی تو یہ گھبرا گئی بہت کچھ علاج مُعالجہ کیا، لڑکا جانبر (شِفایاب) نہ ہو سکا اور مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ماں دیوانی ہو گئی۔ ایک رات اسی جنون کی حالت میں خواب میں ایک نہایت دِلکش باغ دیکھا جس کی سرسبزی، نہروں کی روانی، زیبائش بیان نہیں ہو سکتی، اس میں بے شمار بنگلے بنے ہوئے تھے ہر ایک پر مالِک کا نام کندہ تھا، ایک نہایت نفیس بنگلے پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا۔ بَہُت ہی خوش ہو کر اَندر چلی گئی اَندر کی رونق اور بہار دیکھ کر دنگ رہ گئی، اس کے باغ میں ٹہلنے لگی اور مکان کے کمروں میں گھومنے پھرنے لگی، ایک کمرے میں دیکھا کہ اس کے بیسوں لڑکے نہایت عیش وآرام سے بیٹھے ہیں، اسے دیکھ کر بولے کہ امّاں! ہم اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس نہایت آرام سے ہیں۔

پکارنے والے نے پکار کر کہا: اے مومِنہ! تیرا مقام یہ ہے مگر تیرے اَعمال تجھے یہاں تک نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے تجھے بیس غم دیئے گئے یہ بیس غم اس منزل کی بیس سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے کرم سے طے کر لیا، اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔

جب وہ یہ خواب دیکھ کر چونکی تو چیخی کہ خدایا! تو مجھے سو بیٹے دے اور سو ہی کو جوانی کی موت دے، مجھے کیا خبر تھی کہ تیرے قہر میں مہر پوشیدہ ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ، ص۳۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معلوم ہوا! بعض دفعہ مُصیبتیں اِنسان کو سنوارنے اور اُنہیں اعلیٰ مراتب پر فائز کرنے اور اَجرِ عظیم کا حقدار بنانے کے لئے آتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر بے صَبری کرنے کے باعِث بروزِ قیامت ملنے والے عظیم اَجر وثواب سے محروم ہونا پڑے، بعض دفعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں پر مُصیبتیں نازِل فرما کر ان کی آزمائش فرماتا ہے، چنانچہ اِس ضمن میں نبیوں کے سالار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِکایت مُلاحظہ فرمائیے:

جنگِ اُحُد سے زیادہ سَخت دِن

سفرِ اُحُد کے مدّتوں بعد ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنگِ اُحُد کے دِن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ تو شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری قوم سے (سخت تکلیف) کا سامنا کیا اور لوگوں سے سخت تکلیف جو میں نے پائی وہ عُقبہ کے دن تھی جب میں نے ابنِ عَبْدِ یَالَیْل بن عَبدِ کُلال کو اِسلام کی دعوت دی تو اس نے مجھے ایسا جواب نہ دیا جو میں چاہتا تھا۔ تو میں اس غم میں وہاں سے چل پڑا ابھی مجھے اِفاقہ نہ ہوا تھا کہ "قَرْنُ الثَّعَالِبْ" (ایک مقام کا نام ہے وہاں) پہنچ کر میں نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے میں نے اس بادل میں حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور مَلَکُ الْجِبَال (یعنی پہاڑوں کے فِرِشتہ) کو آپ کے پاس بھیجا تاکہ آپ ان کے متعلق مَلَکُ الْجِبَال کو جو چاہیں حکم فرمادیں۔

پہاڑوں کا فِرِشتہ مجھے سَلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم بجالانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں تو میں "اَخْشَبَیْن" (یعنی اَبوقُبَیس اور قُعَیقِعان نامی دونوں پہاڑوں) کو ان کفار پر ڈال دوں۔ یہ سن کر سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: (نہیں) بلکہ میں اُمّید کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندے پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی عِبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء...الخ، ص۸۲۸، الحدیث: ۳۲۳۱)

معلوم ہوا! راہِ خدا میں مصائب برداشت کرنا نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے اس لئے ایسے موقعوں پر ہمیں گھبرا کر بے صَبری کا مُظاہَرہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ صَبر کرکے 100 شہیدوں کا ثواب کمانا چاہئے، جی ہاں! میرے آقا، دوعالَم کے داتا، شبِ اَسریٰ کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے میری اُمّت کے فساد کے وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے 100 شہیدوں کا ثواب ہے۔''

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، الحدیث:۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورتوں کا جِہاد ''حَج وعُمرَہ''

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ اِرشاد فرمایا: ''ہاں! ان پر وہ جہاد ہے جس میں جنگ نہیں (یعنی) حج وعُمرہ۔'' (سُنَن اِبنِ مَاجَہ، کتاب المناسک، باب الحج جہاد النساء، ص۴۷۱، الحدیث:۲۹۰۱)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان حج کو جہاد کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''ان کے جہاد میں سفر، تھکن اور مَشَقَّت ہے جنگ نہیں، (اور حج میں بھی سفر، تھکن اور مَشَقَّت ہوتی ہے) اِسی مُناسبت سے حج کو جہاد فرمایا۔'' (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناسک، ۴/۹۹)

اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ پارہ 4، سورۂ اٰلِ عِمْرٰن، آیت نمبر 97 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللّٰہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۹۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ میں حج کی فرضیّت کا بیان ہے، صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شہنشاہِ مُعَظَّم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں خُطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔''

(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص۶۹۹، الحدیث:۱۳۳۷)

”مَدِیْنَہ“ کے 5 حُروف کی نسبت سے فضائلِ حج وعُمرہ پر مُشتَمِل 5 فرامینِ مصطفٰے

آئیے! اب حج کے بارے میں شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین مُلاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾......جس نے حج کیا اور رَفَث (یعنی عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ) اور فِسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن تھا کہ جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ص۴۲۳، الحدیث:۱۵۲۱)

﴿2﴾......حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔(سُنَنِ اِبْنِ مَاجَه، کتاب المناسك، باب الحج جهاد النساء، ص۴۷۱، الحدیث: ۲۹۰۲)

﴿3﴾......حج وعُمرہ مُحتاجی اور گناہوں کو ایسے دُور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دُور کر دیتی ہے اور حجِ مبرور کا ثواب جنّت ہی ہے۔(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، ص۲۲۲، الحدیث: ۸۱۰)

﴿4﴾......رمضان میں عُمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، ص۴۹۴، الحدیث:۱۸۶۳)

﴿5﴾......جو مکّۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکّۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) واپس آ جائے، اس کے لئے ہر قدم پر 700 نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا: حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔ (اَلْمُسْتَدْرَك عَلَی الصَّحِیْحَیْن لِلْحَاکِم، کتاب المناسك، فضیلة الحج ماشیًا، ۲/۱۱۴، الحدیث:۱۷۳۵)

تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔

اے میری وہ اِسلامی بہنو جن پر حج فرض ہے! تم کیسے حج سے پیچھے رہ جاتی ہو حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج فرض کیا ہے اور تم اس میں رَغبت کیوں نہیں رکھتیں حالانکہ یہ تمہارے لئے روزِ محشر کا ذَخیرہ ہے اور کیونکر اس کا اِہتمام نہیں کرتیں حالانکہ منقول ہے کہ ”صرف ایک حج کی بَرَکت سے تین اَفراد جنّت میں داخل ہوں گے: (۱)......حج کی وَصِیَّت کرنے والا۔ (۲)......وَصِیَّت پوری کرنے والا اور (۳)......مرنے والے کی طرف سے حج کرنے والا۔

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت الله الحرام، ص۵۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اَللّٰہُ الْکَرِیْم عَزَّوَجَلَّ کا فضلِ عَمِیم تو مُلاحَظہ فرمائیے کہ جو کوئی اِخلاص کے ساتھ حج وعُمرہ کی سعادت حاصل کرتا ہے اس کو کیسے کیسے فضائل ومبشرات سے نوازتا ہے، غور فرمائیے! اس نے ہمیں پیدا فرمایا اور پھر ہمیں صحت وتندرستی، مال ودولت، چلنے پھرنے، سفر کرنے وغیرہ وغیرہ کروڑہا کروڑ نعمتوں سے نواز کر حج وعُمرہ کی اِستطاعت عطا فرمائی اور پھر جو کوئی بندہ اس توفیق وعطا سے حج وعُمرہ کی سعادت پاتا ہے تو اس کو طرح طرح کی بشارات سے نوازتا ہے کہ اس کے گزشتہ تمام گناہ مُعاف فرما دیتا ہے، ہر ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں عطا فرماتا ہے لہٰذا اس سے ہرگز ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے یاد رکھئے! بلا عذرِ شرعی حج فرض ادا نہ کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسلامی بہن کو شوہر یا کسی محرم کے بغیر ایک دن (یعنی تقریباً ساڑھے 30 کلومیٹر) کے سفر پر جانا حرام ہے۔ لہٰذا اگر عورت کو مکّہ تک جانے میں ایک دِن یا زِیادہ کا راستہ ہو تو وہ بغیر شوہر یا محرم کے حج پر نہیں جاسکتی اور اگر اس سے کم کا راستہ ہو تو بغیر شوہر یا محرم کے بھی جاسکتی ہے۔ چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ شریف"** میں اِرشاد فرماتے ہیں: "حج کی فَرْضِیَّت میں عورت مرد کا ایک حُکم ہے، جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اس پر فرض ہے مرد ہو یا عورت، جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنّم کا مُستحق ہوگا۔ عورت میں اتنی بات زِیادہ ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لئے، سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خُصُوصِیَّت نہیں، کہیں ایک دِن کے راستہ پر بے شوہر یا محرم جائے گی تو گنہگار ہوگی، ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر رہے اس قدر بہتر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۰/۶۵۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: محرم ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذِمّہ ہے، لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔[1]

(الدُّرُّ المختار ورَدُّ المحتار، کتاب الحج، مطلب فی قولھم یقدم حق العبد...الخ ۳/۵۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......حج وعُمرہ کے اَحکامات کے بارے میں مزید مَعْلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل، حصّہ 6 صفحہ نمبر 1030 تا 1232 کا مُطالعہ فرمائیے۔ (علمیہ)

اگر مجھے شبِ قدر مل جائے تو......!!!

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہو جائے تو میں اس میں کیا (کلمات) کہوں؟ تو حُضور سیِّدُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم یہ دُعا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو بہت معاف کرنے والا، معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے''۔

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الدعوات، ۸۷-باب، ص۸۰۵، الحدیث:۳۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شبِ قدر میں پڑھی جانے والی دُعا کے بارے میں دَرْیافت کرنا اس رات کی اس اَہَمِّیَّت وفضیلت کے پیشِ نظر تھا جو کئی مقامات پر خود حُضورِ پُر نُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بیان فرمائی ہے، چُنانچہ بخاری شریف کی حدیث شریف میں ہے: ''جس نے لَیْلَۃُ الْقَدْر میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اس کے گُزشتہ گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔'' (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ص۵۲۷، الحدیث:۲۰۱۴)

شبِ قدر کی فضیلت میں آیات

دیکھئے! شبِ قدر کس قدر اَہم رات ہے کہ اس کی شانِ مُبارَک میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے پوری سورت نازِل فرمائی، اس سورۂ مُبارَکہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مُبارَک رات کی کئی خُصُوصیّات اِرشاد فرمائی ہیں، چُنانچہ پارہ 30 سورۃُ القدر میں اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ (پ۳۰، القدر: ۱تا۵)	ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فِرِشتے اور جبریل اُترتے ہیں اپنے ربّ کے حکم سے ہر کام کے لیے وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔

مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اسی سورۂ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں: ”اس رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر نازِل فرمایا اور پھر 20 یا 23 برس کی مُدَّت میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اسے بتدریج نازِل کیا۔“ (تفسیرُ الصَّاوِی مع جلالین، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ:۱، الجزء السادس، ۳۰۶/۲)

لہٰذا اس مُقدّس رات کو ہرگز ہرگز غَفْلَت میں نہیں گزارنا چاہئے، اس رات عِبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی 83 سال 4 ماہ سے بھی زِیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اس زِیادہ کا عِلْم اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے یا اس کے بتائے سے اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانیں کہ کتنا ہے، اس رات میں حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے ہیں اور اس مُبارَک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ (فیضانِ سُنّت، ۱۱۳۶/۱)

لڑائی کا وبال

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے)، دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے اِس لئے (اِس کا تَعَیُّن) اُٹھا لیا گیا اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اِس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں، اور پانچویں رات میں ڈھونڈو۔“ (صَحِیحُ الْبُخارِی، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر۔۔۔الخ، ص۵۲۸، الحدیث:۲۰۲۳)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں ہمارے لئے کس قدر درسِ عبرت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا مکّی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتانے ہی والے تھے کہ شبِ قدر کونسی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم جھگڑنا مانع آگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شبِ قدر کو مخفی کر دیا گیا اس سے اندازہ لگایئے کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رحمت سے کس قدر

دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ **مسلمانو!** آپ تو ایک دوسرے کے محافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم مومنوں کو (اسلامی بھائی چارہ کے سبب) باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے، آپس میں محبت کرنے اور باہم ایک دوسرے پر مہربانی وشفقت کرنے میں مثلِ جسم دیکھو گے۔ جب ایک عضو تکلیف زدہ ہوتا ہے تو اس کے باقی اعضاء اس کی بیداری اور بے آرامی میں باہم ایک دوسرے کے شریک ہوجاتے ہیں۔''

(صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ص۱۴۹۹، الحدیث:۶۰۱۱)

اس لئے ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی وغمگساری کرنی چاہئے اور اسلامی بھائی چارہ قائم کرنا چاہئے۔

اُخوّت اس کو کہتے ہیں چُبھے کانٹا جو کابُل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیروجواں بے تاب ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شبِ قدر کی علامات

حضرتِ سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار دو عالَم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''شبِ قدر رَمَضَانُ الْمُبارَک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے تو جو کوئی ایمان کے ساتھ بہ نیّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عبادت کرے اُس کے تمام اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور لیلۃ القدر (اکیسویں 21، تیئیسویں 23، پچیسویں 25، ستائیسویں 27 یا اُنتیسویں 29 شب یا رمضان کی آخری شب میں ہے۔ اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب روشن اور بالکل صاف وشفّاف اور پُر سکون ہوتی ہے گویا کہ اس میں چاند خوب چمک رہا ہوتا ہے، اِس میں نہ زِیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سَردی بلکہ یہ رات مُعْتَدِل ہوتی ہے، اِس پُوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات (کے گُزرنے کے بعد جو) صُبح آتی ہے اُس میں

سُورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اِس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اِس ایک دِن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)

(مُسنَدِ اِمام احمد، مسندالانصار، حدیث عباده بن صامت، ۳۴۶/۹، الحدیث:۲۳۴۰۸ مفهومًا)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا؟

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سُوال کیا: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''اس کے شوہر کا۔'' میں نے عرض کیا: ''تو پھر مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''اس کی ماں کا۔'' (اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْن لِلْحَاكِم، کتاب البروالصلة، ۳۰۲۱ بر امك ثم اباك ...الخ، ۲۰۸/۵، الحدیث:۷۳۲۶)

شوہر کے قدموں کا غُبار چہرے سے صاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیوی کے ذِمّہ شوہر کے حُقُوق بے شُمار ہیں حتّٰی کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! اگر تم اپنے اوپر اپنے شوہروں کے حُقوق جانتیں تو تم میں سے ہر ایک شوہر کے چہرے کا غُبار اپنے رُخسار سے صاف کرتی۔'' (اَلْمُصَنَّف لِابْنِ اَبِی شَیْبَة، کتاب النکاح، (۱۵۰)۔ ما حق الزوج علی امرأته؟، ۳۹۸/۳، الحدیث:۸)

عورت پر شوہر کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1010 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''جہنّم میں لے جانے والے اَعمال'' جلد 2 صفحہ 184 پر شَیْخُ الاسلام شہابُ الدِّین علّامہ اَحمد بن حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں کہ بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اِرشاد فرماتے ہیں: عورت پر واجب ہے کہ (۱)...... ہمیشہ اپنے شوہر سے حیا کرے۔ (۲)...... اس کے سامنے نگاہیں نیچی رکھے۔ (۳)...... اس کے حُکم کی اِطاعت کرے۔ (۴)...... اس کی گفتگو کے وقت خاموش

رہے۔(۵)......اس کی آمد اور روانگی پر کھڑی ہو جائے۔(۶)......سوتے وقت اپنا آپ اسے پیش کر دے۔(۷)......اس کی عدم موجودگی میں اس کی عزّت اور مال کے مُعاملے میں اس سے خِیانت نہ کرے۔(۸)......اس کو پسند آنے والی خوشبو لگائے۔(۹)......مِسواک اور خوشبو سے اپنے منہ کو صاف رکھے۔(۱۰)......اس کی موجودگی میں بہت بنی سنوری رہے اور اس کی عدم موجودگی میں بناؤ سنگھار نہ کرے۔(۱۱)......اس کے گھر والوں اور رِشتہ داروں کی عزّت کرے اور (۱۲)......اس کی طرف سے کم کو بھی زیادہ سمجھے۔

مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والی عورت کو چاہئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے شوہر کی اِطاعت کی کوشش کرے اور پوری کوشش کر کے شوہر کی رِضا حاصِل کرے کیونکہ وہی اس کی جنّت اور دوزخ ہے۔
(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، الکبیرۃ: ۲۸۰، ۲/۸۴)

چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حُصَیْن بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میری پھوپھی شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں کسی حاجت کے لیے حاضِر ہوئیں جب ان کی حاجت پوری ہوگئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: ''تمہارا اپنے شوہر کے ساتھ رَوَیّہ کیسا ہے؟'' عرض کیا: ''میں اس کے حُقوق پورے کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتی مگر جس سے میں عاجز آ جاؤں'' اِرشاد فرمایا: ''پس تم غور کر لو کہ تم اس کی نظر میں کہاں ہو؟ وہی تمہاری جنّت اور جہنّم ہے۔'' (مسندِ احمد، مسند الکوفیین، حدیث حصین بن محصن، ۷/۶۷۰، الحدیث: ۱۹۵۱۹)

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید یہ اِرشادات بھی فرمائے: (۱)......اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی عورت کے لئے ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فِرِشتے اور چاند سورج اس وقت تک اِستغفار کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی اِطاعت میں رہتی ہے۔(۲)...... جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت ہوتی ہے۔(۳)......جو عورت اپنے شوہر کے چہرے پر تیوری چڑھانے کا باعث بنتی ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتی ہے یہاں تک کہ اسے ہنسا کر راضی کرلے اور (۴)...... جو عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلتی ہے اس کے واپس پلٹنے تک فِرِشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر، الکبیرۃ: ۲۸۰، ۲/۸۴) (۵)......ایک عورت نے نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں

حاضِر ہو کر عرض کیا: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر حاضِر ہوئی ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مردوں پر جہاد فرض فرمایا ہے اگر یہ زخمی ہوں تو اَجر پائیں اور اگر شہید ہو جائیں تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ رہیں اور رِزْق دیئے جائیں اور ہم عورتیں ان کے گھر کی دیکھ بھال کرتی ہیں ہمارے لئے اس میں کیا اَجر ہے؟'' تو نبیِ غیب دان باذنِ خدائے رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم جس عورت سے بھی ملو اسے بتادو کہ شوہر کی فرمانبرداری کرنا اور اس کے حق کو پہچاننا جہاد کے برابر ہے اور تم میں سے بہت کم عورتیں ایسا کرتی ہیں۔''

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْهِیْب، كتاب النكاح، ترغيب الزوج في الوفاء بحق زوجته، ص٦٤٦، الحديث:١٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس لئے بیوی کو چاہئے کہ ہمیشہ شوہر سے حیا کرے، اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، ہمیشہ شوہر کے ہر حُکم کی اِطاعت کرے، جب شوہر کلام کرے تو خاموشی اِختیار کرے، اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزّت کی حفاظت کرے؛ شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے، خوشبو وغیرہ لگائے، منہ کی صفائی اور کپڑوں کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھے، قناعت پسندی کا اظہار کرے، مَحبَّت وشفقت کا اَنداز اپنائے، زَیب وزِینت کی پابندی کرے، شوہر کے گھر والوں اور قرابت داروں کا اِحترام کرے، اچھے انداز میں اس کا حال دریافت کرے، اس کے ہر کام کو شکریہ کے ساتھ قبول کرے، جب شوہر کا قُرب پائے تو اس سے مَحبَّت کا اِظہار اور جب اسے دیکھے تو خوشی ومَسرّت کا اِظہار کرے۔ (رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، ص ۱۱)

شوہر کے حُقوق کی ادائیگی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 119 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''والِدَین، زَوجین اور اَساتذہ کے حُقوق'' صفحہ 38 پر سیِّدی اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''زَن وشوہر (یعنی میاں بیوی) میں ہر ایک کے دوسرے پر حُقوقِ کثیرہ (بہت سارے حُقوق) واجِب ہیں ان میں جو بجا نہ لائے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہو گا، اگر ایک ادائے حق نہ کرے تو دوسرا اُسے دستاویز بنا کر اس کے حق کو ساقِط نہیں کرسکتا مگر وہ حُقوق کہ دوسرے کے کسی حق پر مبنی ہوں اگر یہ اس کا ایسا حق تَرْک کرے وہ دوسرا اس کے یہ حُقوق کہ اس پر مبنی تھے تَرْک کرسکتا ہے جیسے عورت کا نان ونفقہ کہ شوہر کے یہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے اگر ناحق اس کے یہاں سے چلی جائے گی جب تک واپس نہ آئے گی کچھ نہ پائے گی، غرض واجِب

ہونے، مُطالبہ ہونے، بے وجہِ شرعی ادا نہ کرنے سے گنہگار ہونے میں تو حُقوقِ زن وشوہر برابر ہیں، ہاں! شوہر کے حُقوق عورت پر بکثرت ہیں اور اس پر وُجوب بھی اَشد و آکد (یعنی زیادہ سخت اور زیادہ تاکید کے ساتھ ہے)۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ اور مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زَوجہ کا حق اس سے بلکہ باپ سے بھی کم۔ ذٰلِکَ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کِس چیز سے مَنْع کرنا جائز نہیں؟

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، انہوں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کونسی چیز ہے جس کا مَنْع کرنا حلال نہیں؟" فرمایا: "پانی، نمک اور آگ" فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پانی کو تو ہم سمجھ گئے مگر نمک اور آگ کا یہ حُکم کیوں ہے؟" اِرشاد فرمایا: "اے حُمیرا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو گویا اس نے اسے زندگی بخشی۔"

(سُنَن اِبْنِ مَاجَه، کتاب الرهون، باب المسلمون شركاء فى ثلاث، ص٣٩٦، الحديث:٢٤٧٤)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: شاید! اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اس آیتِ کریمہ کی تفسیر پوچھ رہی ہیں:

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (پ٣٠، الماعون:٧) ترجمۂ کنز الایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اور عرض کر رہی ہیں کہ "مَاعُوْن" کیا چیزیں ہیں جن کا مَنْع کرنا بُرا ہے۔

(اور نبیوں کے سالار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن تین چیزوں کے بارے میں اِرشاد فرمایا ان میں سے)

پانی سے مراد وہ ایک گلاس پانی ہے جس سے پیاسے کی پیاس بجھ سکے اور اپنی ضرورت سے زائد ہو، نمک سے بھی یہی مراد ہے کہ ایک آدھ ہانڈی کا نمک کسی کو دے دینا جبکہ اپنے پاس ضرورت سے زِیادہ ہو، آگ سے مراد بھی وہ آگ ہے جو ایک آدھ چنگاری کسی کو دے دی جائے جس سے وہ اپنے ہاں آگ روشن کرے۔ ان چیزوں کے دینے میں اپنا کچھ نُقصان نہیں ہوتا

دوسرے کا بھلا ہو جاتا ہے اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے، دینے والے کو اَجر بے حساب مل جاتا ہے۔

(اور سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرمان "پانی کو تو ہم سمجھ گئے مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے" کی وضاحت کرتے ہوئے مُفتی صاحب فرماتے ہیں:) یعنی پانی ایک بے قیمت چیز ہے مگر اس سے دوسرے کی جان بچ جاتی ہے اس لئے اس کا منع کرنا واقعی بُرا ہے مگر نمک و آگ کا تو یہ حال نہیں، نمک و آگ پر پیسے خرچ ہوتے ہیں اور اس سے دوسرے کی زندگی وابستہ نہیں (پھر اس کا یہ حکم کیوں ہے؟)

(اور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانِ عالی شان کا مطلب یہ ہے کہ) ان مسائل میں اپنی قیاس آرائی نہ کرو کہ نمک و آگ قیمتی چیز ہے اور اس پر دوسرے کی زندگی کا دارومدار نہیں بلکہ اس اَجر کو دیکھو جو ربّ تعالٰی اس مَعمولی خیرات پر عطا فرماتا ہے، اس مَعمولی خیرات سے باز رہ کر اتنے بڑے اَجر سے محروم رہ جانا عقلمندی نہیں، ربّ تعالٰی کی عطائیں ہمارے خیال، وہم و سمجھ سے وَرَا ہیں۔ مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب احیاء الموات والشرب، ۴/۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہدیہ کسے دوں؟

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں؟ ارشاد فرمایا: **"جس کا دروازہ تم سے زِیادہ قریب ہو۔"** (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الشفعة، باب ای الجوار اقرب، ص۵۷۹، الحدیث:۲۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ پڑوسیوں کو ہدیہ دینا سُنَّت ہے کہ اس سے مَحَبَّت بڑھتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی علت پڑوسیت ہے، جس قدر پڑوسیت قوی ہوگی اسی قدر ہدیہ کا اِستحقاق زیادہ ہوگا۔ تیسرے یہ کہ پڑوس کا قُرب دروازہ سے ہوتا ہے نہ چھت سے نہ دیوار سے اگر ایک شخص کے مکان کی دیوار اور چھت تو ہمارے مکان سے ملی ہو مگر دروازہ دور ہو اور دوسرے کی نہ چھت ملی ہو نہ دیوار مگر دروازہ قریب ہو تو زیادہ قریب یہ دوسرا ہی مانا جائے گا اور اس کی وَجہ بھی ظاہر ہے کیونکہ دروازہ کی وجہ سے مُلاقات ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ زِیادہ خلط ملط رہتا ہے اور ایک کو دوسرے کے دَرْد و غم میں شرکت کا زِیادہ موقع ملتا ہے۔ یہ حدیث اس آیتِ کریمہ کی تفسیر ہے:

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ (پ۵، النساء:۳۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے۔

حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ دور والے پڑوسی کو بالکل نہ دو، مطلب یہ ہے کہ سب کو دو مگر قریب والے کو ترجیح دو۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ، ۳/۱۲۱)

پڑوسی کے حُقوق کے مُتَعلِّق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمسایوں و پڑوسیوں کے بھی حُقوق مُقرَّر فرمائے ہیں جن کا اَدا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازِم ہے، عام مسلمانوں کے حُقوق میں سے یہ بھی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائے تو ان کی بیمار پُرسی کی جائے، فوت ہو جانے پر جنازہ میں شرکت کی جائے، مسلمانوں کے عَیب کی پردہ پوشی کرے، کسی مسلمان کو جانی یا مالی نقصان نہ پہنچائے نہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرے، جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے مسلمان کے لئے بھی پسند کرے وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ بھی بہُت سے حُقوق ہیں، تو جب ایک عام مسلمان کے حُقوق کا یہ عالَم ہے تو پڑوسی کے حُقوق تو عام مسلمانوں کے حُقوق سے بھی زیادہ ہیں، چُنانچہ اس ضِمن میں 4 فرامینِ مصطفےٰ مُلاحَظہ فرمایئے:

﴿1﴾......جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں وَصِیَّت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ عنقریب اسے وارث بنا دیں گے۔ (صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، ص۱۵۰۰، الحدیث:۶۰۱۴)

﴿2﴾......جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے اُسے اپنے پڑوسی کی عزّت کرنی چاہئے۔

(صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر......الخ، ص۱۵۰۱، الحدیث:۶۰۱۹)

﴿3﴾......وہ شخص (کامل دَرَجے کا) مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الزکاۃ، فصل ما جاء فی کراھیۃ امساک الفضل......الخ، ۳/۲۲۵، الحدیث:۳۳۸۹)

﴿4﴾......پڑوسیوں کو وقتاً فوقتاً ہدیہ بھی بھیجتے رہنا چاہئے، چُنانچہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: ''اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! جب تم سالن پکاؤ تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈال (کر شوربے کو بڑھا) لو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو''۔ (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب الوصیۃ بالجار......الخ، ص۱۰۱۳، الحدیث:۲۶۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذابِ قبر حق ہے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عذابِ قبر کا ذکر کیا اور آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے عرض کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عذابِ قبر سے بچائے تب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عذابِ قبر کے متعلق پوچھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں! عذابِ قبر (حق) ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی نہ دیکھا کہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی نماز پڑھی ہو اور عذابِ قبر سے ربّ کی پناہ نہ مانگی ہو۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، ص۳۸۴، الحدیث:۱۳۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عذابِ قبر کے بارے میں اس لئے پوچھا) کیونکہ اب تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس کی خبر نہ تھی اور یہود کی بات پر اعتبار نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفّار کی بتائی بات پر اعتبار نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی تصدیق عُلمائے اِسلام سے نہ ہو جائے۔

(اور نبیوں کے سالار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر نماز کے بعد عذاب سے پناہ مانگنے کے متعلق مفتی صاحب اِرشاد فرماتے ہیں:) یہ دُعا اُمَّت کی تعلیم کے لئے ہے تاکہ لوگ سیکھ لیں ورنہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نہ سُوالِ قبر ہے نہ عذاب، اُن کی بَرَکت سے لوگوں کے عذاب دُور ہوتے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، ۱/۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! قبر کے معاملے میں بے خوف نہیں رہنا چاہئے۔ ہمارے اَسلاف اس سلسلے میں کس قدر خوفزدہ رہا کرتے تھے آیئے! مُلاحظہ فرمایئے، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی کی قبر پر تشریف لاتے تو اس قدر روتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی مُبارَک تر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: ''جنت و دوزخ کا

تذکرہ کرتے وقت آپ نہیں روتے مگر قبر (کے تذکرہ) پر بہُت روتے ہیں اس کی وَجہ کیا ہے؟" فرمایا: نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے اگر (صاحبِ قبر) نے اس سے نجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زیادہ سخت ہے۔"**

(سُنَنِ اِبنِ مَاجَہ، کتاب الزهد، باب ذکر القبر والبلی، ص ۶۹۱، الحديث: ۴۲۶۷)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! "اللہ! اللہ! ذُوالنُّورَین، جامعُ القرآن حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خدائے رحمٰن! ان کا لقب اس لئے ذُوالنُّورَین تھا کہ ان کے نِکاح میں رحمتِ کونین، صاحبِ قابَ قوسین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یکے بعد دیگرے دو شہزادیاں تھیں، انہیں دُنیا ہی میں قطعی جنّتی ہونے کی بشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فرشتے حیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود قبر کی ہولناکیوں اور اَندھیریوں کے بارے میں بے اِنتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے، چُنانچِہ (غلبۂ خوفِ خدا کے عالَم میں) ایک بار اِرشاد فرمایا: **"اگر میں جنّت و دوزخ کے درمیان ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ مجھے ان دونوں میں سے کس کا حکم دیا جائے گا تو میں پسند کروں گا کہ اسے جاننے سے پہلے راکھ ہو جاؤں۔"**

(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء، ذکر الصحابة من المهاجرين، عثمان بن عفان، ۱/ ۹۹، الرقم: ۱۸۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمارے دِلوں پر گناہوں کی تہیں جم چکی ہیں، حالانکہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ موت آ کر رہے گی، عین ممکن ہے آج ہی آ جائے اور ہم قبر میں اُتار دیئے جائیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ رات کو بجلی بند ہو جائے تو دِل گھبراتا اور اَندھیرا کاٹ کھاتا ہے اس کے باوجود قبر کے ہولناک اَندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود خوفِ خداوندی سے لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ ایک بار غلبۂ خوف کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا: **"کاش! میں یہ تنکا ہوتا" "کاش! میں کوئی قابلِ ذِکر شے نہ ہوتا" کاش! میں بھولا بسرا ہوتا،" "کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی۔"**

(احياءُ عُلُومِ الدِّين، كتاب الخوف والرجاء، بيان احوال الصحابة والتابعين ...الخ، ۴/ ۲۲۴)

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا　　　قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　　کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا (وسائلِ بخشش، ص۲۵۶۔۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا دِن

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ خدا، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت کے دِن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کئے جائیں گے تو میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مرد اور عورتیں سارے ہیں بعض بعض کو دیکھیں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! وہ حال اس سے سخت تر ہوگا کہ بعض بعض کی طرف نظر بھی کریں۔

(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب فناء الدنیا وبیان الحشر۔۔۔الخ، ص۱۰۹٦، الحدیث:۲۸۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ حالت عام لوگوں کی ہوگی حضراتِ اَنبیا و خاص اَولیا کی یہ حالت نہیں (ہوگی)۔

(مِراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الحشر، ۷/۳۶۹)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! قیامت کا دِن نہایت ہی سخت ہوگا، ترمذی شریف میں اس اِمتحان کے بارے میں ہے: ''انسان اس وقت تک قیامت کے روز اپنے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ سے قدم نہیں ہٹا سکے گا جب تک کہ اس سے 5 سُوالات نہ کر لئے جائیں: (۱)...... زندگی کیسے بسر کی؟ (۲)...... جوانی کیسے گزاری؟ (۳)...... مال کہاں سے کمایا؟ اور (۴)...... کہاں کہاں خرچ کیا؟ (۵)...... اپنے علم کے مُطابق کہاں تک عمل کیا؟

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، ابواب صفة القیامة، باب فی القیامة، ص۵۷٤، الحدیث:۲٤۱٦)

ہم خواہ روئیں یا ہنسیں، تڑپیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں قیامت کا اِمتحان برحق ہے، خدانخواستہ نمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈرامے دیکھتے دِکھاتے اور گانے باجے

سُنتے سُناتے رہے، مسلمانوں کا دِل دُکھاتے رہے۔ اگر ربّ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا، اس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے، اگر گناہوں کی نُحوست کے باعث مَعَاذَ اللہ ایمان بَرباد ہوگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم مُقدر بن گیا تو کیا بنے گا؟ رِوایات میں آتا ہے: ''جہنّم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولنے لگا۔''

(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النارعذابًا، ص۱۰۲، الحدیث:۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حقیقت یہ ہے کہ اس دُنیا میں آکر ہم سخت آزمائش میں مُبتَلا ہوگئے ہیں، ہماری آمد کا مَقصد کچھ اور تھا مگر شاید ہم سمجھ کچھ اور بیٹھے ہیں! ہمارا اندازِ حیات یہ بتا رہا ہے کہ مَعَاذَ اللہ گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

یاد رکھئے! ہمیں یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴿۱۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔ (پ۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے — بن تو مت اَنجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی — عاقِل و نادان آخر موت ہے

کیا خوشی ہو دِل کو چندے زِیست سے — غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے — سُن لگا کر کان آخر موت ہے

بارہا عِلمیؔ تجھے سمجھا چکے

مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُھَدا کے ساتھ حَشر

اور جو لوگ نہ آخرت کو بُھلا کر دُنیوی آرائش و زیبائش میں بدمست رہتے اور نہ اپنی زندگی کو غَفلت کی نیند میں برباد کرتے بلکہ موت کو بکثرت یاد کرتے ہیں بروزِ قیامت ان کا حشر شُہَدا کے ساتھ ہوگا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہ

تَعَالٰی عَنْہُ اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی روایت میں ہے کہ"یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا شُہدا کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"ہاں! جو ہر دن **20** مرتبہ موت کو یاد کرے۔"(المغنی عن حمل الاسفار، کتاب التوحید والتوکل، الشطر الثانی فی احوال التوکل واعمالہ، ۲/۱۱۴۰، الحدیث: ۴۱۳۴)

بلا حِساب جنّت میں جانے کا نُسخہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس لئے ہوش میں آیئے! غفلت سے بیدار ہوجایئے! فرنگی تہذیب سے پیچھا چھڑایئے، میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اپنایئے، جھٹ پٹ گناہوں سے توبہ کر لیجئے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے:"توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سے مُشک کی خوشبو پھیلے گی وہ جنت کے دسترخوان پر آکر اس میں سے کھائیں گے اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گے جبکہ دیگر لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔"(بحر الدموع، الفصل الاول، فضل التوبۃ وثمارھا، ص۲۲)

ہو سکے تو اپنے گناہوں کو یاد کرکے اَشکِ ندامت بھی بہانے چاہئیں کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا:"یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں سے کوئی بلاحساب بھی جنّت میں جائے گا؟" تو فرمایا:"**ہاں! وہ شخص جو اپنے گناہوں کو یاد کرکے روئے۔**"

(احیاء عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف والترغیب فیہ، ۴/۱۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِیدارِ مَدینہ کی سَعادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گناہوں سے نفرت کرنے، ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے اور اپنے دِل میں سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت بڑھانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول پر پیکرِ اَنوار، تمام نبیوں کے سردار،

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد کرم ہے، چُنانچہ اس ضِمن میں ایک حِکایت مُلاحظہ فرمائیے:

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی میں مقیم ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ بعد نمازِ ظہر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مقبولیّت کے واقِعات اور ایمان افروز بشارتوں پر مُشتمل مکتبۃ المدینہ کا مَطْبُوعہ رسالہ "**سرکار کا پیغام عطّار کے نام**" کا مُطالعہ کیا۔ رسالے کو پڑھ کر بڑی فرحت محسوس ہوئی، مجھے اپنی قسمت پر رَشک آرہا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے کیسے برگزیدہ اور ولیِ کامل کا دامن نصیب ہوا ہے۔ بالخصوص اس رسالہ میں مدینہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضِر ہونے والے اِسلامی بھائی کے ذَرِیعے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام یہ پیغام "**میرے عطّار اس بار مدینے کیوں نہیں آئے! انہیں میرا سلام کہنا اور کہنا وہ مدینے آئیں چاہے کچھ لمحات کے لئے ہی آئیں**" پڑھ کر فرطِ مُسرّت سے آنکھیں اَشکبار اور وفورِ شوق سے دِل بے قرار ہو گیا کہ کاش سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ ناچیز کو بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت کے نام کوئی پیغام عنایت کریں۔ دوسرے دِن ہفتہ کی صبح بعد نمازِ فجر لیٹی تو آنکھ لگ گئی۔ ظاہری آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دِل کی آنکھیں کھل گئیں کیا دیکھتی ہوں کہ میں مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باہر کھڑی ہوں اتنے میں حسین و دِلکش اَلفاظ سے مُزیَّن یہ تحریر دکھائی دی "**عطّار کو ہمارا سلام کہنا**" اس کے بعد آنکھ کھل گئی دِل عجیب کیف وسرور محسوس کر رہا تھا۔ اسی رات جب سوئی تو خواب میں امیرِ اہلسنّت کو سرکارِ عالی وقار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام سنا کر یہ اِستِغاثہ پیش کیا کہ اگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو یہ پیغام مل گیا تو میرے خواب میں تشریف لا کر دِل کو تسلّی وتشفی سے نوازیں۔ قسم بخدا! امیرِ اہلسنّت میرے خواب میں تشریف لائے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینہ منوّرہ کے اُس مقام پر ایک غار میں موجود تھے کہ جہاں غزوۂ بدر ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ یہ وہ غار ہے جس میں اَندھیرا تھا مگر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس غار میں تشریف آوری نے اسے ایسا روشن کیا کہ یہ آج تک مُنوّر ہے۔ پھر میں نے خواب میں ہی مدینۂ طیّبہ کی مُقدّس گلیوں کی زِیارت بھی کی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور دِل کو خوب اِطمینان حاصل ہوا۔ (میں حیادار کیسے بنی......؟ ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿20﴾......سیّدَتُنا عائشہ کی فصاحت

مولا مشکل کُشا کی کرامت

ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ بیٹھا تھا ایک مسلمان فقیر نے آ کر ان سے سُوال کیا۔اسی وقت اِتِّفاقاً مولیٰ مُشکل کُشا، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم بھی سامنے سے گزرے۔یہودیوں نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو دیکھ کر بطورِ تمسخُر کہا کہ دیکھو! شاہِ جواں مرداں آرہے ہیں۔وہ مسلمان فقیر امیرُ المؤمنین کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے فَقْر وفاقے کا حال بیان کرنے لگا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سمجھ گئے کہ اسے میرے پاس آزمائش کے لئے بھیجا گیا ہے لیکن اس وقت حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کے پاس کچھ نہیں تھا۔حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر **10** مرتبہ دُرُود پڑھا۔اور اس کی ہتھیلی پر دَم کر کے فرمایا: مٹھی بند کرلے (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) اس نے تعمیل کی اور یہودیوں کے پاس واپس گیا۔انہوں نے مٹھی کھلوائی تو اس میں ایک دینار تھا۔اسی روز کئی یہودی مسلمان ہوئے۔

(راحت القلوب(مترجم)، ص۱۴۲)

ہر مَرَض کی دَوا دُرُود شریف | دافِعِ ہر بَلا دُرُود شریف
وِرْد جس نے کیا دُرُود شریف | اور دِل سے پڑھا دُرُود شریف
حاجتیں سَب رَوا ہوئیں اس کی | ہے عجب کیمیا دُرُود شریف (قبالۂ بخشش، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبوبۂ حبیبِ خدا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جہاں زُہد وتقویٰ، صَبر وشکر، فَقْر وقَناعت اوران کے علاوہ علمِ قرآن، تفسیر، حدیث، فِقہ، الغرض! علم وعمل کے ہر ہر گوشے میں نہایت اَرفع واَعلیٰ مقام رکھتی تھیں وہیں آسمانِ فَصاحت وبَلاغت واَدَب میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پرواز بہت بلند وبالا ہے،

حقیقت یہ ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تفسیر، حدیث، فِقہ، اِفتا، فَصاحت وبلاغت، اِعجاز بیانی اور اَدِیبانہ گفتگو وغیرہ علوم وفنون میں حدِ کمال کو پہنچی ہوئی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتگو اور طرزِ کلام نہایت عُمدہ وشیریں ہوا کرتا تھا، چُنانچہ

سیِّدہ عائشہ کی فَصاحت وبَلاغت اور اَدیبانہ کلام پر 5 روایات

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا اَحْنَف بن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم، حضرتِ سیِّدُنا عُثمان غَنی، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور ان کے بعد آج کے دِن تک ہونے والے خُلَفا کا خُطبہ سُنا لیکن اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے منہ سے زِیادہ عُمدہ اور بہترین کلام کسی مخلوق کے منہ سے نہیں سُنا۔“

(اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْن لِلْحَاكِم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر تسع خلال عائشة...الخ، ۱۳/۵، الحديث:٦٧٩٢)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: ”مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْعِلْمِ وَالشِّعْرِ وَالطِّبِّ مِنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْن یعنی میں نے حلال وحرام، علم، شِعر اور طِب کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔“

(المرجع السابق، باب ذكر سعة علم عائشة وفصاحة كلامها، ص١٤، الحديث:٦٧٩٣)

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا اِمام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ”اگر تمام لوگوں اور رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا عِلم جمع کرلیا جائے تو ضرور سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عِلم کے اعتبار سے ان سب سے زِیادہ وَسیع ہیں۔“ (المرجع السابق، الحديث:٦٧٩٤)

﴿4﴾......حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَمیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئے اور ان سے بات چیت کی، رَاوی فرماتے ہیں کہ پھر حضرتِ سیِّدُنا اَمیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے غلام ذَکوان کے ہاتھ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ بَلیغ کلام کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔“ (سِيَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، عائشة أُمّ المؤمنين، ١٨٣/٢)

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔“

(جَامِعُ التِّرمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشة، ص۸۷۳، الحديث:۳۸۸۳)

اس حدیث شریف کے تحت شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) علاوہ قرآن وحدیث وفِقہ کی عالمہ ہونے کے بڑی شاعرہ، علم واَنساب میں بڑی کامل، فَصاحت وبلاغت میں بے مِثال عالمہ تھیں کیوں نہ ہوتیں کہ محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلمین تھیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی لختِ جگر، نورِ نظر تھیں، ہم سب کی باعِثِ ناز، قابلِ فخر اُمِّ محترمہ جن کے گیت قرآن گاتا ہے۔“

(مراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فصاحت وبلاغت کے ساتھ ساتھ شِعر وسُخَن گوئی میں بھی خوب مہارت عطا فرمائی تھی، کئی شُعَرائے عَرَب کے اَشعار اور بعض کے پورے پورے قَصِیدے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زبانی یاد تھے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے باپ سے رِوایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بعض اَوقات سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا 60 یا اس سے زِیادہ اَشعار پر مُشتمِل قصیدہ بیان کر دیتیں۔ (سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، عائشة اُمّ المؤمنین، ۲/۱۸۹)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شُعَرائے عَرَب کے کس قدر اَشعار یاد تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جو بات بھی دَرپیش ہوتی فوراً اس کی مُناسَبَت سے شِعر بیان فرما دیتیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو زِناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر اَشعار کہتے کسی کو نہیں دیکھا۔ ان سے کہا گیا کہ ”آپ سے زِیادہ شِعر بیان کرنے والا کوئی نہیں۔“ اس پر انہوں نے فرمایا: ”میرا اَشعار بیان کرنا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جو کوئی بات پیش آتی اس کے بارے میں شِعر پڑھ دیتی تھیں۔“

(اَلْاِصَابَة فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَة، کتاب النساء، حرف العين المهملة، عائشة بنت ابی بکر الصّدیق، ۸/۲۰۸)

آیئے! سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شِعر گوئی سے متعلّق چند واقعات مُلاحَظہ فرمایئے!

﴿1﴾......نُور کی شُعاعیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: (ایک دَفعہ) میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھی اور میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نعلَین شریفَین سی رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارَک نے پسینہ بہانا شروع کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (خُوشبودار) پسینہ سے نُور کی شُعاعیں پھوٹنے لگیں۔ فرماتی ہیں: میں (یہ منظر دیکھ کر) حیرت زدہ ہوگئی (اور نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھنے لگی) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھ کر اِستفسار فرمایا: "اے عائشہ! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تمہیں کیا ہوا کہ اِتنی حیرت زدہ ہو؟" میں نے عرض کی: "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جبینِ اَقدس پسینہ بہا رہی ہے اور اس مُشکبار پسینہ سے نُور کی شُعاعیں پھوٹ رہی ہیں (اس وجہ سے میں مَبہوت ہوگئی) اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ لیتا تو جان لیتا کہ اس کے شِعر کے زِیادہ حقدار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ محبوبِ رحمٰن، رحمتِ عالَمیان، نبیِ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! ابو کبیر کیا کہتا ہے؟" سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، وہ کہتا ہے:

وَمُبَرَّأً مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ   وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيِلِ

فَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰى اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ   بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمۂ اَشعار: (1)......وہ حیض کے باقی ماندہ خون، دودھ پلانے والی کی خرابی اور ہلاک کرنے والی بیماری (وغیرہ) ہر عیب سے پاک ہے۔ (2)......جب تو اس کی پیشانی کے خُطوط دیکھے تو وہ چمکنے والے بادل میں کوندنے والی بجلی کی طرح چمکتے ہیں۔

سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: (میری یہ گفتگو سُن کر) شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر میرے پاس تشریف لائے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر ارشاد فرمایا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں میری طرف سے بہتر بدلہ عطا فرمائے، تم مجھ سے اتنا مسرور نہیں ہوئی جتنا میں تم سے مسرور ہوا۔" (اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی لِلْبَیْہَقِی، کتاب العدد، باب الحیض علی الحمل، ٦٩٣/٧، الحدیث:١٥٤٢٧)

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس واقعہ کی عکاسی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چاند سے مُنھ پہ تاباں دَرَخشاں دُرود

نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سَلام (حدائقِ بخشش، ص۳۰۱)

اور فرماتے ہیں:

یٹی پُرنور پر رَخشاں ہے بکّہ نور کا ہے لِوَاءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نور کا

آب زَر بنتا ہے عارِض پر پسینہ نور کا مُصْحَفِ اِعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا (حدائقِ بخشش، ص۲۴۴)

اور قُطبِ زماں حضرت سیِّد پیر مہر علی شاہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی اس کی عکاسی یوں فرماتے ہیں:

مُکھ چند بدر شَعْشَانی اے مَتّھے چمکدی لاٹ نُورانی اے

کالی زُلف تے اَکھ مَستانی اے مَخْمور اَکھیں ہِن مد بھریاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مَدینہ“ کے 5 حُروف کی نِسبت سے حدیثِ مذکور سے حاصِل کردہ 5 مدنی پھول

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس رِوایت سے دَرْج ذَیل مدنی پھول چُننے کو ملے:

﴿1﴾......اپنے جوتے خود ہی سینا تاجدارِ کونین، سرورِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔

﴿2﴾......چرخہ کاتنا اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سُنَّت ہے۔

﴿4،3﴾......پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل بیان کرنا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ اور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے کا نُسخہ ہے۔

﴿5﴾......سرکارِ عالی وَقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور ہیں تبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینہ مُبارَک سے بھی نُور کی شُعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے مِثْل بَشَر اور نُور بلکہ نُور گر ہیں۔ اوپر ذِکر کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ پیکرِ انوار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

نورانیّت حِسّی بھی تھی کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیّت کا مُشاہَدہ کرلیا، اس کے عِلاوہ اَحادیث میں اور کئی ایسے صحابۂ کرام وصحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا ذِکر ہے جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیّت کا مُشاہَدہ کیا، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا ہِند بن اَبی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُلْیہ مُبارَک کے بارے میں) سُوال کیا، وہ پیکرِ حُسن وجمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُلْیہ مُبارَک کو بَہُت زیادہ بیان کرنے والے تھے میری خواہش تھی کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُلْیہ مُبارَک میں سے کوئی چیز مجھے بیان کردیں، انہوں نے فرمایا: ''حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عظمت ووَجاہت والے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ اَنور ایسا جگمگاتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی حب النبی، فصل فی خَلقِه وخُلُقِه ۲، ۱۵۴/ الحدیث: ۱۴۳۰، ملتقطًا)

اِسی طرح سُنَنِ الدَّارمی میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ''نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے دو دانتوں میں کچھ کشادگی تھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام فرماتے تو ان دونوں دانتوں سے نُور کی طرح روشنی نکلتی دیکھی جاتی''۔

(سُنَنُ الدَّارِمی، المقدمة، باب فی حسن النبی، ص۴۷، الحدیث:۵۹)

اور صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ روشن ومُنوَّر کسی کو نہیں دیکھا۔'' (المرجع السابق، الحدیث: ۶۰)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ سیِّدُنا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس طرح کی دیگر روایات ذِکر کرکے فرماتے ہیں: ان تمام رِوایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمِ اَطہر کی نورانیّت صحابۂ کبار کو محسوس ہوتی تھی۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے چہرۂ اَنور کو اس لئے وہ سورج چاند بتا کر سمجھاتے تھے، اِسی طرح جسم کا سایہ نہ ہونا، جسمِ اَطہر سے ایسی خُوشبو ظاہر ہونا کہ کُوچے اور گلیاں مہک جاویں، یہ بھی نورانیّت ہی کے باعث ہے۔ معراج شریف میں جسم شریف کا آگ اور زَمہریر کے کُرَہ سے گُزر جانا اور کچھ اَثر نہ ہونا، آسمانوں کی سیر فرمانا، جہاں ہوا نہیں پھر زندہ رہنا یہ اسی وجہ سے ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں اور یہ نورانیّت حِسّی بھی ہے عقلی بھی۔ اسی طرح شرحِ صدر کے وقت سینہ مُبارَک سے دِل نکال کر فرشتوں

کا اسے دھونا اور پھر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا زِندہ رہنا اِسی وجہ سے ہے کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نور ہیں ورنہ دِل پر تھوڑا اَثر موت کا سبب ہوتا ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ، رسالۂ نور، ص۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب نورانیتِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان بھی مُلاحظہ کرتی جایئے، چُنانچہ پارہ 6، سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت 15 میں ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بےشک تمہارے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

جمہور مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اس آیتِ مبارَکہ میں مذکور لفظِ نور سے حُضُور کی ذات مراد لی ہے چُنانچہ تفسیرِ جلالین شریف میں اس آیتِ مبارَکہ ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ﴾ کے تحت فرمایا: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم یعنی وہ نبی صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (تفسیرِ جلالین، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۵، ص۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾...... صِدِّیقِ اَکبر کی وَفات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 417 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "اِحیاءُ العلوم کا خُلاصہ" صفحہ 395 پر ہے: جب اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وقتِ وِصال آیا تو حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بطورِ مثال یہ شعر پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِي الثَّرَاءُ عَنِ الْفَتٰى

إِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

ترجمہ: آپ کی عُمر کی قسم! دولت نوجوان کے کام نہیں آتی جب موت کا دِن آجائے اور سینے میں دَم گُھٹ رہا ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: بات اس طرح نہیں بلکہ یوں کہو:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، ق:۱۹) ترجمۂ کنزُالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پھر فرمایا:) میرے ان دو کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفن دے دینا کیونکہ فوت شدہ کے مقابلے میں زندہ آدمی نئے کپڑوں کا زیادہ حق دار ہے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصال ہونے لگا اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ شعر پڑھا:

وَ اَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ

رَبِیْعُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

ترجمہ: سفید رنگ والے جن کے چہرے کے سبب بادل برستے ہیں، آپ یتیموں کی بہار اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: یہ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حاضِر ہوئے اور عرض کی: ''کیا ہم کسی طبیب کو نہ بلائیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حال دیکھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''طبیب نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عِیادت کے لئے تشریف لائے اور عرض کی: اے اَبوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! ہمیں وَصِیَّت فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر دُنیا کے خزانے کھول دے گا لیکن تم اس سے ضرورت کے مُطابق لینا اور یاد رکھو! جس نے صُبح کی نماز پڑھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد شِکنی نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں منہ کے بل جہنّم میں ڈال دے گا۔

جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طبیعت زِیادہ بوجھل ہوگئی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چاہا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا نائب مُقرَّر فرمادیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا خلیفہ نامزد فرمایا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک سخت مزاج شخص کو ہمارا خلیفہ نامزد کیا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں عرض کروں گا کہ میں نے تیری مخلوق پر مخلوق میں سب سے بہتر انسان کو اپنا نائب مُقرَّر کیا ہے۔

(لُبَابُ الْاِحْیَاء، الباب الاربعون فی ذکر الموت وما بعدہ، وفاۃ ابی بکر الصدیق، ص۳۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت میں ہمارے لئے بے شُمار مدنی پھول ہیں، مثلاً خوفِ خدا کا درس، ذلیل وحقیر دُنیا کی لالچ دِل سے نِکالنے، موت کی یاد اور ہر کام میں اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھنا وغیرہ۔ آپ نے سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وقناعت پسندی مُلاحظہ فرمائی کہ کفن کے لئے بھی پُرانے کپڑے ہی کی وَصِیَّت فرماتے ہیں، سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ بعد از اَنبیاء ومُرسَلین صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ وَسَلَامُہ سب سے اَفضل ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دُنیا کی لازوال دولت سے منہ موڑ کر فقر اور عاجزی وانکساری اختیار کرنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے کے باوجود دُنیائے ظاہر کے متوالوں کے لئے درسِ ہدایت ہے۔ کاش! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقیقی عاشقِ صِدِّیقِ اَکبر بنائے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کردار وتعلیمات کو مدِّ نظر رکھ کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿3﴾...... بھائی کی قبر پر اَشعار

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن اَبوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا حُبْشِی کے مقام پر اِنتقال ہوا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ معظمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں لاکر دفن کیا گیا، جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ معظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آئیں تو اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن اَبوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی قبر پر آکر یہ اَشعار پڑھے:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ: لَنْ يَّتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اِجْتِمَاعٍ، لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعَا

ترجمہ: (۱)...... ہم عرصہ تک بادشاہ جذیمہ کے مُصاحبوں کی طرح رہے حتی کہ کہا گیا کہ اب یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے۔

(۲)...... پھر جب ہم جدا ہوئے تو میں نے اور مالک نے طولِ اِجتماع کے باوجود ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری۔

پھر فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو تمہیں وہیں دَفن کیا جاتا جہاں فوت ہوئے اور اگر میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو اب میں تم سے ملنے کے لئے نہ آتی۔

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء، ص۲۷۰، الحدیث:۱۰۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن عورتوں کے لئے زِیارتِ قبر کے جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر قبر گھر میں ہو یا عورت مثلاً حج یا کسی سفرِ جائز کو گئی، راہ میں کوئی قبر ملی اس کی زِیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع وتجدیدِ حزن (غم تازہ کرنا) وبکا ونوحہ واِفراط وتفریطِ اَدَب (یعنی ادب میں حد سے زیادہ کمی یا حد سے زیادہ اَدَب کرنا) وغیرہا منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو (ان شرائط وقیود کے ساتھ عورت کے لئے زیارتِ قبر جائز ہے)۔

(فتاوی رضویہ، ۵۶۲/۹)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرنا اسی قسم سے تھا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِس فعل کو مُطلَق زِیارتِ قبور کے لئے جانے کو دَلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ جی ہاں! عورتوں کو زیارتِ قبور کی غرض سے جانا منع ہے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن عورتوں کے لئے زِیارتِ قبور کا حُکم بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: نظر بحالِ زمانہ میرے، نہ میرے بلکہ اکابر متقدمین کے نزدیک سبیل مُمانعت ہی ہے۔

(فتاوی رضویہ، ۵۴۷/۹)

حدیث شریف میں اِرشاد ہوتا ہے: ''لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی زیارتِ قبور کرنے والیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ لعنت فرماتا ہے۔'' (السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجنائز، باب ما ورد فی نَهْيِهِنَّ عن زیارة القبور، ۱۳۰/٤، الحدیث: ۷۲۰٤)

حضرتِ سیِّدُنا امام قاضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے سُوال ہوا کہ عورتوں کا مَقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز اور فساد نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے، جب گھر سے قبروں کی طرف چلنے کا اِرادہ کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرِشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے، جب گھر سے باہر نکلتی ہے، سب طرف سے شیاطین اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میِّت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

(حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوٰة، باب احکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور، ص ٦٢٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فَصَاحَت وبَلاغت اور شِعر و سُخن گوئی پر مہارت مُلاحظہ فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِدِ ماجد حضرتِ سیّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اَشعارِ عرب، فصاحت و بلاغت اور اَنساب و اَخبارِ عرب پر خوب مہارت حاصل تھی اس لئے ان فُنون کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آغوشِ پدر میں ہی حاصل کر لیا تھا، جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روایت فرماتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا گیا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اس قرآن کو تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ مقبول، عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل کیا ہے، اِسی طرح حَلال وحَرام کا عِلْم بھی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہی سیکھا۔ اور شِعر، نَسَب اور اَخبارِ عرب کا عِلْم اپنے والِدِ ماجد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ سے سُنا تو طِب کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں وفود حاضر ہوتے رہتے تھے، ہمیشہ کوئی شخص اپنی بیماری کی شِکایت کر کے اس کی دوا کے بارے میں پوچھتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اس کے بارے میں خبر دے دیتے تو جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں بیان فرماتے میں اسے یاد کر کے سمجھ لیتی۔ (سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، عائشۃ ام المؤمنین، ۱۹۷/۲)

یاد رہے! فی نفسہٖ اَشعار نہ اچھے ہیں نہ بُرے، وہ اَشعار جو اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَمد و ثنا یا صحابہ و اَولیائے کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مناقب یا اَعدائے دِین کی مَذمّت پر مُشْتَمِل ہوں یا جن میں عِلْم و حِکْمت کی باتیں اور اچھے اَخلاق کی تعلیم ہو وہ اچھے ہیں اور کُفر و شِرک و مُحَرَّمات (مُ۔حَرْ۔رَ۔مَات) پر مُشْتَمِل اَشعار بُرے ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَؕ(۲۲۴) اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَۙ(۲۲۵) وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَۙ(۲۲۶) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْاؕ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۠(۲۲۷) (پ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللّٰہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

صدرُالافاضِل مفتی سیِّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی آیت نمبر 227 کے تحت فرماتے ہیں: ”اس میں شُعَرائے اِسلام کا اِستِثنا فرمایا گیا وہ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت لکھتے ہیں، اللہ تَعَالٰی کی حمد لکھتے ہیں، اسلام کی مدح لکھتے ہیں، پند و نصائح لکھتے ہیں، اس پر اَجر و ثواب پاتے ہیں۔“ (خزائن العرفان، پ۱۹، الشعراء تحت الآیۃ: ۲۲۴تا۲۲۷، ص۶۹۸)

”ترمذی شریف“ میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی میں حضرتِ حسّان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے لئے منبر بچھاتے وہ اس پر کھڑے ہو کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے (کفار کا) فخر کرنے میں مقابلہ کرتے یا حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے دِفاع کرتے تھے (یعنی کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے) اور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ رُوحُ القُدُس (جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام) کے ذَریعے حسّان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی تائید فرماتا ہے جس کی وجہ سے وہ رسولُ اللّٰہ کی طرف سے فخر کرتے یا دفاع کرتے ہیں۔ (سُنَنُ التِّرمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی انشاد الشعر، ص٦٦٢، الحدیث: ٢٨٤٦، ملتقطًا)

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس مُبارَک میں اَکثر شِعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ”جامع ترمذی“ میں حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن سَمُرَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سو سے زائد مرتبہ بیٹھا ہوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ایک دوسرے کو شِعر سناتے اور جاہلیت کے کاموں میں سے کچھ کا تذکرہ کرتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہتے اور بسا اوقات ان کے ساتھ تبسُّم فرماتے تھے۔ (المرجع السابق، ص٦٦٣، الحدیث: ٢٨٥٠)

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: شِعر اَچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی، تم اچھے لو بُرے چھوڑ دو۔ (الادب المفرد، باب الشعر حسن کحسن الکلام ومنه قبیح، ص٢٥٦، الرقم: ٨٦٦)

حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَنْبَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم حضرتِ شَعْبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اَبوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شِعر کہتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان دونوں سے زِیادہ شِعر کہتے تھے۔

(العلل ومعرفة الرجال، الجزء الرابع، ٢٤٤/٢، الرقم: ٢١٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَچھے اور بُرے اَشعار کے مُتَعلِّق 6 فرامینِ مُصْطَفٰے

﴿1﴾......بعض اَشعار حکمت ہیں۔ (صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب الادب، باب ما یجوز من الشعر...الخ، ص۱۵۲۰، الحدیث:۶۱۴۵)

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریل (عَلَیْہِ السَّلام) تمہارے ساتھ ہیں۔ (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل حسّان بن ثابت، ص۹۶۹، الحدیث:۲۴۸۶)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا حسّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرماتے: تم میری طرف سے جواب دو۔ الٰہی! تو روحُ القُدُس (عَلَیْہِ السَّلام) سے حسّان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی تائید فرما۔ (المرجع السابق، ص۹۶۸، الحدیث:۲۴۸۵)

﴿3﴾......حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں شِعْر کا ذِکر کیا گیا۔ اس پر ارشاد فرمایا: وہ ایک کلام ہے، اچھا ہے تو اچھا ہے اور بُرا ہے تو بُرا۔ (سُنَنُ الدّار قُطْنِی، کتاب الوکالۃ، خبر الواحد یوجب العمل، الجزء الرابع، ۷۴/۲، الحدیث:۴۲۶۱)

﴿4﴾......آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے خراب کردے یہ بہتر ہے اس سے کہ شِعْر سے بھرا ہو۔ (صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب الادب، باب ما یکرہ ان یکون الغالب...الخ، ص۱۵۲۷، الحدیث:۶۱۵۵)

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مقامِ عرج میں گئے، ایک شاعر شِعْر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: شیطان کو پکڑو! یا فرمایا: شیطان کو دبوچ لو، آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ شِعْر سے بھرا ہو۔

(صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الشعر، ص۱۰۸۹، الحدیث:۲۲۵۹)

﴿6﴾......قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذَرِیعہ سے کھائیں گے، جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ (مُسْنَدِ اَحْمَد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۵۰۴/۱، الحدیث:۱۶۱۹)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مفتی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ان کا ذَرِیعہ رِزْق لوگوں کی تعریف و مذمّت کرنا ہے اور اس میں حق و ناحق کا بالکل خیال نہ کریں گے، جس طرح گائے اس کا خیال نہیں کرتی ہے کہ یہ چیز مفید ہے یا مضر جو چیز زبان کے سامنے آگئی کھا گئی۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اِن احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اَشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی، اگر اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعریف کے اَشعار ہوں یا ان میں حِکمت کی باتیں ہوں، اچھے اَخلاق کی تعلیم ہو تو اچھے ہیں اور اگر لغو و باطل پر مُشتمِل ہوں تو بُرے ہیں اور چونکہ اکثر شُعَرا ایسے ہی بے تکی ہانکتے ہیں اس وجہ سے ان کی مَذَمَّت کی جاتی ہے۔ (بہارِ شریعت، اَشعار کا بیان، حصہ ۱۶، ۳/۵۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں بھری زِندگی سے توبہ

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! گناہوں بھری زندگی سے خود کو نجات دِلوانے اور دوسروں کو نیک بنانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں اِسلامی بہنوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا، چُنانچہ ایک اِسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ عام لڑکیوں کی طرح میں بھی فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی، گانے سُننے کی شوقین اور شادی بیاہ میں بن سَنْوَر کر بے پردہ شریک ہونے کی دِلدادہ تھی۔ مرنے کے بعد میرا کیا بنے گا، اس کا مجھے بالکل بھی اِحساس تک نہ تھا، 2 سال پہلے مجھے بابُ المدینہ کراچی اپنے رِشتہ داروں کے ہاں جانے کا اِتّفاق ہوا۔ ان کے گھر کے بالکل قریب اِسلامی بہنوں کا سُنَّتوں بھرا اِجتماع ہوتا تھا، ایک اِسلامی بہن کی دَعوت پر میں بھی اِجتماع میں چلی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اُس اِجتماع نے میری سوچوں کا رُخ تبدیل کر کے رکھ دیا۔ پھر میں نے بابُ المدینہ کراچی میں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کی بہاریں دیکھیں تو دِل نیکیوں کی طرف مزید مائل ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ مَدَنی اِنعامات پر عَمَل اور شرعی پردہ کرنا نصیب ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے تادمِ تحریر میں علاقائی سطح پر مَدَنی اِنعامات کی ذِمَّہ دار کی حیثیت سے سُنَّتوں کی خِدمت کرنے کی سعادت پا رہی ہوں۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۳۱۵)

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت (ذوقِ نعت، ص۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿21﴾......سیّدَتُنا عائشہ بَطورِ مُحَدِّثہ ومُفْتِیہ

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب

اَمیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سرور، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے حَجَّۃُ الْاِسْلام ادا کیا، اس کے بعد جہاد کیا اس کا جہاد 400 حج کے برابر لکھا جائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اِس سے اُن لوگوں کے دِل ٹوٹ گئے جو جہاد اور حج پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔'' فرماتے ہیں: تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی: ''جو کوئی بھی تم پر دُرُود پڑھے گا اس کا تم پر دُرُود پڑھنا 400 جہاد کے برابر لکھا جائے گا اور ہر جہاد 400 حج کے برابر لکھا جائے گا۔'' (الصلات والبشر، الحدیث التاسع بعد المائۃ، ص ۱۱۳)

اَلَا اِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَی الرَّسُوْلِ ۔۔۔ شِفَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ مِنَ الْغَلِیْلِ
فَصَلِّ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ صَلّٰی ۔۔۔ عَلَیْہِ وَلَا تَکُوْنَنْ بِالْبَخِیْلِ
فَصَلِّ عَلَیْہِ قَدْ صَلَّتْ عَلَیْہِ ۔۔۔ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ وَجِبْرَائِیْلُ
اَلَا اِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیْہِ نُوْرٌ ۔۔۔ لِذِی الظُّلُمَاتِ فِی الْیَوْمِ الْمَهُوْلِ
وَتَثْقِیْلٌ لِمِیْزَانٍ خَفِیْفٍ
وَتَخْفِیْفٌ مِنَ الْوِزْرِ الثَّقِیْلِ (الصلات والبشر، ص ۲۱٤)

ترجمہ: جان لو! رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا دِلوں کے لئے غصّے سے شِفا ہے۔ پس تم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو اور بخیل ہرگز نہ ہونا بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجتا ہے۔ ملائکۂ سما اور جبرئیلِ امین عَلَیْهِمُ السَّلام بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجتے ہیں تو تم

بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کرو۔ جان لو! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجنا اندھیروں والے کے لئے اس دن میں نور ہے جس سے ڈرایا گیا ہے اور ہلکے میزان بھاری کرنے والا اور گناہوں کے بھاری بوجھ کو ہلکا کرنے والا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمِ حدیث وفِقہ میں مَہارت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بے شمار اَوصاف میں سے ایک وَصْف حدیث وفقہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی غیر معمولی مَہارت بھی ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم اَصحابِ رسول پر کوئی بھی حدیث مشکل ہوتی پھر اس بارے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سُوال کرتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اس کا حل پاتے۔

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فضل عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ص۸۷۳، الحدیث:۳۸۸۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس روایت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا محدِّثہ اور مُفتیہ ہونا دونوں بخوبی ثابت ہوتے ہیں، شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "**مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح**" میں اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اَصحابِ رسولُ اللّٰہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کو کسی مسئلہ میں کوئی اِشکال ہوتا اور وہ مُشکل کہیں حل نہ ہوتی تو جناب عائشہ صدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس حاضر ہوتے ان کے پاس یا تو اس کے متعلّق حدیث مل جاتی یا کسی حدیث سے اس مسئلہ کا اِستنباط مل جاتا از آدم تا ایں دم (یعنی تخلیقِ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے آج تک) کوئی بی بی ایسی عالمہ فقیہہ پیدا نہ ہوئیں جیسی جنابِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہوئیں۔ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) عُلُومِ قرآنیہ، علومِ حدیث کی جامع تھیں، بڑی مُحَدِّثہ، بڑی فقیہہ۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ازواج النبی، ۸/۵۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے بڑی عالِمہ

اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا ابوسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ کسی کو سُنَّتِ رسول کا عالِم دیکھا، نہ کسی ایسے مُعامَلے میں جس میں رائے کی حاجت ہو، ان سے زِیادہ

کسی کو فقیہ دیکھا، نہ کسی آیت کے شانِ نُزول میں ان سے زیادہ عالِم دیکھا اور نہ ہی فرائض میں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القران علی عهد رسول الله، عائشة زوج النبی، ۳۲۳/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ حدیث وفقہ کے ساتھ ساتھ علمِ الفرائض میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مہارت حاصل تھی اس علم میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یدِ طُولیٰ (اچھی دسترس) رکھتی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا مَسْروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَکابر صحابہ کو دیکھا فرائض کے بارے میں وہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کرتے تھے۔'' (المرجع السابق)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحدِّث کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 96 صفحات پر مُشتمل کتاب ''نِصابِ اُصولِ حدیث'' صفحہ 20 پر مُحدِّث کی تعریف یوں منقول ہے: وہ شخص جو علمِ حدیث میں رِوایۃً دِرایۃً مشغول ہو اور کثیر روایات اور ان کے راویوں کے حالات پر مُطَّلِع ہو۔

رِوایۃً و دِرایۃً کی تعریف

''رِوایۃً'' سے مراد سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقوال واَفعال کا جاننا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقوال واَفعال کو روایت کرنا، ضبط کرنا اور تحریر کرنا ہے۔ اور ''دِرایۃً'' سے مراد روایت کی حقیقت، اس کی شرائط، اس کی اَقسام، اس کے اَحکام، راویوں کے اَحوال اور ان کی شرائط، مرویات کی اَقسام اور ان کے متعلّقات کی مَعْرِفت ہے۔ (تدریب الراوی، ص۸، ملخصًا)

مَرْوِیّاتِ سیِّدَتُنا عائشہ کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کثیر اَحادیث مروی ہیں، اَحادیث کا ایک بہت بڑا ذَخیرہ اُمّتِ مُسْلِمہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ذریعے حاصل کیا، سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے

سالار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داخلی وخانگی زِندگی کی ایسی بےشُمار باتیں ہیں کہ اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ذریعے ہم تک نہ پہنچتیں تو اُمّتِ مُسْلِمَہ اُن سے محروم ہی رہتی۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت سیِّدُنا مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی "اِجمالِ ترجمۂ اِکمال" میں اِرشاد فرماتے ہیں: "خلاصۂ تہذیب" میں ہے کہ حضرت عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے دو ہزار دو سو دس (2210) اَحادیث مروی ہیں جن میں ایک سو چوہتر (174) مُتَّفَقٌ عَلَیْہ ہیں یعنی بُخاری و مُسلم دونوں کی روایات اور چوَن (54) اَحادیث صرف بخاری کی ہیں اڑسٹھ (68) اَحادیث صرف مُسلم کی (بقیہ دیگر کُتُبِ اَحادیث میں ہیں)۔ (اِجْمَالِ تَرْجَمَۂِ اِکْمَال علٰی ذَیلِ مِرْاٰۃِ الْمَنَاجِیح، صحابیات، عائشہ صدیقہ، ۸/ ۷۰)

2 قِیراط ثواب

شہنشاہِ اَبرار، محبوبِ ربِّ غَفَّار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس قدر واقفیت حاصل تھی کہ اَکابر صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آکر اَحادیث دَرْیافت کرتے اور ان کی تصدیق کرواتے، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا عامر بن سَعْد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے روایت ہے کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے اور پوچھا: "اے عبدُ اللّٰہ بن عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! کیا آپ نے حضرتِ اَبوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ بات سنی ہے کہ انہوں نے سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ "جو شخص میّت کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس پر نماز پڑھی اور تدفین تک اس کے ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے اور ہر قیراط اُحُد پہاڑ کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کر لوٹ آیا اُس کو اُحُد پہاڑ کی مثل ایک اجر ملے گا۔" تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرتِ خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس قول کے بارے میں پوچھنے کے لئے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس بھیجا کہ پھر واپس آکر مجھے خبر دیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کیا جواب دیا ہے۔

اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مسجد میں پڑے ہوئے پتھروں میں سے ایک پتھر کو اُٹھایا اور اسے اپنے ہاتھ میں پلٹنے لگے۔ پھر جب حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آکر بتایا کہ اُمُّ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

فرماتی ہیں کہ حضرتِ ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سچ کہتے ہیں تو حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے ہاتھ میں موجود پتھر زمین پر مار کر فرمایا: ''(افسوس!) ہم نے بہُت سارے قیراط ضائع کر دیئے۔''

(صَحِیح مُسلِم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلاۃ علی الجنازۃ واتباعھا، ص٣٤٠، الحدیث:٩٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

افطار میں جلدی کرنا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعَطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئے، ہم نے عرض کیا: اے اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے دو حضرات ہیں، ایک تو اِفطار بھی جلد کرتے ہیں اور نماز بھی جلد پڑھتے ہیں اور دوسرے صاحب اِفطار میں بھی دیر کرتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں۔ فرمانے لگیں: ''کون صاحب نماز و اِفطار میں جلدی کرتے ہیں۔'' ہم نے عرض کی: عبدُ اللّٰہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) یعنی ابنِ مَسْعُود۔ بولیں: ''ایسے ہی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے تھے۔'' ابوکُرَیب نے اضافہ کیا ہے: دوسرے (شخص) حضرتِ ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور وتاکید استحبابہ۔۔۔الخ، ص٣٩٧، الحدیث:٤٩-١٠٩٩)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ دونوں حضرات (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوعَطِیَّہ اور حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جلیلُ القدر تابعی ہیں، ان میں نمازِ مغرب اور اِفطارِ روزہ میں اِختلاف ہوا، فیصلہ کے لئے اُمُّ الْمُؤمِنِین عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس حاضر ہوئے کیونکہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) بڑی فقیہہ عالمہ تھیں۔''

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: ''نماز سے مراد نمازِ مغرب ہے اور جلدی سے بہُت ہی جلدی آفتاب کا کنارہ چھپتے ہی بالکل مُتَّصِل اور دیر سے مراد چند منٹ کی احتیاطًا دیر لگانا ہے نہ کہ تارے گُتھ جانے تک کی تاخیر لہٰذا ان میں سے کسی بُزُرگ پر اِعتراض نہیں، ایک صاحب عزیمت پر عامل ہیں دوسرے رُخصت پر۔''

پھر فرماتے ہیں: ''حضرتِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے جنابِ عبدُ اللّٰہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے عمل کو سُنّتِ مُستحبہ کے مُوافِق بتایا اور قدرے تاخیر کو مُستحب قرار دیا، معلوم ہوا کہ جنابِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) مزاج شناسِ رسول ہیں اور اَحوال دانِ مُصطفےٰ ہیں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ غالب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت اَبُو موسیٰ اَشعری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو پہنچی ہوگی اور انہوں نے اپنے عمل میں تبدیلی کر لی ہوگی، صحابہ سے یہ توقُّع ہو سکتی ہی نہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمل سے واقِف ہو کر اس کے خِلاف کام کریں۔ (مراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃُ المصابیح، کتاب الصوم، ۳/۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوحہ سے میّت پر عذاب ہونے کا مسئلہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زبردست قوّتِ حافظہ کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقوال واَفعال کے اَسرار و رُموز سے بھی خوب آگاہ فرمایا ہوا تھا، لہٰذا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس موقع پر کیا فرمایا اور کیوں فرمایا اور کون سا کام کس موقع پر کیا اور اس کے کرنے کے پیچھے مقصد کیا تھا؟ ان سب سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خوب اچھی طرح واقِف تھیں، چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا عَمرہ بنتِ عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ذِکر کیا گیا کہ حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: زِندوں کے رونے کی وجہ سے میّت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ابو عبدُ الرَّحمٰن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو بخشے، انہوں نے جھوٹ نہ بولا لیکن وہ بھول گئے یا خطا کر گئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے، جس پر رویا جا رہا تھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم نے اِرشاد فرمایا: یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ، ص۳۳۴، الحدیث:۲۷-۹۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ سیِّدُنا مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرتِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے فرمان کا منشا یہ ہے کہ نَوحہ سے مسلمان میّت کو عذاب نہیں ہوتا بلکہ کُفّار کو

ہوتا ہے۔ حضرتِ ابنِ عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اسی کو عام سمجھ لیا یا یہ مطلب ہے کہ وہاں عذاب تو کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا، حضرتِ ابنِ عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) رونے کی وجہ سے سمجھ گئے لہٰذا ان سے بھول ہوئی یا خطا۔

مزید فرماتے ہیں: اگر میّت اس رونے پیٹنے کی وصیّت کر گیا ہو تو عذاب پائے گا یا یہ مطلب ہے کہ مرنے والے کو مرتے وقت یا مرنے کے بعد اس شور و پکار سے تکلیف ہوتی ہے جیسے اسے تلاوتِ قرآن وغیرہ سے راحت حاصل ہوتی ہے کیونکہ میّت کی رُوح کو مُوذِی چیزوں سے ایذا اور آرام دہ چیزوں سے راحت ہوتی ہے اسی لئے قبر پر چلنے، اس کا تکیہ لگانے سے میّت کو ایذا ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ۲/۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسی طرح اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان: "اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہِ یعنی خوبصورت چہروں سے حاجتیں طلب کرو" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: "اس کا معنٰی یہ ہے کہ ان بہترین طریقوں سے حاجتیں طلب کرو جو حلال ہیں۔"

(ادبُ الدِّین والدنیا، آداب المواضعۃ والاصطلاح، الفصل السابع فی المروءۃ، ص۳۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المُؤمنین کی طرف صَحابہ کا رُجُوع

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَحکامِ شریعت کا عِلْم حاصل کرنے کے لئے اِفتا ایک لازمی اور ضروری اَمر ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۷، الانبیاء:۷) ترجمۂ کنزُ الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک طبقہ مِلّت کا ایسا ہوگا جسے عِلْمِ دِین پر عُبُور حاصل نہ ہوگا اور ایک طبقہ ایسا ہوگا جو صاحبِ عِلْم و فضل ہوگا اور اسے عِلْمِ دین میں بصیرت حاصل ہوگی چونکہ ہر مسلمان کے لئے وہی راستہ اِختیار کرنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ راستہ ہے اس لئے ہر شخص کو اپنا ہر عَمَل اسلام کے اَحکام کے مُطابِق رکھنا چاہئے اور اگر کسی کو کسی مُعامَلہ میں شریعت کا حُکْم مَعلوم نہیں ہے تو اُسے اہلِ عِلْم کی طرف رُجوع کرنا چاہئے اور ان سے سُوال کر

کے حکمِ شرعی معلوم کرنا چاہئے اسی اُصول کے مطابق زمانۂ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آج تک مسلمانوں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ اگر انہیں کسی چیز کے جواز یا عدمِ جواز کا علم نہیں ہے تو انہوں نے بلا تأمّل اہلِ علم سے اس کا حکمِ شرعی مَعلوم کر لیا ہے ہر زمانہ میں لوگ علمائے شریعت کی طرف مسائلِ شرعیہ کا علم حاصل کرنے کے لئے رُجوع کرتے رہے ہیں۔

(بہارِ شریعت، طبقات الفقہا، حصہ ۱۹، ۱۰۵۹/۳)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی انہیں اَہلِ علم حضرات میں سے تھیں جن کی طرف صحابۂ کرام و تابعینِ عظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بکثرت رُجوع کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام اَبو عبدُ اللّٰہ شمس الدِّین ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اُمّ عَبْدُ اللّٰہ، حَبِیْبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہ، بِنْتُ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کبار فقہا صحابہ میں سے تھیں، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فقیہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف رُجوع کیا کرتے تھے۔

(تذکرۃ الحفّاظ للذہبی، الطبقۃ الاولٰی، اُمّ المؤمنین عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، أم عبد اللّٰہ حبیبۃ رسول اللّٰہ ...الخ، ۲۷/۱)

اَلْغَرَض! اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فقاہت فی الدِّین کی بے بہا دولت سے خوب خوب مالا مال فرمایا تھا، حضرتِ سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہدِ خلافت میں ہی مُستقِل طور پر اِفتا کا منصب حاصل کر چکی تھیں، حضرتِ سیِّدُنا عُمر و عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کے بعد اپنے وصالِ مبارک تک وہ برابر فتوٰی دیتی تھیں۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر من جمع القراٰن علٰی عہد رسول اللّٰہ، عائشۃ زوج النبی، ۲/۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت کو مردانہ جوتے پہننا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَرد کو عورتوں کی اور عورت کو مردوں کی مُشابہت اِختیار کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت کی ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مُشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مُشابہت پیدا کریں۔

(مُسْنَدِ اَحمد، مسند بنی ہاشم، مسند عبد اللّٰہ ابن عبّاس بن عبد المطلب، ۳۶۹/۲، الحدیث: ۳۲۰۶)

اس لئے مرد کو مردانہ اور عورت کو زنانہ اشیا استعمال کرنی چاہئیں۔ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انہوں نے اِرشاد فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سُنَن ابی داوٗد، کتاب اللباس، باب لباس النساء، ص ٦٤٤، الحدیث: ٤٠٩٩)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، جوتا پہننے کا بیان، حصہ ۱۶، ۳/۴۲۲)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! جب صرف مردوں کی طرح کا جوتا پہننا مُوجِبِ لعنت یعنی لعنت کا باعِث ہے حالانکہ یہ ایک خارجی شے ہے تو خاص جزوِ بدن کو مردوں کی طرح بنالینا مثلاً سر کے بال کٹوا کر مردوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کروا دینا، اسی طرح دیگر اَفعال میں مردوں کی مُشابہت اِختیار کرنا کس قدر موجِبِ لعنت ہوتا ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بغیرِ عِلْم کے فتویٰ دینا کیسا؟

بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں ایسے اَفراد کی بھی کمی نہیں ہے جو علمِ دِین سے بے بہرہ ہونے کے باوجود دِینی مسائل میں رائے زنی کو اپنا پیدائشی حق تصوُّر کرتے ہیں اور لوگوں کو غلط مسائل بتانے میں ذرا جھجک محسوس نہیں کرتے ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: ''جو بغیرِ علم کے فتویٰ دے اس پر زمین و آسمان کے فِرِشتے لعنت کرتے ہیں''۔ (تاریخ مدینة دمشق، حرف الالف فی اسماء آبائهم، ذکر من اسمه ابیه اسحاق، محمد بن اسحاق بن ابراهیم ابوعبد الله الانطلکی، ٥٢/١٩، الحدیث: ١٠٩١٤)

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قِیامت کی نشانی کہ ''علم اُٹھ جائے گا'' کی وضاحت

کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم کو اس طرح نہیں اُٹھائے گا کہ اسے لوگوں سے جُدا کرلے بلکہ عِلْم کا اُٹھالینا عُلَما کے وِصال کرجانے سے ہوگا، حتّی کہ کوئی عالِم باقی نہ رہے گا، لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے سوال کئے جائیں گے، وہ بغیر عِلْم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(صَحِیْحُ الْبُخارِی، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ص۱۰۰، الحدیث:۱۰۰)

اور ارشاد فرمایا: جس کو بغیر عِلْم فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ اس فتویٰ دینے والے پر ہے۔

(سُنَن اَبِی داوٗد، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، ص۵۸۰، الحدیث:۳۶۵۷)

امامِ اہلِ سنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''بے عِلْم فتویٰ سخت حرام ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ،۱۰/۶۲۸)

لہٰذا ہم پر بھی لازم ہے کہ اپنے درپیش مسائل کے حل کے لئے سُنّی صحیح العقیدہ عُلَما ومُفتیانِ کرام سے ہی رُجوع کریں اور انہی سے فتویٰ حاصِل کرکے اس پر عَمَل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچّی نِیّت کی برکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنی اِصلاح اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرکے فلاحِ دارَین کے حُصول کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدَنی ماحول پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد کرم ہے، چُنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک ذِمّہ دار اسلامی بہن کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آمد آمد تھی۔ آخری دن کی خُصوصی نشست کا بیان، ذِکرو دُعا اور صلوٰۃ وسلام بذریعہ ٹیلی فون اسلامی بہنوں کے باپردہ اجتماعات میں بھی ریلے کیا جاتا ہے۔ چُنانچہ ہمارے علاقے کی اِسلامی بہنوں نے گھر گھر جاکر سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت کو عام کرنا شروع کردیا، ان اسلامی بہنوں میں مرحومہ زاہدہ عطّاریہ بھی شامل تھیں، ان کا جذبہ قابلِ دید تھا، وہ سُنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں شرکت

کے لئے اسلامی بہنوں پر بھرپور انفرادی کوشش اور انہیں اجتماع گاہ میں لے جانے کے انتظامات میں مصروف دکھائی دیتی تھیں۔ سنّتوں بھرے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل اتوار کے دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور انہیں اسپتال میں لے جایا گیا جہاں حالت دیکھتے ہوئے انہیں فوراً داخل کرلیا گیا۔ تین روز بسترِ علالت پر رہنے کے بعد وہ منگل کے روز اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اتوار کے روز سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں ان کے علاقے کی کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اچانک ایک اسلامی بہن نے یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ چند روز قبل انتقال کر جانے والی دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغہ زاہدہ عطاریہ مرحومہ بھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۸۶)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



نفاس کے مُتعلِّق کچھ ضروری مسائل

کسی عورت کو 40 دن و رات سے زیادہ نفاس کا خون آیا، اگر پہلا بچّہ پیدا ہوا ہے تو 40 دن رات نفاس ہے، باقی جتنے ایام 40 دن رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ استحاضے کے ہیں۔ اور اگر اس سے پہلے بھی بچّہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اس صورت میں بھی یہی مسئلہ ہوگا یعنی 40 دن رات نفاس کے اور باقی استحاضے کے اور اگر پہلے بچّے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مثلاً پہلے جو بچّہ پیدا ہوا تھا تو 30 دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں 30 دن رات نفاس کے ہیں باقی استحاضے کے مثلاً پہلے بچّے کے پیدا ہونے پر 30 دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچّے کی پیدائش پر 50 دن رات خون آیا تو 30 دن نفاس کے ہوں گے باقی 20 دن رات استحاضے کے۔

(بہارِ شریعت، نفاس کا بیان، حصہ۲، ۱/۳۷۷، ملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان﴿22﴾......سیِّدَتُنا عائشہ کی گِریہ وزاری

دُرُود شریف اپنے پڑھنے والے کے لئے اِستغفار کرتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 328 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''عاشقانِ رسول کی 130 حِکایات'' صفحہ 11 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ صاحبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ اس دُرُود کو لے کر اُوپر جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: اس دُرُود کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ یہ دُرُود اپنے پڑھنے والے کے لئے اِستِغفار کرتا رہے گا اور اس (بندۂ خاص) کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۶/۳۲۱، الحدیث:۱۹۴۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبتِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے گریہ کناں رہنا اور نیک اَعمال پر اِتراتے ہوئے فخر و غرور، حبِّ نفس و حبِّ جاہ میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتے ہوئے اَشکِ ندامت بہانا اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں مُعافی کے خواستگار ہونا عظیم نیکی وسعادتمندی ہے، ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ان اَوصاف سے عَلٰی وَجْہِ الْکَمَال (یعنی کامل طور پر) مُتَّصِف تھے، یہ حضرات اپنے شب و روز اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں بسر کرتے لیکن پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے گریہ کناں رہتے، حتّٰی کہ اَشرفُ المخلوقات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تعلیمِ اُمّت کے لئے گریہ وزاری فرمایا کرتے، چنانچہ

مَحبُوب باری کی گِریہ وزاری

حضرتِ سیِّدُنا اِمام حافِظ ابوالقاسِم سُلیمان بن اَحمد طَبَرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''اَلمعجم الاَوْسط'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُرْبار میں حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام حاضِر ہوئے اور عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے! اگر جہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں، اگر جہنَّم کا ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہلِ زمین اس کی گرمی سے موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ اُس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبعُوث فرمایا! اگر جہنَّم پر مقرَّر فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ دُنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے وہ اس کو دیکھیں تو اس کی چہرے کی ہیبت اور بُو سے تمام اَہلِ زمین مرجائیں۔ اُس ذاتِ والا کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے! جہنَّم والوں کی زَنجیروں کا ایک حلقہ جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اُسے دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ رَیزہ رَیزہ ہو جائیں اور وہ ایک دوسرے کے قریب بھی نہ ہوں یہاں تک کہ اَرْضُ السُّفْلٰی (یعنی سب سے نچلی زمین تک) جا پہنچیں۔ سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام)! بس کرو اِتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں میرا دِل نہ پھٹ جائے اور میں وفات پا جاؤں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) کو روتا دیکھ کر اِستفسار فرمایا: اے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام)! تم رو رہے ہو؟ حالانکہ بارگاہِ خداوندی میں تم کو تو ایک خاص مَقام حاصِل ہے۔ عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیوں نہ روؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ علمِ الٰہی میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں اِبلیس کی طرح مجھے بھی اِمتحان میں نہ ڈال دیا جائے، کہیں ہاروت و ماروت کی طرح مجھے بھی آزْمائش میں مُبتَلا نہ کر دیا جائے۔

راوی بتاتے ہیں: رسولِ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی رونے لگے، حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) بھی رو رہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے آخِرِ کار آواز آئی: اے جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام)! اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ تبارَک وَتعالیٰ نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ مدینے کے تاجور، شاہِ بحروبر، رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے۔ بعض

انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قریب سے گزرے جو ہنس کھیل رہے تھے۔ فرمایا: تم ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے جہنّم ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کھانا پینا آسانی سے نہ نگل سکتے اور رستوں اور جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور گڑگڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعائیں مانگتے۔ آواز آئی: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے بندوں کو مایوس مت کیجئے، میں نے تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ راست پر گامزن رہو اور میانہ رَوی اختیار کرو۔

(المعجم الاوسط، باب من اسمہ ابراھیم، ۷۸/۲، الحدیث: ۲۰۸۳، ملتقطًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور فرمایئے، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام جہانوں کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا، جو خدا کے بعد سب سے اَفضل ہیں، جن کے ہاتھ میں بروزِ قیامت لِوَاءُ الْحَمْد (یعنی حمد کا جھنڈا) ہوگا حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور دیگر تمام انبیا بھی جس کے نیچے ہوں گے، جن کی حقیقت کو سوائے ربّ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، جو گروہِ اَنبیا کے سردار ہیں اور اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے گناہوں کا صُدور محال ہے یعنی یہ بات محال ہے کہ کسی بھی نبی سے کوئی گناہ صادر ہو پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سیِّدُ الانبیا ہیں، اس عظمت و رفعت اور شان و شوکت کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربُّ العزّت میں بکثرت گریہ وزاری فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے ان سُنہری خطوط کو دلیلِ راہ بناتے ہوئے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابعین عظام و دیگر اَولیائے کِرام و عُلمائے اَعلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا خوفِ خدا میں آنسو بہانا منقول ہے، انہیں اَخیار میں سے ایک عظیم ہستی اُمُّ المؤمنین، محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلمین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھی بارگاہِ ایزدی میں گریہ وزاری کے مُتعدِّد واقعات مروی ہیں، زیرِ نظر بیان میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیاتِ مبارکہ کے اِنہی سُنہری نقوش کو پیش کرنے کی سعی کی جاتی ہے، چُنانچہ

﴿1﴾......قبر کے دَبانے کے خیال پر رونا:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم غَنَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھا کہ ایک چھوٹے بچے کا جنازہ گزرا۔ (یہ دیکھ کر) اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہ

تَعَالٰی عَنْھَا رونے لگیں۔ میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ فرمایا: میں قبر کے دَبانے کی وجہ سے اس پر شفقت کرتے ہوئے روئی ہوں۔ (شرح الصدور بلحوال الموتٰی والقبور، باب ضمة القبر لكل احد، ص۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قبر ہر ایک کو دَباتی ہے، نیکوں کو ایسے دَباتی ہے جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چمٹا لیتی ہے اور جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھینچتی ہے کہ پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہو جاتی ہیں جس طرح دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں، چنانچہ عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیِّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے (بارگاہِ رسالت میں) عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس دِن سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے منکر نکیر کی آواز اور قبر کی تنگی کے بارے میں بیان فرمایا ہے مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! منکر نکیر کی آواز مؤمنین کے کانوں میں ایسے ہے جیسے آنکھ میں سرمہ اِثمد اور قبر کا مؤمن کو دَبانا ایسے ہے جیسے کوئی بچہ اپنی شفیق ماں سے دَردِ سر کی شکایت کرے تو وہ اس کی طرف اُٹھ کر نرمی سے اس کا سر دَباتی ہے۔ لیکن اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں شک کرنے والوں (یعنی کافروں) کے لئے ہلاکت ہے! اُنہیں ان کی قبروں میں ایسے بھینچا جائے گا جیسے پتھر کا انڈے کو بھینچنا۔

(معجم ابن الاعرابی، حدیث ترفقی، ۳/۸۹۵، الحدیث: ۱۸۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قبر کا مُعامَلہ نہایت ہی ہولناک ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تو اس قدر روتے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں عرض کی گئی: ''جنت اور دوزخ کے تذکرے پر تو آپ نہیں روتے اور اس پر (یعنی قبر کے تذکرہ پر اتنا زیادہ) روتے ہیں؟'' اِرشاد فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قبر آخرت کی منازل میں سے سب سے پہلی منزل ہے، اگر (صاحبِ قبر نے) اس سے نجات پائی تو بعد (یعنی قیامت) کا مُعامَلہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زِیادہ سخت ہے۔'' پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ''میں نے قبر سے زِیادہ ہولناک منظر کوئی نہیں دیکھا۔'' (سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی ذكر الموت، ص۵۵۴، الحدیث: ۲۳۰۸)

نیز پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس بات سے بھی خبردار کیا گیا ہے کہ قیامت کا دِن 50 ہزار سال کے برابر ہوگا، سورج سَوا میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، آہ! وہ کیسا ہولناک منظر ہوگا جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالَم ہوگا۔ اس وقت نیکوں کے لئے جنّت کی راحتیں ہوں گی اور مجرموں کو گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام باوجود یہ کہ ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں گزرتا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ہر دَم لرزہ براندام رہتے اور ان پر گریہ وزاری کی کیفیّت طاری رہتی، چُنانچہ

﴿2﴾......خوف وخشیّت کا غلبہ:

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاویٰ رضویہ" جلد 30، صفحہ 283 پر محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلمین، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ اُمُّ المؤمنین صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ تھا، گریہ وزاری فرما رہی تھیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رَبُّ الْعِزَّت جَلَّ وَعَلَا نے جہنّم کی ایک چنگاری کو مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوڑ اپنایا، اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے فرمایا: "فَرَّجْتَ عَنِّیْ فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْکَ (یعنی) تم نے میرا غم دُور کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا غم دُور کرے۔"

(کتاب الآثار لابی یوسف، باب الغزو والجیش، ص ۲۱۰، الحدیث: ۹۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾......جہنّم کے خیال پر رونا:

نیز ایک دفعہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دوزخ یاد آگئی تو رونے لگیں۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: کون سی چیز تمہیں رُلاتی ہے؟ عرض کی: مجھے آگ یاد آگئی تو میں رو پڑی۔ (اے لوگو!) کیا تم قیامت میں اپنے گھر والوں کو یاد کرو گے تو اُمّت کے غمخوار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تین موقعوں میں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا: (۱)......میزان کے پاس حتّٰی کہ جان لے کہ اس کا وَزن ہلکا ہے یا بھاری۔ (۲)......نامۂ اَعمال ملنے کے وقت جب کہا جائے: آؤ! نامۂ اَعمال پڑھو حتّٰی کہ جان لے کہ اس کا نامۂ اَعمال کہاں پڑتا ہے اس کے داہنے ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیٹھ کے

پیچھے اور (۳)......پُل صراط کے نزدیک جبکہ وہ دوزخ کے کناروں کے درمیان رکھا جائے گا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی ذکر المیزان، ص۷۴۸، الحدیث:۴۷۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شارحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یہ ہیبت کمالِ ایمان کی دلیل ہے ورنہ آپ کے جنّتی ہونے پر آیاتِ قرآنیہ (اور) اَحادیثِ نبویہ دال (دلیل) ہیں، آپ یقیناً جنّتی ہیں مگر خوفِ خدا رُلا رہا ہے۔''

مزید فرماتے ہیں: اس میں خطاب عام خاوندوں سے ہے یعنی اے خاوندو! تم لوگ قیامت میں اپنے بال بچوں کو بخشواؤ گے یا نہیں اس خطاب سے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علیحدہ ہیں حُضور کی شفاعت تو ہر مسلمان کو پہنچے گی چہ جائیکہ خاص اپنے گھر والے لہٰذا مطلب واضح ہے۔ (اور حُضور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے فرمان ''تین موقعوں میں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا'' کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں:) یعنی کوئی خاوند اس وقت تک اپنے بیوی بچوں کو یاد نہ کرے گا جب تک اسے اپنے متعلّق ان تین باتوں کا اطمینان نہ ہو جائے: (۱)......وَزن کے وقت نیکیوں کا پلّہ بھاری ہو جائے۔ (۲)......نامۂ اَعمال داہنے ہاتھ میں مل جائے، (۳)......پُل صراط سے بخیریت پار لگ جائے۔

ان تین منزلوں سے گُزر کر مُطمئن ہو کر اپنے بال بچوں کو یاد کرے گا۔ جواب شریف سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ ان خاوندوں کے متعلّق ہے جن کو یہ تین اُلجھنیں ہوں انہیں اپنی فکریں ہوں حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن گنہگاروں کی فکر ہو گی اپنی فکر نہ ہو گی۔ حضرتِ سیّدُنا اَنس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے حُضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سُوال کیا تھا کہ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت میں آپ کے ملنے کے مقامات کون کون سے ہیں وہاں آپ کو کہاں ڈھونڈوں تو حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے ملنے کے یہ ہی مقامات بیان فرمائے: میزان، حوضِ کوثر، پُلِ صراط غرضکہ یہ سُوال جواب عوام کے متعلّق ہے نہ کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلّق۔ خیال رہے کہ قیامت میں پُل صراط دوزخ پر رکھی جائے گی، جس پر گُزرنا ہر ایک کے لیے ضروری ہے کفار وہاں ہی گر جائیں گے مؤمن بخیریت گزر جائیں گے وہاں سے گزرنا ضروری ہے کہ جنّت کے راستہ میں یہ پل ہے:

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ۱۶، مریم:۷۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الحساب والقصاص والمیزان، ۷/۳۹۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ الْمُؤمنین سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خوفِ خدا مُلاحظہ فرمایا، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بے شُمار فضائل وخصائص ہیں، آپ کی براءَت کی شہادت میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآنِ پاک کی **18** آیات نازل فرمائیں، آپ کے بستر میں رَسولِ خدا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوتی تھی، رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَوضۂ مُبارَکہ آپ کے حجرۂ مبارکہ میں بنا نیز آپ محبوبِ خدا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب ترین زَوجہ ہیں اور اَزواجِ مُطَہَّرات کے بارے میں رسولِ اَنور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **"بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نِکاح میں لانے یا نِکاح میں دینے کا مُعامَلہ کروں مگر اَہلِ جنّت سے۔"** (تاريخ مدينة دمشق، اسماء النساء على حرف الواء، رملة بنت ابى سفيان...الخ، ۱۴۹/۶۹، الحديث: ۱۳۷۳۲)

اور ایک رِوایت میں حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن اَبی اَوفٰی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: "میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کیا کہ میں اپنے جس اُمَّتی کے ساتھ بھی نِکاح میں دینے یا نکاح میں لانے کا مُعامَلہ کروں وہ جنت میں میرے ساتھ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔"

(تاريخ مدينة دمشق، حرف العين، ابو العاص بن الربيع...الخ، ۲۱/۶۷، الحديث: ۱۳۴۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیّدُنا علّامہ محمد عبدُ الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اس بشارت میں وہ سب داخل ہیں جن سے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود نکاح فرمائیں یا جن کے نکاح میں اپنی اَولاد کو دیں تو جن مرد وعورت سے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رشتۂ مُصاہَرت اِختیار فرمایا ان کے لئے عظیم خوشخبری ہے۔

(فيض القدير شرح جامع الصغير، حرف السين، ۱۰۲/۴، تحت الحديث: ۴۶۰۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا رِوایات سے محبوبۂ محبوبِ ربُّ الْعٰلمین، اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عظیم فضیلت ظاہر ہوتی ہے اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خوفِ خدا، سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!

اے کاش! آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خوفِ خدا کا ایک ذرّہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ہمارا ذہن بن جائے۔

اے کاش! ہم دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ

ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے۔

تشویش……تشویش……اِنتہائی تشویش کی بات ہے……خوف……خوف……وَاللّٰہِ الْعَظِیْم، سخت خوف کا مقام ہے کہ ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں۔

آہ! ہم غَفْلَت کی چادر اَوڑھے بے خبر سو رہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں حقیقی مَعْنوں میں خوفِ خدا نصیب ہو جاتا۔ آیئے! ترغیب وتحریص کے لئے سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خوفِ خدا میں ڈوبے ہوئے فرامین پڑھئے اور اپنی حالت پر غور کیجئے، چُنانچہ

غَلبۂ خوف پر مُشْتمِل 6 فَرامینِ عائشہ

﴿1﴾……غلبۂ خوفِ خدا کے وقت فرمایا: کاش! میں (بجائے اِنسان کے) پتھر ہوتی۔

﴿2﴾……کبھی فرمایا: اے کاش! میں درخت ہوتی۔

﴿3﴾……کبھی فرمایا: اے کاش! میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہوتی۔

﴿4﴾……(کسی موقع پر ایک درخت کی طرف اِشارہ کرکے فرمایا): اے کاش! میں اس درخت کا پتا ہوتی۔

﴿5﴾……کبھی فرمایا: اے کاش! میں زمین کے پودوں میں سے ایک پودا ہوتی اور کوئی قابلِ ذِکر شے نہ ہوتی۔

﴿6﴾……کبھی فرمایا: میں خواہش کرتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کوئی بھی چیز نہ بناتا۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ۱۰/۷۳، ۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انسان کی بجائے جمادات ہونے کی خواہش کرنا غلبۂ خوف کے وقت کمالِ تواضع وانکساری فرمانا ہے، اللہ والوں کی شان ہی الگ ہوتی ہے یہ حضرات شب وروز عبادتِ الٰہی میں بسر کرتے ہیں پھر بھی بطورِ تواضع انہیں کوتاہ سمجھتے اوران میں اخلاص کی کمی تصور کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں درجۂ قبولیت پر فائز نہ ہونے کے خوف سے گریہ وزاری فرماتے رہتے ہیں، سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش کیا جاتا ہے، چُنانچہ

﴿4﴾......قَسَم یاد کر کے رونا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو خبر پہنچائی گئی کہ (آپ کے بھانجے) عبدُ اللہ بن زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) نے آپ کی بیع (یعنی آپ کے فروخت کردہ گھر) یا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے عَطِیّہ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اللہ کی قسم! حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (گھر فروخت کرنے سے) رُک جائیں یا میں ضرور اس (بیع) کو روک دوں گا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پوچھا: کیا اس نے ایسے کہا ہے لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ کی مجھ پر نذر ہے کہ میں ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) سے کبھی کلام نہیں کروں گی جب ترکِ تعلُّق طویل ہو گیا تو انہوں نے آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کے ہاں سفارش کروائی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں سفارش قبول نہیں کروں گی اور نہ اپنی قسم توڑوں گی جب ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) پر مُفارَقَت کی یہ مُدَّت لمبی ہو گئی تو انہوں نے مِسْوَر بن مَخْرَمہ اور عبدُ الرَّحْمٰن بن اَسْوَد بن عَبْدِ یَغُوْث (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) سے بات کی اور کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کے پاس لے جاؤ کیونکہ ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ قَطعِ رَحمی کی مَنَّت مانیں۔ تو مِسْوَر اور عبدُ الرَّحْمٰن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) دونوں چادریں اوڑھے ہوئے ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو ساتھ لے کر آئے اور سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے اندر آنے کی اِجازت مانگی اور سلام کے بعد عرض کیا: کیا ہم اندر آ جائیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: آ جاؤ، انہوں نے کہا: ہم سب آ جائیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ہاں! تم سب آ جاؤ۔ سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو عِلْم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) بھی ہیں، جب وہ سب اندر داخل ہوئے تو ابنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) پردہ میں چلے گئے اور اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے لپٹ گئے اور روتے ہوئے بات کرنے کا مُطالبہ کرنے لگے، وہ دونوں حضرات بھی مُطالبہ کرتے رہے کہ ان سے کلام کریں اور ان کا عذر قبول فرمائیں اور کہتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس بات کو جانتی ہیں کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترکِ تعلُّق سے منع کیا ہے کہ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زِیادہ ترکِ تعلُّق کرے جب انہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر بکثرت ذِکر کیا اور اِصرار کیا تو سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ان دونوں کو اپنی قَسَم یاد دلا کر روتے ہوئے فرمانے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر سخت ہے اور وہ دونوں

کوشش کرتے رہے یہاں تک حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِبنِ زُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے بات چیت شروع کردی اور اپنی نذر میں 40 غلام آزاد کئے اور اس کے بعد جب وہ اپنی قسم کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ ان کا دوپٹا آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الهجرة، ص ۱۵۱۱، الحدیث: ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کسی مسلمان رشتے دار سے قَطعِ رَحمی حرام ہے پھر اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے بھانجے حضرتِ سیّدنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیوں قَطعِ تعلّقی فرمائی؟

اِس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیّدنا اِمام ابو محمد بدرُ الدِّین محمود بن اَحمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِرشاد فرماتے ہیں: جو قَطعِ تعلّقی مذموم ہے وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِس قَطعِ تعلّقی پر صادِق نہیں آتی کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُمُّ الْمُؤمِنِین ہیں بالخُصُوص حضرتِ سیّدنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نسبت کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کی خالہ ہیں اور حضرتِ سیّدنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں جو کہا تھا کہ ”حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) رُک جائیں یا میں اس (بیع) کو روکوں گا“ گویا کہ یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نافرمانی تھی، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بطورِ تادیب ان سے قَطعِ تعلُّق فرمایا۔ (عمدة القاری، کتاب الادب، باب الهجرة، ۱۴۲/۲۲، ملتقطاً)

اسی طرح حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: (دو مسلمان بھائیوں کے آپس میں بائیکاٹ کرنے کی حدیثِ پاک میں جو وعید مذکور ہے کہ ان کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر اُونچی نہیں اُٹھتی، اس سے مراد وہ ہیں جو) دُنیاوی وجہ سے ایک دوسرے سے قَطعِ تعلُّق کر چکے ہوں۔ خیال رہے کہ دِینی وجہ سے بائیکاٹ عین عِبادت ہے، ایسے ہی کسی کی اِصلاح کے لئے اس کا بائیکاٹ کرنا جائز، نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیّدنا کَعب بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کچھ سکھانے کے لئے چالیس دن بائیکاٹ کیا۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/۲۰۳، ملتقطاً)

یاد رکھئے! صِلۂ رَحمی واجب اور قَطعِ رَحمی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ”صِلۂ رَحمی“ کا معنٰی بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ”صلۂ رحمی کے معنٰی

رِشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رِشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔‘‘ اور فرماتے ہیں: ’’صلۂ رحمی اس کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اس کے پاس چلے گئے، حقیقتاً صلۂ رَحم یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ رِشتہ کے حقوق کی مُراعات کرو۔‘‘ (بہارِ شریعت، سلوک کرنے کا بیان، حصہ ۱۶، ۳/۵۵۸، ۵۵۹)

آیئے! اب قَطعِ رَحمی کی وَعید میں چند فرامینِ مُصْطَفٰے مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ

قَطعِ رَحمی کی وَعِید میں 3 فرامینِ مُصطَفٰے

﴿1﴾......رِشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ص۹۹۳، الحدیث:۲۵۵۶)

﴿2﴾......جس قوم میں قاطِعِ رَحم ہوتا ہے، اس پر رَحمتِ اِلٰہی نہیں اُترتی۔

(شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۶/۲۲۳، الحدیث:۷۹۶۲)

﴿3﴾......بغاوت اور قَطعِ رَحمی سے زِیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں جس کے مُرتکب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں تیار کردہ سزا کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی جلد سزا دے دے۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب۱۲۲، ص۵۹۳، الحدیث:۲۵۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾......ذَوقِ عبادت:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کی پاسداری کا اس قدر خیال تھا کہ اگر کسی ایسے سبب سے بھی فرائض کی ادائیگی سے پیچھے رہ جاتیں جو طاقتِ بَشَرِیَّہ سے باہر اور محض مِنْ جانِبِ اللّٰہ ہوتا، تو بھی اپنے پیچھے رہ جانے کے خیال سے آنسو بہاتیں، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا ہی فرمان ہے: ہم صِرف حج کے اِرادے سے (نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ) گئے جب ہم مقامِ سرف میں تھے تو مجھے حیض آ گیا، محبوبِ خدا صَلَّی

اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: تمہیں کیا ہوا، حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بناتِ آدم (یعنی حضرتِ سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بیٹیوں) پر لکھ دیا ہے پس تم وہ سب کرو جو حج کرنے والے کرتے ہیں مگر بیتُ اللّٰہ شریف کا طواف نہ کرنا۔ فرماتی ہیں: پھر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اَزْواجِ مُطَہَّرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

(صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب الامر بالنساء اذا نفسن، ص۱٤۰، الحدیث:۲۹٤)

حضرتِ علّامہ محمود بن اَحمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث شریف سے عبادت کی راہ میں کوئی رُکاوٹ پیش آنے کے باعِث رَنج ومَلال کرنے اور رونے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ (نیز) یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد اپنی عورت کی طرف سے اس کی اِجازت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الحیض، باب الامر بالنساء اذا نفسن، ۲۰۷/۳، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا ذَوقِ عبادَت مُلاحظہ فرمایا کہ عبادت کی راہ میں رُکاوٹ حائل ہونے کے باعِث حالانکہ اس کا اِزالہ اِنسان کی قدرت سے باہر ہے، پھر بھی شوقِ عبادت میں رَنج ومَلال اور آہ وبُکا فرماتی ہیں، اس سے ہماری ان اسلامی بہنوں کو ترغیب لینی چاہئے جو کوئی مانع ورُکاوٹ نہ ہونے کے باوجود اس عظیم فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہتی ہیں۔ خیال رہے کہ حج فرض ہونے کی صورت میں بلاعُذرِ شرعی حج ادا نہ کرنا یا ادائیگی میں تاخیر کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: جب حج کے لئے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہوگیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔ (بہارِ شریعت، حج کا بیان، حصہ ۶، ۱۰۳۶/۱)

لہٰذا تمام صاحبِ اِستِطاعت اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ فوراً سے پہلے اپنے مال سونے چاندی پیسوں کا حساب لگائیے اور حج کے سفری اَخراجات ہونے کی صورت میں محرم کے ساتھ فوراً حجِ فرض ادا کیجئے اور شیطان کے حیلوں بہانوں سے بچئے کہ بچوں کی شادی کے بعد حج کرلوں گی وغیرہ وغیرہ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کے اِرتکاب سے بچنے کی فضیلت مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ **300** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"آنسوؤں کا دریا"** صفحہ **235** پر ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنّم پر حرام فرمادیا ہے، ایک وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دیتی ہے، دوسری وہ آنکھ جو میری حرام کردہ چیزوں سے رُک جاتی ہے اور تیسری وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے۔ اور آنسو کے علاوہ ہر شے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رحمت، مَغْفِرت اور جنت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔

(بحر الدموع، الفصل السابع والعشرون: موبقات الزنی وعواقبہ، ص۱۷۲)

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے (وسائلِ بخشش، ص۲۳۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے اندر خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے پیدا کرنے، گناہوں پر ندامت کا اِحساس، نیکیوں کی رَغبت اور نیکی کی دعوت دیتے ہوئے دوسروں کو نیک بنانے کی اَھَمِّیَّت بیدار کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے سُنَّتوں بھرے مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی زِندگیوں میں مدَنی اِنقلاب بَرپا ہوگیا ہے، اس سلسلے میں ایک مدَنی بہار پیش کی جاتی ہے مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

گھر میں مدَنی ماحول بن گیا

اسلام آباد (پنجاب، پاکستان) کی ایک اِسلامی بہن کا بیان ہے کہ میری چھوٹی ہمشیرہ کی شادی **دعوتِ اسلامی** کے مدَنی ماحول سے مُنسلِک اِسلامی بھائی سے ہوئی۔ ہم نے جب اپنے گھر ان کی دعوت کی تو انہوں نے اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف **"فیضانِ سُنَّت"** ہمیں تحفتاً دیتے ہوئے اس کا مُطالَعہ کرنے کا بھرپور ذِہن دیا۔ چُنانچہ میں نے مُطالَعہ شروع کردیا۔ فیضانِ سُنَّت کے مُطالعے سے مجھے سُنَّتوں سے مَحبَّت ہونے لگی اور میں نے گھر میں دَرس شروع کردیا۔ میرے بچّوں کے ابّو نے دَرسِ **فیضانِ سُنَّت** کی بَرَکت سے داڑھی شریف سجالی اور دیکھتے ہی دیکھتے

پورا گھرانہ مدنی رنگ میں رنگ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر مجھے اسلام آباد ڈویژن کی ذمّہ دار اور میرے بچوں کے ابو کو ڈویژن مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں اور ہمیں مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(میں حیادار کیسے بنی......؟، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



"آبِ کوثر" کے چھ حُرُوف کی نِسبت سے جوڑوں کے دَرد کے 6 عِلاج

﴿1﴾ **یا غَنِیُّ** ریڑھ کی ہڈی، گھٹنوں، جوڑوں وغیرہ جسم میں کہیں بھی دَرد ہو، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَرد جاتا رہے گا ﴿2﴾ روزانہ دو بُھنے ہوئے آلو (چھلکے سمیت) اور تھوڑی سی اَدرک ملا کر کھا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جوڑوں کے دَرد میں فائدہ ہوگا ﴿3﴾ موسمبی کے آدھے گلاس خالص رس میں ایک چمچ مچھلی کا تیل (میڈیکل اسٹور سے مل سکتا ہے) ملا کر پہلی بار مسلسل چار دن تک روزانہ دن کے گیارہ بجے پئیں۔ اس کے بعد چار ماہ تک ہر 15 دن کے بعد مسلسل دو دن اُسی وقت میں پئیں۔ یہ علاج سردیوں میں زیادہ مناسب ہے۔ اس علاج کے دوران ٹھنڈی تاثیر والے پھل مَثَلًا میٹھے، موسمبی، اَنَنَاس اور انار وغیرہ زیادہ استعمال کیجئے ﴿4﴾ صبح نِہار منہ گھیکوار کا حلوا کھائیے۔ (یہ بازار میں مل سکتا ہے) ﴿5﴾ پیاز کا رس اور رائی کا تیل ملا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اس سے سُست جوڑ کھل جائیں گے اور بفضلہٖ تعالیٰ آپ راحت محسوس فرمائیں گے۔ ﴿6﴾ اگر ڈاکٹر اِجازت دے تو روزانہ ایک گولی نیوروميٹ (NEUROMET) کھانے کے بعد پانی سے استعمال کیجئے جوڑوں کے دَرد کیلئے مُجرَّب ہے۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے روزانہ ایک سے زیادہ بھی لے سکتے ہیں اور اگر دَرد کی شدت کم ہو تو ناغہ سے بھی لی جاسکتی ہے۔ اس طرح کی دوائیں بلاناغہ مسلسل نہ کھائی جائیں بیچ میں کچھ دن وقفہ کرلینا چاہئے مَثَلًا اگر مسلسل 12 دن استعمال کرلی تو 7 یا 12 دن تک وقفہ کرلیا پھر ضرورت محسوس ہوئی تو شروع کردے۔ (گھریلو علاج، ص۸۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بیان ﴿23﴾......سیّدَتُنا عائشہ کی تواضع واِنکساری

دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت

محبوبِ رَبِّ اَکبر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے مجھ سے (حاصل کرکے) کوئی عِلْم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر دُرُودِ پاک بھی لکھا تو جب تک وہ کِتاب میں پڑھا جاتا رہے گا اُسے ثواب ملتا رہے گا۔“ (الصلات والبشر فی الصلاۃ علٰی خیر البشر، ص۷۸)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُودِ پاک لکھنے کی فضیلت کے کیا کہنے، جب کسی کِتاب میں دُرُودِ پاک لکھ دیا جائے تو جب تک کتاب میں اسے پڑھا جاتا رہتا ہے پڑھنے والے کو تو اَجر ملتا ہی ہے ساتھ ہی اس لکھنے والے کے لیے بھی ثواب کا ذخیرہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! جب بھی آقائے نامدار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی تحریر کیا جائے تو ساتھ مُکمَّل دُرُود شریف ضرور لکھا جائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارَک کے ساتھ دُرُودِ پاک لکھنا بعض عُلَما کے نزدیک واجِب ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مُفْتی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ”بہارِ شریعت“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”نامِ اَقدس لکھے تو دُرُود ضرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اس وقت دُرُود شریف لکھنا واجِب ہے۔ (نیز) اکثر لوگ آج کل دُرُود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؐ لکھتے ہیں، یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔“

(بہارِ شریعت، دُرُود شریف کے فضائل ومسائل، حصہ ۳، ۱/ ۵۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبوبانِ خدا کے اَوصافِ حَسَنہ میں سے ایک وَصف تواضُع واِنکساری ہے، یہ حضرات عالی مرتبہ ہونے کے باوجود بہُت زِیادہ تواضُع واِنکساری فرماتے حتّٰی کہ آقائے دو جہاں، شہنشاہِ کون ومکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انتہائی بُلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود نہایت مُتَواضِع و مُنکَسِرُ الْمِزَاج تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُقرر دمقام پر تشریف فرما ہونے کی بجائے کمالِ تواضُع واِنکساری فرماتے ہوئے اپنے اَصحابِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان مل جل کر تشریف فرما ہوتے حتّٰی کہ اگر کوئی اَجنبی شخص حاضِر ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچان نہ پاتا یہاں تک کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ مصطفٰے میں درخواست کی: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی جگہ تشریف رکھا کریں کہ ناواقف پہچان لیا کرے، چُنانچہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے مٹی کا ایک چبوترہ بنادیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس پر تشریف فرما ہوا کرتے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، بیان تواضعه، ۴۷۰/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوقات سے اَفضل ہونے کے باوجود کس قدر تواضُع فرماتے، اُمّت کی ترغیب وتحریص کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارہا تواضُع واِنکساری کے فضائل بیان فرمائے، چُنانچہ

تواضُع کے فضائل پر مَبنی 3 فرامینِ مُصطفٰے

﴿1﴾...... جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دَرَجہ تواضُع اِختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایک دَرَجہ بُلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں پہنچا دیتا ہے۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحة، باب التواضع والکبر والعجب، ذکر الاخبار عن وضع اللّٰه......الخ، ص۱۵۱۷، الحدیث: ۵۶۷۸)

﴿2﴾...... جب بندہ تواضُع کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ساتویں آسمان تک بُلند فرما دیتا ہے۔ (مکارم الاخلاق للخرائطی، جماع ابواب الرفق بالمملوکین، باب مایستحب من التواضع فی المجلس وغیرها، ۱۷۱۷/۲، الحدیث:۲۹۷)

﴿3﴾...... تواضُع کو لازِم پکڑ لو کیونکہ تواضُع دِل میں ہے اور کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اِیذا نہ دے کیونکہ بعض اَوقات بوسیدہ

کپڑوں میں کمزور نظر آنے والے (ایسے لوگ بھی ہیں کہ) اگر (کسی بات پر) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اُٹھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (قسم) کو ضرور پورا فرماتا ہے۔ (المعجم الکبیر، من اسمه الصعب، عروة بن رويم اللخمي عن القاسم بن عبد الرحمٰن عن ابی امامة صدی بن عجلان، ٣٠٥/٤، الحدیث: ٧٦٧٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والا سب سے پہلا گروہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ہے، ان حضرات نے اپنے شب وروز محبوبِ ربِّ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بِتاتے ہوئے زانوئے تلمذ طے کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسَنہ کے فیض سے مُتَّصِف ہو کر عالَم میں جلوہ آرا ہوئے، انہیں بلند پایہ ہستیوں میں ایک نمایاں ہستی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ہے، سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر اَوصاف سے مُتَّصِف ہونے کے ساتھ ساتھ تواضُع کی صِفَت سے بھی بدرَجۂ اَتم مُتَّصِف تھیں، نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی اس وصفِ عالی سے مُتَّصِف ہونے کی ترغیب دِلاتیں، چنانچہ

فَضائلِ تواضُع بزبانِ عائشہ

﴿1﴾......تم پر تواضُع کرنا لازِم ہے کیونکہ تواضُع اَفضل عِبادت ہے۔

(الزهد للمعافى بن عمران، باب فى فضل التواضع والتشديد، ص٢٤٩، الرقم:١١٣)

﴿2﴾......اِنَّكُمْ لَتَدَعُوْنَ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُعَ یعنی بے شک تم ضرور افضل عبادت یعنی تواضُع کو ترک کرتے ہو۔

(مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام عائشة، ١٩٢/٨، الحديث: ٥)

﴿3﴾......يَغْفُلُوْنَ عَنْ اَفْضَلِ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُعَ. لوگ افضل عبادت یعنی تواضُع سے غافل ہیں۔

(شُعَبُ الايمان، باب فى حسن الخلق، فصل فى التواضع......الخ، ٢٧٨/٦، الحديث: ٨١٤٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوَاضُع کی تعریف

"اپنے آپ کو حقیر اور کمتر سمجھنے (اور دوسروں کو اپنے سے اَفضل جاننے) کو تَوَاضُع کہتے ہے۔" (مِنْهَاجُ الْعَابِدِین، ص ۸۱)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِن ارشادات سے بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عاجزی وانکساری کی کتنی اَہَمِیَّت ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرامین میں کہیں تو تواضُع کو اِختیار کرنا لازم کہا گیا کہیں اسے اَفضل عبادت قرار دیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ اِن فرامین میں ہماری سُستی وکاہلی کو بیان کیا گیا کہ ہم اس عظیم عبادت سے کتنے غافل اور اسے ترک کیے ہوئے ہیں، یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے لہٰذا ہمیں اس پر غور وفکر کرکے اپنی اِصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

پیوند دار لِباس کی ترغِیب

پیوند دار لباس پہننا حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک سُنَّت اور کسرِ نفس کا بہترین ذریعہ ہے اِس لئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اِرشاد فرمایا: "اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیا سے اتنا ہی کافی ہے جتنا کہ سوار کا زادِ راہ، اَغنیا کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کو پُرانا نہ سمجھو حتّٰی کہ تم اسے پیوند لگالو۔" (سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب، ص٤٤٤، الحدیث:١٧٨٠)

اَللّٰہُ اَکْبَر! سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی محبوب زوجہ سیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کس قدر اَحسن اَنداز میں تواضُع کی ترغیب دی، عاشقانِ رسول کے دِلوں میں تواضُع کی اَہَمِیَّت کو بیدار کرنے کے لئے رحمتِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذکورہ فرمان بہُت کافی ہے، اے کاش! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کی روشنی میں ہم بھی عاجزی وانکساری کے خُوگر بن جائیں، بہر حال اس سلسلے میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عَمَل مبارَک بھی خوب تھا۔ چُنانچہ،

سیِّدَتُنا عائشہ کا لِباس

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا 70 ہزار (دِرْہم) تقسیم فرمادیا کرتی تھیں حالانکہ اپنی قمیص مُبارَک کو پیوند لگاتی تھیں"۔

(مُصَنَّف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عائشۃ رضی اللہ عنھا، ١٩٢/٨، الحدیث:٦)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ ہے اِطاعتِ مُصْطَفٰے اور سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا ہی خوب اَندازِ سخاوت وعاجزی ہے کہ سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ایک طرف 70 ہزار دراہم کو اپنے ہاتھوں سے تقسیم فرما رہی ہیں اور دوسری طرف حال یہ ہے کہ پیوندار لباس زَیبِ تن فرمایا ہوا ہے اور آج ہماری حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ نئے لباس کو چند ایک بار پہن کر پُرانا سمجھ کر مزید پہننا گوارا نہیں ہوتا، خیال رہے پیوندار لباس پہننا نبیِ مکرَّم، شفیعِ مُعظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخصوص خُلفائے راشِدین واَہلِ بیت طاہرین کی سُنّتِ مُبارَکہ بھی ہے، چُنانچہ

پیوندار لباس کی فضیلت

ایک دفعہ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرکت میں عرض کی گئی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قمیص مُبارَک میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: ''اس سے دِل نرم رہتا ہے اور مومن اِس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دِل نرم ہی ہونا چاہئے)۔''

(حلیة الاولیاء، ذکر الصحابة من المهاجرین، علی بن ابی طالب، ١/١٢٤، الرقم:٢٥٤)

بطورِ تواضُع اپنا نِقاب سِینا

طبقاتِ اِبنِ سَعْد میں ہے کہ ایک آنے والا اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنا نِقاب سی رہی ہیں۔ اس نے کہا: اُمُّ الْمُؤمِنِین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) یہ کیا! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھلائی (یعنی مال ودولت) کی فراوانی نہیں فرمادی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اِرشاد فرمایا: تم ہمیں چھوڑ دو! وہ نئے کپڑے کا حقدار نہیں جو پُرانے کپڑے اِستعمال نہ کرے۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، باب عائشة، ٧٢/١٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیش قیمت لباس پر قدرت ہونے کے باوجود محض رضائے الٰہی کے لئے تواضُع کرتے ہوئے اُسے ترک کر دینا ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کا موجب ہے، چُنانچہ محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو باوجود قدرت اَچھے کپڑے پہننا تواضُع کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، ص٧٥٣، الحدیث:٤٧٧٨)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! جھوم جایئے! پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اِختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننا بَہُت زِیادہ فضیلت کا باعِث ہے کہ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ اسے حُلَّۂ کرامت عطا فرمائے گا۔ اور اس کے بَرعکس لوگوں پر رُعب ڈالنے، اَمیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتأثِّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے مُلاحَظہ کریں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔''

(سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب، ص٥٨٢، الحديث:٣٦٠٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو ایسا لباس پہنے جس سے لوگ اسے اَمیر جانیں یا ایسا لباس پہنے جس سے اسے لوگ بڑا تارِکُ الدُّنیا فقیر صوفی وَلی سمجھیں یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ غرضیکہ جس لباس میں یہ نیّت ہو کہ اس کی طرف لوگوں کی اُنگلیاں اُٹھیں، لوگ اُس کی عزّت کریں خواہ اَمیر سمجھ کر خواہ وَلی سمجھ کر وہ اس کی شُہرت ہے عزّت اللہ رسول کی ہے جسے چاہیں دیں۔ صاحِبِ مرقاۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ مَسخرہ پن کا لباس پہننا جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔

(مرأۃ المناجیح، کتاب اللباس، ۶/۱۰۹ ملتقطاً)

واقِعی سخت اِمتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے **البتہ!** شوہر کے لئے زِینت اِختیار کرتے ہوئے اچھا لباس پہننا نہ صرف جائز بلکہ اچھی نیّت کے ساتھ ثواب کا مُوجِب بھی ہے۔

بُرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی! (وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِنکِساری

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۲، فاطر:۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: (اس آیت میں) سَابِقٌ (سے مراد) عہدِ رِسالت کے وہ مُخلِصین ہیں جن کے لئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت دی اور مُقْتَصِدٌ (سے مراد) وہ اَصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ (سے مراد) ہم تم جیسے لوگ ہیں۔ یہ کمالِ اِنکسار تھا حضرتِ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شُمار فرمایا باوجود اس جلالتِ منزلت ورفعتِ دَرَجات کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ (خزائن العرفان، پ۲۲، سورۃ فاطر تحت الآیۃ: ۳۲، ص ۸۱۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اس قدر عظیمُ الشّان مرتبہ رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو "ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ" سے تعبیر کرنا اِنتہائی تواضُع واِنکساری ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے ان سُنہری خطوط میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے۔ یاد رکھئے! تواضُع محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کی خاطر ہونی چاہئے اسی صورت میں یہ عظیم اَجر وثواب کمانے اور بلند دَرَجات پانے کا باعِث بن سکتا ہے ورنہ دُنیا دار غنی کے لئے اس کے مال کے سبب تواضُع کرنا دِین کی بربادی اور جہنّم میں داخلے کا سبب ہو سکتا ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبُوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ سنّت" جلد اوّل، صفحہ 497 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: اربابِ اِقتدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے، ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تحائف قبول کرنے میں آخرت کیلئے شدید خطرات ہیں کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خوشامد کرنے اور خواہ مخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں اِرشاد ہوا: جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا

دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۵، الحدیث:۲۴۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن ابو مُلَیکہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دَرْبان حضرتِ سیِّدُنا ذَکوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان فرمایا: ''جب اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وقتِ وصال قریب آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کاشانۂ اَقدس پر آئے اور اندر آنے کی اِجازت طلب کی۔'' میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضِر ہوا، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سرہانے (کھڑے) تھے۔ میں نے عرض کی: ''حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آنے کی اِجازت طلب کر رہے ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف مُتَوجّہ ہوئے اور عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''عبداللّٰہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو نہ آنے دو۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ''اے پھوپھی جان! حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے نیک بیٹوں میں سے ہیں، وہ آپ کو سلام کہنے اور اَلوداع کہنے آئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اچھا اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو اجازت دے دو۔'' میں نے انہیں اَندر بُلا لیا۔

جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حاضِرِ خِدمت ہوئے تو سلام کیا اور بیٹھ گئے اور عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو خوش خبری ہو۔'' اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''کس بات پر خوش خبری؟'' عرض کی: ''جیسے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس دُنیا سے رُخصت ہوں گی تو فوراً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ملاقات آقائے دو جہاں، مالکِ کون و مکاں، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ہو گی (جو دُنیا سے ظاہری طور پر رُخصت ہو چکے ہیں) اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو حُضُور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کو اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ میں سب سے زِیادہ محبوب تھیں۔(آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو طیبہ وطاہرہ ہیں) اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پاکیزہ چیز ہی سے مَحَبَّت کرتے تھے۔اور اَبواء کی رات آپ کا ہار گم ہوگیا تھا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ڈھونڈنے کے لیے اسی مقام میں صبح تک ٹھہرے رہے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ) ٹھہرے رہے ان کے پاس پانی نہیں تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آیتِ تیمم نازل فرمائی:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (پ۵، النسآء:٤٣) ترجمۂ کنز الایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو بڑی شان کی مالک ہیں) آپ کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمّت کے لیے تیمم کی رخصت کا اِعلان فرمایا ہے (جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگائی گئی تو) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی براءَت (پاکیزگی اور طہارت کے متعلق آیاتِ قرآنی) نازل فرمائیں جنہیں حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام لے کر آئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جاتا ہو مگر دن اور رات کے اوقات میں ان (یعنی آپ کی طہارت اور پاکیزگی پر مشتمل) آیات کی تلاوت کی جاتی ہے۔" یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: "اے ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا! میری تعریف نہ کرو، قسم ہے مجھے میرے اس پاک پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تو پسند کرتی ہوں کہ میں بھولی بسری ہوجاتی۔" (الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر ازواج رسولِ اللّٰہ، باب عائشۃ، ١٠/٧٤)

بنتِ صِدِّیق آرامِ جانِ نبی — اس حریمِ براءَت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سُورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُرنُور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص٣١١)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ مؤمنین کی ماں سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تواضُع کس قدر عظیم تھی کہ وِصال کا وقت قریب ہے پھر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تواضُع کا دامن تھامے ہوئے ہیں یہی ہوتی ہے محبوبانِ خدا کی شان کہ ان کی پوری زندگی سُنّتِ نبوی پر عمل کرتے گزرتی ہے۔

زمین جیسی تواضُع

خواجہ غریب نواز مُعِیْنُ الْحَقِّ وَالدِّیْن حسن چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے پیرومُرشد حضرتِ خواجہ عُثمان ہارُونی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: خدا کا دوست وہ ہے جس میں تین خوبیاں ہوں: ایک سخاوت دریا جیسی،

دوسرے شفقت آفتاب کی طرح، تیسرے تواضُع زمین کی مانند۔

(اخبار الاخیار، طبقہ اوّل دردکر خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ۔الخ، ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا غَلبۂ خَوف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آہ! کاش! ہم دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوجائیں۔ خدا کی قسم! ہم نہیں جانتیں کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے۔

تشویش......تشویش......انتہائی تشویش کی بات ہے......خوف......خوف......وَاللّٰہِ الْعَظِیْم، سخت خوف کامقام ہے کہ ہم کو یہ نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں۔

آہ! ہم غفلت کی چادر اَوڑھے بے خبر سو رہی ہیں۔

اے کاش! ہم تواضُع کو اِختیار کرنے والیاں بن جائیں۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ بنتِ صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا خوفِ خدا وعاجزی اِنکساری مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

(۱)......**اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غلبۂ خوفِ خدا کے وقت فرمایا: **کاش! میں** (بجائے اِنسان کے) پتھر ہوتی۔

(۲)......کبھی فرمایا: اے **کاش!** میں دَرَخت ہوتی۔

(۳)......کبھی فرمایا: اے **کاش!** میں مٹی کا ایک ڈھیلا ہوتی۔

(۴)......(کسی موقع پر ایک دَرَخت کی طرف اِشارہ کرکے فرمایا): اے **کاش!** میں اِس دَرَخت کا پتّا ہوتی۔

(۵)......کبھی فرمایا: اے کاش! میں زمین کے پودوں میں سے ایک پودا ہوتی اور کوئی قابلِ ذکر شے نہ ہوتی۔

(۶)......کبھی فرمایا: میں خواہش کرتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کوئی بھی چیز نہ بناتا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، ذکر عائشۃ، ۱۰/۷۳۔۷۵)

مزید فرماتی ہیں: کاش! میں پیدا نہ ہوتی۔ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے پیدا نہ فرماتا۔ کاش! میں درخت ہوتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی میں رَطْبُ اللِّسان رہتی اور پوری طرح سے (اپنی زندگی سے) سبکدوش ہوجاتی۔ (ہائے)! میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد نئی نئی باتیں اختیار کرلی ہیں (یہ کسرِ نفسی کے طور پر فرمایا تھا) لہٰذا مجھے دیگر ازواج کے ساتھ دفن کرنا۔ کاش! میں بھولی بسری ہوتی۔ (المرجع السابق، ۷۳/۱۰)

لمحۂ فکریہ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ سیّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کس قدر عاجزی وانکساری فرمایا کرتی تھیں کہ خود کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پتھر تو کبھی درخت، تو کبھی درخت کا پتا، گھاس، مٹی کا ڈھیلا کہہ ڈالا اور آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہر جگہ اپنی تعریفوں کے پل باندھنے کی عادت ہے، عاجزی وانکساری کی طرف ہماری بالکل توجُّہ نہیں رہی۔ ہماری توجُّہ تو بس نئے فیشن کی خاطر روز نئے نئے لباس پہننے اور اَز رُوئے شُہرت اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر بنانے پر لگی ہوئی ہے، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا ہمارا لباس تھوڑا پرانا ہی ہوا تو اسے پہننے میں شرم محسوس کرتی ہیں افسوس! صد کروڑ افسوس......!!!

اے کاش! اُمُّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرامین پر عمل کرنے کی ہماری عادت بن جائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمونۂ عاجزی وانکساری اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے مُطابق خود کو ڈھالتے ہوئے آپ بھی عاجزی وانکساری کا پیکر بنئے، گناہوں سے نفرت کرنے اور نیکیوں کا ذہن پانے کے لئے تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا ہے، چنانچہ

مدنی ماحول مُیَسَّر آگیا

ٹنڈو جام (سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ میں بہُت ماڈرن تھی۔ آواز تو اچھی تھی ہی میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِس نعمت کا غلط اِستعمال کرتے ہوئے اسٹیج (Stage) پر گانا شروع کردیا۔ مجھے گانے میں مَعَاذَ

اللہ اتنی مہارت تھی کہ ایک مقابلے میں غزل گا کر پورے صوبے میں پہلی پوزیشن (Position) بھی حاصل کر چکی تھی۔ اب تو ٹی وی اور ریڈیو پر گانے کے لئے پیشکش ہونے لگی۔ اگر مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو میں اِنہی گناہوں میں موت کے گھاٹ اُتر جاتی لیکن خُدا بھلا کرے دعوتِ اسلامی کا کہ جس کی بدولت مجھے سُنّتوں بھرا ماحول مِل گیا اور میں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ ہوا یوں کہ 1999ء میں ہماری پڑوسن جو کہ ٹنڈو جام سے حیدر آباد شِفٹ (Shift) ہو چکی تھیں، ان کے گھر اِجتماعِ ذِکر و نعت کی ترکیب تھی انہوں نے مجھے بھی دعوت دی۔ خوش قسمتی سے میں بھی شریک ہو گئی ہماری پڑوسن نے نعت شریف پڑھنے کا کہا پہلے تو میں نے انکار کیا مگر ان کے اِصرار پر نعت شریف پڑھ ہی دی۔ مجھے بڑا سکون محسوس ہوا۔ اجتماع کے اِختتام پر مُبلِّغہ اِسلامی بہن نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے حیدر آباد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے ہاں کر دی اور اجتماع میں حاضر ہو گئی۔ اِجتماع میں ہونے والے بیان اور ذِکر و دُعا نے میرے دِل سے گناہوں کی لذّت نِکال دی۔ دورانِ دُعا اِجتماع میں شریک اِسلامی بہنوں پر نُور کی بارِش ہوتے دیکھ کر میں نے بھی بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: مولا! مجھے بھی اِن جیسا بنا دے۔ اِجتماع کے آخر میں اسلامی بہنوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے آئندہ اِجتماع میں شرکت کی دَعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں سُنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتی رہی۔ ایک مرتبہ اِسی اِسلامی بہن نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنے شہر میں اِجتماعِ ذِکر و نعت کی ترکیب بنائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی شرکت کریں گے۔ چُنانچِہ ہم نے اپنے شہر میں اِجتماعِ ذِکر و نعت کی ترکیب بنائی۔ سُنّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے شہر میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی ترکیب بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ مدینہ حیدر آباد تشریف لائے۔ اِسلامی بہنوں کے لیے پردے میں رہ کر سُننے کی ترکیب تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِقّت انگیز بیان سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اِجتماع کے اِختتام پر میں نے مدنی بُرقع پہن لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر مدنی کاموں کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ (میں حیادار کیسے بنی......؟، ص۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کلامِ منظوم در شانِ عائشہ صدیقہ

اس مبارک ماں پہ صدقے کیوں نہ ہو سب اہلِ دِین　　جو ہو اُمُّ الْمُؤمنین بنت امیرُ الْمُؤمنین

جن کا پہلو ہو نبی کی آخِری آرامگاہ　　جن کے حُجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگزیں

آستاں ان کا فِرِشتوں کی زیارت گاہ ہے　　کیونکہ اس میں جلوہ فرما ہیں اِمامُ الْمُرسَلین

آپ کے دَولت کدہ میں دولتِ دارَین ہے　　اس زمیں پر پھر نہ کیوں قرباں ہو عرشِ بَریں

کیا مُبارَک نام ہے کیسا پیارا ہے لَقَب　　عائشہ محبوبۂ محبوبِ ربُّ العالَمین

آپ صِدِّیقہ پِدَر صِدِّیق اور شوہر نبی　　مَیکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا　　سب تو ہیں مؤمن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

دی گواہی آپ کی عِفَّت کی سُورۂ نُور نے　　مَدح کرتا ہے تیری عِصمت کی قرآنِ مُبین

ان کے بستر میں وَحی آئے رَسولُ اللّٰہ پر　　اور سَلام خادِمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں

آپ کا عِلم و فقہ تحقیق قرآن و حدیث　　دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرمائے خدا　　نازنین حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

آیۂ تطہیر میں ہے ان کی پاکی کا بیاں　　ہیں یہ بی بی طاہرہ شوہر اِمامُ الطّاہرین

سالِکؔ خستہ تمہارا گو نالائق مگر!

ماں بُرے بیٹے کو اپنے سے جُدا کرتی نہیں　　(دیوانِ سالک،ص۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنَّت کے 22 مدنی پھول

﴿1﴾......فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: "جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔" (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء، طبقات اهل المشرق، ابراهيم الهروى، ۱۰/۴۵، رقم: ۱۴۴۶۶)

﴿2﴾......سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل اس کو تَر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اس کو یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔" (سُنَنُ التِّرْمِذِی، ابواب العلم، باب ما جاء فى الحث.....الخ، ص۶۲۶، الحديث:۲۶۵۶)

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا ادریس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ اِلٰہیّہ کی کثرتِ درس وتدریس کے باعث آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ادریس ہوا۔ (تَفْسِيْرِ كَبِيْر، ۷/۵۵۰، تَفْسِيْرُ الْحَسَنَات، ۴/۴۸)

﴿4﴾......حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے علم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا۔ (قصيدهٔ غوثيه)

﴿5﴾......فیضانِ سُنّت سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ درس کے ذریعے خوب خوب سُنّتوں کے مدنی پھول لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

﴿6﴾......فیضانِ سنّت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک "گھر درس" ضرور ہو)

﴿7﴾......پارہ28، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سُنّت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سُنّتوں بھرے بیان یا مدنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D بھی گھر والوں کو سنائیے)

﴿8﴾......ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر مخلوق عامہ تلف نہ

ہوں مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾......دَرس کیلئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

﴿10﴾......درس والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیے۔

﴿11﴾......مِحراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿12﴾......ذَیلی مشاورت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرَّر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

﴿13﴾...... پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾......آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾......درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾......جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعَہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

﴿17﴾...... فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تلفُّظ کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿18﴾......حمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیَتِ دُرُود اور اِختِتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالِم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿19﴾...... فیضانِ سُنّت کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے مدَنی رسائل سے بھی درس دے سکتے ہیں۔ [1]



﴿20﴾......دَرس مع اِختتامی دُعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کر لیجئے۔

﴿21﴾...... ہر مبلِّغ کو چاہئے کہ وہ دَرس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختِتامی دُعا زَبانی یاد کرلے۔

﴿22﴾......دَرس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کر لیں۔

(1)......امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت نہیں۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ

حکایات کی فہرست

تفصیلی فہرست

گھر، عورت اور گھوڑے کو منحوس کہنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ سب محض باطل ومردود خیالات ہندوؤں کے ہیں، شریعتِ مُطَہَّرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں، شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، ہمسائے برے ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ کہ شریر ہو، بدلگام، بدرکاب ہو، عورت کی نحوست یہ کہ بدزبان ہو، بدرویہ ہو، باقی وہ خیال کہ عورت کے پہرے سے یہ ہوا، فلاں کے پہرے سے یہ، یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۲۰)

ماٰخذ ومراجع

نام کتاب	مؤلف/مصنف	مطبوعات
قرانِ مجید	کلامِ باری تعالٰی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
ترجمۂ کنزُ الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْاٰن (تَفْسِیْرِ قُرْطُبِی)	ابوعبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۸ھ
تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْمَعَانِی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تَفْسِیْرُ الطَّبَرِی	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
اَلتَّفْسِیْرُ الْکَبِیْر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۹ھ
تَفْسِیْرِ اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز ہجر للبحوث والدراسات القاہرۃ ۱۴۲۴ھ
تَفْسِیْرِ جَلَالَیْن	امام جلال الدین محلی متوفّٰی ۸۶۴ھ وامام جلال الدین سیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز الاولیاء لاہور
مَدَارِکُ التَّنْزِیْل وَحَقَائِقُ التَّاْوِیْل	امام بن احمد بن محمود نسفی متوفّٰی ۷۱۰ھ	دار الکلم الطیب بیروت ۱۴۱۹ھ
تَفْسِیْرُ الصَّاوِی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی متوفّٰی ۱۲۴۱ھ	مکتبۃ الغوثیہ باب المدینہ کراچی
تَفْسِیْرَاتِ اَحْمَدِیَّہ	شیخ احمد بن ابو سعید المعروف بملا جیون جونپوری متوفّٰی ۱۱۳۰ھ	پشاور
تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیَان	امام شیخ اسماعیل حقی بروسوی متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
تفسیرِ نعیمی	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیاء لاہور
تفسیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیرِ نورُ الْعِرْفَان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
مُفْرَدَاتُ القرآن (مترجم)	امام حسین بن محمد بن مفضل بن محمد راغب اصفہانی متوفّٰی ۵۰۲ھ	مرکز الاولیاء لاہور
صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
صَحِیْحُ مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُنَنُ التِّرْمِذِی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُنَنِ اِبْنِ مَاجَہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
سُنَنِ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
سُنَنُ النَّسَائِی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
صَحِیْحُ اِبْنِ حِبَّان	امام حافظ محمد بن حبان متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
سُنَنِ دَارِ قُطْنِی	امام علی بن عمر دار قطنی متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۵ھ
صَحِیْحُ اِبْنِ خُزَیْمَۃ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتبۃ الاعظمی الریاض ۱۴۳۰ھ
اَلْمُوَطَّا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۳ھ

اَلْبَصَائِرُ وَالذَّخَائِر	ابوحیان علی بن محمد بن عباس توحیدی متوفّٰی ۴۱۴ھ	دار صادر بیروت ۱۴۳۰ھ
اَلْمَوْسُوْعَةُ لِاِبْنِ اَبِی الدُّنْیَا	حافظ ابوبکر بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزَّاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
اَلْمُصَنَّف لِاِبْنِ اَبِیْ شَیْبَة	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
سُنَنُ الدَّارِمِی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۱ھ
مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مُسْنَدِ اَحْمَد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
کَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
مَکَارِمُ الْاَخْلَاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کَشْفُ الْخِفَاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْہِیْب	امام زکی الدین منذری متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
شُعَبُ الْاِیْمَان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
شَرْحُ السُّنَّة	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی متوفّٰی ۵۱۶ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ
اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
مِشْکٰوةُ الْمَصَابِیْح	علامہ ولی الدین تبریزی متوفّٰی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
جَمْعُ الْجَوَامِع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
دَلَائِلُ النُّبُوَّة	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلْکَامِلُ فِیْ ضُعَفَاءِ الرِّجَال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفّٰی ۳۰۳ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۲۱ھ
اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اَلزُّہْدُ الْکَبِیْر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الجنان بیروت لبنان ۱۴۰۸ھ
طَبَقَاتُ الشَّافِعِیَّةِ الْکُبْرٰی	تاج الدین ابو نصر عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی سبکی متوفّٰی ۷۷۱ھ	دار احیاء الکتب العربیۃ

کِتَابُ الْآثَار	قاضی القضاۃ امام ابو یُوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری متوفّٰی ۱۸۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کِتَابُ الزُّھْد	شیخ الاسلام ابو مسعود معافی بن عمران موصلی متوفّٰی ۱۸۵ھ	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء	حافظ ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
کِتَابُ الزُّھْد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
اَلْعِلَل وَمَعْرِفَۃُ الرِّجَال	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الخانی الریاض ۱۴۲۲ھ
کِتَابُ الزُّھْد	عبد اللہ بن مبارک مروزی متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
مَکَارِمُ الْاَخْلَاق	حافظ ابو بکر بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۹ھ
مَکَارِمُ الْاَخْلَاق	امام محمد بن جعفر خرائطی	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۲۷ھ
کِتَابُ الْعَظَمَۃ	امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
کِتَابُ الْمُعْجَم	امام ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر ابن الاعرابی متوفّٰی ۳۴۰ھ	دار ابن الجوزی الریاض ۱۴۱۸ھ
عُمْدَۃُ الْقَارِی	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفّٰی ۸۵۵ھ	ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ دمشق
فَتْحُ الْبَارِی	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
اَلتَّیْسِیْر شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر	حافظ زین الدین عبد الرءُوف مناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ امام الشافعی الریاض ۱۴۰۸ھ
فَیْضُ الْقَدِیْر	حافظ زین الدین عبد الرءُوف مناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ
مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
نُزْھَۃُ الْقَارِی	فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
شَرْحُ الزُّرْقَانِی عَلَی الْمُوَطَّا	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	مطبعہ خیریہ
اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات (مترجم)	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
فُیُوْضُ الْبَارِی	سید محمود احمد رضوی	حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور
اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرۃ مصر
شَرْحُ الزُّرْقَانِی عَلَی الْمَوَاھِب	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی	محمد بن سعد بن منیع ہاشمی متوفّٰی ۲۳۰ھ	مکتبہ خانجی القاہرۃ
سِیَرِ اَعْلَامُ النُّبَلَاء	شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفّٰی ۷۴۸ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّہ	ابو محمد عبد الملک بن ہشام متوفّٰی ۲۱۳ھ	دار الفجر للتراث القاہرۃ ۱۴۲۵ھ
اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفّٰی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ

تاریخُ الْخُلَفَاء	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
اَلشِّفَاء بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفّٰی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۱ھ
سیرتِ مصطفٰی	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّہَایَۃ	عماد الدین اسمٰعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی متوفّٰی ۷۷۴ھ	مرکز البحوث والدراسات العربیۃ الاسلامیۃ قاہرہ ۱۴۲۶ھ
اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی شافعی متوفّٰی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَشَر	شیخ الاسلام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی متوفّٰی ۸۱۷ھ	مرکز الاولیاء لاہور
سَعَادَۃُ الدَّارَیْن	قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفّٰی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
اَلْمُنَبِّہَات (مترجم بنام انمول خزانہ)	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور ۱۴۲۳ھ
اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی ہیتمی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الحدیث القاہرۃ ۱۴۲۳ھ
مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	کوئٹہ
مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب (مترجم)	مترجم: نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان متوفّٰی ۱۴۰۸ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الغرب الاسلامی بیروت ۱۴۲۲ھ
مَدَارِجُ النُّبُوَّت (فارسی)	شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
اَلْوَفَا بِاَحْوَالِ الْمُصْطَفٰی	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۳۲ھ
شَرْحُ الصُّدُوْر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت
تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن	امام ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ
کَشْفُ الْمَحْجُوْب	سید الاولیاء علی بن عثمان جلابی المعروف داتا گنج بخش متوفّٰی ۴۶۵ھ	سنگِ میل پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مجموعہ رسائلِ امام غزالی	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرہ مصر
اَلزُّھْدُ وَقَصْرُ الْاَمَل	شیخ اسعد محمد سعید صاغرجی	دار الغزالی دمشق ۱۴۱۷ھ
اَلْخَیْرَاتُ الْحِسَان	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی ہیتمی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
دُرَّۃُ النَّاصِحِیْن	علامہ عثمان بن حسن بن احمد خوبوی	دار الطباعۃ الباہرۃ قاہرہ مصر
نُزْہَۃُ الْمَجَالِس	امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری شافعی متوفّٰی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن	امام عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
اَلْاَدَب فِی الدِّیْن	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرہ مصر
اَیُّہَا الْوَلَد	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبہ نظامیہ گجرات ۱۴۰۴ھ
قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن	امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ

اَلرَّوْضُ الْفَائِق	مبلغ اسلام شیخ شعیب حریفیش متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
قُوْتُ الْقُلُوْب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
لُبَابُ الْاِحْیَاء	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار البیروتی دمشق ۱۴۲۲ھ
مکتوباتِ امامِ ربّانی (فارسی)	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ	مطبع منشی نول کشور لکھنؤ ہند
غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن	امام الاولیا ابو صالح سید عبد القادر جیلانی متوفی ۵۶۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
اَسرارُ الاولیاء	ملفوظات حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر متوفی ۶۶۴ھ	مکتبہ نول کشور لکھنؤ ہند
تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء (فارسی)	شیخ ابو حامد محمد بن ابو بکر ابراہیم فرید الدین عطار نیشاپوری متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران ایران ۱۳۷۹ھ
کیمیائے سعادت (فارسی)	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۴۳۰ھ
اخبار الاخیار (فارسی)	شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۴۳۰ھ
دُرِّ مُخْتَار	علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
اَلتَّذْکِرَۃ فِیْ اَحْوَالِ الْمَوْتٰی وَاُمُوْرِ الْاٰخِرَۃ	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	مکتبہ دار المنہاج الریاض
تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم	امام برہانُ الدِّین زرنوجی متوفی ۶۱۰ھ	باب المدینہ کراچی
رَدُّ الْمُحْتَار (حاشیہ ابن عابدین)	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
نُوْرُ الْاِیْضَاح مع مَرَاقِی الْفَلَاح	شیخ ابو الاخلاص حسن بن عمار مصری شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
اَلْفَتَاوٰی الْهِنْدِیَّة	امامِ ہمام مولانا شیخ نظام متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الہند	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۶ھ
غُنْیَۃُ الْمُسْتَمْلِی اَلْمُشْتَهَرُ بِحَلَبِی الْکَبِیْر	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
جَامِعُ بَیَانِ الْعِلْمِ وَفَضْلِه	حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اَحْسَنُ الْوِعَاء	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان بن علی رضا متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
رَوْضُ الرَّیَاحِیْن	امام عبد اللہ بن اسعد یافعی متوفی ۷۶۸ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرہ مصر
عُیُوْنُ الْحِکَایَات	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
کِتَابُ الْفَوَائِدِ الشَّهِیْر بِالْغَیْلَانِیَّات	حافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی متوفی ۳۵۴ھ	دار ابن جوزی الریاض ۱۴۱۷ھ
اَلْاَرْبَعِیْن فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْن	حُجَّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار القلم دمشق ۱۴۲۴ھ
اَدَبُ الدِّیْن وَالدُّنْیَا	امام ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب بصری ماوردی متوفی ۴۵۰ھ	دار اقرا بیروت ۱۴۰۵ھ
اَلْمُغْنِیْ عَنْ حَمْلِ الْاَسْفَار	حافظ ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی متوفی ۸۰۶ھ	مکتبہ دار طبریہ الریاض ۱۴۱۵ھ

تَدْرِیْبُ الرَّاوِی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
بَحْرُ الدُّمُوع	امام ابوالفرج عبدُالرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبہ دارالفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
اِجْمَال تَرْجَمَۃِ اِکْمَال	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیاء لاہور
مواعظِ نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیاء لاہور
شفاءُ القلوب (مترجم)	مصنف: مولوی محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی مجددی متوفّٰی ۱۹۴۲ء	مکتبہ نبویہ مرکز الاولیاء لاہور
راحتُ القلوب (مترجم)	ملفوظات حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر متوفّٰی ۶۶۴ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۴۰۴ھ
رسائلِ نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
فیروزُ اللغات	الحاج مولوی فیروز الدین	فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۴۲۶ھ
(ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَا) فضائلِ دُعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
الملفوظ	مفتی مصطفٰی رضا خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
والدین، زوجین اور اَساتذہ کے حقوق	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
فیضانِ سنّت جلد اوّل	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
اسلامی بہنوں کی نماز	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
نماز کے اَحکام	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
رَفیقُ الحرمین	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
گھریلو علاج	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
بیاناتِ عطاریہ	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
پُراسرار بھکاری	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
باحیا نوجوان	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
خاموش شہزادہ	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مدینے کی مچھلی	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
قبر کا امتحان	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
گانے باجے کی ہولناکیاں	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
انمول ہیرے	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
سرکار کا پیغام عطار کے نام	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
قفلِ مدینہ کی سعادت مل گئی	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
میں حیادار کیسے بنی......؟	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معذور بچی مبلغہ کیسے بنی	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
سنتِ نکاح	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
علم و حکمت کے 125 مدنی پھول	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
مدنی مذاکرہ نمبر 120	امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
جنت کی تیاری	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
احساسِ ذمہ داری	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اَخلاقُ الصّالِحِین	علامہ مولانا ابو یوسف شریف کوٹلوی متوفّٰی ۱۹۵۱ء	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	علامہ عبد المصطفٰے اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
بہشت کی کنجیاں	علامہ عبد المصطفٰے اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اُمّہاتُ المؤمنین	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
کراماتِ صحابہ	علامہ عبد المصطفٰے اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفٰے اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
صحابۂ کرام کا عشقِ رسول	علامہ صوفی محمد اکرم رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
ضیائے صدقات	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
تکبر	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

تنگ دستی کے اَسباب اور اُن کا حل	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
نصاب اُصولِ حدیث	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
فیضانِ صِدّیقِ اَکبر	مجلس المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبدُ الرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
اُحیاءُ العلوم جلد اوّل (مترجم)	حُجّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
احیاء العلوم کا خلاصہ	حُجّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
راہِ علم	امام برہانُ الدِّین زرنوجی متوفّٰی ۶۱۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
عُیُونُ الحِکایات (مترجم حصہ اول و دوم)	امام ابو الفرج عبدُ الرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
شکر کے فضائل	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا متوفّٰی ۲۸۱ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
حکایتیں اور نصیحتیں	مبلّغِ اسلام شیخ شعیب حریفیش متوفّٰی ۸۱۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنّت میں لے جانے والے اَعمال	امام محمد شرفُ الدِّین عبد المومن بن خلف دمیاطی متوفّٰی ۷۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ
جہنّم میں لے جانے والے اَعمال	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی ہیتمی متوفّٰی ۹۷۴ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں	امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفّٰی ۳۷۳ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
آدابِ دین	حُجّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بیٹے کو نصیحت	حُجّۃُ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۵ھ
اِمامِ اَعظم کی وصیتیں	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت متوفّٰی ۱۵۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
ذوقِ نعت	شہنشاہِ سُخن مولانا حسن رضا خان متوفّٰی ۱۳۲۶ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
سامانِ بخشش	مفتیِ اعظم ہند نوری متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۳۲ھ
دیوانِ سالک	حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
وسائلِ بخشش	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
کافی کی نعت	علامہ کفایت علی کافی شہید متوفّٰی ۱۸۷۴ء	مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۱۶ھ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 245 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی 16 کُتُب ورسائل

شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت

اردو کُتُب:

01……راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَان وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)

02……کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِي اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم)(کل صفحات:199)

03……فضائلِ دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)

04……عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد)(کل صفحات:55)

05……والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوق)(کل صفحات:125)

06……الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)

07……شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء)(کل صفحات:57)

08……ولایت کا آسان راستہ(تصورِ شیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60)

09……معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

10……اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي)(کل صفحات:100)

11……حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)

12……ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

13……اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات 31) 14……ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات:74)

15……اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة(کل صفحات:46) 16……کنز الایمان مع خزائن العرفان(کل صفحات:1185)

17……حدائقِ بخشش(کل صفحات:446)

عربی کُتُب:

18، 19، 20، 21، 22……جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار(المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس)(کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483) 23……اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِی عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)

24……كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم(کل صفحات:74) 25……اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة(کل صفحات:62)

26……اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة(کل صفحات:93) 27……اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی(کل صفحات:46)

28……تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان(کل صفحات:77) 29……اَجْلَى الْاِعْلَام(کل صفحات:70)

30……اِقَامَةُ الْقِيَامَة(کل صفحات:60)



شعبہ تراجم کتب

شعبہ درسی کُتُب



شعبہ تخریج



شعبہ فیضانِ صحابہ



شعبہ فیضانِ صحابیات



شعبہ اصلاحی کُتُب



شعبہ امیرِ اہلسنّت



کرسچین کا قبولِ اسلام

مرکزُ الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک T.V. بھی رکھا ہوا تھا جس پر کاریگر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ (2008ء) میں جب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ مَدَنی چینل دیکھنے لگے۔ ان کاریگروں میں ایک کرسچین نوجوان بھی شامل تھا وہ بھی مَدَنی چینل کے پُر سوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کہنے لگا کہ میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سادگی سے بہت مُتأثِّر ہوا ہوں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ (گھریلو علاج، ص۱۱۴)

مَدَنی چینل کی مہم ہے نفس و شیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَاءَ اللّٰہ اِعتراف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ














فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net